٣١٥

وَمَن يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

ترجمہ مجلہ معاملات فقہ حنفی مرتبۂ دار الاسلام اسلامبول

المعروف بہ المسمیٰ بہ

شریعتِ محبوبیہ

سنہ ١٣١٥ھ

الاسد الغاشم والبحر الواشم مولوی محمد ہاشم دہلوی ایدہ اللہ قدسی نے ترجمہ کیا

بمطبع مفید دکن چارکمان حیدرآباد میں چھپا

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اسمین و مقالہ ہین

فقہ کی تعریف اور تقسیم کے بیان مین۔

(۱) مادہ علم مسائل شرعیہ کو جو عملی ہین فقہ کہتے ہین اور جن مسائل فقہ کا تعلق آخرت سے ہے (یعنی انکا نتیجہ آخرت مین ہونے والا ہے) انکو عبادات کہتے ہین اور جن مسائل فقہ کا تعلق دنیا مین ہے (یعنی انکا اثر اور نتیجہ دنیا ہی مین ثابت ہوتا ہے) وہ یا تو مناکحات ہین (یعنی نکاح اور متعلقات نکاح مثل مہر و نفقہ و نسب وغیرہ) اور یا معاملات ہین جنمین حقوق پیدا ہوتے ہین اور یا عقوبات ہین (یعنی وہ مقدمے کہ جنکا نتیجہ سزاء بدنی ہے) اسلئے کہ اللہ تعالی نے ارادہ کیا ہے کہ عالم کا انتظام اوس وقت تک قائم رہے کہ اوسنے اپنے علم مین ٹھہرالیا ہے اور یہ جب تک متصور ہے کہ نوع انسانی قائم ہے بانسلن اپنے توالد و تناسل مین ازدواج کا (یعنی مناکحات) کا محتاج ہے تاکہ افراد انسانی معدوم نہو جاوین اور اپنے امور معاش کے سبب مین غذا و لباس اور گھر کا محتاج ہے اور یہ امور پیشہ و حرفہ آپس کی مدد ہی اور شرکت پر موقوف ہین اور چونکہ انسان مدنی الطبع ہے (یعنی اپنے اہل و عیال و اقارب کے ساتھ ملکر رہنا اور آبادی کا چاہتا ہے) تو یہ ممکن نہین کہ مثل وحشی حیوانات کے تنہا گذر کرسکے بلکہ آبادی اور آبادی پھیلانے کے لئے بالضرور مدد و باہمی اشتراک کا محتاج ہوگا اور حال یہ ہے

کہ ہر شخص اپنے مزاج کے موافق طلب کرتا ہے اور مخالف پر غضب کرتا ہے تو واسطے اس
بات کے کہ عدل اور انتظام باہمی ایسا قائم رہے کہ خلل سے بالکل محفوظ رہیں تو قوانین
شرعیہ کے حاجتمند ہوئے جو ازدواج مرد و زن کے لئے موید ہوں اونکو علم فقہ مین قسم مناکحات
کہتے ہیں اور جو آبادی کے لئے مد بخشیں مثل معاملہ اور شرکت کے اونکو قسم معاملات کہتے ہیں
اور جو ایسے ہیں کہ اونسے آبادی تقرار پذیر اور قائم رہے مثلاً اونسے نتیجہ سزا و بدلی لازم آئے اونکو
قسم عقوبات کہتے ہیں اور یہہ کتاب مجلہ جو تالیف کی گئی ہے اسمین صرف معاملات کے وہ مسائل
ہین جو کثیر الوقوع ہیں اور جنکو کتب معتبرہ سے استنباط کیا گیا اور اس مجلہ کو کتابون پر اور کتابونکو
بابون پر اور بابون کو فصلون پر تقسیم کیا گیا اور ابواب اور فصول مین وہ مسائل فرعیہ ذکر
ہوئے جن پر محکمون مین عمل ہو رہا ہے۔ فقہاء محققین نے انہی مسائل معمول بہا کو قواعد
کلیہ اور ضابطہ مقرر کیا ہے کہ جس پر بہت مسائل مبنی ہیں کہ وہ قواعد کلیہ مسائل کے لئے دلایل ہوکر
ہین کہ انکے سمجھ لینے سے مسائل کے ساتھ مناسبت اور موانست ہو جاتی ہے اور بوسیلہ انکے
مسائل ذہن میں تقرار پذیر ہوتے ہین ننانوے قاعدہ کلیہ جمع ہوکر مقالہ ثانیہ مین بیان کئے گئے
اگرچہ بعض قاعدہ ایسے ہین کہ اوسمین کچھ مسائل مستثنیٰ بھی ہو سکتے ہیں لیکن اونکا کلیہ اور عام
ہونا خلل پذیر نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ اور قواعد بعض امور کے مختص اور مقید ہو سکتے ہین

مقالہ دوسرا

(مادہ ۲) سب امور اپنے مقصود پر جاری ہوتے ہین یعنی جو حکم کہ کسی امر پر جاری ہو وہ
اوسکے مقتضا اور مقصود پر جاری ہوگا (دیکھو ۵۰ ۳)

(مادہ ۳) عقود مین اعتبار مقاصد اور معانی کا ہے نہ صرف الفاظ اور عبارات کا جیسا کہ
بیع بالوفا مین حکم رہن جاری ہوتا ہے۔

(مادہ ۴) شک سے امر یقینی زائل نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً گیہون کے ڈھیر پر کچھ نجاست پڑے
اور پھر تقسیم کئے گئے تو تمام کو نجس کہنا جائز نہ ہوگا۔

(مادہ ۵) اصل یہہ ہے کہ ہر شے جس حال پر تھی اوسی حال پر رہے۔ مثلاً مشتری
مدعی ہے کہ بیع برضا ہو گئی اور بائع مدعی ہے کہ بیع بجبر ہوئی تو حکم رضا کا ہوگا کیونکہ
رضا اصل ہے۔

(مادہ ۶) قدیم اپنی قدامت پر رہے (دیکھو مادہ ۱۲۲۴)

(مادہ ۷) ضرر قدیم سے نہیں ہوسکتا ہے (دیکھو مادہ ۱۳ ۱۲)

(مادہ ۸) ذمہ کا بری رہنا اصل ہے یعنی اگر ایک شخص نے دوسرے کا مال تلف کیا تو متلف کا قول معتبر ہوگا اور صاحب مال ثبوت زیادت پر گواہ لا سکتا ہے۔

(مادہ ۹) صفات عارضہ میں اصل عدم ہے مثلاً مضارب اور رب مال نے وجود منفعت میں اختلاف کیا تو مضارب کا قول معتبر ہے اور رب المال ثبوت منفعت پر گواہ لا سکتا ہے۔

(مادہ ۱۰) ایک امر جو کسی زمانے میں ثابت ہو جاوے جب تک کہ اوسکا خلاف پایا نہ جاوے ثابت رہے گا مثلاً ایک وقت ثابت ہوا کہ زید ایک چیز کا مالک ہے تو یہہ حکم ہوگا کہ اوسکی ملک باقی ہے جب تک اوسکا زائل کرنیوالا پایا نجاوے۔

(مادہ ۱۱) اصل یہہ ہے کہ امر حادث وقت قریب سے متعلق کیا جاتا ہے مثلاً جب اختلاف واقع ہوا ایک امر نو حادث کے زمانے میں تو وقت قریب سے اوسکو متعلق کرینگے جب تک کہ اوسکا تعلق زمانہ بعید سے ثابت نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۲) اصل یہہ ہے کہ ہر کلام میں معنی حقیقی لئے جاتے ہیں مثلاً کہا کہ یہہ گھر زید کا ہے تو یہہ اقرار ملک ہے نہ اخبار سکونت کا۔

(مادہ ۱۳) دلالت النص کا صراحت النص کے مقابلہ میں اعتبار نہیں ہے (دیکھو مادہ ۱۲)

(مادہ ۱۴) جس مقدمہ میں نص وارد ہوا وسمیں اجتہاد کو گنجایش نہیں ہے۔

(مادہ ۱۵) اگر ایک مقدمہ خلاف قیاس کیا گیا تو دوسرا مقدمہ اسکے قیاس پر نہیں ہوسکتا ہے۔

(مادہ ۱۶) ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد سے نقض نہیں ہوسکتا ہے۔

(مادہ ۱۷) مشقت سے آسانی پیدا ہوتی ہے اور سختی موجب سہولت ہے اور یہی باعث وصیت اور قرض و حوالہ و حجر وغیرہ سب احکام فقہ اسی اصل پر مبنی ہیں اور جتنے رخصتیں اور تخفیفات احکام شرعیہ میں فقہا نے نکالے ہیں اسی قاعدہ سے مستنبط ہیں۔

(مادہ ۱۸) جب کوئی امر تنگ ہو جاوے اوسمیں وسعت کیجاتی ہے یعنے جب کسی امر میں مشقت واقع ہووے تو اوسمیں رخصت اور وسعت دی جاتی ہے (دیکھو مادہ ۲۱ ۲۲)

(مادہ ۱۹) شریعت میں نہ ضرر ہے نہ ضرر دینا ہے۔ اسے لیے بھی شفعہ شفیع حویلی خرید سکتا ہے۔

(مادہ ۲۰) ضرر زائل کیا جاتا ہے۔ مثلاً بیچ تھا عیب واپس ہوتی ہے

(مادہ ۲۱) ضرورت ممنوعات کو مباح کرتی ہے۔ مقروض اگر قرض نہ دیوے تو اوسکا مال اپنے قرض میں لینا جائز ہے۔

(مادہ ۲۲) ضرورت بہ قدر ضرورت عمل کیا جاتا ہے (دیکھو مادہ ۱۳۰۲)

(مادہ ۲۳) جو امر کہ عذر سے جایز ہوے بزوال عذر زائل ہو جاتا ہے۔ شاہد فرع کی شہادت جب اصل شاہد موجود ہو جاوے جایز نہیں

مادہ ۲۴) مانع اگر زائل ہو جاوے تو امر ممنوع پھر موجود ہو جاتا ہے (دیکھو مادہ ۵۹۹)

مادہ ۲۵) ایک ضرر دوسرے ضرر سے زائل نہیں ہوتا ہے (دیکھو مادہ ۱۲۲۱ و ۱۲۸۸ و ۱۳۱۲)۔

مادہ ۲۶) ضرر عام کے دفع کے لئے ضرر خاص کا تحمل کرسکتے ہیں اور اسی لیے طبیب جاہل معالجہ سے منع کیا جاتا ہے (دیکھو مادہ ۱۳۲۳)

مادہ ۲۷) ضرر خفیف سے ضرر شدید زائل کیا جاتا ہے (دیکھو مادہ ۹۰۲)

مادہ ۲۸) جب دو فساد اکٹھے ہو دیں تو خفیف اختیار کرتے ہیں اور شدید کو ترک کرتے ہیں) دیکھو مادہ ۹۰۲)۔

مادہ ۲۹) جو شر کہ آسان ہے قبول کیا جاتا ہے نہ وہ شر کہ بہت مشکل ہو (دیکھو مادہ ۹۰۲)۔

مادہ ۳۰) فساد دور کرنا منفعت حاصل کرنے سے بہتر ہے (مثلاً ایک ظالم کسی کی ودیعت مستودع سے مانگتا ہے اوسکو جائز کہ نہ دیوے انکار کر دے

مادہ ۳۱) جب تک ممکن ہو ضرر دور کیا جاوے (اسکے مثال مادہ ۲۰ میں گزر گئی)

مادہ ۳۲) حاجت عام ہو یا خاص بمنزلہ ضرورۃ کے ہے اور اسی لیے ایک بخارا میں جب قرض بہت ہوگیا تو بیع الوفا کی ضرورت واقع ہوئی اور اوسکو جائز کیا گیا۔

مادہ ۳۳) اپنے ضرر کے لئے دوسرے کا حق باطل کرنا جائز نہیں ہے مثلاً اگر بھوک کی شدت میں دوسرے شخص کا کھانا کھا لیوے تو اوسکی قیمت بالضرور دینا ہوگی۔

ماده (۳۴) جس چیز کا لینا حرام ہے اوسکا دینا بہی حرام ہے (مثلاً مرد کو زیور
پہنا حرام ہے اوسکا مرد بچہ کو بہی پہنانا حرام ہے -

ماده (۳۵) جس فعل کا کرنا حرام ہے اوسکی طلب اور خواہش بہی حرام ہے مثلاً زنا کہ اوسکی
خواہش مثل فعل حرام ہے -

ماده (۳۶) عادة ایک حاکم ہے یعنے عادة عام ہو یا خاص حکم شرعی ثابت کرنے کے
لئے حاکم یعنے دلیل ہوتی ہے (دیکہو ماده ۱۵۰۹ -

ماده (۳۷) جب سب لوگ ایک عمل کرنے لگین تو وہ حجت واجب العمل ہوجاتی ہے مثلاً بیع و شرا
مین جو مدت بیان نہین ہوئی تو وہ مدت کہ بازار مین معروف ہے لیجائیگی -

ماده (۳۸) جو امر کہ باعتبار عادت ممتنع ہو وہ حقیقت مین ممتنع سمجہا جاویگا -

ماده (۳۹) زمانہ کے تغیر سے احکام کا م بہی تغیر ہوسکتا ہے (مثلاً جو امر کہ پہلے عادت
نہ تہا اب مقرر ہوگیا تو اوسپر عمل ہوسکتا ہے)

ماده (۴۰) معنی حقیقی بخلاف عادت ترک ہوسکتے ہین - دیکہو ماده ۱۵۲۴)

ماده (۴۱) عادت کا اعتبار کثرت یا غلبہ پر ہے -

ماده (۴۲) جو امر کہ غالب اور شایع ہو اوسکا اعتبار ہے نہ نادر کا -

ماده (۴۳) جو امر کہ عرف مین معروف ہوگیا ہو وہ بمنزلہ شرط کے ہے -

ماده (۴۴) جو امر کہ تاجرون مین معروف ہوا ہو وہ اونمین بجائے مشروط بشرط کے ہے

ماده (۴۵) جو امر کہ عرف سے ٹہر گیا ہو وہ گویا نص سے ثابت ہوگیا ہے -

ماده (۴۶) اگر ایک کام کے لئے ایک امر مانع ہے اور دوسرا اوسکے لئے مقتضی
ہے تو مانع پر عمل کیا جاتا ہے مثلاً راہن بحق ملک تصرف کا مقتضی ہے اور حق مرتہن اوسکا
مانع ہے تو جبتک مرہون مرتہن کے قبضہ مین ہے راہن نہین بیچ سکتا ہے -

ماده (۴۷) جو چیز کہ کسی چیز کے تابع ہے وہ اوسکے حکم مین بہی تابع ہے مثلاً حمل والے ماده
اگر بیچے جاوے تو حمل بہی اوسکے ساتہہ بکیگا -

ماده (۴۸) اور ایسے بہی تابع کا حکم علیحدہ نہین ہوسکتا ہے یعنے حمل بے اپنے ماکے نہین بک سکتا ہے

ماده (۴۹) اگر ایک شخص کسی چیز کا مالک ہو تو جو چیزین کہ اوسکے لئے ضرور ہین سب کا
مالک ہوگا مثلاً اگر کوئی ایک حویلی کا مالک ہو تو راستہ وغیرہ کا بہی مالک ہوگا -

مادہ ٥٠) جب اصل جاتی رہتی ہے تو فرع بھی جاتی رہتی ہے مثلاً اگر قلب مین سوا
حقوق اوغیرہ کا مالک نہ رہا (دیکھو مادہ ٨٨٠)
مادہ ٥١) جو حق کہ ساقط ہوگیا مثل معدوم پھر نہین پیدا ہوسکتا ہے (دیکھو مادہ ٨٦٣ و ١٥٥٨ و ١٥٦٤)
مادہ ٥٢) جب اصل شے زائل ہوگئی تو جو چیز کہ اوسکے ضمن مین ہے وہ بھی زائل ہوگی (دیکھو مادہ ١٥٦٦)
مادہ ٥٣) جب اصل زائل ہوجاتی ہے تو بالضرور اوسکے بدل پر رجوع ہوتی ہے۔
مادہ ٥٤) توابع مین ایسی چیزونکی حاجت پڑتی ہے کہ اوسکے غیر مین اوسکی حاجت نہین ہے مثلاً مشتری نے اپنی بایع کو وکیل کیا مبیع پر قبضہ کرے تو جائز نہ ہوگا اور اگر مشتری نے بایع کو تھیلا دیا کہ غلہ ماپکے اوسمیں بھردے اور بایع نے غلہ ماپ کر اوسمین بھر دیا تو یہہ مشتری کا قبضہ متصور ہوگا۔
مادہ ٥٥) ابتدا مین جو چیز جائز نہوے وہ انتہا مین جائز ہوسکتی ہے مثلاً ہبہ حصہ مشترک کا جائز نہین ہے مگر جبکہ ایک قطعہ زمین ہبہ کیا اور پھر اوسمین کوئی اور بھی حقدار نکلا تو حصہ کا ہبہ باطل نہ ہوگا اگرچہ یہہ حصہ باقی بھی مشترک ہے
مادہ ٥٦) بہ نسبت شروع کے آخر کار سہل ہے۔
مادہ ٥٧) تبرع بدون قبضہ کے کامل نہین ہوتا ہے مثلاً ہبہ بغیر قبضہ کے پورا نہین ہوتا ہے
مادہ ٥٨) رعیت پر مصلحت سے تصرف کرنا ہے۔
مادہ ٥٩) ولایت خاص بہ نسبت ولایت عام کے قوی ہے یعنے متولی وقف بہ نسبت قاضی کے اولی ہے۔
مادہ ٦٠) کلام جہانتک کہ مہمل نہو مہمل نکیا جاوے بلکہ اسکی معنی لئے جاوین۔
مادہ ٦١) جب حقیقی معنی نہ لے سکین تب مجازی لئے جائینگی۔
مادہ ٦٢) جب کلام کے نہ معنی حقیقی ہی درست ہوسکین اور نہ مجازی تب لاچار کلام مہمل کیا جاویگا
مادہ ٦٣) جس چیز کے اجزا نہ ہون اگر اوسمین سے بعض کا ذکر کرین تو بجائے ذکر کل کے ہوگا۔
مادہ ٦٤) مطلق جبتک بالنص یا بالدلالت مقید نہ ہو مطلق ہی رہتا ہے۔

مادہ ۶۵) جو چیز کہ حاضر و موجود ہے اوسکا وصف کہنا لغو ہی بلکہ غایب کا وصف کرنا موثر
مثلاً بایع نے اپنے گہوڑی اشہب کو جو روبرو ہی موجود ہے اوسکو کہہ کر اشارہ کیا کہ وہ
سبز گہوڑا ہے تو بیع صحیح ہوگی اشہب گہوڑا بک جائیگا۔ اور اگر گہوڑا موجود نہو
کہا کہ اشہب گہوڑا مین نے بیچا اور اوسکو حاضر کیا تو بیع نہوگی۔

مادہ ۶۶) سوال اگرچہ جواب مین مذکور نہو تو بہی جواب مین لیا جاویگا کہ یہہ اوسی سوال
کا جواب ہی یعنے کوئی امر جو سوال مین تصدیق کے لئے مذکور ہوا اور اوسکے تصدیق کرے تو گویا
اوس سوال کا اقرار کیا۔

مادہ ۶۷) ساکت یعنے خاموش پر کوئی قول نہ لگایا جائیگا مگر عند الحاجت و عند الضرورت یعنے
جب ضرورت واقع ہو تو کہین گے کہ اسی نے یہہ بات کہی اگرچہ وہ ساکت رہا۔

مادہ ۶۸) جس شے کی حقیقت پر اطلاع دشوار ہو تو اوسکی دلیل ہی اوسکے قائم مقام ہوگی کہ
اوسکے ظاہر حال پر حکم ہو سکیگا (دیکھو مادہ ۱۶۸۳)۔

مادہ ۶۹) خط مثل خطاب ہے (دیکھو مادہ ۱۶۰۶)۔

مادہ ۷۰) گونگے کے جو اشارہ مقرر ہین وہ مثل بیان زبانی کے ہین۔

مادہ ۷۱) مترجم کا قول مطلق مقبول ہے۔

مادہ ۷۲) جو گمان کہ اوسمین خطا ظاہر ہو اوسکا اعتبار نہین ہے۔

مادہ ۷۳) جو احتمال کہ دلیل سے پیدا ہووے اوسکے ساتہہ کوئی امر حجت نہین ہو سکتا ہے مثلاً
ایک مریض نے حالت مرض موت مین ایک اپنے وارث کے لئے قرض کا اقرار کیا تو یہہ اقرار
بسبب اس احتمال کے کہ مورث نے اور ونکے حرمان کے لئے کیا ہوگا اور یہہ احتمال بدلیل
مرض موت پیدا ہوتا ہے قبول نہوگا جب تک کہ سب وارث اوسکے تصدیق نکرین اور اگر حالت
صحت مین ایک وارث کے قرض کا اقرار کرے تو صحیح ہے کیونکہ یہہ احتمال کہ اور وارثونکے حرمان کے
لئے کیا ہوگا بے دلیل ہے اور صرف توہم ہے۔

مادہ ۷۴) توہم کا اعتبار نہین ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۲۰۰

مادہ ۷۵) جو امر کہ بدلیل ثابت ہو وہ گویا بمعاینہ ثابت ہے۔

مادہ ۷۶) گواہ لانا مدعی پر اور قسم کہانا منکر پر لازم ہے

مادہ ۷۷) گواہ خلاف ظاہر کے ثابت کرنے کے لئے ہوتا ہے اور قسم سے

اس دعوے باقی رہتا ہے۔
مادہ ۷۸) گواہ حجۃ متعدیہ ہے (کہ سوا مدعا علیہ کے اوروں پر بھی حکم جاری ہوسکتا ہے
مثلاً گواہوں سے ثابت ہوا کہ زید عمرو کا بیٹا ہے تو زید اوسکے باپ وغیرہ کا بھی وارث
ہوسکتا ہے) اور اقرار حجۃ قاصرہ ہے۔ مثلاً عمرو نے اقرار کیا کہ زید میرا بھائی ہے تو فقط
عمرو کے حصہ مین شریک ہوگا اور اوسکے بھائی وغیرہ کا وارث اور شریک نہ ہوگا
دیکھو مادہ ۱۶۴۲

مادہ ۷۹) آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے (دیکھو مادہ ۱۵۸۷)

مادہ ۸۰) اگر حجۃ مین تناقض ہو تو وہ حجۃ حجۃ نہوگی یعنے شاہد جو اپنی شہادت سے پھر جاوین
تو وہ شہادت حجۃ نرہی گی لیکن اوس تناقض سے فیصلہ مین خلل نہ ہوگا اگر قبل تناقض فیصلہ
ہوگیا ہو یعنے فیصلہ بدستور جاری ہوگا اور شاہدونکو ضرر محکوم یہ دینا پڑیگا۔

(مادہ ۸۱) کبھی فرع پر حکم ثابت ہوتا ہے اور اصل پر ثابت نہین ہوتا ہے مثلاً ایک شخص نے
اقرار کیا کہ مین زید کے قرض کا جو بکر پر ہے ضامن و کفیل ہون اور بکر اوسکا منکر ہے پس اس
شخص پر زر دعوے زید کا لازم ہوگا (دیکھو مادہ ۸۷۸)

مادہ ۸۲) جو امر شرط پر متعلق ہو بوقت ثبوت شرط ثابت ہے۔

مادہ ۸۳) جب تک کہ ممکن ہو شرط کی رعایت کرینگے۔

(مادہ ۸۴) جو وعدہ کہ بشکل شرط متعلق ہے لازم ہو جاتا ہے مثلاً ایک شخص نے زید کو کہا
کہ تو اپنی یہ چیز بکر کے ہاتھ بیچدے اگر وہ قیمت نہ دیگا تو مین دونگا پس اگر مشتری نہ دیوے
تو شخص مقر پر بسبب اوسکے وعدہ مشروط معلق کی قیمت لازم ہوگی۔

(مادہ ۸۵) خراج (اجرت) ضمان سے ساقط ہو جاتا ہے۔ ایک شخص ایک چیز اپنے استعمال
مین لایا اور وہ چیز تلف ہوگئی اور کسی وجہ سے اوسپر ضمان ہے لازم آتا ہے تو اس صورت
مین خراج یعنے اجرت استعمال اوسپر لازم نہ آویگا۔ مثلاً ایک شخص نے بیعیب گھوڑا
خریدا اور چند دن سوار ہوتا رہا اور بخیال عیب واپس کیا اس صورت مین قیمت جو بیعی دی تھی واپس
لیگا اور نہ دی تھی تو اب کچھ نہ دیگا اور اگر اتفاقاً اوسکے سوار ہونے سے گھوڑا مرجاتا
تو قیمت خریدار پر لازم آئیگی تو اس صورت مین خراج لازم نہین آتا ہے۔

(مادہ ۸۶) اجرت اور ضمان دونون جمع نہین ہو سکتے ہین (دیکھو مادہ ۵۵۰)

مادہ ۸۷) تاوان نفع کے ساتھ لازم ہے یعنے جو شخص نفع کا مستحق ہوگا وہ ضرر کا بھی متحمل ہوگا۔ (دیکھو مادہ ۱۱۵۲)

مادہ ۸۸) نعمت بقدر نقمت اور نقمت بقدر نعمت (دیکھو مادہ ۰۶ ۵ ۔ ۱۲۲۵ ۔ ۱۲۲۶ و ۱۳۲۶)

مادہ ۸۹) ہر کام اوسکے فاعل پر لگایا جاتا ہے نہ اوسپر کہ اوسنے حکم کیا ہو جبتک کہ فاعل پر جبر نہوے۔

مادہ ۹۰) فعل اوسپر لگایا جاتا ہے جو اوسکا مرتکب ہو نہ اوسپر جو سبب ہو اگر ایک شخص نے راہ عام مین کنوا کہودا اور کسی اور نے ایک شخص کا جانور کنوے مین ڈالدیا تو یہہ شخص پکڑا جائیگا نہ کنوا کہودنے والا۔ (دیکھو مادہ ۹۲۵)

مادہ ۹۱) جو امر شرعاً جائز ہو اوسکے سبب سے ضمان لازم نہین آتا ہے مثلاً ایک شخص نے اپنی زمین ملک مین کنوا کہودا اور اوسمین کسی کا جانور گر گیا تو کنوے والے پر کچھہ تاوان نہین ہے۔

مادہ ۹۲) مرتکب فعل اگر چہ عمداً نہووے ضمان دیگا (دیکھو مادہ ۹۱۷)

مادہ ۹۳) جو شخص کسی فعل کا سبب ہو بدون عمد کی ضمان نہ دیگا (دیکھو مادہ ۹۲۳)

مادہ ۹۴) چوپائی جانور کی ضرر رسانی معاف ہے (دیکھو مادہ ۹۲۹)

مادہ ۹۵) کسی کو حکم دینا کہ ملک غیر مین تصرف کرے باطل اور لغو ہے۔

مادہ ۹۶) کسی کو یہہ جائز نہین ہے کہ ملک غیر مین بدون اوسکے حکم کے تصرف کرے

مادہ ۹۷) کسی کو جائز نہین کہ بے وجہ شرعی کسی کا مال لے سکے۔

مادہ ۹۸) اگر کسی شے کے ملک کا سبب بدل گیا تو گویا اوس شے کی ذات بدل گئی۔

مادہ ۹۹) جو شخص کسی چیز کو اوسکے وقت سے پہلے طلب کرے تو وہ محروم رہتا ہے مثلاً ایک شخص نے اپنے بیٹی کو اسلئے مار ڈالا کہ مر لیوے تو بسبب قتل اوسکے مہر سے محروم رہیگا

مادہ ۱۰۰) جو شخص ایک کام اپنی سعی سے پورا کر چکا ہو اوسکے خلاف پر اوسکی کوشش باطل ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۰۲۴)

کتاب پہلی بیع کی بیان مین اوسمین ایک مقدمہ ہے اور سات باب ہین

عقد میں وہ اصطلاحات فقہیہ ہیں جو بیع سے متعلق ہیں۔

(مادہ ۱۰۱) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام پہلے صادر ہو وہ ایجاب ہے اور اسی سے تصرف ثابت اور واجب ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۰۲) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام ثانی صادر ہو وہ قبول ہے اور اوس سے عقد تمام ہو جاتی ہے (قبول وہ کلام ثانی ہے جو ایجاب یعنے کلام اول کے جواب میں صادر ہوا ہو۔

(مادہ ۱۰۳) عاقدین کا آپس میں ایک امر پر التزام اور پیمان کر لینا عقد ہے جو ایجاب و قبول کے ربط دینے سے پیدا ہوتی ہے۔

(مادہ ۱۰۴) ایجاب و قبول کو آپس میں ربط اور تعلق بوجہ شرعی ہونے کے جو اثر ہوتا ہے انعقاد کہتے ہیں (یعنے ایک شخص مالک جنس اور دوسرا مالک قیمت ہو جاتا ہے)۔

(مادہ ۱۰۵) مال بدلے مال کے برضائے باہمی لینا بیع ہے اور بیع کی ایک قسم وہ ہے کہ منعقد ہوتی ہے اور دوسری وہ قسم ہے کہ منعقد نہیں ہوتی ہے۔

(مادہ ۱۰۶) جو بیع کہ بوجہ مذکور منعقد ہوتی ہے وہ چار قسم ہے صحیح اور فاسد اور نافذ اور موقوف۔

(مادہ ۱۰۷) بیع غیر منعقد وہ ہے جو منعقد ہے نہیں ہوتی ہے وہ باطل ہے۔

(مادہ ۱۰۸) وہ بیع کہ شرعا جائز اور مشروع ہو ذات میں بھی اور وصف میں بھی صحیح ہے۔

(مادہ ۱۰۹) اور جو بیع کہ اصلا تو مشروع ہو اور باعتبار بعض وصف کے اوسمیں فساد ہو اوسکو بیع فاسد کہتے ہیں اوسکا ذکر ساتویں باب میں ہوگا۔

(مادہ ۱۱۰) اور بیع اصلاً ہی مشروع نہو وہ بیع باطل ہے اوسکا ذکر بھی ساتویں باب میں ہوگا۔

مادہ ۱۱۱) بیع موقوف وہ ہے جسمیں حق غیر ہوا اور وہ بیع فضولی ہے۔

مادہ ۱۱۲ فضولی وہ شخص کہ غیر کے حق میں بلا اجازت تصرف کرے۔

مادہ ۱۱۳ جس بیع میں حق غیر نہو وہ بیع نافذ ہے اور اوسکے دو قسم ہیں لازم اور غیر لازم۔

(مادہ ۱۱۴) جسمین خیارات وغیرہ نہون وہ بیع نافذ لازم ہے۔

(مادہ ۱۱۵) اور جسمین خیار ہو وہ بیع نافذ غیر لازم ہے

(مادہ ۱۱۶) دونو عاقدون مین کسی کو اختیار ہونا کہ بیع جاری رکھین یا فسخ کرین اوسکو خیار کہتے ہین۔

(مادہ ۱۱۷) بیع قطعی کو بیع بات کہتے ہین۔

(مادہ ۱۱۸) اگر بیع مین یہہ شرط ہو کہ جب بائع قیمت واپس کر دے تو مشتری جنس واپس کر دے اسکو بیع بالوفا کہتے ہین اور اسمین تین صورتین ہین۔ بیع جائز بھی ہے کیونکہ طرفین نفع لینے کے بالاستقلال مجاز ہین۔ اور یہہ بیع فاسد ہے کیونکہ طرفین ہر وقت فسخ عقد کے مختار ہین۔ اور یہہ عقد رہن بھی ہے کیونکہ مشتری کو یہہ قدرت نہین ہے کہ جنس کو کسی اور کے ہاتھ بیچ سکے۔

(مادہ ۱۱۹) بیع الاستغلال (بیع نفع لینے کی) بیع بالوفا ہے کہ جسمین بائع یہہ شرط کرے کہ مین یہہ مال باجرت بکرایہ لونگا۔ یہہ قسم اور کتابون مین نہین پائی گئی اور یہہ صورت جو بیان کی گئی ہے از روئے قواعد فقہ کے بیع فاسد ہے۔

(مادہ ۱۲۰) بیع باعتبار حالات بیع کے چار قسم ہے ایک بیع مال بمقابلہ قیمت کے یہہ قسم جو بہت مشہور ہے اسکو بیع کہتے ہین دوم بیع صرف سوم بیع مقایضہ چہارم بیع سلم۔

(مادہ ۱۲۱) بیع صرف جسمین نقد کو نقد کے بدلے بیچتے ہین۔

(مادہ ۱۲۲) بیع مقایضہ جسمین جنس کو جنس کے بدلے بیچتے ہین اور کسی جانب نقد نہو

(مادہ ۱۲۳) بیع سلم قیمت پیشگی اور فی الحال دینا اور جنس مبیع بعد ایک مدت کے لینا۔

(مادہ ۱۲۴) استصناع ایک عقد ہے جو اہل صنعت یعنی کاریگرونسے کی جاتی ہے جو کاریگر تو صانع اور مشتری مستصنع اور شی مصنوع ہے۔

(مادہ ۱۲۵) جس چیز کا کہ انسان مالک ہوسکے ہو یا نفع ہو وہ ملک ہے

(مادہ ۱۲۶) جس چیز پر کہ انسانکی طبیعت مائل ہو اور اوسکو اپنی حاجت کے لیے ذخیرہ کر سکے اوسکو مال کہتے ہین منقول ہو یا غیر منقول۔

(مادہ ۱۲۷) مال قیمتی) کے دو معنے مین ایک وہ مال کہ جس سے نفع لیا جاوے
دویم مال محرز (جسکو اپنے قبضہ مین کر لیا ہو) مثلاً مچھلی کہ دریا مین ہے متقوم
نہین ہے اور جب اوسکو پکڑ کر اپنے قبضہ مین کر لیا تو اب متقوم ہو گئے۔
(مادہ ۱۲۸) مال منقول وہ ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکے
مثلاً نقد اور جانور اور اسباب اور ماپنے اور تولنے کے چیزین (اور غلام
اور باندی)
(مادہ ۱۲۹) مال غیر منقول جو ایک جائے سے دوسری جائے نہ جا سکے
مثل مکانات اور زمین جسکو عقار کہتے ہین
(مادہ ۱۳۰) نقود جو نقد کی جمع ہے سونہ اور چاندی پر بولا جاتا ہے۔
(مادہ ۱۳۱) عروض جو جمع عرض کی ہے اور رہی متحرک بیعے صرف متاع
اور قماشں کو کہتے ہین نقود اور حیوانات اور کیلات اور موزونات
پر نہین بولتے ہین۔
(مادہ ۱۳۲) مقدرات وہ ہین کہ ماپ سے کے ماپنی اور تولنے اور گننے
اور گز کے ماپنے سے اونکی مقدار متعین ہوتی ہے۔
(مادہ ۱۳۳) کیلی وہ چیز ہے جو ماپ سے ماپی جائے۔
(مادہ ۱۳۴) وزنی جو چیز کہ تولے جائے۔
(مادہ ۱۳۵) عددی جو گنے جائے۔
(مادہ ۱۳۶) ذرعی جو گز سے ماپے جاوے۔
(مادہ ۱۳۷) محدود جسکے حد اور اطراف متعین ہو سکین۔
(مادہ ۱۳۸) مشاع وہ ہے جسمین حصہ مشترک ہون۔
(مادہ ۱۳۹) حصہ شایع وہ ہے جو شی مشترک کی ہر ہر جز مین پھیلا ہوا ہو
(مادہ ۱۴۰) جنس جز کے افراد مین باعتبار غرض کے تفاوت فاحش
نہو وہ جنس ہے مثلاً انسان جنس ہے کہ اوسکی افراد فرد بدن سے خدمت لینے
مین فرق نہین ہے۔
(مادہ ۱۴۱) بیع جزاف و مجازفہ وہ ہے کہ جسمین بیع مجموعہ بے بیان مقدار کے ہو

۱۲۱ / کرنفر ۶ کرادہ بہ جزاف منو

(مادہ ۱۴۲) حق المرور راہ چلنے کا حق ملک غیر مین ہو۔

(مادہ ۱۴۳) حق الشرب نہر مین سے پانی لینے کا حصہ معین ہو۔

(مادہ ۱۴۴) حق المسیل پانی اور بدررو اور پرنالہ کے جاری ہونیکا حق جو گہر مین سے باہر کو نکلے۔ اور اولتی کا پانی باہر کے طرف گرے

(مادہ ۱۴۵) مثلی وہ شے ہے کہ اوسکا مثل اوبہم شکل بلا تفاوت معتدبہ کے بازار مین ملتا ہو۔

(مادہ ۱۴۶) قیمتی وہ چیز ہے کہ جسکا مثل نہو اور اگر ہو تو قیمت مین بہت تفاوت ہو۔

(مادہ ۱۴۷) عددیات وہ چیز ہین کہ شمار ہوکر بکین اور اونکی قیمت مین فرق نہو اونکو مثلیات بھی کہتے ہین (مثلاً انڈے مستقاربہ)

(مادہ ۱۴۸) عددیات متفاوتہ جو ہر فرد کی قیمت مین فرق ہے اونکو قیمتی کہتے ہین (مثلاً بکریان)

(مادہ ۱۴۹) بیع مبادلہ المال بالمال ہے اور ایجاب وقبول کو بھی کہتے ہین کیونکہ یہہ مبادلہ مذکور پر دلالت کرتے ہین۔

(مادہ ۱۵۰) مبیع محل بیع ہے۔

(مادہ ۱۵۱) مبیع جو چیز بکتی ہے یعنی جو اصل مال بیع مین متعین ہوتا ہے اور وہ ہے معاملہ بیع مین مقصود ہے کیونکہ انتفاع اور سود مین مال سے ہوتا ہے اور زر ثمن تو مبادلہ کا وسیلہ ہے۔

(مادہ ۱۵۲) ثمن جو چیز کہ بیع کے بدلے دیا جاتا ہے اور ذمہ پر لازم ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۵۳) ثمن مسمی جو عاقدین اسمین وقت بیع کے برضامندی قیمت متعین کرلیوین خواہ قیمت حقیقی کے برابر ہو یا اوس سے کم ہو یا اوس سے زیادہ

(مادہ ۱۵۴) قیمت ثمن حقیقی ہے (قیمت وہ ہے جو بازار مین جانچنے والے اور آنکنے والے مول کہین)

(مادہ ۱۵۵) مثمن جو چیز کہ بعوض ثمن کے بکے (یعنے مبیع)

(مادہ ۱۵۶) تاجیل ادای دین ہے کے لئے کوئی وقت معین ٹھہرانا۔
(مادہ ۱۵۷) تقسیط ادای دین بتواریخ اور باوقات یعنی قسط قسط ادا کرنا
(مادہ ۱۵۸) دین جو ذمہ پر ثابت ہووے مثلاً دراہم جو نقد موجود نہوں
یا مثلاً دراہم اور گیہون کا ڈہیر موجود تو ہے پر جبتک کہ گن کر یا تول کر جدا اور
ادا نکرین سب دین ہے (دین جو معاملہ بیع وغیرہ سے ذمہ پر لازم ہووے۔
(مادہ ۱۵۹) عین جو شئے بیع وغیرہ مین معین اور مشخص کرین مثلاً گہر اور
گھوڑے اور کرسی اور ڈہیر گیہون کا اور ڈہیر دراہم کا۔
(مادہ ۱۶۰) بایع جو بیچے۔
(مادہ ۱۶۱) مشتری جو خریدے۔
(مادہ ۱۶۲) متبایعان بایع اور مشتری عاقدین (اور متعاقدین) بھی کہتے ہین
(مادہ ۱۶۳) عقد بیع جو ہو چکی ہو اوسکا زایل کرنا اقالہ ہے۔
(مادہ ۱۶۴) التغریر بیع کا ایسا وصف بیان کرنا جو حقیقت مین اوسمین
نہو۔ (دہوکا دینا)
(مادہ ۱۶۵) بیسوان حصہ عروض کی قیمت مین اور دسوان حصہ حیوانات کے
قیمت مین اور پانچوان حصہ زمین کی قیمت مین یا زیادہ غبن فاحش ہے۔
(مادہ ۱۶۶) جو چیز کہ کوئی اوسکی آغاز کا جاننے والا موجود نہو قدیم تصور کیجائیگی

پہلا باب اون مسایل کا ذکر جو عقد بیع سے متعلق ہین اور

اوسمین پانچ فصل ہین۔

فصل اول جو امور بیع کے رکن سے متعلق ہین۔

(مادہ ۱۶۷) بیع ایجاب وقبول سے منعقد ہوتی ہے۔
(مادہ ۱۶۸) ہر شہر کی اصطلاح مین جو دو لفظ بیع کے لئے مستعمل
ہوتے ہین ایجاب وقبول ہے۔
(مادہ ۱۶۹) ایجاب وقبول دونو ماضی کے صیغہ ہوتے ہین مثلاً مین نے
بیچا اور مین نے خریدا جو لفظ اول کہا جاوے وہ ایجاب ہے اور جو بعد
کہا جاوے وہ قبول ہے مثلاً بایع کہے مین نے بیچا اور مشتری کہے مین

نے مول لیا تو قول بایع ایجاب ہے اور قول مشتری قبول ہے
اور اگر مشتری اول کہے کہ مین نے خریدا اور ایسے ہی جو الفاظ کہ مالک کرنے
اور مالک ہونے پر دلالت کرتے ہین مثلاً بایع کہے کہ مین نے عطا کیا یا مالک
کیا اور مشتری کہے مین نے لیا یا مالک ہوا یا راضی ہوا اون سے بھی بیع منعقد ہو جاتی ہے

(مادہ ۱۷۰) صیغہ مضارع سے کہ صرف حال پر دلالت کرے بیع منعقد ہو جاتی
ہے مثلاً اب بیچتا ہون یا اب مول لیتا ہون اور اگر صرف استقبال مراد ہے
تو بیع منعقد نہین ہو سکتی ہے۔

(مادہ ۱۷۱) صیغہ استقبال فقط وعدہ ہے مثلاً بیچون گا یا خریدونگا اس سے
انعقاد نہین ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۱۷۲) صیغہ امر سے بیع منعقد نہین ہوتی ہے مثلاً بیچدے یا خرید لے
مگر جب کہ باقتضاء کلام حال پر دلالت کرے مثلاً مشتری بایع سے کہا کہ یہہ
مال اتنے درم کو میرے ہاتھ بیچدے بایع نے کہا کہ مین نے بیچا بیع نہوگی۔
اور اگر بایع نے مشتری کو کہا کہ یہہ مال اتنے کو لیلو مشتری نے کہا کہ مین نے لے لیا
پھر بایع نے کہا کہ لیلو یا کہا اللہ برکت دے تو بیع ہو گئی کیونکہ یہہ کلمات قبول پر دلالت کرتے ہیں

(مادہ ۱۷۳) جیسا ایجاب و قبول روبرو ہوتا ہے ویسا ہی بذریعہ خط و کتابت کے ہو سکتا ہے

(مادہ ۱۷۴) جو اشارہ گونگے کے لئے مقرر ہین اونسے گونگہ کا ایجاب و قبول ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۷۵) چونکہ یہہ ثابت ہے کہ ایجاب و قبول برضامندی طرفین ہوتا ہے اگر
کوئی فعل ایسا ہو کہ تراضی پر دلالت کرے تو بیع منعقد ہو جاویگی اسکو بیع بالتعاطی کہتے
ہین اگرچہ لفظاً ایجاب و قبول نہو مثلاً مشتری نے نان بائی کو کچھ پیسے دئے اور اسنے کچھ روٹی
اوسکو دے تو یہہ بیع منعقد ہوگی یا مشتری نے کچھ پیسہ بایع کو دیدئے اور ایک جنس اسباب
اوٹھا لیا بایع چپ رہا یا مشتری نے پانچ دینار گیہون والے کو دیکر کہا کہ ایک مد گیہون کتنے
کو دیتا ہے بایع بولا ایک دینار کو مشتری چپ ہو گیا اور گیہون طلب کئے بایع نے کہا کل دونگا
بیع منعقد ہو گئی اگرچہ ایجاب و قبول نہوا۔ اور بایع کل کے روز اسی بہاؤ گیہون دیگا اگرچہ
کل ڈیڑھ دینار کو ایک مد ہو گیا۔ اور ایسے ہی اوسکے برعکس بھی ہوگا یعنی جب سستے ہو جاویں
تب بھی مشتری اوسی بہاؤ سے لیگا۔ اور ایسا ہی کہ اگر قصائی کو پانچ قرش دیکر کہا کہ اس جانب

سے بکر ایکا گوشت کاٹ دے اوسنے اوسی جانب کا گوشت کاٹ کر تولدیا مشتری
لے لیگا اور اوسکو یہ اختیار نہوگا کہ نہ لے سکے۔ (مد ایک رطل اور ثلث رطل ہے یا جسقدر
کہ آدمی اپنے دونو ہاتھ پھیلا کر لے سکے اسی سلئے اوسکو مد کہتے ہین)

(مادہ ۱۷۶) اگر بیع مین تبدل ثمن کے لئے تکرار ہو مثلاً بایع نے کہا کہ ثمن زیادہ کردیا
مشتری نے اوسکو کہا کہ کچھ کم کردو تو جو قول کہ آخر ہوگا اوسپر بیع منعقد ہوگی

فصل دویم اس بیان مین کہ قبول و ایجاب آپسمین موافق ہووین۔

(مادہ ۱۷۷) اگر ایک ایجاب کرے تو قبول اوسکے مطابق ہونا چاہئے نہ ثمن مین زیادہ
و کم نہ مبیع مین زیادہ و کم نہ اوسکے خلاف مثلاً بایع نے کہا کہ یہ تہان ایکسو قرش کو مین نے
بیچا تو مشتری اسی بیان پر قبول کرسکتا ہے۔ نہ یہ سکیے کل تہان یا نصف تہان پچاس
قرش کو۔ اور اگر بایع نے کہا کہ یہ دو گھوڑے تین ہزار قرش کو مین نے بیچے تو چاہیے
کہ مشتری تین ہزار کو دونو گھوڑے لیوے نہ یہ کہ ایک گھوڑہ ڈیڑہ ہزار قرش کو لیوے

(مادہ ۱۷۸) اگر مقدار ایجاب و قبول مین ضمناً مذکور ہوگی تو یہ موافقت ضمنی کافی
ہوگی مثلاً بایع نے کہا کہ یہ مال ایکہزار قرش کو مین نے بیچا مشتری بولا کہ مین نے ڈیڑہ ہزار
کو خریدا تو ایک ہزار پر دونو کا اتفاق ہوگیا اور بیع منعقد ہوگی۔ اگر اس صورت مین
بایع اسی مجلس مین پانچ سو بھی قبول کرلے تو ڈیڑہ ہزار پر بیع ہوگی پانچ سو قرش مشتری
زیادہ دیگا۔ اور ایسی ہی اگر مشتری نے کہا کہ مین نے ایکہزار قرش کو یہ مال مول لیا اور
بایع بولا کہ اٹھ سو قرش کو مین نے بیچا تو اٹھ سو قرش پر بیع منعقد ہوگی اور دو سو
قرش مشتری کم دیگا۔

(مادہ ۱۷۹) چند چیزون کے لئے جو ایک ہی صفقہ مین ایجاب کیا گیا خواہ ہر ایک کی
قیمت جدا جدا بیان ہووے یا نہووے تو بھی مشتری کل اشیا پر بعوض کل قیمت
کے قبول کرے گا نہ یہ کہ ایک ایک چیز کو اوسکی قیمت سے جو بیان ہوی ہے لے
سکے کیونکہ تفریق صفقہ لازم آتا ہے مثلاً بایع نے کہا کہ یہ دو گھوڑے تین ہزار کو
مین نے بیچے یہ گھوڑا دو ہزار قرش کا ہے اور دوسرا ایکہزار کا یا یہ
دونو ڈیڑہ ڈیڑہ ہزار کے ہین تو دونون گھوڑے تین ہزار قرش کو لیگا نہ یہ ایک کو
ہزار کو اور یہ دوسرا دو ہزار کو کیونکہ ایجاب تو ایک ہی تہا جدا جدا قبول ہوگا مگر

ہوسکتا ہے اور ایسی ہی اگر بایع نے کہا کہ مین نے یہہ تین تہان بیچے کہ ہر ایک کی
قیمت ایک ایک سو قرش ہے مشتری نے کہا کہ ایک تہان سو قرش کو مین نے لیا یا دو تہان
دو سو قرش کو مین نے لئے تو بیع نہو گی۔

(مادہ ۱۸۰) اگر چند اشیا کی قیمت جدا جدا بیان ہووے اور ہر شئے کے لئے ایجاب بھی جدا جدا کیا
تو ہر ایک شئے کے لئے قبول بھی جدا جدا ہوسکتا ہے اور ہر ایک کی بیع علاحدہ ہوسکنے گی مثلاً
کہا کہ یہہ شئے ایک ہزار کو مین نے بیچی اور یہہ دوسری شئے دو ہزار کو مین نے بیچی اب مشتری
جسکو چاہے اوسکی قیمت سے لے سکتا ہے (صفقہ ہاتہہ پر ہاتہہ مارنیکو کہتے ہین اور عرب
مین دستور تہا کہ جب کوئی معاملہ کرتے تہے تو آپسمین ہاتہہ پر ہاتہہ مارتے تہے کہ یہہ معاملہ
طے ہوگیا اور اوس سے کوئی نہ پہرے گا اسلئے اب بجاے عقد کے صفقہ بولا جاتا ہے)

فصل سویم مجلس بیع کا حق کب تک ہے

(مادہ ۱۸۱) اوس جاے کو جہان عاقدین عقد بیع کے لئے جمع ہون مجلس بیع کہتے ہین

(مادہ ۱۸۲) ایجاب کے بعد جبتک کہ اوسی مجلس مین قبول صادر نہووے اور مجلس دراز ہووے
ایجاب کرنے والے کو اختیار رہے کہ اپنے ایجاب پر قایم رہے یا نرہے مثلاً ایک نے
کہا کہ مین نے بیچا یا کہ مین نے مول لیا اور فوراً دوسرے نے یہہ نہ کہا کہ مین نے لیا یا بیچا یا
بلکہ بہت دیر کے بعد مجلس کے تمام ہونے سے پہلے کہا تو بیع متحقق ہوگی اگرچہ مجلس بہت دیر تک رہے

(مادہ ۱۸۳) اگر مجلس بیع مین ایک نے ایجاب کے بعد قبول سے پہلے ایسا فعل کیا کہ اعراض پر
دلالت کرے تو ایجاب باطل ہو جائیگا اور اوسکے بعد جو قبول واقع ہوا اوسکا اعتبار نہین
مثلاً ایک نے کہا کہ مین نے بیچا یا کہا کہ مین نے خریدا اور دوسرا قبول کرنے سے پہلے کسی
اور کلام کے ساتہہ مشغول ہوا کہ بیع سے اوسکو علاقہ نہین تو ایجاب باطل ہوگیا
اور اوسکے بعد قبول کا اعتبار نہین اگرچہ مجلس تمام نہو

(مادہ ۱۸۴) اگر ایجاب کے بعد بایع نے قبل قبول اعراض کیا تو ایجاب باطل ہوا
اور اوسی مجلس مین دوسرے نے قبول لیا تو بیع نہو گی مثلاً بایع نے کہا کہ مین نے یہہ
متاع بیچی پہر اوس سے پہر گیا اب مشتری کہے کہ مین نے یہہ متاع خریدی تو بیع نہوگی۔

(مادہ ۱۸۵) اگر مجلس بیع مین ایکبار ایجاب ہوا اور ابھی قبول نہوا تہا کہ اوسی نے دوبارہ
ایجاب کیا تو ایجاب اول لغو ہو جائیگا مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ شئے ایکسو قرش کو

مین نے بیچی اور ابھی قبول نہوا تھا کہ بایع نے کہا کہ مین نے ایکسو پچیس قرش کو بیچی تو ایجاب اول لغو متصور ہوگا اور قبول ایجاب ثانی پر ہوسکیگا۔

فصل چہارم جو بیع کہ بہ شرط واقع ہوا اوسکا بیان

(مادہ ۱۸۶) جو شرط کہ بیع مین کیجائے اگر موافق اور مقتضائے عقد کے ہے تو بیع بھی صحیح ہے اور شرط بھی معتبر مثلاً بایع نے یہہ شرط کی کہ جب تک قیمت نہ لونگا مبیع نہ دونگا تو یہہ صحیح ہے کیونکہ قبضہ منجملہ مقتضی عقد کے ہے۔

(مادہ ۱۸۷) جو شرط کہ بیع کی تاکید کرے بیع صحیح ہے اور شرط بھی معتبر ہے مثلاً بایع نے یہہ شرط کی کہ مشتری اپنی فلان چیز اوسکے پاس گروی کری یا کسی اور کو قیمت کا ضامن دیوے تو یہہ بیع صحیح ہے اور یہہ شرط تسلیم قیمت کے لئے موید ہے جو مقتضائے عقد ہے۔

(مادہ ۱۸۸) جو امر کہ بلدہ مین متعارف اور مشہور ہوا اوسکا شرط کرنا صحیح ہے مثلاً مشتری نے کہا کہ مین نے یہہ پوستین اس شرط پر خریدا کہ اوسکو استر لگا دے یا قفل خریدا کہ کیواڑ مین لگا دے یا کپڑہ لیا کہ اوسکو پیوند لگا دے تو بیع صحیح ہوگی اور بایع پر اس شرط کا پورا کرنا لازم ہوگا۔

(مادہ ۱۸۹) اگر ایسی شرط کی کہ جسمین طرفین کا کچھہ فایدہ نہین ہے تو بیع صحیح اور شرط لغو ہے مثلاً یہہ کہا کہ یہہ گھوڑا اس شرط پر مین نے بیچا کہ کسی اور کے ہاتھہ نہ بیچنا یا اوسکو چراگاہ مین چھوڑ دینا تو بیع صحیح ہے اور شرط لغو ہے۔

فصل پنجم اقالہ یعنی فسخ بیع کے بیان مین۔

(مادہ ۱۹۰) اقالہ عاقدین کا اختیار ہے کہ برضامندی بیع فسخ کردین۔

(مادہ ۱۹۱) اقالہ مثل بیع کے ایجاب و قبول سے ہوتا ہے مثلاً ایک نے کہا کہ مینے بیع اقالہ کیا یا فسخ کیا اور دوسرے نے کہا کہ مینے قبول کیا یا کسی نے یہہ کہا کہ بیع مجھکو اقالہ کردے اور دوسرا بولا کہ مینے کردیا اقالہ صحیح ہوا اور بیع فسخ ہوگئی۔

(مادہ ۱۹۲) اقالہ تعاطی سے بھی جو قایم مقام ایجاب و قبول کے ہے صحیح ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۹۳) جیسا بیع مین مجلس ایک ہونا لازم ہے ویسا ہی اقالہ مین لازم ہے یعنی لازم ہے کہ قبول اقالہ مجلس ایجاب مین کیا جاوے اگر اوسی مجلس مین بعد ایجاب کے قبول سے پہلے کسی انمین سے ایسا کام یا کلام کیا کہ اعراض پر دلالت کرے یا بعد ایجاب کے قبول سے پہلے مجلس برخاست ہوئی تو اقالہ نہوگا اور قبول لغو ہوگا۔

(مادہ ۱۹۴) مگر شرط یہ ہے کہ مبیع مشتری کے پاس موجود ہوا اگر مبیع تلف ہوگئی تو اقالہ صحیح نہوگا

(مادہ ۱۹۵) اگر مبیع کچھہ تلف ہوگئی تو باقی مین اقالہ بمقدار اوسکے قیمت کے صحیح ہوگا مثلاً ایک قطعہ زمین معہ زراعت خرید اور کچھہ زراعت مشتری نے کاٹ لی تو زمین او رباقی زراعت مین بقدر قیمت اقالہ ہوسکتا ہے۔

(مادہ ۱۹۶) قیمت کا تلف ہوجانا اقالہ کو منع نہین کرتا ہے کیونکہ قیمت متعین نہین ہوئی ہے جو روپیہ کہ مشتری نے دیا تہا اگر نہو تو اور روپیہ اوسکے عوض دے سکتا ہے۔

باب دوم جو مسائل کہ مبیع کے ساتھہ متعلق ہین اور اسمین چار فصلین ہین۔

پہلی فصل مبیع کے شرائط اور اوصاف کے بیان مین۔

(مادہ ۱۹۷) لازم ہے کہ مبیع موجود ہووے۔

(مادہ ۱۹۸) لازم ہے کہ مبیع ایسی ہو کہ بایع اوسکے دیدینے پر قدرت رکہتا ہو۔

(مادہ ۱۹۹) لازم ہے کہ مبیع مال متقوم یعنی قیمتی ہو۔

(مادہ ۲۰۰) لازم ہے کہ مبیع مشتریکو معلوم ہو۔

(مادہ ۲۰۱) مبیع کے جب احوال اور اوصاف ایسے بیان ہون کہ اور چیزون سے اوسکو تمیز ہوجاوے تب مبیع معلوم ہوجاتی ہے مثلاً اتنے سیر گیہون حورانیہ (شامی) بیچی یا کوئی زمین اوسکے حدود بیان کرکے بیچی تو مبیع معلوم ہوگئی اور بیع صحیح ہوگئی۔

(مادہ ۲۰۲) جب مجلس بیع مین مبیع موجود ہو تو صرف اشارہ اوسکے طرف کافی ہے مثلاً بایع نے کہا یہہ جانور مین نے بیچا اور مشتری اوسکو دیکہہ رہا ہے اور بولا کہ مینے یہہ جانور مول لے لیا بیع صحیح ہے۔

(مادہ ۲۰۳) یہہ ہی کافی ہے کہ مبیع مشتریکو معلوم ہووے تو کچھہ ضرورت نہین ہے کہ مبیع کا بیان اور اوسکی تعریف کسی اور وجہہ سے کیجاوے۔

(مادہ ۲۰۴) جب مبیع کو متعین کیا تو وہ متعین ہوگئی یعنی بایع نے سامان موجود مجلس کے طرف اشارہ کرکے کہا کہ مینے یہہ سامان بیچا اور مشتری نے قبول کرلیا تو بایع پر لازم ہے کہ وہ ہی سامان معینہ مشتری کو دیدیوے اور یہہ اوسکو اختیار نہین ہے کہ اور سامان اوسی کے جنس کا دیدیوے۔

فصل دویم بیان اون چیزونکا کہ اونکی بیع جایز ہے اور اون چیزونکا کہ اونکی بیع جایز نہین ہے

(مادہ ۲۰۵) معدوم کی بیع باطل ہے اور جو پہل کہ ابہی ظاہر نہین ہوا اسکی بہی بیع باطل ہے۔

(مادہ ۲۰۶) اگر درخت پر تمام پہل ایکہی بار نمودار ہوگئے خواہ قابل کہانے کے ہون یا نہون اونکی بیع صحیح ہے۔

(مادہ ۲۰۷) جو پہل کہ ایک ہی بار نمودار نہین ہوتے ہین بلکہ تہوڑے تہوڑے نمودار ہوتے ہین مثلاً میوہ اور پہول اور پتا اور ترکاریان تو جب تہوڑے سے نمودار ہوے اونکی بیع مع اونکی جو نمودار ہونے جائینگے ایک ہی صفقہ مین صحیح ہوگی۔

(مادہ ۲۰۸) جب کوئی چیز بیچی اور اوسکی جنس بیان کردی اور پہر ظاہر ہوا کہ مبیع اور جنس کے ہی تو بیع باطل ہے مثلاً شیشہ یہہ کہکر بیچا کہ وہ الماس ہے تو بیع باطل ہے۔

(مادہ ۲۰۹) جو ایسی چیز ہو کہ بایع اوسکے دینے پر قدرت نرکہتا ہو اوسکی بیع باطل ہے مثلاً کشتی دریا مین ڈوب گئی اور اوسکو نکال نہین سکتے ہین یا کوئی جانور بہاگ گیا کہ اوسکی پکڑنے اور دینے پر قدرت نہین ہے۔

(مادہ ۲۱۰) جو چیز کہ لوگ اوسکو مال نہین جانتے ہین اوسکا خرید و فروخت باطل ہے مثلاً مردار جانور اور یا آزاد آدمی۔

(مادہ ۲۱۱) جو مال کہ قیمتی نہو اوسکی بیع باطل ہے۔

(مادہ ۲۱۲) ایسی چیز کے بدلے خریدنا کہ قیمتی نہووے فاسد ہے۔

(مادہ ۲۱۳) مجہول کی بیع فاسد ہے مثلاً بایع نے کہا کہ جتنے چیزین میری ملک مین سب مین نے بیچین اور مشتری نے کہا کہ مین نے خریدین پر وہ ان چیزونکو پہچانتا بہی نہین ہے تو یہہ بیع فاسد ہے۔

(مادہ ۲۱۴) حصہ مشترک معلوم کا بیچنا بدون جدا کرنیکے صحیح ہے مثلاً زمین مین سے تہائی یا آدہا ... یا دسوان حصہ کو تقسیم ہوکر جدا نہوا ہو بک سکتا ہے

(مادہ ۲۱۵) بے اجازت شریک کے اپنا حصہ مشترک و معلوم بیچنا صحیح ہے

(مادہ ۲۱۶) حق مرور اور حق شرب اور حق مسیل زمین کے ساتہہ بک سکتے ہین اور پانی نلے کے ساتہہ بک سکتا ہے۔

فصل سوم جو مسایل کہ کیفیت بیع سے متعلق ہین۔

(مادہ ۲۱۷) جیسا بیع موزونات اور مکیلات اور عددیات اور مذروعات کے

تو شے لنے اور ماپنے اور گز سے ماپنے سے صحیح ہے ایسا ہی اندازہ اور اٹکل پر
بھی اونکا بیچنا جایز ہے مثلاً گیہون ۔ یا انگور کا ڈہیر اندازہ اور اٹکل سے بیچا یا
کوئی اسباب اندازہ اور اٹکل سے کرایہ لیا یا دوسری جای اوٹہا کر لے گیا یہہ سب صحیح ہے
(مادہ ۲۱۸) اگر اس شرط پر بیچا کہ ایک پیمانہ معین یا ایک بٹ معین سے ماپ دینے
یا تول دے بیع صحیح ہے اگرچہ مقدار پیمانہ کی اور وزن بٹ کا معلوم نہو
(مادہ ۲۱۹) جو چیز کہ تنہا بک سکے اوسکا استثنا جایز ہے مثلاً خوشہ انگور جو
جو تنہا بیچے جاتے ہین یہہ بھی جایز ہے کہ ایک درخت کے سب انگور اس شرط پر بیچین
کہ دو چار سیر اوسمین سے نکال لینگے ۔
(مادہ ۲۲۰) معدودات کی بیع ایک ہی صفقہ مین باوجود بیان قیمت ہر فرد اور
ہر قسم کی جایز ہے مثلاً ایک ڈہیر گیہون کا یا (۶۰) صاع لکڑیونکی ایک کشتی یا ایک ریوڑ
بکریونکا یا ایک طاقہ بانات کا اس بیان پر کہ ایک صاع گیہونکی یا ایک سو رطل لکڑی کی یا
ایک بکری کی یا ایک گز بانات کی یہہ قیمت ہے (صاع قریب پانچ سیر کے ہے اور رطل قریب آدہ سیر کے ہے)
(مادہ ۲۲۱) جیسا زمین گز اور جریب سے ماپ کر بک سکتی ہے ایسی ہی فقط حدود
بیان ہو کر بھی بک سکتی ہے ۔
(مادہ ۲۲۲) جس مقدار پر بیع ہو گی اوسی کا اعتبار ہے نہ اوسکے سوا ۔
(مادہ ۲۲۳) مکیلات اور عددیات متقاربہ اور وہ موزونات کہ جنکے تہوڑے
تہوڑے بیچنے مین نقصان نہین ہو سکتا ہے جملہ کے مقدار بیان کرکے بیچین تو بیع صحیح
ہوگی خواہ کل کی قیمت بیان کرین یا ہر ہر کیل اور عدد اور رطل کی قیمت بیان ہو وے
وقت تسلیم کے اگر مبیع پوری ہے تو بیع لازم ہوگی اور اگر نقصان رہا تو مشتری چاہے
بیع فسخ کر دے یا جسقدر موجود ہے اوسکی قیمت پر لیوے اور اگر زیادہ نکلے تو زاید حق بایع
ہے لیلیگا مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ گیہون پچاس کیل ہین پانچ سو قرش کو یا پچاس کیل ہین
اور ہر کیل دس قرش کو ہے اور وقت تسلیم بھی پچاس کیل نکلے بیع لازم ہوگی اور اگر
پینتالیس کیل ہون تو مشتری چاہے بیع فسخ کرے اور چاہے چار سو پچاس قرش کو خرید لے
اور اگر پچپن کیل ہون تو پانچ زاید بایع کے ہین اور ایسی ہی اگر ایک سو اند ڈے اس بیان
سے بیچے کہ یہہ سب پچاس قرش کے ہین اور وقت تسلیم بھی استفدر ہی نکلے تو بیع لازم ہے

اور اگر نوی ہین تو مشتری چاہے بیع فسخ کرے یا چاہے تو لیوے انڈیسے ستالیس قرش کو لیوے اور اگر ایک سو دس ہین تو دس بایع کے ہین اور ایسے ہی ایک مشک گھی کی بیچی کہ
اسمین سو رطل کہی ہے اسی قیاس پر جو ذکر ہوا

(مادہ ۲۲۴) اور اگر موزون ایسی شئے ہے کہ اسکے ٹکڑے کرنے سے نقصان اور ضرر ہوتا ہے اور کل موزون کے مقدار اور قیمت ہی بیان کی گئی تو کل بیع ہوگی اگر وقت تسلیم کامل ہے تو فبہا اور اگر ناقص ہے تو مشتری کو اختیار ہے کہ فسخ کرے یا کل قیمت پر ناقص ہی لیلیوے اور ایسے ہی اگر زائد ہے تو بہی اسی قیمت پر بیع زائد ہوگا بایع کو اسمین کچہ حق نہین ہے مثلاً الماسی کا نگینہ پانچ قیراط بیس ہزار قرش کو بیچے اگر ساڑہے چار قیراط ہون تو بہی اوسی قیمت پر لیگا اور بایع کو نہ اختیار فسخ ہوگا اور نہ آدہا قیراط واپس لے سکیگا کیونکہ الماس کو توڑنے سے ضرر ہوتا ہے
قیراط ہر جگہ مختلف ہی مکہ مین دینار کا چوبیسوان حصہ ہے اور عراق مین بیسوان حصہ ہے

(مادہ ۲۲۵) اور اگر موزون ایسی شئے ہے کہ اوسکے ٹکڑے کرنے ضرر نہین ہوتا ہے اور اوسکی مقدار اوسکی اجزا اور اقسام کی قیمت اور تفصیل بیان کی گئی اگر وقت تسلیم کم یا زاید نکلے تو مشتری کو اختیار ہے یا بیع فسخ کرے یا یہ سب ناقص ہو یا زاید اوس حساب سے لیوے کہ اوسکے اجزا اور اقسام کی قیمت کی تفصیل بیان کی گئی مثلاً ایک چادر تانبے کی اس بیان پر کہ پانچ رطل ہے اور ہر رطل چالیس قرش کو ہے بیچے اور وقت تسلیم کے ساڑہے چار رطل نکلے تو ایکسو اسی قرش دیکے لیگا یا ساڑہے پانچ رطل نکلے تو دو سو بیس قرش دیکر لیگا اور یا دونو صورتونمین مشتری بیع فسخ کر دیگا

(مادہ ۲۲۶) اگر سے ماہین کے چیزین بیچے جائین جیسی زمین اور لباس اور اشیاء سایرہ (مثلاً جو بینہ وغیرہ) اور سب مجموع یا ہر گز کی قیمت اور تفصیل بیان کی گئی تو ان دونو صورتونمین حکم اون موزونات کا جاری ہوگا کہ جسکے ٹکڑے کرنے مین ضرر ہے اور جو متاع اور اور اشیاء کہ اونکے ٹکڑے کرنے مین ضرر نہین ہوتا ہے مثلاً بانات اور کپڑہ مثل مکیلات کے ہے مثلاً ایک میدان اس بیان پر کہ سو گز ہے ایک ہزار قرش کو بیچا گیا اور وہ پچانوے گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہے کہ کل مبیع کل قیمت پر لیوے یا بیع فسخ کر دے اور اگر زیادہ نکلا تو بہی اسی قیمت پر مشتری

لیگا اور ایسی ہی ایک تھان کپڑا اس بیان پر کہ ایک قبا بن سکتی ہے اور وہ اٹھ گز
سے ہے چار سو قرش کو بیچا اور وہ سات گز نکلا تو مشتریکو اختیار ہے کہ بیع فسخ کردے
یا سات گز کو اوسی قیمت پر لیلیوے اور اگر نو گز نکلا تب بھی مشتری اوسی قیمت پر لیگا
اگر ایک میدان زمین اس شرط پر کہ سو گز ہے اور ہر گز دس قرش کو ہے بیچا گیا پھر
وہ پچانوے گز نکلا یا ایکسو پانچ گز نکلا تو مشتریکو اختیار ہے چاہے بیع فسخ کردے اور
چاہے پچانوے گز نو سو پچاس قرش کو لے یا ایک سو پانچ گز ایک ہزار پچاس قرش
کو لیلیوے اور ایسا ہی حکم اوس کپڑہ کا ہے جو قبا کے لئے یہہ کہکر بیچا گیا کہ وہ اٹھ
گز ہے اور ایک گز پچاس قرش کو ہے اور وہ سات گز نکلا یا نو گز نکلا تو پچاس قرش
کو لے اور ایسا ہی ایک طاقہ بانات کا اس بیان پر کہ ڈیڑھ سو گز ساڑھے سات ہزار
قرش کو بیچا گیا اور ہر گز کی قیمت پچاس قرش ہے اب وہ ایک سو چالیس گز نکلا
تو مشتری چاہے بیع فسخ کردے یا ایک سو چالیس گز سات ہزار قرش کو لیلیوے
اور جو زاید نکلا تو جتنا زیادہ ہے وہ بایع لیلے گا ۔

(مادہ ۲۲۷) اگر عددیات متفاوتہ بیچے جائیں اور سب مجموع کی قیمت بیان
کی گئی اور وقت دینے کی پوری نکلی تو بیع صحیح اور لازم ہے اور اگر کم یا زاید نکلی تو
بیع فاسد ہوگی مثلاً بکریوں کا ریوڑ (منڈا) پچاس راس بکری ڈیڑھ ہزار قرش کو ہیں اگر
پوری نکلے تو بیع صحیح و لازم ہے اور اگر کم یا زاید نکلے تو بیع فاسد ہوگی ۔

(مادہ ۲۲۸) اگر عددیات متفاوتہ اس شرح سے بیچے کہ مجموع کے مقدار
اور ایک ایک کی قیمت بیان کی اگر پوری نکلی تو بیع صحیح و لازم ہے اور اگر کم نکلی
تو مشتری چاہے تو بیع فسخ کرے اور چاہے مقدار موجود بمقدار حصہ اوسکے قیمت
سے کے لیلیوے اور اگر زاید ہے تو بیع فاسد ہوگی مثلاً ریوڑ بکریوں کا اس بیان پر کہ پچاس
راس ہیں اور ہر راس پچاس قرش کو ہے اب پینتالیس راس نکلی تو مشتریکو
اختیار ہے چاہے بیع فسخ کرے یا ساڑھے بائیس سو قرش کو لیلیوے اور اگر
پچپن راس نکلے تو بیع فاسد ہے ۔

(مادہ ۲۲۹) ان سب صورتوں میں اگر مشتریکو یہہ علم ہوگیا ہے کہ مبیع کم ہے
اور اوسنے قبضہ بھی کرلیا تو قبضہ کے بعد اوسکو اختیار فسخ نہیں ہے

فصل چہارم - جو جو چیزین کہ بے ذکر صریح بیع مین داخل ہوتے ہین اور جو کہ داخل نہین ہوتے ہین -

(مادہ - ۲۳۰) باعتبار عرف شہر کے جو کچہ کہ بیع مین شامل ہوتے ہین وہ بے ذکر داخل بیع ہونگے مثلاً حویلی بیچی جائے تو باورچیخانہ اور پاخانہ بہی بے ذکر داخل بیع ہوگا اور باغچہ زیتون کا بیچا جاوے تو درخت زیتون کے بہی بے ذکر داخل ہونگے کیونکہ باورچیخانہ اور پاخانہ حویلی کے متعلقات مین ہین اور باغچہ زیتون اوس زمین کو کہتے ہین جسمین درخت زیتون کے ہون اور جس زمین مین درخت نہون اوسکو باغچہ زیتون نہیں کہتے ہین -

(مادہ - ۲۳۱) جو چیز جز بیع کا گنا جاتا ہے کہ اوس سے جدا نہین ہوسکتا ہے یعنی بے اوسکے بے کار رہے بالضرور بیع مین بے ذکر داخل ہوگی مثلاً قفل کے ساتہہ اوسکی کنجی کا اور دودہ والی گائی کے ساتہہ جو بغرض دودہ کے لی گئی ہے اوسکے بچہ کا کہ دودہ پینے والا ہے بیع مین داخل ہونا ضرور ہے گو ذکر نہووے کیونکہ قفل بے کنجی کے کام کا نہین ہے اور گائی بے بچہ کے دودہ نہ دیگی -

(مادہ - ۲۳۲) بیع مین جو چیزین سلے ہوے اور جڑے ہوے ہوتے ہین وہ بے ذکر اور بے تصریح بیع مین داخل ہونگے مثلاً حویلی کے ساتہہ قفل جو کیواڑون مین جڑا ہوا ہوتا ہے اور خزانہ پانی کا اور مچان فرش وغیرہ کے رکہنے کا اور وہ چمن جو حویلی کے حدود مین داخل ہے اور جو درخت کہ واسطے سایہ وغیرہ کے میدان مین لگائے گئے ہین اور وہ راہ کہ راہ عام اور کوچہ پر آنے جانے کے لئے ہو یہہ سب بیع سے جدا نہین ہین بے ذکر اور بے تصریح داخل بیع ہونگے -

(مادہ - ۲۳۳) جو چیزین کہ نہ بیع کے ساتہہ شامل ہین اور نہ اوسکے ساتہہ متصل جڑی ہوے ہین اور نہ اوسکا جز گنے جاتے ہین اور نہ شہر کی عادت اور عرف مین شامل مبیع ہین وہ بے ذکر داخل بیع نہونگے مثلاً جو اشیا اور اسباب منقولہ استعمال کے لئے ہین کہ جہان جائین لے جاوین مثلاً صندوق اور کرسی اور تخت حویلی کے بیع مین بے ذکر داخل نہونگی - اور ایسے ہی لیمون اور پہولون کے پودہ اور وہ درخت جو بہار پہولون کے لئے جہان چاہین لے جائین جاوے

اور لگائین اور جنکو ہماری عرف مین نصب کہتے ہین (اور جنکو ہندوستان مین گونڈ دینین لگاتے ہین) بے ذکر صریح داخل بیع نہونگی جیسا زمین اور درخت کے بیع مین بے ذکر صریح نہ زراعت داخل ہے اور نہ پہل داخل ہوگا پر لگام گہوڑے کا اور مہار اور نکیل اونٹ کی اور جو چیزین کہ عرف اور عادات مین داخل بیع ہوتے ہین بے ذکر کیے داخل ہونگے (مگر ہندوستان مین لگام داخل نہین اور مہار اور نکیل داخل ہے)۔

(مادہ-۲۳۴) جو چیز کہ بیع مین تابع ہے اوسکا ثمن مین کچھ حق نہین ہے مثلاً اونٹ کہ ابھی قبضہ نہوا اور مہار چوری گئی تو قیمت مین سے مہار کی قیمت وضع نہوگی۔

(مادہ-۲۳۵) عقد مین وقت بیع کے الفاظ عام مذکور ہوتے ہین تو جمیع اشیا مشتملہ شامل ہوتے ہین مثلاً مکان کے بیع مین بجمیع حقوق کہا تو اوسمین حق المرور وحق الشرب وحق المسیل سب داخل ہین۔

(مادہ ۲۳۶) بیع کے بعد ابھی قبضہ نہونے پایا تہا کہ مبیع مین کچھ زیادتی ہوگئی مثلاً گہوڑے نے بچہ دیا یا باغ مین پہل آیا اور ترکاریان لگین تو یہ سب مبیع کے ساتھ مشتری کے ملک مین داخل ہونگے۔

باب سویم وہ مسائل جو قیمت سے متعلق ہین اوسمین دو فصل ہین۔

فصل اول قیمت کے اوصاف اور احوال کے بیان مین۔

(مادہ-۲۳۷) وقت بیع کے قیمت کا مقرر کرلینا لازم ہے بے ذکر اور بے تقرر قیمت کے بیع فاسد ہے۔

(مادہ-۲۳۸) یہ ضرور لازم ہے کہ قیمت معلوم ہو۔

(مادہ-۲۳۹) جب ثمن موجود ہے مشاہدہ اور اشارہ سے علم حاصل ہوتا ہے اور جب غائب ہو تو مقدار اور وصف کہنا ضرور ہے۔

(مادہ-۲۴۰) جب شہر مین کئے طرح کے دینار جاری ہین اگر وقت بیع کے کوئی قسم خاص مذکور نہو تو بیع فاسد ہوگی اور یہی حکم درہم کا بھی ہے۔

(مادہ-۲۴۱) اگر بیع چند قرش پر ہوی اور کئے طرح کے درہم اور دینار جاری ہین تو مشتری جسمین سے چاہے اوتنے قرش کی قیمت کا حساب کرکے ادا کردے اور بایع کوئی خاص قسم نہین لے سکتا ہے۔

(مادہ - ۲۴۲) وقت بیع کے جب قیمت خاص قسم کی بیان ہووے تو وہی دینا لازم ہوگا مثلاً وقت بیع کے کہا کہ سونا مجیدی یا انگریزی یا فرانسیسی یا ریال مجیدی یا عمودی دینگے تو جو مقرر کر لیا ہے وہی دینا ہوگا۔

(مادہ - ۲۴۳) عقد کے وقت اگرچہ ثمن متعین کر لیا تو بھی متعین نہین ہوتا ہے مثلاً مشتری نے سونا مجیدی بایع کو دکھلایا اور پہر اوسکو دوسرے کام مین لیکر اور سونا مجیدی اوسی قسم کا ادا کر دیا تو بایع لیلیگا اور جو دکھلایا تھا اوسی کے ادا کرنے پر جبر نہوگا۔

(مادہ ۲۴۴) اگر کسی ثمن کے اجزا بھی جاری ہین (مثلاً اٹھنی چونی دوانی) تو مشتری حسب عادت اور عرف بلدہ کے دیسکتا ہے۔ مثلاً بلدہ اسلام بول مین ریال کے اجزا نہین ہین وہان آدہا اور چوتہای ریال نہ دے سکیگا۔

فصل دویم بیع کے وہ مسائل جو باعتبار قرض اور تاخیر کے ہین۔

(مادہ - ۲۴۵) قیمت کا تاخیر کرنا اور اوسکی قسط بندی کرنا بیع مین صحیح ہے۔

(مادہ - ۲۴۶) اور تاخیر اور قسط بندی مین مدت کا معلوم اور معین ہونا ضرور ہے۔

(مادہ - ۲۴۷) حسب تاخیر ثمن پر بیع منعقد ہوی کہ فلان دن یا فلان مہینے یا فلان سال یا فلان وقت پر دینگے جو عاقدین کو معلوم ہے مثلاً روز قاسم یا روز نوروز تو بیع صحیح ہے۔

(مادہ ۲۴۸) اور اگر مدت متعین نہو مثلاً بارش پر قیمت دینگے تو بیع فاسد ہوگی

(مادہ ۲۴۹) اگر قرض مین مدت معین نہو تو ایک مہینے سے زیادہ مدت نہ لینگے۔

(مادہ - ۲۵۰) شروع مدت اور شروع قسط جب سے شمار ہوگی کہ مبیع مشتری کو دینگے مثلاً بایع نے عقد کے ایکسال کے بعد مبیع مشتری کو دی اور بیع بہ تاخیر مدت ایکسال منعقد ہوی تھی بایع اب بعد ایکسال کے روز تسلیم سے اور نہ بعد دو سال کے روز عقد سے ثمن طلب کرے گا

(مادہ - ۲۵۱) بیع مطلق بے مدت مین قیمت فوراً ادا ہوتی ہے مگر جب عادت اور عرف مقرر ہو کہ بیع مطلق مین اسقدر مدت اور اسقدر قسط بندی ہوتی ہے تو اوتنی

مدت اور اتنی قسط مقرر ہو گئی مثلاً ایک شخص نے بازار مین کچھہ خریدا فوراً قیمت ہو ہیے
اور اگر عادت اور عرف مقرر ہو رہا ہے تو اوسکے موافق ایک ہفتہ یا ایک مہینے پر دیگا

باب چہارم عقد کے بعد قیمت اور بیع مین تصرف کرنے کا بیان۔

اسمین دو فصل ہین **فصل اول** عقد کے بعد اور قبضہ سے پہلے بایع کا قیمت مین اور
مشتری کا مبیع مین تصرف کرنیکا بیان۔

(مادہ ۲۵۲) بایع بعد عقد قبضہ سے پہلے قیمت پر تصرف کر سکتا ہے کہ اپنے قرضخواہ
کو مشتری پر قیمت کا حوالہ دے سکتا ہے۔

(مادہ نمبر ۲۵۳) ایسے ہی مشتری بھی قبضہ کرنے سے پہلے مبیع دوسرے کے ہاتھ بیچ
سکتا ہے مگر بشرطیکہ مبیع زمین ہے ورنہ منقولات مین ایسا نہین کر سکتا ہے۔

فصل دویم عقد کے بعد مبیع اور قیمت مین کم یا زیادہ کرنے کا بیان۔

(مادہ ۲۵۴) بایع کو یہہ اختیار ہے کہ مبیع مین کچھہ زیادہ کر دیوے اگر مشتری
اوسی مجلس مین کہ جسمین زیادتی کی گئی ہے زیادتی کو قبول کر لیوی تو اوسکا حق اوس سے
متعلق ہو گیا اور اوسکو وہ طلب کر سکیگا اور بایع کو اس زیادتی پر اگر ندامت
ہو وے تو کچھہ فائدہ نہو گا۔ اور اگر مجلس زیادتی مین زیادتی کو قبول نکیا اور بعد
اوسکے قبول کیا تو اسکا اعتبار نہین ہے مثلاً بایع نے بیس تربوز بیچے کر مشتری
کہا کہ مین نے پانچ تربوز اور بھی اوسمین زیادہ کر دیئے یعنے پچیس تربوز بیس قرش کو
لیگا اور اگر اوسی مجلس مین قبول نکیا تو کچھہ اعتبار قبول کا نہو گا اور بایع سے جبراً
نہ دلا ئینگے۔

(مادہ ۲۵۵) اور ایسے ہی عقد کے بعد مشتری نے قیمت مین کچھہ زیادہ کیا اور
بایع نے اوس مجلس زیادہ مین قبول کر لیا تو بایع وہ زاید مشتری سے لیگا اور مشتری کو
ندامت سے کچھہ فائدہ نہوگا مثلاً مشتری نے ایک ہزار قرش کو ایک گھوڑا لیا اور
عقد کے بعد دو سو قرش زیادہ کئے بایع نے اگر اوس مجلس مین دو سو قرش کی
زیادہ قبول کی ہے تو بایع مشتری سے بارہ سو قرش لیگا اور اگر مجلس زیادت مین
قبول نکیا تو بایع صرف ہزار قرش مشتری سے لیگا اور دو سو قرش زیادہ نہ لیگا۔

(مادہ ۲۵۶) اور ایسے ہی بعد عقد کے بایع قیمت مین کم کر سکتا ہے اور

اوسیقدر مشتری سے لیگا مثلاً سو قرش کو کچھہ مال بیچا اور بعد اوسکے بیس قرش کم کردئے تو بایع مشتری سے اسّی قرش لیگا نہ زیادہ۔

(مادہ - ۲۵۷) اور یہہ زیادت کرنا بایع اور مشتری کا اور یا کم کرنا بایع کا قیمت مین سے گو بعد عقد کے ہے مگر اصل عقد سے لاحق ہوگا گویا عقد مع اس زیادتی اور کمی کے واقع ہوی ہے۔

(مادہ - ۲۵۸) جو زیادتی کہ بایع نے مبیع مین کی ہے اوسکے اصل عقد کے ثمن مین قیمت لگای جاینگی مثلاً آٹھہ تربوز دس قرش کو بیچکر پہر دو تربوز اور بھی زیادہ دئے گویا دس تربوز دس قرش کو بیچے اور ابھی قبضہ نہوا تہا کہ دو تربوز تلف ہوگئے تو اب مشتری آٹھہ تربوز آٹھہ قرش کو لیگا اور بایع اس سے زیادہ قیمت نہ لے سکیگا۔ اور ایسے ہی اگر بایع نے ایکہزار گز زمین ہزار قرش کو بیچکر ایکسو گز زمین زیادہ دی اور مشتری نے اس مجلس مین زیادہ کو قبول کرلیا۔ اب شفیع بدعوے شفعہ یہہ سب اصل اور زاید یعنے گیارہ سو گز زمین دس ہزار قرش کو لیگا۔

(مادہ - ۲۵۹) اور ایسے ہی مشتری اگر قیمت مین زیادہ کریگا تو کل یعنے اصل اور زیادہ مبیع کی قیمت تصور ہوگی مثلاً اگر زمین دس ہزار قرش کو لیکر پانچسو قرش زیادہ کئے اور پہر وہ زمین اوسکے اصل حقدار کو دلای گئی تو بایع ساڑہے دس ہزار قرش واپس دیگا اور یہہ زیادتی قیمت کی عاقدین کے حق مین ہے شفیع اگر لیگا تو دس ہزار کو لیگا اور بایع شفیع سے پانچسو قرش زیادہ نہ لیگا۔

(مادہ - ۲۶۰) بایع جو قیمت کم کردے تو باقی اصل عقد کی قیمت ہوگی اگر دس ہزار قرش کو زمین بیچکر ایک ہزار قرش کم کردین تو شفیع نو ہزار قرش کو زمین لیگا۔

(مادہ - ۲۶۱) بایع اگر کل قیمت مشتری کو معاف کردے تو اوسکے حق مین صحیح ہے پر شفیع کل قیمت دیکر لیگا مثلاً دس ہزار قرش کو زمین بیچی اور معاف کردی تو شفیع دس ہزار کو یہہ زمین لیگا نہ مفت۔

(زیادتی قیمت مین مشتری جب کرسکتا ہے کہ اصل مبیع قایم ہے ورنہ نہین اوراسی قیاس پر اگر عورت زندہ ہے تو مرد مہر زیادہ کرسکتا ہے اور اگر مرگئی تو مہر مین زیادتی نہین ہوسکتی ہے)

باب پنجم تسلیم اور تسلّم کے بیان میں - اوسمین چھہ فصل ہین -

فصل اوّل تسلیم اور تسلّم کی حقیقت اور کیفیت کے بیان مین

تسلیم بایع کے جانب سے اور تسلّم مشتری کے جانب سے ہوتا ہے -

(مادہ ۲۶۲) اگرچہ بیع مین قبضہ شرط نہین پر جب بیع پوری منعقد ہو جاوے لازم ہے کہ مشتری پہلے قیمت دیوے اور بایع مبیع مشتری کو دیوے

(مادہ ۲۶۳) جب بایع مبیع خالی کر دیوے تو یہہ ہی تسلیم ہے اور خالی کر دینے کی یہہ صورت ہے کہ بایع مشتری کو اجازت دیدے کہ مبیع پر قبضہ کر لیوے - اور کوئی امر تسلیم کا مانع نہووے -

(مادہ ۲۶۴) جب مبیع مشتری کو تسلیم ہو گئی تو اوسکا قبضہ ثابت ہو گیا -

(مادہ ۲۶۵) چونکہ مبیع مختلف ہوتی ہے اسلئے ہر ایک مبیع کی صورت تسلیم علیحدہ ہے -

(مادہ ۲۶۶) میدان اور قطعہ زمین پر جب بایع نے مشتری کو اذن دیا کہ قبضہ کر لے تو یہہ ہی تسلیم ہے -

(مادہ ۲۶۷) جب زمین مین کہیتی کہڑی ہے بایع سے زمین چہڑا خالی کرائینگے کہ کہیتی یا کاٹ کر یا چرا کر اوٹھا لے اور مشتری کو خالی کر کے تسلیم کر دے -

(مادہ ۲۶۸) جب پہل دار درخت بیچے جاوین تو بایع کو کہینگے کہ پہل اوتار لو اور درخت خالی کر کے مشتری کو دیدو -

(مادہ ۲۶۹) اور اگر پہل ہی بیچے جاوین تو بایع کا مشتریکو یہہ کہنا کہ پہل اوتار لو تسلیم ہے -

(مادہ ۲۷۰) ایسی زمین کہ جسکے دروازہ و قفل ہو مثلاً حویلی اگر مشتری اوسکے اندر موجود ہے تو بایع کا یہہ کہدینا کہ مین نے تجہکو تسلیم کر دیا کافی ہے اور اگر مشتری اوسکے اندر نہین ہے مگر اوسکے پاس ہے کہ فوراً دروازہ بند کر سکتا ہے اور قفل لگا سکتا ہے تو بایع کا اتنا کہدینا کہ گہر مین نے تجہکو دیدیا کافی ہے اور اگر اوسکے پاس نہین ہے تو اتنا زمانہ اگر گذر جاوے کہ مشتری وہانتک جا کر دخل کر سکتا تہا کافی ہے

(مادہ ۲۷۱) بایع نے اگر مشتریکو کنجی گہر کی دیدی تو مشتریکا قبضہ ہو گیا -

(مادہ ۲۷۲) حیوان کا سر یا کان یا رسی جو اوسکے گلے مین ہے پکڑ لینا کافی ہے اور اگر حیوان ایسی جگہہ ہے کہ مشتری بے وقت اوسپر قابض ہو سکتا ہے اور بایع نے

اوسکو دکھلا دیا اور قبضہ کا اذن دیدیا تو یہہ ہی قبضہ ہوگا۔

(مادہ ۲۷۳) مکیلات کو ماپکر اور موزونات کو تول کر مشتری کا اوس ظرف مین بھر دینا کہ اوسکے لئے مشتری نے تیار رکہا ہے قبضہ ہے۔

(مادہ ۲۷۴) سامان مشتری کے ہاتہہ مین دیدینا یا اوسکے پاس رکہدینا یا اوسکو دکھلا کر قبضہ کی اجازت دیدینا قبضہ کے لئے کافی ہے۔

(مادہ ۲۷۵) اگر بہت چیزین صندوق مین ہین یا ایسی جائے مین ہین کہ اوسپر قفل لگ سکتا ہے تو کنجی دیکر اجازت قبضہ کی دینا کافی ہے مثلاً گیہون کا انبار اور کتابون صندوق جو جملہ بیچے گئے ہین کنجی دینا اور اوجازت دینا قبضہ ہے

(مادہ ۲۷۶) بایع مشتری کا قبضہ دیکہکر منع نکرے تو یہہ ہے قبضہ کی اجازت ہے۔

(مادہ ۲۷۷) بے اجازت بایع کے مشتری قبضہ نہین کر سکتا ہے جبتک کہ قیمت ادا نکرے۔ اور اگر بے اجازت قبضہ کر بہی لیا اور اوسکے قبضہ مین مبیع تلف ہوگئی یا اوس مین کچہہ عیب پیدا ہو گیا تو یہہ ہی قبضہ متصور ہوگا۔

فصل ثانی اس مین وہ مادہ ہین کہ جن مین مبیع کے روکنے کا بیان ہے۔

(مادہ ۲۷۸) جس بیع مین قیمت کے لئے کوئی مدت نٹھہری ہو اور فی الحال دینا ہو تو بایع جب تک کہ کل قیمت نہ لیوے مبیع روک سکتا ہے۔

(مادہ ۲۷۹) اگر سب اشیاء بیچے ہین اور ہر ایک کی قیمت بیان ہوئے یا نہوئے جبتک کل قیمت نہ لیوے تب تک کل مبیع بایع روک سکتا ہے۔

(مادہ ۲۸۰) اگرچہ مشتری قیمت کے عوض کوئی چیز بایع کے پاس گرو کردے یا کسیکو ضامن دلوے تب بہی بایع مبیع کو روک سکتا ہے۔

(مادہ ۲۸۱) اگر بایع نے قیمت لینے سے پہلے مبیع مشتری کو دیدی تو اپنا حق ساقط کر دیا اب بایع اوسکو اختیار نہین ہے کہ مبیع مشتری سے واپس کر لیوے اور قیمت لینے تک اوسکو روکے

(مادہ ۲۸۲) اگر بایع نے مشتری کو یہہ کہدیا کہ زر قیمت دوسرے کو دیدے اور مشتری نے قبول کر لیا تو اب بایع کا حق زائل ہوگیا اور مبیع مشتری کو فوراً دیدیوےگا۔

(مادہ ۲۸۳) اگر کوئی شئے بایع نے قرض پر بیچی تو بایع کو یہہ حق نہین ہے کہ مبیع کو روک سکے بلکہ مدت قرض پر جو کہ ٹھہری ہے قیمت لے سکے گا۔

(مادہ ۲۸۴) اور ایسی ہی اولا بیع بے مدت ہوی تھی اور پھر مدت ٹھرائی گئی تب بھی مدت پر قیمت لیگا نہ یہہ کہ بیع روک سکے۔

فصل سوم۔ تسلیم کی جاے سکے بیان مین (کہ بایع مشتریکو مبیع کہان دیوے)

(مادہ۔ ۲۸۵) عقد مطلق اس باتکی مقتضی ہے کہ وقت عقد کے جس جگہہ مبیع موجود ہے وہان دیوے مثلاً بلدہ اسلام بول مین تکفور طاغی کے گیہون خریدے جو وہان ہی موجود ہین پس مشتری تکفور طاغی مین جاکر گیہون لیگا نہ یہہ کہ بایع اسلام بول مین پہنچا دیوے۔

(مادہ۔ ۲۸۶) اگر مشتریکو وقت بیع کے معلوم نہین کہ مبیع کہان ہے مگر بعد بیع کے معلوم ہوا کہ فلان جاے ہے پس مشتریکو اختیار ہے یا بیع فسخ کرے یا قبول کرے اور جس جاے کہ مبیع اب موجود ہے وہان جاکر لیلیوے۔

(مادہ ۲۸۷) جب بیع اس شرط پر ہووے کہ بایع مبیع فلان جاے پہنچا دے تو بایع پر لازم ہوگا کہ وہین پہنچا دیوے۔

فصل چہارم مبیع کے پونہچانیکی مشقت اور اوسکے لوازم کے بیان مین

(مادہ ۲۸۸) زر ثمن کا تولنا اور گنتا اور پرکھنا مشتریکے ذمہ پر ہے اوسکی اجرت مشتری دیگا نہ بایع۔

(مادہ۔ ۲۸۹) مبیع مکیلات کا کیل کرنا اور موزونات کا تولنا بایع پر ہے اوسکی اجرت بایع دیگا نہ مشتری۔

(مادہ۔ ۲۹۰) جو چیز کہ مجازفہ بیع ہوی اوسکے اوپر جو خرچ ہوگا وہ مشتری پر ہے مثلاً انگور کا درخت سے اوتارنا۔

اور ایسی ہی گیہون جو مجازفہ ہو کھلیان مین نکالنا اور لا کر لیجانا مشتری پر ہے

(مادہ ۲۹۱) اور لکڑی وغیرہ جانورون پر لاد کر لاتے ہین اوسکا مشتری کے گھر تک پہنچانا موافق عادت اور عرف ہر بلدہ کی ہے۔

(مادہ۔ ۲۹۲) اسناد اور وثیقہ اور قبالون کا لکھنا مشتریکے ذمہ ہے مگر بیع پر ثبوت اور گواہی محکمہ مین بایع لائیگا۔

فصل پنجم اوسمین جو مادہ ہین اون مین مبیع کے ہلاک اور تلف ہونیکا ذکر ہے

(مادہ ۲۹۳) ابھی مشتری کا قبضہ نہوا تہا کہ بایع کے ہاتہہ مین مبیع تلف ہوگئی تو بایع

کا مال تلف ہوگا نہ مشتری کا۔

(مادہ ۲۹۴) مشتری کے قبضہ کے بعد اگر تلف ہوئی تو مشتری کا مال تلف ہوا نہ بایع کا

(مادہ ۲۹۵) مشتری نے مبیع پر قبضہ تو کر لیا مگر قیمت ادا نکی تھی کہ مر گیا بایع کو یہہ حق نہیں ہے کہ اپنے مبیع واپس لیلے بلکہ مثل جملہ قرض خواہون کے دام مساوی (رسدی) کا حق دار رہے گا۔

(مادہ ۲۹۶) مشتری پہلے اوس سے کہ قبضہ کرے اور قیمت دیوے مفلس ہو کر مر گیا تو بایع مبیع اپنے قبضہ مین رکھکر اوسکے ترکہ مین سے تمام قیمت لیگا اور حاکم مبیع بیچکر تمام قیمت بایع کی ادا کروا دیگا۔ اور اگر مبیع اوتنے کو نہ بکے کہ مشتری نے خریدی تھی بلکہ کم کو بکے تو یہہ قیمت بایع لیکر باقیکا دعوے اوسکے ترکہ مین مثل اور قرض خواہونکے بدام مساوی (رسدی) کریگا۔ اور اگر زیادہ کو بکے تو اپنی قیمت بایع لیگا اور باقی اوسکے اور قرض خواہون کا حق ہے۔

(مادہ ۲۹۷) بایع نے قیمت لے لی اور مبیع نہ دے اور مر گیا مشتری اپنے مبیع لے لیگا کہ مبیع بایع کے ہاتھہ مین امانت تھی اور قرض خواہونکا اسمین کچھہ حق نہوگا۔

فصل ہشتم خریدنے کے لئے یا دیکھنے کے لئے جو مال لیا جاوے۔

(مادہ ۲۹۸) مشتری نے خریدنیکے ارادہ سے ایک چیز پر قبضہ کر لیا اور قیمت کا بھی ذکر آ گیا اور مشتری کے قبضہ مین جا کر تلف ہو گئی اگر قیمتی شے ہے تو اوسکی قیمت اور مثلی ہے تو اوسکی مثل مشتری پر لازم ہو گی اور اگر بے ذکر قیمت مشتری کچھہ مال لے ایا تو وہ مال مشتری کے ہاتھہ مین امانت ہے اگر تلف ہوا تو مشتری کچھہ نہ دیگا مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ گھوڑا ہزار قرش کو ہے تم لیجاؤ اگر پسند آئے تو لینا وہ لے آیا اور مر گیا تو گھوڑیکی قیمت مشتری دیگا۔ اور اگر بایع نے کہا کہ یہہ گھوڑا لیجاؤ تمکو پسند ہو گا تو لے لینا اور وہ لے آیا اور مر گیا اب مشتری کچھہ نہ دیگا کیونکہ گھوڑا اوسکے ہاتھہ مین امانتاً آیا تہا۔

(مادہ ۲۹۹) اگر کوئی چیز صرف دیکھنے کے لئے لاے کہ آپ اوسکو دیکھینگے یا دوسرے کو دکھلائینگے تو بغیر تعدی اگر وہ چیز تلف ہو گئی تو کچھہ دینا نہ پڑیگا کیونکہ وہ چیز اوسکے پاس امانت تھی۔

باب ششم خیارات کے بیان مین - اوسمین سات فصل ہین

فصل اول خیار شرط کے بیان مین -

(مادہ ۳۰۰) ہر شخص کو بایع ہو یا مشتری یہہ جایز ہے کہ اپنے لیے اپنے یہہ شرط کر لین کہ ہمکو اتنی مدت کا اختیار ہے - کہ ہم بیع قایم رکہین یا فسخ کر دین اوسکو خیار شرط کہتے ہین - (لیکن مذہب حنفی مفتی بہ یہہ ہیکہ تین دن سے زیادہ کا اختیار نہین ہے)

(مادہ ۳۰۱) جتنی مدت کا خیار مقرر کیا جاوے اوسی مدت مین اختیار ہے کہ بیع فسخ کر دین -

(مادہ ۳۰۲) جیسا بیع کا فسخ کرنا یا اوسکا قایم رکہنا قول سے ہوتا ہے ویسا ہی فعل سے بہی ہو سکتا ہے -

(مادہ ۳۰۳) اجازت قولی یہہ ہے کہ ایسے لفظ بولین جو رضامندی اور بیع کے لازم ہونے پر دلالت کرین مثلاً کہے کہ مین راضی ہوا اور مین نے بیع جایز کی - اور فسخ قولی یہہ ہے کہ وہ لفظ کہی جو نارضامندی پر دلالت کرین مثلاً مین نے بیع فسخ کی یا بیع ترک کی -

(مادہ ۳۰۴) اجازت فعلیہ وہ ہے کہ ایسا کام کرے جو اجازت اور رضامندی پر دلالت کرے اور فسخ فعلی وہ ہے کہ ایسا کام کرے جو فسخ و عدم رضا پر دلالت کرے مثلاً مشتری جو صاحب خیار ہے وہ ایسا تصرف کرے جیسا اپنی ملک مین کرتے ہین کہ بیع کے لیے پیش کرے یا گرو کرے یا کرایہ دیوے تو اِس سے بیع جایز اور لازم ہو گی اور اگر بایع صاحب خیار مبیع مین مالکانہ تصرف کرے تو بیع فسخ ہو گی (یا مشتری صاحب خیار مبیع واپس دیکر اپنا زر قیمت واپس مانگ لے تو یہہ فسخ پر دلالت کرتا ہے اور یا بایع صاحب خیار زر ثمن کا اپنے قرض خواہ کو مشتری پر حوالہ کر دے تو یہہ فعل جواز بیع ہے -)

(مادہ ۳۰۵) باوجود گزر جانے مدت کے نہ فسخ ہوا اور نہ جواز بیع تو بیع جایز اور لازم ہو گی -

(مادہ ۳۰۶) یہہ خیار شرط میراث نہین ہو سکتا ہے - اگر بایع صاحب خیار

مدت خیار مین مرگیا تو مشتری مالک ہوجاوے گا بایع کے وارثون کو کچھ
حق نہوگا اور اگر مشتری مرگیا تو مبیع اوسکی ملک ہوئی اور اوسکے وارثونکو حق
فسخ واسترداد نہوگا

(مادہ - ۳۰۷) اگر دونو کو اختیار ہے اور کسی ایک نے فسخ کردیا تو بیع فسخ
ہوگی اور اگر ایک نے بیع جایز کرلی تو اسی کا اختیار جاتا رہا اور دوسرے کا
اختیار مدت خیار تک باقی رہیگا -

(مادہ - ۳۰۸) اگر بایع نے اپنے لیئے خیار کیا ہے تو مبیع بایع کی ملک مین سے
خارج نہوگی اوسی کی ملک ہے - اب اگر مشتری نے قبضہ کرلیا اور اوسکے
پاس تلف ہوگئی تو جو ثمن کہ اسمین ٹھہرا تھا دینا نہوگا بلکہ وہ قیمت دیگا جو اوسکی
قیمت اوسدن بازار مین اوٹھی کہ جسدن مشتری نے اوسپر قبضہ کیا تھا -

(مادہ - ۳۰۹) مشتری نے اگر اپنے لیئے خیار کیا ہے تو مبیع بایع کی ملک سے
نکل اب اگر مشتری قابض ہوگیا اور تلف ہوگئی تو مشتری ثمن دیگا جو اسمین
ٹھہر گیا تھا -

فصل دوم خیار وصف کے بیان مین -

(مادہ - ۳۱۰) اگر ایک مال مین ایسا وصف مرغوب بیان کیا گیا کہ
باعث رغبت اور خریداری کا ہوا - اب اگر مبیع مین وہ وصف نہ پایا گیا تو
مشتری کو اختیار ہے کہ بیع فسخ کرے یا کل ثمن پر جو ٹھہرا ہے لیلیوے اور اوسکو خیار
وصف کہتے ہین - مثلاً گائی اس شرط پر لی کہ وہ دودہ دیتی ہے اور یہہ پھر
معلوم ہوا کہ وہ دودہ والی نہین ہے یا رات کے وقت نگینہ بیچا کہ یہہ سرخ
رنگ کا ہے اور وہ زرد نکلا تو ان دونو صورت مین مشتریکو اختیار ہے -

(مادہ - ۳۱۱) خیار وصف میراث ہوتا ہے اگر مشتری صاحب خیار وصف
مرگیا تو اوسکے وارث کو بھی خیار رہے -

(مادہ - ۳۱۲) مشتری صاحب خیار وصف اگر مبیع مین مالکانہ تصرف کرے
تو اوسکا خیار باطل ہوگیا -

فصل سوم خیار نقد کے بیان مین

(مادہ - ۳۱۳) اگر یہہ شرط ٹھہری کہ فلان وقت پر زر ثمن دینگے تو صحیح ہے اور اسکو خیار نقد کہتے ہین -

(مادہ - ۳۱۴) اگر وقت معین تک زر ثمن ادا نہوگا تو بیع فاسد ہوگی -

(مادہ - ۳۱۵) اگر مشتری اس صورت مین مدت کے اندر مرگیا - تو بیع باطل ہوگی -

فصل چہارم خیار تعیین کے بیان مین -

(مادہ - ۳۱۶) جب بہت چیزونکی قیمت جدا بیان ہوی اور یہہ شرط ہوی کہ مشتری انمین سے جو چیز چاہے لیوے یا بایع جو چیز چاہے دیوے تو صحیح ہے اوسکو خیار تعیین کہتے ہین

(مادہ - ۳۱۷) خیار تعیین مین تعیین لازم ہے -

(مادہ - ۳۱۸) خیار تعیین والے کو لازم ہے کہ جو چیز مدت متعینہ کے انقضا پر لینا ہے متعین کرلے -

(مادہ ۳۱۹) خیار تعیین بھی میراث ہوتا ہے یعنے جیسے مشتری تعیین والے پر انقضاء مدت کے بعد جبر کیا جاتا ہے کہ ان اشیاء مین سے ایک شے متعین کرکے اوسکی قیمت ادا کرے جو اوسکے لئے بیان کی گئی ایسا ہی اگر اوس مدت مین مشتری مرگیا تو اوسکی وارث پر جبر ہوگا کہ اسی مدت مین ایک چیز متعین کرکے اوسکی قیمت ادا کردے -

فصل پنجم خیار الرویۃ کے بیان مین -

(مادہ - ۳۲۰) اگر کوئی چیز بے دیکھی خریدے تو اوسکو اختیار ہے کہ جب دیکھے چاہے بیع فسخ کرے یا قبول کرے اوسکو خیار رویۃ کہتے ہین

(مادہ - ۳۲۱) خیار رویۃ میراث نہین ہے اگر مشتری دیکھنے سے پہلے مرگیا تو بیع تمام ہوگئی اور وارث کو اب خیار نہین رہا -

(مادہ - ۳۲۲) بایع کو خیار رویت نہین ہے اگر اپنا مال موروثی بے دیکھے بیچا تو اوسکو اختیار نہین ہے کہ دیکھنے کے بعد بیع فسخ کرسکے -

(مادہ ۳۲۳) اس بحث مین اشیا ہی دیکھہ لینا اور واقف ہونا کافی ہے

کہ مقصود اصلی معلوم ہو جاوے مثل صرف نقش اور رنگ کا جو کسی کپڑہ وغیرہ پر نکالے ہوئے ہین دیکھ لینا کافی ہوتا ہے اور کسی جگہ صرف دل ہی کا دیکھنا کافی ہوتا ہے مثلاً جازم وغیرہ پر نقش اور اوسکا دلدار ہونا دیکھا جاتا ہے اور جو بکری بچہ جننے کے لئے لیجاتی ہے اوسکی تہین دیکھی جاتی ہین اور جو بکری کہ گوشت کہانے کے لئے لیجاتی ہے اوسکی کمر اور جو ٹٹول لیتے ہین اور کہانے اور پینے کے چیزین چکھ لیتے ہین یہہ باتین اگر مشتری نے کرلین تو رویت تمام ہوگئی اور بیع منعقد کامل ہوگئی اب مشتریکو کچھہ اختیار نہین رہا۔

(مادہ ۳۲۴) جن چیزون مین نمونہ کے دیکھنے کا دستور ہے اونمین نمونہ دیکھنا کافی ہے۔

(مادہ ۳۲۵) اگر نمونہ کے خلاف نکلے تو مشتریکو اختیار ہے کہ چاہی لیوے چاہے پھیر دیوے جیسے گیہون اور گہی اور تیل اور وہ چیزین کہ ایک ہی وضع پر بنائے جاتے ہین مثلاً شطرنجی اور بانات وغیرہ اگر نمونہ سے کم نکلے تو مشتریکو اختیار ہے کہ چاہے لیوے یا نہ لیوے۔

(مادہ ۳۲۶) حویلی اور گہر وغیرہ زمین کے لینے مین ہر ہر کوٹھریکا دیکھنا ضرور ہے پر جہان ایک ہی طور پر گہر بنائے جاتے ہون تو فقط ایک ہی کوٹھری کا دیکھنا کافی ہوگا۔

(مادہ ۳۲۷) بہت مختلف چیزین جو ایک ہی صفقہ مین بیچنے کی ہین ہر ایک کا دیکھنا ضرور ہے

(مادہ ۳۲۸) مختلف اور متفاوت اشیا جو متمول لین اور کچھ دیکھے اور کچھ نہ دیکھین پہر انکو بہی دیکھا تو اب مشتریکو اختیار ہے کہ سب لیوے یا سب واپس کردے یہہ نہین ہوسکتا ہے کہ جنکو دیکھا تہا وہ تو لیوے اور جنکو پہلے نہ دیکھا اب پھیر دے۔

(مادہ ۳۲۹) اندہے کی بہی خرید و فروخت صحیح ہے مگر جب کوئی چیز اسطرح خریدے کہ اوسکا وصف معلوم ہو کہ مثلاً ایک حویلی

خریدے اور اسکا حال اوسکے روبروے بیان نہوا پہر جب بیان ہوا تو اوسکو اختیار ہے کہ لیوے یا نہ لیوے۔

(مادہ ۳۳۰) اندہے کے روبروے کسی چیز کا سب حال بیان کیا ہو اور اسنے خرید لی اب اوسکو اختیار نہین رہا۔

(مادہ ۳۳۱) اندہے نے ٹٹولنے کی چیز ٹٹول لی اور سونگہنے کی چیز سونگہلی اور چکہنے کی چیز چکہہ لے اور خرید لیا تو صحیح اور لازم ہے۔

(مادہ ۳۳۲) اگر بارادہ خریداری ایک چیز دیکہی اور نہ خریدی پہر بعد مدت کے خریدی تو بیع صحیح ہے پر دیکہا کہ پہلے سے کچہہ متغیر ہوگئی ہے تو اوسکو اختیار ہے

(مادہ ۳۳۳) وکیل بالشرا اور وکیل بالقبض کا دیکہہ لینا موکل کا دیکہہ لینا ہے

(مادہ ۳۳۴) جس شخص کو مشتری نے بہیجا کہ بایع سے مبیع مانگ لاوے اوسکو رسول کہتے ہین اوسکا دیکہہ لینا کافی نہوگا۔

(مادہ ۳۳۵) مشتری نے جو شے دیکہے خریدے اور اوسمین مالکانہ تصرف کر دیا تو اب مشتری کو اختیار نہین رہا۔

فصل ششم خیار العیب کے بیان مین۔

(مادہ ۳۳۶) بیع مطلق کا کہ اوسمین یہہ ذکر نہوا ہو کہ مبیع عیب سے پاک ہے یا عیب دار ہے اور ما صحیح وسالم ہے یہہ حکم ہے کہ مبیع سالم اور بے عیب ہو۔

(مادہ ۳۳۷) ایک شے خریدی اور اوسمین ایک عیب قدیم نکلا تو مشتری کو اختیار ہے کہ پہیر دے یا اوسی قیمت پر لیوے اور یہہ نہوگا کہ اس عیب کے عوض کچہہ قیمت کم کر دے اوسکو خیار عیب کہتے ہین۔

(مادہ ۳۳۸) جس چیز سے تاجرون اور پرکہنے اور جانچنے والون کے نزدیک قیمت گہٹ جاتی ہے اوسکو عیب کہتے ہین۔

(مادہ ۳۳۹) جو عیب مبیع مین کہ بایع کے پاس ہو وہ عیب قدیم ہے۔

(مادہ ۳۴۰) جو عیب کہ مبیع مین قبل قبضہ مشتری اور بعد عقد کے پیدا ہوا وہ بہی باعث فسخ اور واپسی کا ہوتا ہے۔

(مادہ ۳۴۱) بایع نے ذکر کر دیا کہ مبیع مین اتنے عیب ہین اور مشتری نے

باوجود اسکی خرید لیا تو مشتریکو اب اختیار نہین رہا۔

(مادہ - ۲ ہم ۳) اگر بایع نے یہہ کہکر بیچا کہ جتنے عیب مبیع مین ظاہر ہون مین اوس سے بری ہون تو اب مشتریکو اختیار نہین رہا۔

(مادہ - ۳ ہم ۳) اگر مشتری نے بجمیع عیوب قبول کر لیا تو پہر اوسکا دعوی خیار عیب کا باقی نرہیگا مثلاً اوسنے گہوڑا لیا کہ اوسکی ہڈی پسلی ٹوٹی ہوی ہے اور لنگڑا بہی ہے اور اور بہی عیب ہین تو اب اوسکو صلاحیت نالش کی نہین رہی۔

(مادہ ۴ ہم ۳) مشتریکو بعد عقد کے عیب قدیم پر اطلاع ہوی اور اوسنے مبیع مین تصرف مالکانہ کیا مثلاً بیع کے واسطے پیش کیا تو یہہ رضا بالعیب ہے اب اوسکو اختیار عیب نرہا۔

(مادہ - ۵ ہم ۳) اگر مشتری کے پاس مبیع مین عیب پیدا ہوا اور اب مبیع مین عیب قدیم بہی نکلا تو مشتری رد نکر سکیگا بلکہ عیب قدیم کے سبب سے جو نقصان قیمت مین ایا ہے اوتنا بایع سے پہیر لیگا۔ مثلاً مشتری نے تہان لیکر چادر وغیرہ بنائی اب جو عیب قدیم معلوم ہوا تو بایع سے نقصان قیمت لے لیگا۔

(مادہ - ۶ ہم ۳) نقصان قیمت جانچنے اور انکے والون کے کہنے سے معلوم ہوتا ہی جو بے طمع اور بے غرض ہون پہلے ادن سے انکوایا جاوے کہ یہہ تہان اگر سالم اور پورا ہوتا تو کیا قیمت کا تہا اور اب جو یہہ عیب قدیم سے تو کیا قیمت کا ہی ان دونون کے تفاوت مین جو نسبت ہو اوس حساب سے اصل ثمن مین سے مشتریکو بایع سے واپس دلوائینگے مثلاً ایک تہان مشتری نے ساٹہہ قرش کو لیا اور کتروایا اور پہر معلوم ہوا کہ اوسمین عیب قدیم بہی تہا اب آنکنے والون نے کہا کہ اصل تہان ساٹہہ قرش کا تہا اور اس عیب قدیم کے سبب سے پینتالیس قرش کا ہی تو مشتری پندرہ قرش بایع سے لے لیگا اور اگر ادنہون نے اصل تہان اسی قرش کا اور عیب قدیم سے ساٹہہ کا بتلایا ان دونون مین بیس قرش کا فرق ہے جو اسی قرش کا ربع ہی پس ساٹہہ قرش زر ثمن مین سے ایک ربع یعنی پندرہ قرش مشتری بایع سے واپس لیگا۔ اور اگر اصل تہان کی قیمت پچاس قرش اور عیب دار کی قیمت چالیس قرش بتلاے او رفرق دونون مین دس قرش ہی جو پچاس قرش کا پانچوان حصہ ہے پس مشتری پانچوان حصہ بارہ قرش بایع سے لیگا۔

(مادہ - ٣٤٧) بیع مین ایک عیب مشتری کے یہان پیدا ہوا تو بایع سے عیب قدیم کے بابت نقصان لیگا مگر جو عیب کہ مشتری کے یہان ہوا تہا وہ جاتا رہا تو اب مشتری کو اختیار ہے کہ بایع کو بعیب قدیم واپس دیوے مثلاً گہوڑہ جو بیمار ہوا تہا اچہا ہو گیا۔

(مادہ - ٣٤٨) باوجودیکہ مشتری کے یہان عیب پیدا ہوا بایع راضی ہو گیا کہ مجہکو بعیب قدیم اور بعیب حادث واپس دیدے تو مشتری لاچار دیدیگا اور نقصان قیمت مشتری سے نہ لے سکیگا۔ جیسا مشتری نے باوجودیکہ عیب قدیم تہا اور اسکے یہان بہی عیب پیدا ہوا تصرف مالکانہ کیا مثلاً بچہڑا الٹ واب نقصان نہ لے سکیگا کیونکہ اپنے اِس تصرف سے بایع کو واپس لینے سے رو کدیا کہ بایع یہہ کہہ سکتا ہے کہ مین اپنا کپڑا اکڑا ہوا لے سکتا تہا تمنے کیون بچہڑا اب نقصان مین کیون دون۔ مگر اسمین شرط یہہ ہے کہ کوئی اور امر مانع نہو کہ بایع نہ لے سکے۔

(مادہ - ٣٤٩) اگر مشتری نے کوئی چیز زیادہ کر دی مثلاً کپڑہ سلوا لیا یا رنگوا لیا یا زمین مین درخت لگوائے تو بعیب قدیم واپس نہ کر سکیگا۔

(مادہ - ٣٥٠) پس اس بنا پر اگر بایع عیب قدیم اور عیب حادث پر راضی ہو گیا اور چاہا کہ قمیص جو مشتری نے سلوایا ہے یا رنگوالیا ہے مشتری سے لیلیوے تو حسب مادہ ٣٤٩ نہ لے سکیگا۔ پس اگر مشتری نے بچہڑا لا تو بلحاظ مادہ ٣٤٩ بایع واپس تو نہ لے سکیگا پر لاچار نقصان قیمت مشتری کو دیگا۔

(مادہ - ٣٥١) ایک چیز ایک ہی صفقہ مین خریدے اور ابہی قبضہ نہوا کہ بعض مین عیب ظاہر ہوا تو مشتری کو اختیار ہے کہ کل بعوض کل ثمن لیوے یا کل واپس کرے یہہ نہو گا کہ عیب دار واپس کرے اور بے عیب بعوض اوسکی قیمت کے لیوے اور اگر قبضہ کر چکا تہا کہ بعض مین عیب ہوا تو مشتری عیب دار واپس دیکر بے عیب بمقدار اوسکی قیمت کے لے سکیگا پر یہہ جب جایز ہے کہ عیب دار کو جدا کرنے مین ضرر نہو۔ اور بے رضامندی بایع کے سب مبیع واپس نکر سکیگا۔ مثلاً دو ٹوپیان چالیس قرش کو لین قبضہ سے پہلے ایک مین عیب نکلا تو دونو واپس دیگا۔ اور قبضہ کے بعد عیب نکلا تو عیب دار واپس دیکر بے عیب کو اوسکی قیمت پر لیگا اور دونو بے مرضی بایع کے واپس نہ دیگا اور اگر جدا جدا

کرنے مین ضرر ہوتا ہے مثلاً جوڑا ہونے کا تو اب جوڑا واپس کرکے اپنی قیمت واپس لیگا۔

(مادہ ۳۵۲) ایک جنس مین سے کچھہ خریدا اور قبضہ نکیا مثلاً مکیلات مین سے یا موزونات مین سے اور اوسمین سے بھی کچھہ عیب وار نکلا اور کچھہ بے عیب تو اختیار ہے کہ سب لیوے یا سب واپس کرے

(مادہ ۳۵۳) اگر گیہون اور جو وغیرہ غلہ مین مٹی ملی ہوئی پائے اگر تہوڑی عادت کے موافق ہے تو بیع صحیح ہے اور اتنی بہت ہے کہ لوگون کے نزدیک عیب گنا جاتا ہے تو مشتریکو اختیار ہے لیوے یا واپس کرے۔

(مادہ ۳۵۴) انڈے اور اخروٹ اور جو انکے مانند مین اگر اونمین کچھہ خراب نکلے مگر اتنی عادت مین بہت نہ گنے جائین مثلاً ایکسو مین دو تین انڈے خراب ہین تو معاف ہونگے۔ اور اگر بہت ہون مثلاً ایکسو مین دس تو مشتری سب واپس دیکر اپنی پوری قیمت لیگا۔

(مادہ ۳۵۵) اگر مبیع سب ایسی نکلی کہ اوس سے کچھہ انتفاع نہین ہوسکتا ہے تو بیع باطل ہوگی اور مشتری وہ واپس دیکر اپنی قیمت پوری لے لیگا۔ مثلاً اخروٹ اور انڈے سب خراب نکلے کہ اون سے نفع کچھہ نہین ہوسکتا ہے۔

فصل ہفتم غبن اور دہوکا دینے کا بیان۔

(مادہ ۳۵۶) بیع مین اگر غبن فاحش ہو پر دہوکا نہووے تو مشتری جسکو غبن ہوا ہے بیع فسخ نکرسکیگا مگر جب کہ مال یتیم ہووے تو بیع فسخ ہوگی اور یہہ ہی حکم مال وقف اور مال بیت المال کا ہے۔

(مادہ ۳۵۷) اگر ثابت ہو کہ غبن کیا اور دہوکا دیا تو جس پر کہ غبن پڑا بیع فسخ کرسکتا ہے۔

(مادہ ۳۵۸) اگر مشتری غبن اور دہوکے مین آیا اور مرگیا تو اوسکا وارث دعوے غبن نکریگا کیہہ دعوے دہوکا دہی میراث نہین ہوتا ہے۔

(مادہ ۳۵۹) مشتریکو علم ہوا کہ غبن فاحش اور دہوکا ہوا پر اوسنے [illegible] تصرف المبیع کیا تو اوسکا اختیار اور حق دعوی ساقط ہوگیا۔

(مادہ - ۳۵۹) مشتری کو علم ہوا کہ غبن فاحش اور دہوکا ہوا پر اوسنے تصرف مالکانہ کیا تو اوسکا اختیار اور حق دعوی ساقط ہوگیا۔

(مادہ - ۳۶۰) اگر بیع جسمین غبن اور دہوکا ہوا ہلاک ہوگئی یا زمین پر مشتری نے گہر بنا لیا تو اب بیع فسخ نہین کر سکتا ہے۔

باب ساتوان بیع کے اقسام اور اوسکے احکام کا بیان - اوسمین چہہ فصلین ہین

فصل اول بیع کے اقسام کا بیان۔

(مادہ ۳۶۱) بیع کے منعقد ہونیکے لئے یہہ شرط ہے کہ رکن بیع اوس سے صادر ہو جو اہل ہو یعنی عقلمند اور تمیزدار ہو یا اوسکے طرف نسبت کرین جو قابل اوسکے حکم کے ہو۔

(مادہ - ۳۶۲) جس بیع کے رکن مین خلل ہو باطل ہے جیسا بیع مجنون کی۔

(مادہ - ۳۶۳) جو شئے کہ حکم بیع اوسپر واقع ہو وہ موجود ہو اور ایسی ہو کہ بایع مشتری کو دے سکے اور مال قیمتی بہی ہو - پس جو شئے کہ معدوم ہو یا اوسکے دینے پر قدرت نہو - یا وہ مال قیمتی نہو تو - بیع باطل ہوگی۔

(مادہ - ۳۶۴) باعتبار انعقاد و صدور بیع کی تو بیع صحیح ہو مگر بعض وصف ایسے ہین کہ بیع مشروع نہین ہو سکتی ہے مثلاً بیع معلوم نہین کہ مجہول ہے (بایع نے کہا کہ مین نے ایک گہوڑا بے تعین بیچا -) یا قیمت مین خلل ہوا مثلاً یہہ بیان نہو کہ روپیہ حالی ہے یا چلنی مطلق روپئے کا نام لیا) اسصورت مین بیع فاسد ہوگی۔

(مادہ - ۳۶۵) بیع کے جاری ہونیکی یہہ شرط ہے کہ بایع مبیع کا مالک ہو یا مالک کا وکیل ہو - یا اوسکا ولی ہو یا وصی ہو - اور مبیع مین حق غیر بہی نہو۔

(مادہ ۳۶۶) اگر مشتری کا بیع فاسد مین قبضہ ہو جائے تو بیع جایز ہوگی اور مشتری مبیع مین اوسوقت تصرف کر سکتا ہے۔

(مادہ - ۳۶۷) جب بیع مین کوئی خیار رہا جاوے تو بیع لازم نہوگی۔

(مادہ ۳۶۸) جس بیع مین کہ حق غیر متعلق ہو مثلاً بیع فضولی اور بیع مرہون وہ بیع غیر کی اجازت پر موقوف رہتی ہے۔

فصل دوم بیع کے قسمون کے احکام کے بیان مین

(مادہ ۳۶۹) بیع منعقد کا یہہ حکم ہے کہ مشتری مبیع کا مالک و بایع ثمن کا مالک ہوجاتا ہے۔

(مادہ ۳۷۰) بیع باطل سے کسی حکم کا فایدہ نہین ہوتا ہے اگر مشتری نے بایع کی اجازت سے قبضہ کیا مبیع مشتری کے قبضہ مین امانت رہیگی اگر بے تعدی ہلاک ہوگئی تو مشتری ضمان نہ دیگا۔

(مادہ ۳۷۱) بیع فاسد مین بعد قبضہ کے اگر بایع نے اجازت دی مشتری مالک ہوجائیگا۔ اگر مبیع مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی تو اوسپر ضمان آئیگا۔ یعنے اگر مبیع مثلی ہے تو اوس پر مثل کا دینا لازم ہوگا۔ اگر قیمتی ہے تو اوس دنکی قیمت دیگا کہ جسدن قبضہ کیا تہا۔

(مادہ ۳۷۲) بیع فاسد کا فسخ کرنا دونو کو جایز ہے۔ مگر جب مشتری کے قبضہ مین ہلاک ہوگئی یا مشتری نے دوسرے کے ہاتہہ بیچدی یا کسی کو ہبہ مشتری نے اپنا کچہہ مال بڑہا دیا۔ مثلاً حویلی کی تعمیر کی یا زمین مین درخت لگای یا ایسا تصرف کیا کہ مبیع کا نام بدل گیا۔ مثلاً گیہون کو پیسکر آٹا کر دیا تو اب حق فسخ باطل ہوگیا۔

(مادہ ۳۷۳) یہہ بیع فاسد جب فسخ ہوجاے۔ اور بایع ثمن لیچکا تہا تو مشتری جبتک کہ اپنا ثمن واپس لیوے مبیع روک رکہیگا۔

(مادہ ۳۷۴) بیع نافذ فوراً حکم کی مفید ہے۔

(مادہ ۳۷۵) جب بیع لازم نافذ منعقد ہووے تو کسیکو یہہ اختیار نہیں ہے کہ اس سے پہر جاے۔

(مادہ ۳۷۶) جب بیع غیر لازم واقع ہوئی تو جسکو خیار رہا اوسکو حق فسخ ہے

(مادہ ۳۷۷) بیع موقوف مین جب اجازت ہوجاے تو حکم بیع کا منعقد ہوگی

(مادہ ۳۷۸) بیع فضولی مین جب مالک نے یا اوسکے وکیل یا اوسکے وصی نے یا ولی نے اجازت دی تو بیع منعقد ورنہ بیع فسخ ہوگی۔ اور اجازت کے صحیح ہونے کی شرط یہہ ہے کہ بایع اور مشتری اور اجازت دینے والا اور مبیع سب موجود و قایم ہون۔ اگر ایک بہی انمین سے ہلاک ہوگیا تو اجازت

صحیح نہوگی۔

(مادہ ۳۷۶) بیع متقایضہ مین دونو چیزین مبیع تصور کی جاتی ہین لہٰذا دونون مین
مبیع کی شرایط کا اعتبار ہوگا۔ اگر تسلیم مین نزاع واقع ہو تو بایع مشتری کو دونون
بایع کو معاً مال ادا کرین۔

فصل سوم بیع سلم کا بیان۔

(مادہ ۳۸۰) مثل بیع کے بیع سلم بھی ایجاب و قبول سے منعقد ہوتی ہے یعنے
مشتری بایع کو کہے کہ مین نے ایکہزار قرش تجکو سلم (پیشگی) دئے کہ ایکسو کیل
گیہون دیگا۔ اور اوسنے قبول کر لیا بیع سلم منعقد ہوگی۔

(مادہ ۳۸۱) بیع سلم ان اشیا مین منعقد ہوتی ہی جو مقدار اور وصف سے متعین
ہوسکین مثلاً جید (کہرا) ہونا اور خسیس یعنے (کہوٹا) ہونا۔

(مادہ ۳۸۲) کیلات اور موزونات اور گز سے ماپنی کی چیزون کے کیل اور
وزن اور گز سے مقدار متعین ہوتی ہے۔

(مادہ ۳۸۳) عددیات متقاربہ کی مقدار جیسے گنتے سے متعین ہوتی ہے ایسی
ہی کیل اور وزن سے بھی۔

(مادہ ۳۸۴) اور عددیات مثل کچی اینٹ کے اور پکی اینٹ کے اوسکی
مقدار کے واسطے سانچہ معین ہونا چاہیئے۔

(مادہ ۳۸۵) شطرنجی اور حازم اور کپڑے یہہ سب گز سے ماپنے کی چیزین
ہین انکے واسطے طول اور عرض اور دل اور یہہ کہ کس چیز سے بنے جاوین اور
کہان یہہ سب بیان ہونا ضرور ہے۔

(مادہ ۳۸۶) بیع سلم کی صحت کے لیے جنس کا بیان ہونا شرط ہی مثلاً گیہون
یا چاول یا کھجور ہے اور اوسکی نوعیت بھی شرط ہی مثلاً بارش کا پانی دیا گیا ہو کہ
جسکو ہمارے عرف مین بعل کہتے ہین۔ یا نہر اور چشمہ وغیرہ کا پانی دیا گیا ہو کہ جسکو
سقی کہتے ہین اور بیان وصف بھی شرط ہی مثلاً جید ہون یا خسیس اور مقدار
قیمت کی اور مبیع کی معلوم ہو۔ اور یہہ کہ کب اور کس جگہہ پہنچاوے بیان ہونا
ضرور ہے۔

(مادہ ۳۸۷) اور سلم کے باقی رہنے کی یہہ شرط ہے کہ مجلس عقد مین قیمت ادا کر دی جاوے - اگر بے ادائے قیمت دونون نے برخاست کی تو بیع سلم فسخ ہوگی

فصل چہارم استصناع کے بیان مین

(مادہ ۳۸۸) اگر ایک شخص نے کسی کاریگر حرفہ والے کو کہا کہ فلان چیز اتنے قرش کے عوض بنا دی اور اوسنے قبول کرلیا تو یہہ بیع استصناع منعقد ہوگی مثلاً مشتری نے اپنا پاؤن موچی کو دکہلایا اور کہا کہ جوڑا جوتیکا سختیانی اتنے قرش کو بنا دے - اور موچی نے قبول کرلیا یا بڑہی سے یہہ کہا کہ مجکو ایک ڈونگا یا کشتی بنا دے اور اوسکا طول اور عرض اور سب وصف بیان کردیا اور بڑہئی نے بہی اوس بات کو قبول کرلیا تو بیع استصناع منعقد ہوگی - یا کارخانہ والے سے کہا کہ اتنی بندوقین بنا دو کہ ہر ایک کی قیمت اتنی قرش ہوگی - اور طول اور دل اور سب اوصاف بیان کردے کارخانہ والے نے قبول کرلیا بیع استصناع ہوگئی -

(مادہ ۳۸۹) جن چیزون مین کہ استصناع جاری ہے اوسمین استصناع صحیح ہوگا جسمین کہ استصناع جاری نہین ہے اور مدت بہی بیان ہوئی تو یہہ بیع سلم ہوگی اوسکی سب شرطون کا لحاظ کیا جاویگا اور اگر مدت بہی بیان نہو تو بہی بیع استصناع تصور ہوگی -

(مادہ ۳۹۰) بیع استصناع مین اپنی خواہش کی موافق مصنوع کا وصف اور تعریف کردینا ضرور ہے

(مادہ ۳۹۱) استصناع مین وقت عقد کے فوراً قیمت دینا ضرور نہین ہے -

(مادہ ۳۹۲) جب بیع استصناع منعقد ہوچکی تو ہر کسی کو یہ اختیار نہین ہے کہ اوس سے پہر جاوے - پر مصنوع اگر موافق اون اوصاف کے نہو جو بیان ہوئے تہے مستصنع کو اختیار ہے کہ چاہے لے یا نہ لے -

فصل پنجم بیع مریض کے احکام

(مادہ ۳۹۳) ایک شخص نے اپنے مرض موت مین کچہہ مال ایک وارث کے ہاتہہ بیچا تو یہ بیع سب وارثون کی اجازت پر موقوف رہیگی - اوس کے مرنے کے بعد سب نے اگر اجازت دی تو بیع جائز ہے ورنہ نہین -

(مادہ ۳۹۴) مریض نے اپنے مرض موت مین کسی اجنبی کے ہاتہہ کوئی چیز ثمن مثل سے عوض بیچے تو یہ بیع صحیح ہے۔ (ثمن مثل یعنے اس جیسی چیز کے قیمت اسیقدر ہو سکتی ہے) اور اگر ثمن مثل سے کم بیچے اور بیع مشتری کو دیدی تو یہ محابات ہے اسمین ثلث مال کا اعتبار ہوگا اگر ثلث مال سے اوسکی قیمت پوری ہوجاے تو بیع صحیح ہے ورنہ مشتری کو لازم ہوگا کہ جتنا ناقص ہے پورا کردے اور وارثون کو دیدے اگر اوس نے پورا کردیا تو بیع لازم ہوگی ورنہ وارثین فسخ کردینگے۔ مثلاً ایک شخص صرف ایک حویلی کا مالک ہے جو ڈیڑہ ہزار قرش کی ہے اوس نے اپنے مرض موت مین ایک اجنبی کے ہاتہہ جو وارث نہین ہے ایک ہزار کو بیچدی اور اوسکو قبضہ بھی دیدیا اور مرگیا۔ اور اوس حویلی کی اصل مالیت کا ثلث یعنے پانسو قرش باقی ہے تو یہ بیع صحیح ہے وارث فسخ نہین کرسکتے۔ اور اگر مریض نے پانسو قرش کو بیچے کہ یہہ محابات کا نصف ہے تو وارثون کو یہہ اختیار رہے کہ مشتری سے پانسو قرش جو انکے مورث نے محابات دئے طلب کرین اگر اوس نے دیدے تو میت کا ترکہ ہے وارثونکو اوسکا فسخ نہین ہوسکتا اور اگر اوس نے نہ دئی تو وارث بیع فسخ کرینگے اور حویلی واپس لینگے (محابات قیمت سے کم کو بیچنا ہے)

(مادہ ۳۹۵) ایک شخص نے اپنے مرض موت مین اپنا مال ثمن مثل سے کم کو بیچا۔ اور قرضدار ہوکر مرگیا کہ اوسکا سب ترکہ قرض مین گھرا ہوا ہے تو سب قرض خواہ مشتری سے ثمن مثل پورا کرائینگے اور ترکہ داخل کرینگے اگر مشتری نے ثمن مثل پورا نہ کیا تو بیع فسخ کرینگے۔

فصل ششم بیع بالوفا کے بیانمین

(مادہ ۳۹۶) جیسا کہ بایع کو جائز ہے کہ قیمت واپس دیکر اپنی مبیع واپس لیلیے ایسے ہی مشتری بھی مبیع واپس دیکر اپنی قیمت واپس لے سکتا ہے۔

(مادہ ۳۹۷) بیع بالوفا کے بایع و مشتری کو جائز نہین ہے کہ مبیع دوسرے کے ہاتہہ بیچے۔

(مادہ ۳۹۸) بیع بالوفا کے بایع و مشتری اگر یہ شرط کرین کہ مبیع کے نفع مین سے کسی قدر بایع بھی لیگا تو بیع صحیح ہے۔ مثلاً دونون اسپر راضی ہوگئے کہ انگور کا نفع دونون کو نصفا نصف ملے صحیح ہے اور اس شرط کا پورا کرنا لازم ہوگا۔

(مادہ ۳۹۹) بیع بالوفا مین قیمت مال کی اوتنی ہی ہے کہ جتنا مشتری کا قرض بایع پر ہے

اور مشتری کے پاس مبیع ہلاک ہوگئی تو مشتری کا قرض بھی ساقط ہوگیا۔

(مادہ ۴۰۰) اگر قیمت مال کی کم ہے اور مقدار قرض مشتری کا زیادہ اور مبیع مشتری کے پاس تلف ہوگئی تو بمقدار قیمت کے قرض بایع کے ذمہ سے ساقط ہوگیا مشتری اپنا باقی قرض بایع سے لیگا

(مادہ ۴۰۱) قیمت مال کی زائد ہے اور مشتری کا قرض کم اور مشتری کے پاس مبیع تلف ہوگئی تو جتنا قرض ہے قیمت مین سے ساقط ہوگیا باقی قیمت مشتری بایع کو دیگا اگر مشتری کے تعدی سے تلف ہوئی تھی ورنہ کچھہ نہ دیگا۔

(مادہ ۴۰۲) اگر بایع یا مشتری مرجاوین تو اونکے وارث فسخ کرسکتے مین۔

(مادہ ۴۰۳) جبتلک بیع بالوفا مین مشتری اپنا قرض پورا نہ لے لیوے اور قرض خواہ مبیع اپنی قرض مین نہین روک سکتے ہین۔

کتاب دوم اجارہ کے بیانمین اور اوسمین ایک مقدمہ اور اٹھہ باب ہین

مقدمہ مین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین جو اجارہ سے متعلق ہین۔

(مادہ ۴۰۴) اجارہ اور کرایہ کے ایک معنی ہین منفعت کے بدلے جو حاصل ہو مثلاً کسی کے گہر مین جو رہنے کا فائدہ حاصل کیا اوس کے بدلے جو دینا ہوگا ایجار کوئی چیز کرایہ دینے کو کہتے ہین اور استیجار کوئی چیز کرایہ لینے کو کہتے ہین۔

(مادہ ۴۰۵) اجارہ کی معنی لغت مین اجرت کے ہین اور کبھی ایجار کے معنی مین استعمال کیا جاتا ہے اور فقہہ کی اصطلاح مین یہ معنی ہین کہ کسی چیز کی منفعت کو بعوض بیچین۔

(مادہ ۴۰۶) اجارہ صحیح کہ خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت سے خالی ہو لازم ہوجاتا ہے اوسکے فسخ کرنے کا بے عذر کسیکو اختیار نہین ہے۔

(مادہ ۴۰۷) اجارہ منجزہ کا (جو فوراً جاری ہو) وقت عقد سے اعتبار ہوتا ہے۔

(مادہ ۴۰۸) اجارہ مضافہ مین وقت عقد سے اعتبار نہین ہوتا ہے بلکہ اوس وقت آیندہ سے کہ اوسمین مقرر کیا گیا مثلاً یہ حویلی اتنے روپیہ کو اتنی مدت کے واسطے کرایہ لی تو شروع ماہ آیندہ سے اوس کا اعتبار ہوگا۔

(مادہ ۴۰۹) آجر وہ شخص ہے کہ کرایہ پر کوئی چیز دیوے اوس کو موجر بھی کہتے

ہین (جیم پر کسرہ زیر)

مادہ ۱۰ ہ) مستاجر وہ شخص ہے جو کوئی چیز کرایہ پر لیوے جیم پر کسرہ ہے -

(مادہ ۱۱ ہ) جو چیز کرایہ سے دیجاوے اوس کو ماجور کہتے ہین - اور موجر اور مستاجر بفتح جیم بھی کہتے ہین -

(مادہ ۱۲ ہ) مستاجر فیہ جو شی کہ کسی کو اسلئے دین کہ اوسمین اپنا کام کوے مثلاً کپڑا درزی کو سینے کے لئے دیا اور اسباب پلے والیکو کہین لیجانے کے لئے دیا -

(مادہ ۱۳ ہ) اجیر وہ شخص ہے جو بذات خود اجرت پر کام کرے -

(مادہ ۱۴ ہ) اجرت یا اجر مسمیٰ وہ کہ مانگنے والے اور جانچنے والے بے طمع اور بے غرض کسی چیز اور کسی کام کی اجرت مقرر کر دین -

(مادہ ۱۵ ہ) اجرت یا اجر مسمی جو وقت عقد آپس مین مقرر کر لیا ہو -

(مادہ ۱۶ ہ) جو کسی چیز کا مثل دیا جاوے اگر وہ مثلی ہے یا اوسکی قیمت دیجاوے اگر وہ قیمتی ہے اوسکو ضمان کہتے ہین -

(مادہ ۱۷ ہ) معد للاستغلال فائدہ لینے کے لئے جو چیز بنائی گئی ہو (جو چیز کرایہ دینے کے لئے مقرر کیگئی ہے مثلاً سرا اور حویلی اور حمام اور دوکان کرایہ کے لئے خریدی گئے ہون یا بنائے گئے ہون اور چیزین مثلاً کرسیان اور گھوڑے کرایہ کے اور تین برس تک کرایہ پر چلانا اسبات کی دلیل ہے کہ یہ چیزین کرایہ کی ہین اور اپنے واسطے کوئی شی بنائی اور پھر لوگون کو اطلاع دی کہ یہ چیز کرایہ کے واسطے بنائی گئی ہے تو وہ معد للاستغلال ہوگی -

(مادہ ۱۸ ہ) جو شخص انا کو نوکر رکھے اوسکو مسترضع کہتے ہین -

(مادہ ۱۹ ہ) آپسمین منفعت تقسیم کر لینے کو مہایات کہتے ہین مثلاً ایک حویلی مین ہر شریک ایک سال رہا کریے

پہلا باب ضوابط عامہ کے بیان مین

(مادہ ۴۲۰ ہ) اجارہ مین معقود علیہ منفعت ہے (معقود علیہ جسپر عقد ہو)

(مادہ ۴۲۱) باعتبار معقود علیہ کے اجارہ دو قسم ہے قسم اول کہ جس مین فقط چیزون سے منفعت لینا مقصود ہوتا ہے اور یہ تین قسم ہے ایک زمین اور حویلیون کا کرایہ دینا۔ دوسرا اسباب مثلاً لباس اور برتن کا کرایہ دینا۔ تیسرا گہوڑا کرایہ سے دینا۔
قسم دوم وہ اجارہ کہ جسمین کام لینا مقصود ہوتا ہے اور جس سے کام لیتے ہین وہ اجور اور اجیر کہلاتا ہے مثلاً خدمتگارون کا اور کام کرنے والونکا اور حرفہ اور پیشہ والون کا نوکر رکہنا جیسا درزی سے کپڑا سلوانا استصناع ہے ایسی ہی اسکو سینے کے واسطے کپڑا دینا اجارہ علی العمل ہے۔

(مادہ ۴۲۲) اجیر دو قسم ہے ایک خاص کہ مستاجر کے پاس کام کرے مثلاً خادم یا مزدور دوسرا اجیر مشترک کہ جو غیر مستاجر کا بھی کام کرسکتا ہے۔ مثلاً پلا اوٹہانے والے یا درزی یا دلال اور زرگر اور کرایہ کی کرسی والے اور گہاٹ کی کشتی والے یہ سب اجیر مشترک ہین کہ ایک شخص کے ساتھہ مخصوص نہین۔ بلکہ ہر شخص کا کام کرسکتے ہین اگر یہ اجیر مشترک عقد کرلے کہ ایک مدت تک خاص مستاجر کا کام کریگا تو اس مدت کے لئے وہ اجیر خاص متصور ہوگا اور ایسا ہی حمال اور کرسی والا اور کشتی والا بھی اجیر خاص ہو جاتے ہین جب یہ شرط ہو کہ کسی اور کا اسباب وقت معین تک نہ اوٹہائینگے اور کسی کو کرسیان نہ دینگے اور کسی اور کو مکان معین تک کشتی مین نہ بٹہائینگے

(مادہ ۴۲۳) جیسا ایک شخص اجیر خاص کو نوکر رکھہ سکتا ہے بہت آدمی بھی اوسکو نوکر رکھہ سکتے ہین۔ مثلاً ایک گانوکے سب لوگون نے ایک شخص کو نوکر رکہا کہ ہمارے جانور چرایا کرے تو وہ اون سب کا اجیر خاص ہے اور اگر اونہون نے یہ اجازت دی کہ اور لوگون کے بھی جانور چرایا کرے تو اوس صورت مین اجیر مشترک ہوجائیگا

(مادہ ۴۲۴) اجیر مشترک جبتک کہ کام پورا نکردے مستحق اجرت نہوگا۔

(مادہ ۴۲۵) اجیر خاص اپنی اجرت کا اوسوقت مستحق ہوتا ہے کہ اوس زمانہ تک کہ مقرر ہوا ہے حاضر رہا کیونکہ اجیر خاص کے لئے کام مقرر نہین ہے مگر اوسکو واجب ہے کہ اس مدت مین جو کام کہ پیش آوے بجالاوے اگر اوس مدت مین کام نہ کریگا تو مستحق اجرت کا نہوگا۔

(مادہ ۴۲۶) جو شخص کہ بعقد اجارہ ایک کام کے واسطے کوئی اجیر لے تو وہ وہی

کام کریگا یا وہ کام کریگا جو مضرت اور تکلیف مین اوسکے برابر یا اوس سے کم ہو نہ یہہ کہ
اوس سے مشقت مین زاید ہو مثلاً لوہار نے ایک دوکان لی تو وہی کام کریگا
جو اوسکے پیشہ سے متعلق ہو اور اگر ایک عطار نے دوکان لی تو وہ لوہار کا کام اوس
مین نہ کر سکیگا کہ اوس سے زیادہ مضرت ہوگی۔
(مادہ۔ ۴۲۷) چونکہ ہر شخص کا کام مختلف ہے اسلئے ٹھہرا لینا اور مقرر کر
لینا ضرور ہے۔ مثلاً جس نے اپنی سواری کے لئے گھوڑا لیا وہ دوسرے کو سوار نہیں کر سکیگا
(مادہ۔ ۴۲۸) اگر استعمال سے ہر شخص کے کوئی چیز خراب نہووے تو اوس مین مقرر
کرنا لغو ہے مثلاً گھر مین رہنا برابر ہے خواہ مستاجر خود رہے یا غیر کو رکھے۔
(مادہ۔ ۴۲۹) حصہ مشترک ایک شریک دوسرے شریک کو کرایہ دیسکتا ہے
خواہ وہ حصہ قابل قیمت ہو یا نہو مگر اجنبی کو نہین دے سکتا ہے اور مہایات کی صورت
مین اجنبی کو بھی دے سکتا ہے۔
(مادہ۔ ۴۳۰) اگر بعد عقد اجارہ کے شرکت پیدا ہووے تو اجارہ مین خلل نہ آویگا
مثلاً ایک شخص نے اپنی حویلی کرایہ سے دی اور نصف کا مستحق کوئی اور پیدا ہوا تو
نصف ثانی مین اجارہ باقی رہیگا۔
(مادہ۔ ۴۳۱) دو شخص جو ایک چیز مین شریک ہون کسی اور کو وہ چیز کرایہ دے سکتے ہین
(مادہ۔ ۴۳۲) ایک شخص اپنا مال دو شخص کو کرایہ دیسکتا ہے ان مین سے اگر ایک
شخص اپنا زر کرایہ ادا کر دے تو اوس سے دوسرے کا کرایہ نہ لیا جائیگا جب تک
کہ وہ ضامن دوسرے کا نہ ہو۔

باب دوم

جو مسایل کہ اجرت سے تعلق ہین۔ اس مین چار فصل ہین اول رکن اجارہ کے مسایل
(مادہ۔ ۴۳۳) اجارہ ایجاب اور قبول سے مثل بیع کے منعقد ہوتا ہے
(مادہ۔ ۴۳۴) جو الفاظ کہ اجارہ مین استعمال کئے جاتے ہین وہ ایجاب
و قبول ہین مثلاً مین نے اجارہ و کرایہ کو دیا۔ اور مین نے اجارہ لیا۔ اور مین نے
قبول کیا۔
(مادہ۔ ۴۳۵) جیسی بیع صیغہ ماضی سے منعقد ہوتی ہے ویسا ہی اجارہ بھی اور

صیغہ مستقبل سے اجارہ منعقد نہوگا مثلاً مالک نے کہا کہ مین اجارہ دونگا اور دوسرے نے کہا کہ مین نے اجارہ لیا یا مالک کو کہا کہ تو مجھے اجارہ دے اوس نے کہا کہ مین نے دیا ان صورتون مین منعقد نہوگا-

(مادہ - ۴۳۶) جیسا روبرو گفتگو سے اجارہ منعقد ہوتا ہے ویسا ہی خط وکتابت سے بھی ہوتا ہے اور ایسے ہی گونگے کے اوس اشارہ سے ہوتا ہے جو معروف ہے-

(مادہ ۴۳۷) اجارہ تعاطی سے بھی منعقد ہوتا ہے مثلاً مسافرون کے فرودگاہ مین گھوڑون پر سوار ہونا اور لنگرگاہ مین کشتی پر جا بیٹھنا اور کرایہ کے گھوڑون پر سوار ہونا بے گفتگو بھی جایز ہے اگر اجرت معلوم اور متعین ہے فبہا ورنہ اجرت مثل لازم ہوگی-

(مادہ ۴۳۸) اجارہ مین خاموش رہنا قبول اور رضامندی متصور ہے مثلاً ایک دوکان ایک مہینے کے لئے پچاس قرش پر کرایہ لے اور مہینا جب گزر گیا تو مالک نے کہا کہ اگر ساٹھہ قرش پر راضی ہو تو رہو نہین تو نکل جاؤ اور مستاجر نے جواب دیا کہ مین راضی نہین ہون پر مالک چپ ہو کر چلا گیا تو اوس مہینے کے بھی پچاس قرش دیگا اور اگر مستاجر چپ رہا اور دوکان سے بھی نہ نکلا تو اسکو ساٹھہ قرش دینا لازم ہوگا اور ایسا ہی مالک نے کہا کہ سو قرش کرایہ ہے اور مستاجر نے کہا اسی اور مالک نے اوس کو نہ نکالا اور چپ رہا تو اسی قرش واجب الادا ہونگے اور اگر دونون اپنے اپنے کلام کرتے رہے اور مستاجر اوس مین رہتا رہا اجرت مثل لازم ہوگی-

(مادہ - ۴۳۹) اگر عقد کے بعد آپس مین گفتگو کرتے رہے ایک نے کہا زیادہ کرو ایک نے کہا کچھہ کم کرو تو کلام اخیر پر اعتبار ہوگا-

(مادہ - ۴۴۰) اجارہ مضافہ صحیح ہے اور وقت آنے سے پہلے لازم ہوگا اور صرف ایک شخص کے اس کہنے سے کہ ابھی وقت نہین آیا ہے وہ صیغہ فسخ کا اختیار نہین پاتا ہے-

(مادہ - ۴۴۱) جب اجارہ صحیح منعقد ہو چکا تو مالک کو یہہ اختیار نہین ہے کہ کرایہ پر کچھہ اور بڑہا کر فسخ کرے اگرچہ وصی یا متولی نے یتیم اور وقف کی زمین اجرت مثل

سے کم کرایہ کو دے اجارہ فاسد ہوگا اور آجر مثل لازم آتا ہے۔
(مادہ ۴۲۴) مستاجر بوراثت یا بہبہ ماجور کا مالک ہوگیا تو اجارہ زایل ہوگیا۔
(مادہ ۴۳۴) اگر کوئی ایسا عذر پیدا ہوا کہ عقد اجارہ جایز نہین ہوسکتا ہے تو اجارہ فسخ ہوگا مثلاً شادی کے بخت کیواسطے باورچی ٹہرایا گیا اور دولہ مرگیا یا دولہن اور شادی موقوف رہی تو باورچی کا اجارہ فسخ ہوا اور ایسا ہی اگر ایک شخص کے دانت مین درد تہا طبیب سے کہا کہ اس قدر پر میرا دانت نکالدے علاج سے پہلے درد جاتا رہا تو اجارہ فسخ ہوگیا۔ اور ایسا ہی بچہ مرگیا یا دایا مرگئی تو اجارہ زایل ہوا اور اگر مستر ضع مرگیا تو اجارہ فسخ نہوگا۔

فصل دوم اجارہ کے منعقد اور جایز ہونیکی شرطونمین

(مادہ ۴۴۴) اجارہ منعقد ہونے کی یہہ شرط ہے کہ دونو صاحب عقل وتمیز ہونا
(مادہ ۴۵۴) ایجاب وقبول کا موافق ہونا اور مجلس عقد کا متحد ہونا مثل بیع کے شرط ہے۔
(مادہ ۴۶۴) لازم ہے کہ کرایہ دینے والا ایسا ہو کہ خود بہی اس چیز مین تصرف کرسکے یا اوس کا وکیل ہو یا ولی ہو یا وصی ہو۔
(مادہ ۴۷۴) اصل مالک کی اجازت پر فضولی کا اجارہ دینا موقوف ہے پہلے اگر اصل مالک بچہ ہے یا دیوانہ تو ولی اور وصی باجر مثل اجارہ دے سکتی ہین اور اجارہ کی صحت اور قیام کے لئے چار شرط اور بہی ہین کہ عاقدین کا زندہ رہنا اور مال معقود علیہ کا موجود رہنا اور عوض اجارہ (یعنی کرایہ) کا موجود رہنا اگر اسباب پر کرایہ لیا گیا اور اگر انمین کوئی ہی باقی نرہا تو اجارہ قایم نرہیگا۔

فصل سوم اجارہ کی صحت کی شرطونکا بیان

(مادہ ۴۸۴) اجارہ کی صحت کے لئے رضامندی عاقدین کی شرط ہے۔

(مادہ - ۴۹ ۴) معقود علیہ کا متعین ہونا شرط ہے دو دوکانوں سے ایک دوکان بے تعین کرایہ دینا صحیح نہوگا -
(مادہ - ۵۰ ۴) زر اجرت کا معلوم ہونا شرط ہے -
(مادہ ۵۱ ۴) منفعت یعنی معقود علیہ معلوم ہوکہ نزاع قائم نہو -
(مادہ - ۵۲ ۴) مدت کے مقرر کرنے سے منفعت معلوم ہوجاتی ہے کہ حویلی اور دوکان اور دانا کے لیے مدت مقرر کرلینے سے منفعت معلوم ہوتی ہے -
(مادہ - ۵۳ ۴) اور گہوڑے کے کرایہ لینے مین اتنی باتین لازم مین کہ آپ سوار ہونگے یا جس کو چاہین سوار کرینگے یا اسباب لاد کرلیجاینگے اور مسافت کی مدت کا ذکر کرنا بہی ضرور ہے -
(مادہ - ۵۴ ۴) زمین کے کرایہ دینے مین یہہ بیان ضرور ہے کہ کس کام کے لیے اور کتنی مدت کے لیے لیتے ہین اگر زراعت کے لئے لیتے ہین تو یہہ بیان ضرور ہے کہ کیا بوئینگے یا اختیار ہے کہ جو چاہین بوئین -
(مادہ - ۵۵ ۴) اور اہل حرفہ کی مزدوری کے لئے اصل کام اور اسکی مقدار اور اسکی کیفیت کا ذکر ضرور ہے مثلاً رنگ ریز کو کپڑا دکہانا اور رنگ بتلانا اور گہرا ہو یا ہلکا ہو یہہ بہی کہنا -
(مادہ - ۵۶ ۴) اور بوجہہ اوٹہانے کے لئے بوجہہ دکہلا دینا اور مسافت کا بیان ضرور ہے کہ یہہ بوجہہ اتنی دور لیجانا ہے -
(مادہ ۵۷ ۴) جو چیز کرایہ دی گئی وہ اپنی قدرت اور قبضہ مین بہی ہو ورنہ جو گہوڑا کہ بہاگ گیا وہ کرایہ نہین دیا جاسکتا ہے -

فصل چہارم اجارہ کے فاسد اور باطل ہونیکا بیان

(مادہ ۵۸ ۴) جب کوئی شرط موجود نہو تو اجارہ باطل ہے مثلاً مجنون یا لڑکے کا اجارہ کرنا جو تمیزدار نہو اور اگر عقد کے بعد اجارہ دینے والا مجنون ہوگیا تو اجارہ فسخ نہوگا -
(مادہ ۵۹ ۴) اجارہ باطل مین زر اجرت لازم نہین ہوتا ہے مگر یتیم اور وقف کے

مال پر اجر مثل لازم ہوگا اور مجنون کے مال کا بھی یہی حکم ہے

(مادہ ۴۶۰) انعقاد اجارہ کی شرطیں تو موجود ہوں مگر صحت کی کوئی شرط نہ ہو تو اجارہ فاسد ہوگا -

(مادہ ۴۶۱) اجارہ فاسدہ بھی جاری ہوتا ہے مگر اجرت مثل لازم ہوتی نہ وہ جو کہ مقرر کی گئی -

(مادہ ۴۶۲) کبھی اجارہ فاسد اس سے ہوتا ہے کہ اجرت مجہول ہو تو اس صورت میں اجرت مثل جسقدر ہو دلائی جاوے اور کبھی اس سے ہوتا ہے کہ شرائط صحت موجود نہیں اس صورت میں اجرت مثل اجرت مقررہ سے زیادہ نہ دلائی جائیں گے -

باب سوم اجرت کے بیان میں اس میں تین فصل ہیں فصل اول بدل اجارہ کے بیان میں

(مادہ ۴۶۳) جو چیزیں کہ بیع میں بدلہ ہوسکتی ہیں وہ اجارہ میں بھی ہوسکتی ہیں اور اجارہ میں وہ چیز بھی بدلہ ہوسکتی ہے جو ثمن نہ ہو مثلاً باغ جو کرایہ لیا اوسکے کرایہ میں گھر رہنے کو دیا یا گھوڑا سواری کے لئے دیا

(مادہ ۴۶۴) اگر کرایہ نقد ہے تو معلوم اور متعین ہونا مثل بیع کے ضرور ہے -

(مادہ ۴۶۵) اور اگر کرایہ اسباب ہے تو اوسکا وصف اور اوسکی مقدار بیان ہونا ضرور ہے اور یہہ حکم ہے مکیلات اور موزونات اور عددیات متقاربہ کا اور ایسی چیزوں کے اوٹھا لیجانے سے محنت ہوتی ہے اور خرچ بھی لگتا ہے تو اونکو وہیں پہنچا دینا لازم ہے کہ جس جگہہ شرط کی گئی ہو اور اگر کوئی جگہہ بیان نہیں ہوئی اور باجرہ زمین ہے تو جہاں زمین ہے وہیں حاضر کردے اور اگر کوئی کام باجرت ہے تو کام کی جگہ پر پہنچا دے اور اگر باجرہ کوئی اوٹھانے لیجانے کی چیز ہے تو جہاں عقد ہوا حاضر کردے اور اگر ایسی چیزیں ہیں کہ انکے اوٹھانے لیجانے میں محنت ہے اور نہ خرچ ہے تو وہاں پہنچایا جاوے کہ جہاں موجر تسلیم کرے -

فصل دوم اجرت کس سبب سے لازم ہوتی ہے اور اجرت کا کیونکر مستحق ہوتا ہے

(مادہ ۴۶۶) اجارہ مطلق کے انعقاد پر فوراً اجرت دینا لازم نہیں ہے -

(مادہ ۴۶۷) اگر مستاجر اجرت جلد دیدے تو موجر اوسکا مالک ہوگیا اور مستاجر واپس نہیں لے سکتا -

(مادہ ۴۶۸) اگر شرط کی گئی تو اجرت جلد دینا ہوگا اب اجارہ دیکھنا چاہئے کہ کیا چیز ہے منفعت ہے یا کوئی کام ہے تو ان دونوں صورتوں میں مالک دیکہیگا جبتک کہ اجرت نہ لیلیوے شئے باجرہ نہ دیگا اور کاریگر کام نہ کریگا یعنی اون دونوں کو طلب اجرت پیشگی کا اختیار ہے اگر نہ دیوے تو عقد اجارہ فسخ کرسکتی ہے

(مادہ ۴۷۹) اگر دکان ہیر کرایہ لیکر قبضہ کیا اور چند دن تک کہ سامان وہان رہی تو اسی
دنون کا کرایہ دینا ہوگا کہ یہہ کہے کہ دوکان بند ہوگئی اور میرا کام نہ چلا۔
(مادہ ۴۸۰) جس نے کشتی کرایہ لے اور سوار ہوکر کسی گہاٹ تک گیا اور آگے تک مستاجر گیا
تو آنے تک جو مدت نہ رہی ہوگئی اوسکا اجر مثل دینا لازم ہوگا۔
(مادہ ۴۸۱) ایک شخص نے اپنا گہر کسی کو بے کرایہ دیا کہ اسکی مرمت کرتے رہو اور
اسمین رہا کرو تو یہہ عاریت ہے اور جو کچھ کہ اوسکا خرچ ہوگا وہ مرمت مین شمار
ہوگا اور جو لینے والا کرایہ اتنے مدت کا نہ لے سکیگا۔

فصل سوم

اجیر مستاجر فیہ کو اپنی اجرت لینی کے لئے اپنی پاس روک سکتا ہے یا نہین روک سکتا ہے
(مادہ ۴۸۲) وہ اجیر کہ اوسکے کام کا اثر مستاجر فیہ مین ہوتا ہے اگر اجرت قرض نہین
ٹھیرے ہی تو اپنی اجرت لینی کے لئے روک سکتا ہے مثلاً درزی جب تک اپنی
سلائی نہ لیگا کپڑا نہین دیسکتا ہے اگر وہ کپڑا درزی کے پاس تلف ہوجاوے تو مالک
اوس سے ضمان نہ لیگا۔
(مادہ ۴۸۳) وہ اجیر کہ اوس کے کام کا اثر نہین ہوتا ہے مثلاً حمال یا ملاح انکو یہہ
اختیار نہین ہے کہ مستاجر فیہ اپنی اجرت کے لئے روک سکین اور اگر روک لیا اور تلف
ہوگئی تو صاحب مال کو اختیار ہے کہ ضمان لیوے یعنی یہہ دیکھیں کہ حمال جس وقت پلہ
اوٹہا کر لایا تو کیا قیمت ہے پس اپنی پاس سے اجرت حمال کی دیکر وہ قیمت لیلیوے
اور یا یہہ کہ حمال پلہ اوٹہا کر نہین لایا تو اوس وقت پلہ کی جو قیمت ہوگی وہ لیلیوے
اور اجرت نہ دیوے۔

باب چہارم جو مسایل کہ مدت اجارہ کی ساتہہ متعلق ہین

(مادہ ۴۸۴) مالک اپنا مال دوسرے کو ایک مدت کے لئے اجارہ دیسکتا ہے
خواہ بہت کم ہو مثلاً ایک دن یا بہت دراز ہو مثلاً ایک سال۔
(مادہ ۴۸۵) مدت اجارہ کا شروع اوس وقت سے ہوتا ہے کہ وقت عقد کے
[illegible] ٹھیر گیا۔

(مادہ-۴۸۶) اور اگر وقت عقد کچھ ذکر نہیں آیا تو وقت عقد سے اعتبار کیا جاویگا

مادہ-۴۸۷) جب یہہ جایز ہے کہ ایک سال کے لئے زمین کرایہ دیجاوے اور ہر مہینے کا کرایہ مقرر ہو ایسا ہی یہہ بھی جایز ہے کہ سال بہر کا کرایہ مقرر کیا جاوے اور ماہوار مقرر نہو۔

مادہ-۴۸۸) جب شروع ماہ پر ایک مہینے کے لئے کرایہ ٹہرایا یا زیادہ کے لئے تو یہہ اجارہ ماہیانہ ہے اور اگر کوئی مہینہ تیس دن کا نہو تو بہی کرایہ پورے مہینے کا دینا ہوگا۔

مادہ-۴۸۹) اگر ایک ہی مہینے کے لئے کرایہ لیا گیا اور کچہہ دن گزر گئے تو باقی دن جو رہے اوسکا حساب تیس دن کے اعتبار پر ہوگا۔

مادہ-۴۹۰) اگر چند مہینوں کے لئے کرایہ دیا گیا اور پہلے مہینے میں سے کچہہ دن گزر چکے تہے تو اس مہینے کے باقی دن ماہ آئندہ کے کچہہ دنوں کے ساتھ لگا کر ایک مہینا تیس دن کا گنا جائیگا اسی طرح پر آخر مہینے کے جو دن باقی ہونگے وہ تیس دن کے اعتبار سے حساب کئے جائینگے۔

مادہ-۴۹۱) جب بہت مہینوں کے لئے کرایہ لیا گیا اور پہلا مہینا جو کم تہا یعنی اوسکے کچہہ دن گذر چکے تہے تیس دن لگائے گئے اسی طرح ہر مہینا تیس دنکا حساب ہوتا رہیگا۔

مادہ-۴۹۲) جب کسی مہینے کے شروع پر ایک سال کے لئے کرایہ لیا گیا تو بارہ مہینے شمار ہونگے

مادہ-۴۹۳) جب ایک سال کے لئے کرایہ اوسوقت لیا گیا کہ اول مہینے کے کچہہ دن گزر چکے تہے تو اب یہہ باقی دن اور گیارہ مہینے شمار کئے جاوینگے۔

مادہ-۴۹۴) اگر ایک قطعہ زمین ماہیانہ کے حساب سے کرایہ لی گئی اور مہینوں کا شمار معلوم نہیں کہ کتنے مہینے کے لئے ہے تو یہہ عقد صحیح ہے مگر جب پہلا مہینا تمام ہو تو دونوں کو اختیار ہے کہ ماہ نو کے روز اول یا اوسکے شب میں اجارہ فسخ کریں پر جب یہہ روز اول اور اوسکی شب دونوں گزر گئے تو اجارہ فسخ نہیں ہو سکتا ہے اور اگر مہینے کے اندر ایک نے کہا کہ میں نے اجارہ فسخ کیا تو جب مہینا تمام ہوگا اجارہ بہی فسخ ہوگا اور اگر مہینے کے اندر کہا کہ ماہ آئندہ سے میں نے اجارہ فسخ کیا تو جب ماہ آئندہ شروع ہوگا اجارہ فسخ ہوگا اور اگر کرایہ دو مہینے یا زیادہ کا پیشگی لے لیا تو ان کا اجارہ فسخ نہیں ہو سکیگا

(مادہ ۴۹۵) اگر ایک شخص کو ایک دن کے کام کے واسطے مقرر کیا تو طلوع شمس سے عصر تک یا مغرب تک حسب عرف شہر کے کام کرتا رہیگا۔

(مادہ ۴۹۶) ایک شخص کو ٹھہرایا کہ دس دن تک کام کرتا رہے تو روز عقد سے دس دن مقرر ہونگے اور اگر موسم گرمی کا ہو تو ضرور ہے کہ یہہ متعین کیا جاوے کہ کونسے معین کونسے دن کام کریگا۔ (یہہ امر وہان کے رواج کے موافق ہوگا ورنہ یہہ تعیین کچھ ضرور نہین ہے)

باب پنجم خیار کی بیان مین اور اس مین تین فصل مین اول خیار شرط کے بیان مین

(مادہ ۴۹۷) خیار شرط جیسا بیع مین جایز ہوتا ہے ویسا ہی اجارہ مین جایز ہے اور اجارہ دینے اور لینے مین ہر ایک کو یا دونو کو اختیار ہے کہ اتنے دن کے بعد جایز کرینگے یا فسخ کرینگے۔

(مادہ ۴۹۸) اختیار کے مدت مین اختیار والا چاہے فسخ کرے یا جایز۔

(مادہ ۴۹۹) جیسا (۳۰۲) و ۳۰۳ و ۳۰۴ مین بیان ہوا ویسا ہی اجارہ کا فسخ اور جایز کرنا قولاً و فعلاً دونو ہوتا ہے مثلاً آجر جو صاحب خیار ہے ماجور مین مالکانہ تصرف کرے تو وہ فسخ فعلی ہے اور مستاجر نے ماجور مین مستاجرانہ تصرف کیا تو یہہ اجازت فعلی ہے۔

(مادہ ۵۰۰) صاحب اختیار کے فسخ اور اجازت سے پہلے مدت خیار گذر گئی تو اختیار ساقط ہو گیا اور اجارہ لازم ہو گیا۔

(مادہ ۵۰۱) مدت خیار کے وقت عقد سے معتبر ہوگی۔

(مادہ ۵۰۲) جس وقت سے کہ خیار ساقط ہوا جب ہی سے اجارت شروع ہو گئی۔

(مادہ ۵۰۳) اگر زمین اس شرط پر کرایہ لے گئی کہ اتنی گز ہے یا اتنی دو ثم ہے دو ثم مکسر ہوتی ہین اور اوسکی مقدار سے زاید نکلے یا کم تو اجارہ صحیح ہوگا اور کرایہ مقررہ دینا لازم ہوگا پر مستاجر کو کم ہونے پر اختیار ہے کہ چاہے اجارہ فسخ کر دیوے۔

(مادہ ۵۰۴) اگر زمین اس حساب پر دی گئی کہ فی دو ثم اتنی درم کو ہے تو کرایہ بحساب دو ثم دینا ہوگا

(مادہ ۵۰۵) جس کام پر کہ اجرت مقرر کیگئی ہے اور جس وقت پر اوس کام کا پورا کرنا شرط کیا گیا ہے جایز ہے اور شرط معتبر ہوگی مثلاً ایک شخص نے درزی کو کپڑا دیا کہ آج ہی کتر کے سی لیوے یا ایک شخص سے اونٹ کرایہ کیا کہ دس دن مین مکہ پہونچا دے جایز ہے اور اجیر نے اگر شرط پوری کر دی تو اجر مقرری لیگا ورنہ اجر مثل جو اجر مقررہ سے زاید نہو دیا جائیگا۔

(مادہ ۵۰۶) اجرت مین کم و بیشی ہونا جایز ہے کہ اسی صورت اتنی اجرت اور ایسی صورت مین اوتنی اجرت تو دو وجہہ بیان ہوا تین اور یہہ باعتبار کام کے اور مزدوری کے اور بوجہہ مسافت

کی اور زمانے اور مکان کی اختیار کیا جاتا ہے اور جیسا کام اوس سے لیگا ویسی اجرت دینی ہوگی
مثلاً درزی کو کہا کہ اگر باریک سیوے گا تو اتنی درم اور اگر موٹا سیویگا تو اتنی درم دونگا پس جیسا
کام کریگا ویسی اجرت پاویگا یا ایک دوکان کرایہ لی کہ اگر عطر فروشی کریگا تو یہہ کرایہ ہوگا اور اگر لوہار
کا کام کریگا تو یہہ کرایہ ہوگا جو کام کریگا اوسکا کرایہ لیگا یا ایک بیل کرایہ لیا کہ گیہون لادیگا تو
یہہ کرایہ ہے جو چیز لاد کر لیجاویگا اوسکا کرایہ پائیگا یا کرایہ والی سے گہوڑا کرایہ لیا کہ جورلتی تک
اتنا کرایہ اوس سے آگے تک اتنا اور فلانے تک اتنا اور ایسی ہی سرائی والی سے کہا کہ اس حجرے کا یہہ کرایہ دونگا
اور اوس حجرہ کا یہہ کرایہ پس جس حجرہ مین رہیگا اوسکا کرایہ دیگا اور ایسا ہی درزی سے کہا کہ آج
جبہ سیدے تو یہہ اجرت دونگا اور کل دیگا تو یہہ اجرت دونگا تو وہ جیسا کر دیگا ویسی اجرت پائیگا

فصل دوم خیار رویت کی بیان مین

(مادہ - ۵۰۷) مستاجر کو خیار رویت حاصل ہے

(مادہ - ۵۰۸) ماجور کا دیکھنا منافع کا دیکھنا ہے ۔

(مادہ - ۵۰۹) بے دیکھے اگر زمین کرایہ لے تو دیکھنے پر اوسکو اختیار حاصل ہے

(مادہ - ۵۱۰) کرایہ لینی سے پہلی اگر دیکھچکا تہا تو اختیار باقی نہین ہے مگر جاکر دیکھا کہ ایسا متغیر ہو گیا کہ رہنا نہین ہو سکتا ہے تو اختیار حاصل ہے ۔

(مادہ - ۵۱۱) جس کام مین چیز اور کاریگر کے بدلنی سے اختلاف واقع ہوتا ہے اوسمین خیار رویت مقرر ہے مثلاً ایک شخص نے درزی سے یہہ چوکا یا کہ میرا جبہ سیدے تو درزی کو کپڑا اور شال دیکھکر اختیار ہوگا کہ قبول کرے یا فسخ کرے

(مادہ - ۵۱۲) اور جس کام مین چیز کے بدلنی سے فرق نہین ہوتا ہی اوسمین خیار رویت نہین ہے مثلاً ایک شخص نے ایک مزدور سے کہا کہ پانچ من روئی کے بنولے نکالدے تو دس درم اجرت لیگا اوسنی روئی نہین دیکھی تو اوسکو خیار رویت نہین ہے ۔

فصل سوم خیار عیب کے بیان مین

(مادہ - ۵۱۳) جیسا بیع مین خیار عیب ہے ویسا ہی اجارہ مین بہی ہے ۔

(مادہ - ۵۱۴) جس عیب سے کہ منافع مقصود فوت ہو جائین یا خلل پذیر ہون اوس اجارہ مین اختیار فسخ آتا ہے مثلاً گہر کے گر جانے سے اور چکی کے پانی موقوف ہونے سے منفعت بالکل زایل ہوتی ہی یا حویلی مین سے ایسا مکان گر گیا کہ رہنا نہین ہو سکتا ہی یا گہوڑے کی پیٹ لگ گئی اور اگر ایسا نقصان ہوا کہ جس سے منافع مین خلل نہین پڑتا ہی مثلاً حویلی مین ایک کوٹہری گر گئی مگر برف یا بارش سی محفوظ ہی یا گہوڑے کی ایال یا دم

کٹ گئی تو اوس سے منافع مین کچھ خلل نہین ہو سکتا ہی تو اجارہ مین کچھ خلل نہوگا -

(مادہ - ۵۱۵) اگر استعمال سے پہلے کوئی عیب پیدا ہو گیا تو وہ ایسا ہی کہ گویا وقت عقد موجود تھا یعنی موجب خیار ہوگا

(مادہ - ۵۱۶) اگر متاجر فیہ مین عیب پیدا ہوا تو متاجر کو اختیار رہے کہ عیب دار سے کو استعمال مین لاوے اور کل اجرت دیوے یا اجارہ فسخ کرے -

(مادہ - ۵۱۷) اگر آجر نے عیب نو پیدا کو فسخ کرنے سے پہلے زایل کر دیا تو متاجر کو حق فسخ نہین رہا اور اگر باوجود عیب کے متاجر نے چاہا کہ باقی مدت تک اوسیکو استعمال مین لاوے تو آجر منع نہین کر سکتا ہے -

(مادہ - ۵۱۸) متاجر عیب نو حادث کے زایل کرنے سی پہلے آجر کے روبرو اجارہ فسخ کر سکتا ہی اور اوسکی غیبت مین حق فسخ نہین ہے اور اگر اوسکے غیبت مین بے اطلاع اوسکے فسخ کر دیا تو معتبر نہوگا اور کرایہ بدستور جاری رہیگا اور اگر منافع مقصود بالکل زایل ہو گئے تو غیبت مین بھی فسخ کر سکتا ہی اور کرایہ لازم نہوگا اگر فسخ کرے یا نکرے جیسا مادہ - (۴۷۸) مین ہوا مثلاً حویلی مین سے ایسی جاے گر گئی کہ رہنا نہین ہو سکتا ہی تو اوسکو اختیار فسخ حاصل ہے مگر بہتر یہ تھا کہ آجر کے روبرو فسخ کرتا اور اگر بلا جبر حویلی مین سے نکل گیا تو کرایہ دیگا گویا نکلا ہی نتھا اور اگر گھر بالکل گر گیا تو کچھ حاجت اطلاع کی نہین خود ہی فسخ کر سکتا ہے اور کرایہ بھی لازم نہوگا -

(مادہ - ۵۱۹) اگر حویلی کی ایک دیوار یا ایک کوٹھری گر گئی اور فسخ نکیا اور ویسا ہی رہتا رہا تو پورا کرایہ دیگا

(مادہ - ۵۲۰) ایک شخص نے دو حویلیان کرایہ لین اور ایک گر گئی تو دونو معاً چھوڑ دیگا -

(مادہ - ۵۲۱) ایک شخص نے ایک حویلی اس شرط سے لی کہ اوسمین اتنی حجرہ ہونگے اور اوس سے کم نکلے تو چاہے اجارہ فسخ کرے یا اوسیکو کرایہ مقررہ پر قایم رکھے پر یہہ اختیار نہین ہے کہ اجارہ تو قایم رکھے اور کرایہ کم دیوے -

باب ششم

ماجور کے اقسام اور اونکی احکام کا بیان اوسمین چار فصلین ہین

فصل اول اون مسایل کا بیان جو زمین کے اجارہ سی متعلق ہین

(مادہ - ۵۲۲) حویلی اور دوکان کا کرایہ لینا جایز ہے اور یہہ ذکر کہ کون بیٹھیگا کچھ ضرور نہین ہے

(مادہ - ۵۲۳) آجر نے اپنی حویلی یا دوکان کرایہ دے اور اوسمین اوسکا اسباب تھی اجارہ تو صحیح ہو گیا اور اوسپر واجب ہے کہ گھر یا دوکان خالی کرے اور متاجر کو سونپ دے -

(مادہ ۵۲۴) زمین کرایہ دیوے پر نہ یہہ بیان کیا کہ کیا بوئینگے اور نہ یہہ بیان ہوا کہ جو چاہین سو بوئین تو اجارہ فاسد ہے اب اگر اسکے فسخ کرنے سے پہلے جو چیز بوئینگے متعین ہوگی تو اجارہ فاسد صحیح ہوگیا
(مادہ ۵۲۵) اگر اس شرط پر زمین کرایہ لی کہ جو چاہے بوے تو اوسکو اختیار ہے کہ سال مین دو بار بوئے گرمی مین ایکبار اور سردی مین ایکبار (آبی) (تابی) خریف اور ربیع ۔
(مادہ ۵۲۶) ابہی کہیتی پکنے نہ پائی تہی کہ مدت اجارہ تمام ہوگئی تو کہیتی جب تک پکے چہوڑ دی جائے اور جتنے دن زیادہ ہوینگے اوسکا اجر مثل دیگا ۔
(مادہ ۵۲۷) گہر اور دوکان کرایہ لینا صحیح ہے گو یہہ بیان نہو کہ کس کام کے لئے کرایہ لیتے ہین پر استعمال اسکا صرف عرف اور عادت پر ہے ۔
(مادہ ۵۲۸) جیسی یہہ صحیح ہے کہ گہر کرایہ لیوین اور یہہ بیان نہو کہ کس کام کے لئے لیا گیا ہے اور خود ہی رہے تو صحیح ہے ایسا ہے یہہ بہی صحیح ہے کہ کسے اور کو رکہے یا اوسمین ایسی چیزین بناسے یا ایسی کام کرے جو بنا کو ضرر نہ پہونچے مگر با جازت مالک اور گہوڑے اور گدہے کا باندہنا جیسی بلدہ مین عرف اور رواج ہے
(مادہ ۵۲۹) درست کرنا اون چیزونکا کہ اونسے منفعت مقصود مین خلل ہوجاتا ہے موجر کے ذمہ ہے مثلاً چکے کا پاک کرنا یا رہنا چکے والے کے ذمہ ہے اور ایسا ہی گہر کے تعمیر اور پانی کے رستون اور نالیون ہے کے درستی اور جو چیزین کہ سکونت مین خلل انداز ہون اوسکا دور کرنا اور جتنی کام کہ بنا سے متعلق ہین سب حویلی والے کے ذمہ ہین اور اگر گہر والا یہہ کام نکرے تو مستاجر کو اختیار ہے کہ اوس گہر سے نکل جائے مگر جو اوس وقت کرایہ لینے کے بہی ایسی تہی کہ جیسی اب ہی اور مستاجر نے اوسکو دیکہہ بہی لیا تہا تو گویا وہ اسپر راضی ہوگیا تہا اب اوسکو جایز نہیں ہے کہ اس عیب کے سبب وہان سے نکلے اور اگر مستاجر نے اپنی پاس سے خرچ کرکے یہہ سب درست کئی تو تبرع و احسان ہے موجر سے نہیں لے سکتا ہے ۔
(مادہ ۵۳۰) مستاجر نے مالک کی اجازت سے حویلی مین ایسی تعمیر کے کہ اوسکے حفاظت اور درستی ہوسکے کہ اوس سے خلل نہیں ہوسکتا ہے مثلاً چہت پر اینٹین بچہائین کہ بارش سے محفوظ رہے تو یہہ خرچ مالک سے لیگا اگرچہ اون مین یہہ شرط نہ ٹہہرے تہی اگر ایسی تعمیر کہ اوسے کا آرام اور فائدہ ہی تو یہہ خرچ بدون شرط باہمی کے مالک سے نہ لی سکیگا ۔
(مادہ ۵۳۱) مستاجر نے زمین کرایہ مین کچہہ بنا لے یا درخت لگائی تو مالک زمین کو اختیار ہے

کہ بعد انقضائے مدت اجارہ کے بنا او رورخت اوکہاڑ دسے یا اونکی قیمت دیدے او راونکو رہنے دے

(مادہ-۵۳۲) مدت اجارہ مین گہر مین سے مٹی اور کوڑا نکالنا مستاجر کے ذمہ ہے۔

(مادہ ۵۳۳) مستاجر اگر شئے ماجور کو بگاڑے ڈالتا ہے اور مالک کو یہہ قدرت نہین کہ منع کرسکے تو حاکم کے پاس رجوع کرکے فسخ کرے۔

فصل دوم اسباب کے اجارہ دینے مین

(مادہ-۵۳۴) لباس اور ہتیار اور خیمہ وغیرہ اشیاء منقولہ بہی مدت معلوم پر اجارہ دیسکتے ہین۔

(مادہ-۵۳۵) ایک شخص نے کپڑے کرایہ کو لئے کہ پہنکر کہین جاے سو گیا تو نہین پہنے

(مادہ-۵۳۶) اگر صرف اپنی پہننے کے لئے کپڑا کرایہ لیا تو کسی اور کو نہین پہنا سکتا ہے۔

(مادہ-۵۳۷) زیور بہی مانند لباس کے ہے۔

فصل سوم گہوڑے اور گدہے کے کرایہ کی بیان مین

(مادہ-۵۳۸) جیسا گہوڑے کا معین کرنا جایز ہے ویسے ہی یہہ شرط بہی کرنا جایز ہے کہ فلان جاے معین تک پہونچا دینا

(مادہ-۵۳۹) ایک گہوڑا جاے معین تک کرایہ لیا اور رہ راستہ مین بیمار ہوگیا تو مستاجر چاہے اوسکے صحت تک انتظار کرے چاہے اجارہ فسخ کرے اور اتنی دور تک جانے کا کرایہ دیدیوے۔

(مادہ-۵۴۰) ایک گہوڑا اسلئے کرایہ لیا کہ یہہ بوجھہ فلان مقام تک پہونچا دے اور راستہ مین بیمار ہوگیا تو گہوڑے والے کا ذمہ ہے کہ دوسرے گہوڑے پر لادکر پہونچا دے۔

(مادہ-۵۴۱) بے تعین گہوڑا کرایہ لینا جایز نہین ہے اگر عقد کے وقت تو تعین نہوا پر بعد عقد کے تعین کیا اور مستاجر نے بہی قبول کرلیا تو صحیح ہے اور اگر یہہ ٹہرا کہ کسی قسم کا گہوڑا بے تعین ہو تو حسب عادت اور عرف کے جایز ہوگا مثلاً یہہ ٹہرایا کہ فلان جاے تک پہونچانی کے لئے گہوڑا دیدیوے تو کرایہ والے کی ذمہ ہے کہ حسب عادت وہان تک پہونچا دے۔

(مادہ-۵۴۲) اجارہ مین صرف خطہ یا صرف مسافت کہنا کافی نہوگا جبتک کہ وہ نام نہ لین کہ شہر مین مشہور ہے مثلاً یہہ کہا کہ تو بسنہ تک یا عراق تک جائین جایز نہین جب تک کہ بلدہ یا قصبہ یا گانو کا نام نہ لیا جاوے پر شام اگرچہ ایک ملک کا نام ہے دمشق ہے پر بولا جاتا ہے اس لئے اجارہ بلفظ شام صحیح ہے کہ اوس سے دمشق مراد ہے۔

ماده ۵۴۳) اگر ایک نام کے دو موضع ہین ایک بڑا دوسرا چھوٹا بے تعین کرایہ کرکے ایک طرف چلا گیا تو اوس مسافت کا کرایہ مثلی دیگا مثلاً اسلامبول سے چلنے کا کرایہ کیا اور یہہ نہ کہا کہ کون سا بڑا یا چھوٹا۔

ماده ۵۴۴) ایک شہر کے جانے کے لئے کرایہ کیا تو اوس شہر مین اوسکے گہر تک پہونچانا ہوگا۔

ماده ۵۴۵) جس جای تک کرایہ کیا وہان سے آگے نہ جاسکیگا اور اگر گیا تو لازم ہے کہ صحیح اور سالم گہوڑا واپس لا دیوے اگر تلف ہوگیا تو ضمان دیوے گا۔

ماده ۵۴۶) اگر ایک جای کا کرایہ ٹہرا کر دوسرے جگہہ چلا گیا اور تلف ہوگیا ضمان دیگا مثلاً اسکلیہ ٹہرا کر تکفور طاغے چلا گیا۔

ماده ۵۴۷) اگر ایک بستی کے کئی راستہ ہین تو مستاجر کو لازم ہے کہ جس راستہ سی چاہے جاوے بشرطیکہ ہر راستہ سی لوگون کی آمد و رفت ہوے اور اگر اوس راستہ سی جو مقرر کیا گیا تہا نگیا اور دوسرے راستہ سی گیا اگر یہہ راستہ سخت اور دشوار گزار ہے اور گہوڑا تلف ہوگیا تو ضمان لیوے گا ورنہ اگر آسان ہو یا اوسی کے برابر ہو ضمان لازم نہوگا۔

ماده ۵۴۸) اگر مدت معین سے زاید استعمال مین لایا اور شی ماجور تلف ہوگئی تو ضمان دیویگا کیونکہ مدت معین سے زیادہ کام لیتی رہنا جایز نہیں ہے۔

ماده ۵۴۹) گہوڑا کرایہ لینا جیسا اس شرط پر کہ فلان آدمی سوار ہوگا صحیح ہے ایسا ہے اس شرط پر بہی کرایہ لینا صحیح کہ جسکو چاہے سوار کرے۔

ماده ۵۵۰) اگر گہوڑا سواری کے لئے کرایہ لیا تو اوسپر کوئی چیز لادنا جایز نہین ہے اگر لادا اوسپر لادا اور تلف ہوگیا تو ضمان لازم ہوگا اور اجرت لازم نہوگی) دیکہو ماده (۸۶)

ماده ۵۵۱) جب یہہ ٹہرا کہ فلان شخص سوار ہوگا تو اور کسیکو اوسپر سوار کرنا جایز نہوگا۔

ماده ۵۵۲) اور اگر یہہ ٹہرا کہ جو چاہے سوار ہوے تو چاہے خود سوار ہو یا کوئی اور سوار ہو مگر بعد تخصیص کے اوسپر کسی دوسرے کو سوار نہین کر سکتا ہے

ماده ۵۵۳) جس اجارہ مین نہ تعین ہوا ورنہ تعمیم ہوا اجارہ فاسد ہے اور فسخ سی پہلے اگر تعین ہوجائے تو صحیح ہوگیا اور کوئی شخص بے تعین اوسپر سوار نہین ہوسکتا ہے۔

ماده ۵۵۴) اسباب کے لادنے کی لئے جو گہوڑا کرایہ لیا گیا اوسکے باندہنے مین اور رسی اور مقدار گٹھرے مین عرف اور رواج پر عمل ہوگا۔

(مادہ-۵۵۵) بوجہ کی مقدار متعین نہیں ہوئی نہ بذکر اور نہ باشارہ تو موافق رواج اور عرف کے بوجہ لادا جاتا ہے۔

(مادہ-۵۵۶) کرایہ کے گہوڑے کو مارنا بے اجازت جایز نہیں ہے اگر مارا اور تلف ہوگیا تو ضمان دیگا۔

(مادہ-۵۵۷) اگر مالک نے مارنیکی اجازت دیدی اوس نے بے محل مارا مثلاً عادت یہہ تہی کہ پیٹہ پر مارتے ہین اس نے سر پر مارا اور مرگیا تو ضمان دیگا۔

(مادہ-۵۵۸) جو گہوڑا بوجہ لادنے کے لئے کرایہ لیا اوس پر سوار ہونا جایز ہے۔

(مادہ-۵۵۹) اگر ایک شئی معین کا لادنا ٹہرا اور اسنی اوس سی ہلکے چیز یا اوسکے مثل لادی تو صحیح ہے یعنے اوس شئی سے مضرت اور تکلیف مین زیادہ نہو جو عقد مین ٹہرے تہی اوس سے زیادہ مضرت کی چیز لادی تو جایز نہین ہے مثلاً یہہ ٹہرا تہا کہ پانچ کیل گیہون لادینگے تو جیسا یہہ جایز ہے کہ اپنی گیہون یا غیر کے گیہون پانچ کیل لادی یہہ بہی جایز ہے کہ پانچ کیل جو لادین یا یہہ ٹہرا تہا کہ پانچ کیل جو لادینگے تو پانچ کیل گیہو لادنا جایز نہوگا یا یہہ ٹہرا تہا کہ سو اوقیہ روئے لادینگے تو سو اوقیہ لوہا لادنا جایز نہوگا۔

چالیس درم ہے

(مادہ-۵۶۰) بوجہ کا گہوڑے پر سے اوتارنا گہوڑے والے کا ذمہ ہے۔

(مادہ-۵۶۱) کرایہ کے گہوڑے کا چارہ اور پانی گہوڑے والے کا ذمہ ہے اگر مستاجر نے بے اجازت کہلایا پلایا تبرع ہے مالک سے نہین لے سکے گا۔

فصل چہارم آدمی کا نوکر رکہنا

(مادہ-۵۶۲) خدمت کے لئے یا کسی کام کے لئے آدمی کا نوکر رکہنا جایز ہے اس صورت مین مدت اور کام متعین کرنا ضرور ہے اسکا ذکر باب دوم کے فصل سوم مین گزرا۔

(مادہ-۵۶۳) ایک شخص نے بے تعین اجرت دوسرے سے خدمت لے تو اگر یہہ شخص نوکر ہے اور خدمت پیشہ ہے تو اجر مثل دیگا ورنہ نہین۔

(مادہ ۵۶۴) ایک نے دوسرے سے کہا کہ تو یہہ کام میرا کر دے مین تجکو خوش کرونگا اوس نے کر دیا تو اجر مثل دے گا۔
(مادہ-۵۶۵) اگر بے تعین اجرت نوکرون سے خدمت لے گئی اگر ان لوگون کے اجرت معلوم ہو تو وہ دے گا ورنہ ہر ایک کی اجرت مثل دے گا اور جو لوگ کہ اونکے مثل ہین اون سے کام لینا بھی ایسا ہی ہے۔
(مادہ-۵۶۶) اجارہ اس طور پر ٹھہرا کہ مزدور کو قیمت والی شے بے تعین دین گے تو اجر مثل دینا ہوگا مثلاً یہہ کہا کہ اتنے دن کے خدمت مین دوگائے دین گے لیکن عادت یہہ ہے کہ انا کے لئے لباس مقرر کیا جاتا ہے تو اوسکے لئے لباس بقیمت اوسط بنانا ہوگا اگر اوسکا وصف وغیرہ بیان نہین ہوا ہے۔
(مادہ-۵۶۷) اگر خدمت گار کو کچھہ انعام کہین ملگیا تو اجرت مین محسوب نہوگا
(مادہ-۵۶۸) اوستاد جو تعلیم علم اور حرفہ کے لئے مقرر ہوا اوسکے لئے مدت متعین ہونا ضرور ہے اور اوستاد جو اس مدت تک تعلیم کے لئے حاضر رہا خواہ شاگرد پڑہے یا نہ پڑہے مستحق اجرت کا ہوگا اور بے ذکر مدت اجارہ فاسد ہے اب شاگرد پڑہے گا تو اجرت ملیگی ورنہ نہین۔
(مادہ-۵۶۹) اگر اپنا لڑکا اوستاد کو سونپا کہ اوسکو تعلیم کرے اور اجرت کا کچھہ ذکر نہین آیا لڑکا جب پڑھ چکا اوستاد طالب اجرت ہوا تو موافق عادت اور رواج بلدہ کے دیا جاوے گا۔
(مادہ-۵۷۰) امام یا موذن یا معلم جو گاؤن والون نے مقرر کیا وہ سب اوسکی اجرت دین گے
(مادہ-۵۷۱) جس کام کے لئے مقرر کیا گیا تو خود سے کرے گا دوسرے سے کام نہ لیگا اگر دوسرے سے کام لیگا اور تلف ہوگیا تو اصل اجیر ضمان دے گا مثلاً درزی کو کپڑا دیا کہ خود سیوے اگر دوسرے سے سلوائے گا تو ضرور ہے کہ تلف پر ضمان دیگا۔
(مادہ-۵۷۲) اگر عقد کے وقت کچھہ تعین نہین ہوا تو اختیار ہے کہ خود کرے یا دوسرے سے کام لیوے۔

(مادہ-۵۷۳) مستاجر کا اجیر کو یہہ کہدینا کہ یہہ کام کر دو عقد مطلق ہے مثلاً درزی کو کہا کہ جبہ سیدے اور یہہ نکہا کہ خود سیدے یا کسی سے سلوا دے اوسنی اسپنے خلیفہ یا اور دوسرے درزی سے سلوا دیا جایز ہے اور اگر بے تعدی تلف ہوا تو ضمان نہ دیگا۔

(مادہ-۵۷۴) جو چیزین کہ کام کے لئے سامان ہوتے ہین اوسمین عادت پر عمل کیا جاتا ہے مثلاً سوے اور تاگہ وغیرہ درزی کے ذمہ ہے۔

(مادہ-۵۷۵) پلہ والا گہر کے اندر پلہ پہونچا دیگا اوسکا یہہ ذمہ نہین ہے کہ غلہ وغیرہ اوسکی جاے مین بہی ڈالدے یعنی غلہ وغیر انبار کوٹہے وغیرہ جو غلہ رکہنے کے لئے بنائے گئے ہین رکہا جاتا ہے وہان ڈالنا حمال کا ذمہ نہین ہے۔

(مادہ-۵۷۶) کسی مزدور کو کہانا دینا متاجر کے ذمہ نہین ہے مگر عرف بلدہ پر موقوف ہے۔

(مادہ-۵۷۷) دلال مال لیکر سب جگہہ پہرا پر بیچا نہین اور صاحب مال یا دوسرے دلال نے بیچ دیا تو دلال اول کو کچہہ حق نہین ہے اور دلال ثانی اجرت تمام پائیگا۔

(مادہ-۵۷۸) صاحب مال نے دلال کو مال دیا کہ اتنی کو بیچدے اس نے زیادہ قیمت پر بیچا تو سب قیمت صاحب مال کے ہے اور دلال کو سوا اجرت اور کچہہ حق نہین ہے۔

(مادہ-۵۷۹) دلال نے مال بیچ دیا اور اپنا حق اجرت لے لیا اب اوس مال کا کوئی اور شخص حق دار نکلا اور مبیع ضبط کئے گئے یا مبیع واپس ہوے تو دلال کے اجرت واپس نہوگی۔

(مادہ-۵۸۰) ایک شخص نے اپنا کہیت کاٹنے کے لئے مزدور مقرر کئے تہے اور تہوڑا سا کاٹنے پاے تہے کہ باقی کہیت کسی آفت سے تلف ہوگیا تو جس قدر انہو نے کاٹا ہے اوسکے اجرت لین گے نہ باقی کے جو تلف ہوگیا مثلاً گائے چر گئے یا کچہہ اور آفت پڑے۔

(مادہ-۵۸۱) جیسی انا اپنی بیماری پر خود ترک کرسکتی ہے ویسا ہی مستر ضع بہی اوسکو موقوف کرسکتا ہے جب وہ بیمار ہوجاے و یا حمل سے ہوے یا بچہ اوسکے پستان اپنی موہنہ مین نلیوے یا بچہ کا دودہ چہوٹ جاوے۔

باب ہفتم اجرا و متاجر کی کام اور انکی قابلیت کے بیانمین

اسمین تین فصل مین فصل اول باجو کے سونپ دینے کی بیانمین

(مادہ-۵۸۲) مستاجر کو مالک یہہ اجازت دیدیوے کہ وہ شئے ماجور سے اپنا کام لیوے اوسکو تسلیم ماجور کہتے ہین۔

(مادہ-۵۸۳) جب اجارہ صحیح مدت معینہ اور مسافت متعینہ پر منعقد ہوچکا تو شئے ماجور کا مستاجر کے قبضہ مین اوس مدت تک یا اوس مسافت تک متصل اور برابر رہنا چاہیے مثلاً کرسیان کرایہ لین تو جو مدت کہ ٹہری ہے یا جہان تک پہونچانا ٹہرا ہے اوس مدت تک یا اوس مقام تک کرسیان مستاجر کے قبضہ مین برابر رہینگے اور مالک اوس مدت تک اوس مسافت پر اپنی کام مین نلاسکیگا۔

(مادہ-۵۸۴) اگر ایک شئے جسمین مالک کا اسباب ہے کرایہ دیا تو اپنا اسباب نکال کر وہ شئے اوسکے حوالہ کر دے ورنہ جب تک اجرت لازم نہوگی پر اگر مالک نے اپنا اسباب مستاجر کے ہاتہہ بیچدیا ہے تو جایز ہے۔

(مادہ-۵۸۵) اگر اپنی حویلی کرایہ دے اور ایک حجرہ مین اپنا اسباب رکہا تو اوس حجرہ کا کرایہ وضع ہوگا اور مستاجر کو اختیار ہے کہ باقی حویلی کرایہ لیوے یا نلیوی اور فسخ سے پہلے اگر وہ حجرہ بہی خالی کر دیا تو مستاجر سب حویلی لیگا فسخ نکر سکیگا۔

فصل دوم عقد کے بعد دونو عاقد شئی ماجور مین کیا کیا کرسکتے ہین

(مادہ-۵۸۶) قبضہ سے پہلے مستاجر زمین ماجور کسی اور کو بہی کرایہ دیسکتا ہے پر شئے ماجور منقول ہو تو نہین دیسکتا ہے

(مادہ-۵۸۷) اگر ایسی شئے ہے کہ لوگون کے استعمال سے کچہہ فرق نہین آتا ہے تو مستاجر کسی اور کو وہ شئے کرایہ دیسکتا ہے۔

(مادہ-۵۸۸) مستاجر کا اجارہ تو فاسد تہا پر اوسنے دوسرے کو اجارہ صحیح دیا تو جایز ہے۔

(مادہ-۵۸۹) جب ایک اجارہ لازم ہوگیا تو مالک وہ شئے دوسرے کو اجارہ نہین دیسکتا ہے یعنی اجارہ کے بعد اجارہ ثانیہ منعقد نہین ہوتا ہے۔

(مادہ-۵۹۰) موجر بے اجازت مستاجر کے شئے ماجور بیع کرسکتا ہے اور بایع اور مشتری کے حق مین بیع نافذ ہوگی نہ مستاجر پر یعنی مدت اجارہ کے بعد

مشتری کے لئے بیع جاری ہوگی اور مشتری اس بیع سے منحرف نہین ہوسکتا ہے پر مشتری بایع سے قبل اجارہ کے بیع طلب کرے یا قاضی بیع فسخ کرے کیونکہ بایع اسکے دینے پر قادر نہین ہے اور مستاجر نے اگرچہ بیع جاری کئے تو سب کے حق مین جاری ہونگے لیکن جب تک کہ متاجر اپنا حق منفعت حاصل نکرے شئے ماجور اوس سے نہ لیجا سکے اور اگر خود متاجر سے شئے ماجور واپس کردے تو اوسنے خود سے اپنا حق ساقط کردیا۔

فصل سوم شئی ماجور کی واپس دینی کی بیانمین

(مادہ-۵۹۱) جب مدت اجارہ تمام ہوجاے تو متاجر شئے ماجور فوراً واپس کردے۔

(مادہ-۵۹۲) بعد انقضاے مدت اجارہ متاجر شئے ماجور اپنی استعمال مین نہین لاسکتا ہے۔

(مادہ-۵۹۳) اجارہ کے بعد مالک اپنی چیز جب طلب کرے متاجر فوراً دیدیوے۔

(مادہ-۵۹۴) متاجر کو لازم نہین ہے کہ شئے ماجور خود واپس کرے بلکہ مالک کو لازم ہے کہ خود اپنی چیز لیوے مثلاً حویلی والا مدت کرایہ کے بعد خود جاوے اور حویلی پر قبضہ کرے اور گھوڑے والی پر لازم ہے کہ جائے مقرر پر خود جاکر اپنا گھوڑا لیوے اور اگر جاے مقرر پر گھوڑا نملا اور بے تعدی متاجر کے مرگیا تو اوس پر ضمان لازم نہین ہے۔

(مادہ-۵۹۵) اگر شئے ماجور کے لیجانے مین مشقت اور خرچ ہے تو مالک کے ذمہ ہے۔

باب آٹھوان ضمان کے بیان مین اسمین تین فصلین ہین

فصل اول منفعت کی ضمانکا بیان

(مادہ-۵۹۶) بدون اجازت مالک کے اوسکی کوئی چیز استعمال کرنا غصب ہے اور غصب کے منافع کا ادا لازم نہین ہے مگر مال یتیم اور مال وقف مین ضمان لازم آتا ہے اور معد للاستغلال مین بھی ضمان آتا ہے کیونکہ اجارہ منعقد ہوا اور وہ کسی وجہ سے منفعت لینی کا مالک ہوا

تو ضمان یعنی اجر مثل لازم ہوگا مثلاً کسی کے گہر مین بے اجارت رہا تو کرایہ لازم ہوگا
بر وقف یا یتیم کے مال مین یا اوس گہر مین جو کرایہ کے لئے بنایا گیا کرایہ مثل لازم ہوگا
اور ایسے ہی کرایہ کے گہوڑے پر جو سوار ہو کر کہین گیا اجر مثل لازم ہوگا۔

(مادہ - ۵۹۷) معد للاستغلال مین جب اجارہ منعقد نہین اور اسکو کسی وجہ سے منفعت لینے کا خیال ہے مثلاً شریک کو اپنی شرکت کے خیال سے فائدہ لینے کا خیال ہے تو اس مین بہی اجر مثل لازم ہوگا۔

(مادہ - ۵۹۸) کسی عقد کی وجہ سے خیال منفعت پیدا ہوا اور مدت تک منفعت لیتا رہا تب بہی ضمان لازم نہ آویگا مثلاً ایک شخص نے ایک حویلی بیچدے اور مشتری بخیال عقد بیع مدت تک رہتا رہا پہر اوس مالک نے دعوے کرکے اپنی حویلی لے لے تو مشتری ضمان سکونت نہ دیگا گو یہہ حویلی معد للاستغلال تہے اور ایسا ہی چکی ایک شخص نے بیچدی اور مشتری اوسکو استعمال مین لایا اور پہر اصل مالک نے بحکم حاکم اوس پر قبضہ کیا تو چکی کا کرایہ مشتری نہ دیگا۔

(مادہ - ۵۹۹) چہوٹے لڑکے سے جو کوئی خدمت لے وہ لڑکا بعد بلوغ اپنا اجر مثل اوس سے لیگا اور اگر لڑکا مرگیا تو اوسکے وارث لین گے۔

فصل دوم متاجر کی ضمان کا بیان

(مادہ - ۶۰۰) عقد اجارہ صحیح ہو یا نہو شئے ماجور متاجر کے پاس امانت ہے۔

(مادہ - ۶۰۱) جب تک متاجر کے تعدی اور تقصیر نہو سے اور اذن مالک کے خلاف اوس سے صادر نہووے ضمان تلف لازم نہین آئیگا۔

(مادہ - ۶۰۲) شئے ماجور متاجر کے پاس اوسکی تعدی سے تلف ہوگئی یا اوس مین نقصان قیمت آگیا مثلاً گہوڑی کو مارڈالا وہ مرگیا یا اوسکے اثر سخت ماری کہ وہ تلف ہوگیا قیمت کا ضمان لازم ہے۔

(مادہ - ۶۰۳) متاجر کے کوئی حرکت خلاف عادت تعدی ہے کہ اوس سے جو ضرر اور خسارہ پیدا ہوگا موجب ضمان ہے مثلاً خلاف عادت کپڑا پہنا اور وہ پہٹ گیا تو ضمان دیگا اور ایسا ہی عادت سے زیادہ آگ جلائے اور گہر جل گیا تو ضمان دیگا۔

اور اسکو حد سے زیادہ ہے یا اوسکو شدت سے ہانکا تہا

(مادہ - ۶۰۴) مستاجر نے اوسکے حفاظت مین قصور کیا تو تلف ہوگیا یا اوسکے قیمت کم ہوگئے ضمان لازم ہوگا مثلاً بغیر باگ ڈور کے گہوڑا چہوڑ دیا اور ضایع ہوگیا ضمان لازم دیگا -

(مادہ - ۶۰۵) مستاجر کا شرط سے تجاوز کرنا اوس کے خلاف کرنا ہے اور شرط سے کم کرنا اور شرط کے موافق کرنا موجب ضمان نہین ہے مثلاً گہوڑا کرایہ لیا کہ پچاس سیر گہی لادیگا پہر پچاس سیر لوہا لادا اور گہوڑا مرگیا ضمان لازم ہوگا اور اگر گہی کے مضرت اور مشقت سے کوئی چیز ہلکے یا اوسکے برابر لادے اور مرگیا تو ضمان نہین ہوگا -

(مادہ - ۶۰۶) بعد انقضائے مدت اجارہ شئے ماجور مستاجر کے پاس ودیعت اور امانت ہے اگر مدت اجارہ کے بعد بہی استعمال مین لایا اور تلف ہوگئے یا مالک نے طلب کی اور مستاجر نے نہ دی اور تلف ہوگئی ضمان دیگا -

فصل سوم اجیر یعنی مزدور کی ضمان کا بیان

(مادہ - ۶۰۷) اجیر کے تعدی سے جو چیز کہ اوسکو کام کرنے کے لئے دی گئی ہے ہلاک ہوگئی ضمان دیگا -

(مادہ - ۶۰۸) خلاف حکم مالک اجیر کوئی کام کرے تو ضمان آتا ہے اور حکم مالک صریح ہو یا دلالۃً ہو مثلاً مالک نے اپنی نوکر چرواہے کو کہا کہ میرے جانورونکو فلان رمنہ مین چرانا اور کہین نلیجانا وہ اوس جاسے نلیگیا اور اور کہین لیگیا اب اگر کوئی جانور ہلاک ہوگا تو ضمان دیگا یا درزیکو کپڑا دیا کہ اگر اسمین قبا بن سکے تو کترو درزی نے کہا کہ قبا بنی گی پر جب کترا تو قبا نبنی درزی اوس کپڑیکی قیمت دیگا -

(مادہ - ۶۰۹) بے عذر اگر اجیر حفاظت نکرے تو ضمان دیگا ورنہ نہین مثلاً چرواہا بے وجہ بکری ڈہونڈنے نگیا تو ضمان دیگا اور اگر یہہ کہا کہ میں یہہ ایک بکری ڈہونڈنے جاتا تو سب بکریان تلف ہوجاتین اسلئے ضمان نہ دیگا -

(مادہ - ۶۱۰) اجیر خاص امین ہے اوسکے کام کرنے سے بے تعدی اگر کوئی چیز تلف ہوگئی یا بے اوسکے کام کے تلف ہوگئے ضمان نہ آدیگا

(مادہ - ۶۱۱) اجیر مشترک ضرر اور خسارہ کا ضامن ہے جو اوسکے فعل سے

لازم ایسلئے تو اوسپر قبضہ میں قبضہ ہو یا نہو۔

کتاب ثالث کفالۃ کے بیان مین اس ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ کفالہ کی اصطلاحات فقہیہ کے بیان مین

(مادہ ۶۱۲) ایک کے ذمہ کے ساتہہ اپنا ذمہ شامل کردینا کفالہ ہے یعنی مطالبہ کسی پر ہے اوسکو اپنی ذات پر بہی لگا لینا۔

(مادہ ۶۱۳) کفالۃ بالنفس یہہ ہے کہ کسی کے حاضر کرنے کا ضامن ہو۔

(مادہ ۶۱۴) کفالۃ بالمال یہہ ہے کہ کسی کے ادا مال کا ضامن ہو۔

(مادہ ۶۱۵) کفالۃ بالتسلیم یہہ ہے کہ مال پہنچا دینے کا ضامن ہو۔

(مادہ ۶۱۶) کفالۃ بالدرک یہہ ہے کہ مبیع کی قیمت ادا کردینگے اگر اوسکا کوئی مدعی کہڑا ہوگا یا بائع کو حاضر کردینگے۔

(مادہ ۶۱۷) جس کفالۃ مین کہ نہ کوئی شرط ہے اور نہ زمانہ آیندہ کے ساتہہ اوسکو علاقہ ہوا وسکو کفالہ منجزہ کہتے ہین۔

(مادہ ۶۱۸) کفیل وہ شخص ہے کہ دوسرے کی ذمہ داری کے ساتہہ آپ بہی ذمہ دار ہوجاوے یعنی دوسرے کا عہد اور پیمان اپنے اوپر لے لیوے اور اوس دوسرے کو اصیل اور مکفول عنہ کہتے ہین۔

(مادہ ۶۱۹) قرض خواہ اور طالب کو مکفول لہٗ کہتے ہین۔

(مادہ ۶۲۰) مکفول بہ وہ شے ہے کہ جسکے ادا کا ذمہ لیا گیا اور کفالہ بالنفس مین مکفول عنہ اور مکفول بہ ایک ہی چیز ہے۔

باب اول عقد کفالۃ کے بیان مین اور اس مین تین فصل ہین

فصل اول رکن کفالۃ کا بیان

(مادہ ۶۲۱) کفالہ صرف کفیل کے ایجاب سے منعقد اور نافذ ہوتا ہے پر مکفول لہٗ اگر چاہے اوسکو نامنظور کرکے رد کردے کہ اسکی کفالہ منظور نہین اور جبتک مکفول لہٗ کفالہ رد نکرے گا تب تک باقی رہیگا ایک شخص زید کا کفیل ہوا مگر مکفول لہٗ نے زید سے مطالبہ کیا اور پہلے اس سے کہ زید کو کفیل ہونے کی خبر پہنچے مرگیا تو مکفول لہٗ کفیل سے مطالبہ کرسکیگا۔

(مادہ-۶۲۲) جو کلمات کہ عرف مین عہد اور پیمان پر دلالت کرین انکے استعمال سے ایجاب کفالہ ہوتا ہے مثلاً یہہ کہا کہ مین نے کفالۃ کی یا مین کفیل ہون یا مین ضامن ہون -

(مادہ-۶۲۳) وعدہ معلق سے بہی کفالۃ ہو جاتی ہے مثلاً یہہ کہا کہ تیرا قرضدار ندیگا تو مین دونگا تو کفالۃ ہو گئی پس اگر قرضخواہ نے طلب کیا اور اس نے ندیا تو کفیل سے طلب کرسکتا ہے دیکہو مادہ (۱۳۸)

(مادہ-۶۲۴) اگر یہہ کہا کہ مین آج سے فلان وقت تک کفیل ہون تو حالانکہ یہہ کفالۃ موقتہ ہے پر کفالۃ منجزہ متصور ہو گی -

(مادہ-۶۲۵) جیسا کفالۃ مطلق منعقد ہوتی ہے ویسا ہی مقید تعجیل و تاجیل بہی ہو سکتی ہے مثلاً یہہ کہے کہ مین اسی وقت کا ضامن ہون یا فلان وقت کا ضامن ہون -

(مادہ-۶۲۶) کفیل کا بہی کفیل ہو سکتا ہے -

(مادہ-۶۲۷) ایک شخص کے کئی آدمی کفیل ہو سکتے ہین -

فصل دوم کفالت کے شرطون کا بیان

(مادہ-۶۲۸) کفالت کی انعقاد کے لئے یہہ شرط ہے کہ کفیل عاقل ہو یا بالغ ہو اسی لئے مجنون اور مسلوب الحواس اور کم عمر کفیل نہو سکیگا اور لڑکے نے لڑکپن مین کفیل ہو کر بلوغ کے بعد کفالۃ کا اقرار لیا تو کفالۃ صحیح نہین ہے -

(مادہ-۶۲۹) مکفول عنہ بہی عاقل اور بالغ ہونا شرط ہے مجنون اور لڑکے کے قرض کا کفیل ہونا صحیح ہوگا

(مادہ-۶۳۰) مکفول بالنفس مین شرط یہہ ہے کہ وہ شخص [illegible]لوم ہووے کہ جسکے کفیل ہوتے ہین ور مکفول بالمال مین معلوم ہونا شرط نہین ہے یعنی یہہ کہنا کہ مین فلان کے قرض کا جو فلان پر ہے کفیل ہون گو مقدار قرض معلوم نہو صحیح ہے -

(مادہ-۶۳۱) مکفول بالمال مین یہہ شرط ہے کہ مال اصیل پر مضمون ہو یعنی یہہ کہ ادا کرنا اس مال کا اصیل پر لازم ہو - اسی لئے بیع کی قیمت کا اور اجارہ کی اجرت کا اور تمام دین صحیح کا کفیل ہونا صحیح ہے اور ایسا ہی مال مغصوب کی کفالۃ صحیح ہے اور جب مطالبہ کیا جاوے تو کفیل پر اوسکا ادا واجب ہو کوئی شے معین کسی شے کا بدل اور عوض ہوا اور ایسا ہی جو مال کہ بہ قصد خریداری لایا گیا ہو اوسکی بہی کفالۃ صحیح ہے جب قیمت مقرر ہو گئی ہو اور قبضہ سے پہلے عین مبیع کی کفالۃ صحیح نہین کیونکہ مبیع اگر بائع کے پاس تلف ہو جاوے تو بیع ہی فسخ ہو جائیگی اور بائع پر اوس کا ضمان لازم نہین آتا ہے پر بائع پر لازم ہوگا کہ مشتری کا زر ثمن واپس کر دے اگر لے چکا تہا - اور ایسا ہی مال گروی اور مال مستعار اور مال امانت کی

بہی کفالۃ صحیح نہین ہے کیونکہ امین کے ذمہ پر ان چیزون کا ضمان لازم نہین مگر اس مکفول عنہ کے ہلاک ہونیکے بعد اگر کفیل ہوا تو کفالت صحیح ہوگی اور ان چیزون کے اور مبیع کے پہنچا دینے کے لیئے کفالت صحیح ہے اور کفیل کو وقت مطالبہ کے ان کی روک رکہنے کا کچہہ حق نہین ہے بلکہ مجبوراً پہنچانا پڑیگا پر مکفول بہ کے مرجانے سے کفالۃ بالنفس مین کفیل بری ہوجاتا ہے تو ایسی ہی یہہ چیزین تلف ہوجائین تو کفیل پر کچہہ لازم نہوگا —

(مادہ - ۶۳۲) عقوبات یعنی سزای بدنی مین کفالت جاری نہین ہوسکتی ہے کہ کوئی آدمی اصل مجرم کے قائم مقام ہوسکے اسلیئے قصاص اور تمام حدود کا مدعا علیہ کی طرف سے کوئی کفیل نہین ہوسکتا ہے اور ارش (یعنی دیت اعضاء) اور دیت کی کفالت صحیح ہے جو یہ دونو جراحت رسان اور قاتل پر لازم ہوئی ہے —

(مادہ - ۶۳۳) کفالۃ بالمال مین مکفول عنہ کی تونگری شرط نہین ہے کے لیئے بہی کفیل ہونا صحیح ہے

باب دوم کفالۃ کی احکام کا بیان اور اوس مین تین فصل ہین فصل اول

کفالۃ منجزہ اور معلقہ اور مضافہ کے احکام کا بیان

(مادہ - ۶۳۴) کفالۃ کا یہ حکم ہے کہ مکفول لہ کو کفیل سے مکفول بہ طلب کرنیکا حق حاصل ہوجاتا ہے

(مادہ - ۶۳۵) کفالت منجزہ مین اگر اصیل پر دین معجل (یعنی جلد ادا کرنے کا ہے) تو کفیل پر بہی فوراً مطالبہ ہوسکتا ہے اور اگر دین موجل ہے (یعنی ایک مدت کے بعد ادا ہونے کا ہے) تو انقضاء مدت پر فوراً مطالبہ ہوگا مثلاً ایک نے کہا کہ مین فلان کے قرض کا کفیل ہون تو قرض خواہ کفیل سے فی الحال طلب کرسکیگا اگر معجل ہو اور وقت انقضائے مدت کے دین فوراً طلب ہوسکتا ہے اگر موجل ہو۔

(مادہ - ۶۳۶) اور اوس کفالت مین جو زمانہ آیندہ کے ساتہہ مضاف یا کسی شرط کے ساتہہ معلق ہے جب تک کہ مدت یا شرط پوری نہولیوے کفیل پر مطالبہ نہین ہوسکتا ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ اگر فلان تجکو تیرے چیز ندیوے تو مین تم وسکے ادا کا کفیل ہون تو یہہ کفالت مشروط منعقد ہوجاویگی اور اگر اصیل وقت کفیل سے مطالبہ پونہچ گا اور اصیل کے مطالبہ سے پہلے کفیل سے مطالبہ نہین کرسکتا ہے —

سے ہے اور ایسا ہے کہا کہ تیرا مال فلان شخص نے چرایا ہے تو مین ضامن ہون تو کفالت
صحیح ہے اور اوس شخص کا چرانا ثابت ہو جاوے گا تو کفیل سے مطالبہ کر سکتا ہے
اور ایسا ہے کفالت صحیح ہے جو یہہ شرط کی کہ چند دن تک مہلت دیوے تو مہلت کا
اعتبار مکفول لہ کے وقت مطالبہ سے ہو گا اور اوس نے وقت مطالبہ سے مہلت بھی
دی تو اب مکفول لہ کو جایز ہے کہ بعد اوس مہلت کے جب چاہے کفیل سے مطالبہ کرے
اور کفیل پہر اوس سے مہلت نہین طلب کر سکتا اور ایسا ہی کفالت صحیح ہے جو یہہ کہا کہ
مین تیرے اوس مطالبہ کا ذمہ دار ہون جو فلان کے اوپر ثابت ہو گا یا اتنے روپیون کا
جو تو فلان کو قرض دیگا یا اوس چیز کا کہ فلان غصب کریگا یا اوس مال کی قیمت کا جو فلان کے
ہاتھ بیچے گا سو بدون متحقق ہونے ان سب احوال کے کفیل سے مطالبہ نہو سکیگا یعنی کفیل سے مطالبہ
جب تک نہو گا کہ مطالبہ ثابت نہو اور قرض نہ دیوے اور غصب متحقق نہووے اور بیع اور
تسلیم مبیع واقع نہو اور ایسا ہے جب کہا کہ مین فلان کے حاضر کرنے کا فلان روز ضامن
ہون تو جب تک کہ وہ دن نہ آوے کفیل سے مطالبہ نہو گا۔

(مادہ ۔ ۶۳۷) جب شرط متحقق ہوگئے تو جتنی باتین کہ اوسکی ساتھہ مین ثابت اور لازم ہوتین
ہین مثلاً یہہ کہا کہ فلان پر حاکم کا جو حکم ہو گا مین اوسکا کفیل ہون اور اوس نے اقرار کیا کہ
مجھپر اتنا قرض ہے کفیل پر مطالبہ نہو گا جب تک کہ حاکم کا حکم نہووے یعنی حاکم جتنے
روپیہ اور جس سکہ کا حکم کریگا وہ کفیل پر لازم ہو گا۔

(مادہ ۔ ۶۳۸) ایک شخص کفیل بالدرک ہوا اور مبیع کا کوئی مستحق نکلا تو جب تک کہ حاکم
یہہ حکم نکرے کہ مبیع مستحق کو دیوے اور بایع زر ثمن مشتری کو واپس کرے کفیل پر کچھہ
مطالبہ نہو گا۔

(مادہ ۔ ۶۳۹) کفالت موقتہ مین مدت کفالت کے اندر کفیل پر مطالبہ ہو سکتا ہے
مثلاً کفیل نے کہا کہ مین آج سے مہینے تک ضامن ہون تو اوس مہینے کے اندر مطالبہ
ہو سکتا ہے اور بعد مہینے کے کفیل کفالت سے بری ہو گا۔

(مادہ ۔ ۶۴۰) کفالت منجزہ جب منعقد ہو جاوے تو کفیل اوس کفالت سے نہین نکل سکتا ہے اور کفالت
معلقہ اور مضاف مین جب تک کہ زمانہ اور شرط متحقق ہو کر دین ثابت نہووے کفالت سے نکل سکتا ہے
یعنی جس چیز کا کفیل ہوا اگر اوسکا ثبوت پہلے سے ہو تو بھی منجزہ ہو مثلاً یہہ کہا کہ جو قرض فلان کے ذمہ تھا

ہوگا مین اوسکا کفیل ہون اور قرض جب ہے ثابت ہوسکتا ہی کہ پہلی سی ذمہ پر ہو تو اس کفالت سے
پہلی دین کا وجود ہے اوس سے کفیل بری نہین ہوسکتا ہی جیسا منجزہ مین بری نہین ہوسکتا،
اور اگر کفالت کے بعد مکفول بہ متحقق ہووے مثلاً یہہ کہا کہ تو فلان کے ہاتہہ جو بیچیگا
اوسکا یا اوسکے ثمن کا مین ضامن ہون تو بیع کی تحقیق تک اوسکو اس کفالت کا
چھوڑنا جایز ہے یعنی اگر کفیل نے کہا کہ مین نے کفالت ترک کی یا تو اوس کے ہاتہہ
کچھہ مت بیچ اور اوس نے بیچدیا تو یہہ اوسکا کفیل نہوگا۔

(مادہ - ۶۴۱) اگر کوئی شخص غاصب یا مستعیر کا ضامن ہوا اور اوس نے غاصب اور
مستعیر سے مکفول بہ مالک کو پہنچا دے تو اوس مین جو کچھہ خرچ لگیگا غاصب
اور مستعیر سے لیگا۔

فصل دوم کفالت بالنفس کا حکم

(مادہ - ۶۴۲) کفیل بالنفس وقت مقرر پر مکفول بہ کو حاضر کرے اگر حاضر نکرے گا
تو کفیل پر جبر کیا جاویگا۔

فصل ثالث کفالت بالمال کا بیان

(مادہ - ۶۴۳) کفیل ضامن ہے

(مادہ - ۶۴۴) مالک کو اختیار ہے کہ کفیل سے یا اصیل سے یا دونو سے طلب کرے
اور اگر ایک سے طلب کیا تو دوسرے سے بہی مطالبہ کرسکتا ہے۔

(مادہ - ۶۴۵) اگر کفیل کا کوئی اور کفیل ہوگیا تو قرض خواہ کو اختیار ہے کفیل پر
یا کفیل کے کفیل پر مطالبہ کرے۔

(مادہ - ۶۴۶) اگر ایک معاملہ مین بہت شریک تہے اور اون سب پر دین لازم آیا اور
آپسمین ایک دوسرے کا ضامن ہوگیا تو قرض خواہ ہر ایک پر کل قرض کا مطالبہ کرسکتا ہے

(مادہ - ۶۴۷) جب بہت ادمی ایک دین کے کفیل ہون اور ہر شخص جدا جدا دین
کا کفیل ہو تو ہر شخص پر کل دین کا مطالبہ ہوسکتا ہے اور جو سب ایک ہے
یا دو کفیل ہووے تو ہر شخص پر بمقدار اوسکے حصہ کے مطالبہ ہوگا اور
اگر ہر ایک دوسرے کا کفیل ہوا کہ جو اس کفالت مین اوسپر لازم ہوگا مین اوسکا
کفیل ہون مثلاً ایکہزار روپیہ جو اوسکے ذمہ پر ہے وہ اوسکا ضامن ہوا تو قرض

خواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے اور اگر دو نو ایک ہی وقت کفیل ہوے تو ہر ایک نصف کا ضامن ہوگا اور اسطرح ایسمین ضامن ہوے کہ جو کچھ ایک دوسرے پر لازم ہوگا ہر ایک دوسرے کے ضامن ہین تو ہر ایک پر مطالبہ ہزار کا کرسکتا ہے —

(مادہ - ۶۴۸) اگر کفالت مین یہہ شرط ٹھہرے کہ اصیل اس مطالبہ سے بری ہے تو یہہ کفالہ حوالہ ہوجاویگا —

(مادہ - ۶۴۹) حوالہ مین اگر محیل بری نہوے تو وہ کفالہ ہے مثلاً قرضخواہ نے مدیون کو کہا کہ میرا دین جو تجھہ پر ہے وہ فلان پر حوالہ کردے کہ تو بہی اوسکا ضامن رہیگا اور مدیون نے اسطرح حوالہ کردیا تو قرضخواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے —

(مادہ - ۶۵۰) اگر ایک شخص کفیل ہوا اور یہہ شرط ٹھہرے کہ جو مال مدیون کا اسکی پاس امانت ہے اوسمین سے ادا کریگا تو جایز ہے اور اوس مال مین سے ادا کرنا لازم ہوگا اور یہہ مال امانت اگر تلف ہوا تو کفیل پر کچھہ لازم نہوگا اور اگر کفیل نے بعد کفالت مال امانت واپس کردیا تو بہی کفیل ضامن نہوگا —

(مادہ - ۶۵۱) ایک شخص کفیل ہوا کہ مین فلان کو فلان وقت حاضر کردونگا اور اگر حاضر نکرون تو اوسپر جو قرض ہے وہ ادا کردونگا تو اوسپر قرض لازم ہوجاویگا اگر اوس وقت پر مدیون کو حاضر نکریگا اگر کفیل مرگیا اور اوسکے وارثون نے مدیون کو حاضر کردیا یا خود مدیون حاضر ہوگیا تو کفیل کے ذمہ کچھہ لازم نرہا اور اگر نہ کفیل کے وارثون نے اوسکو حاضر کیا اور نہ وہ خود آیا تو کفیل کے متروکہ مین سے دین ادا ہوگا اور اگر کفیل مکفول بہ کو لایا پر مکفول بہ چہپ گیا تو کفیل حاکم پاس لیجاوے کہ حاکم کسی کو مکفول لہ کا وکیل مقرر کرے اور وہ اوسکے حوالہ کردے

(مادہ - ۶۵۲) کفالت مطلقہ مین اصیل پر جیسا قرض ہے ویساہی کفیل پر لازم ہوتا ہے

(مادہ - ۶۵۳) کفالت مقیدہ تعجیل یا تاجیل جو کچھہ ہو وہ ہے کفیل پر بہی لازم ہوتی ہے

(مادہ - ۶۵۴) اصل دین کے جو مدت ہو اور کفالت اوسپر منعقد ہوا ایسی ہی اوس مدت سے زایدہ بہی کفالت ہوسکتی ہے —

(مادہ - ۶۵۵) اگر اصیل کو قرضخواہ نے کچھہ مہلت دی تو وہ ہی مہلت کفیل کو بہی ہوگی اور کفیل کے کفیل کو بہی ہوگئی اور جو مہلت کفیل اول کو ہوگی وہ کفیل

ثانی کو بھی ہوگی اور اگر کفیل کو مہلت ہو گئی تو اصیل کے حق مین مہلت نہوگی۔

مادہ - (۶۵۶) مدیون نے جو صاحب مہلت ہے سفر کا ارادہ کیا تو قرض خواہ حاکم کے پاس رجوع کرے اور حاکم قرضدار اوسکو کفیل دلوا دیگا۔

مادہ - (۶۵۷) ایک قرضدار نے ایکو کہا کہ فلان کا قرض جو مجھپر ہے تو میرا کفیل ہو جا وہ کفیل ہوگیا اور بحسب کفالت اوسکا قرض کچھہ دیکر ادا کر دیا اب کفیل اگر یہہ چاہے کہ اصیل سے واپس لیوے تو صرف مکفول بہ لے سکیگا نہ وہ چیز کہ اوس نے اوسکے قرض مین دی ہے اور اگر قرض خواہ سے قرضدار نے صلح کر لی تو جسقدر صلح مین دیا گیا اوسیقدر کفیل اصیل سے لیگا نہ کل قرض مثلاً سکہ خالصہ کا ضامن ہوا اور سکہ کہوٹا ادا کیا تو سکہ خالص لیگا یا سکہ کہوٹے کا ضامن ہوا اور سکہ خالص ادا کیا تو سکہ خالص لیگا اور ایسا ہی اگر چند درہم کا کفیل ہوا اور صلحاً کچھہ اشیاء دیدین تو اصیل سے وہ ہے دراہم لیگا جسکا ضامن ہوا تھا اور اگر ہزار درہم کا ضامن ہوکر صلحاً پانچ سو درہم دے تو پانچ سو درہم اصیل سے لیگا۔

(مادہ - ۶۵۸) اگر معاوضہ اور معاملہ مین کسی کو دہوکا دیا تو جو اونکا ضرر ہوگا واپس دیگا مثلاً مشتری نے زمین پر مکان بنایا اور ایک شخص نے زمین پر دعوے کیا تو مشتری سوای قیمت زمین قیمت بنا ہے لیگا جب زمین مدعی کو دیگا ایک شخص نے سوداگرون سے کہا کہ یہہ لڑکا میرا بیٹا ہے اور مین نے اوسکو اجازت دے ہے تم اس سے معاملہ کرو پہر معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کا بیٹا ہے تو وہ اوس سے قیمت اوس اجناس کی لینگے جو اونہون نے اوس لڑکے کے ہاتھہ فروخت کئے تہے۔

باب سوم کفالت سے بری ہونیکا بیان اسمین تین فصل مین

فصل اول اسمین چند ضوابط عام مین

(مادہ - ۶۵۹) اصیل یا کفیل سے مکفول بہ پہنچ چکے تو کفالت سے بری ہوجاتے ہیں

(مادہ - ۶۶۰) اگر مکفول لہ نے کفیل کو بری کیا یا کہا کہ کفیل پر میرا کچھہ نہین ہے تو کفیل بری ہوگیا

(مادہ - ۶۶۱) کفیل کے برات سے اصیل کی برات نہین ہوسکتی ہے۔

(مادہ - ۶۶۲) اصیل کے برات سے کفیل کی برات ہوجاویگی۔

فصل دوم کفالت بالنفس سے برات کا بیان

مادہ ۔ ۶۶۳ ۔ کفیل نے مکفول بہ مکفول لہ ایسی جگہہ سپرد کر دی کہ وہان نالش ہو سکتی ہے مثلاً شہر یا قصبہ مین کفیل بری ہو گیا مکفول لہ قبول کری یا نکری اور اگر یہہ شرط ٹہری تھی کہ فلان شہر مین پونہچا تا اس نے کیے اور شہر مین پونہچایا تو بری ہنوگا اور اگر یہہ شرط ٹہری تھی ۔ کہ حاکم کی کچہری مین پونہچاوینا اور اس نے اور کہین کوچہ اور بازار مین پونہچاویا کہ تو کفالت سے بری ہنوگا لیکن اگر ایسی شخص کے روبرو پونہچاویا کہ اوسکو اختیار دینیکا ہی تو کفالت سے

مادہ ۔ ۶۶۴ ۔ جب طالب طلب کرے اور کفیل مکفول بہ اوسکو دیدے تو کفیل بری ہو گا اور بے طلب اگر اسنے سپرد کر دیا تو بری ہنوگا جب تک کہ طالب یہہ نکہے کہ بحکم کفالت مین نے اوسکو لیلیا ۔

مادہ ۔ ۶۶۵ ۔ ایک شخص اس شرط پر کفیل ہوا کہ مکفول بہ کو فلان روز حاضر کر دیگا اور اس نے اوس دن سے پہلے حاضر کر دیا تو کفالت سے بری ہے اگر مکفول لہ قبول کرے یا نہ کرے

مادہ ۔ ۶۶۶ ۔ مکفول بہ کی مرنے سے کفیل بہی اور کفیل کا کفیل بہی بری ہو گا اور اگر کفیل مر گیا تو کفیل بہی بری اور اوسکا کفیل بہی بری ہے اور مکفول لہ کے مرنے سے کفیل بری ہنوگا بلکہ مکفول لہ کا وارث طالب ہو گا ۔

فصل سوم کفالت بالمال سے برات کا بیان

مادہ ۔ ۶۶۷ ۔ اگر قرضخواہ مر گیا اور سوای مقروض کے جسکا یہہ کفیل ہے اور کوئی اوسکا وارث نہین ہے تو کفیل بری ہے اور سوای مدیون کے اور بہی وارث ہین تو بمقدار حصہ مدیون کے بری ہو گا اور بمقدار حصہ دوسرے وارث کے کفیل رہیگا ۔

مادہ ۔ ۶۶۸ ۔ اگر قرضخواہ سے کفیل یا اصیل نے کسی مقدار پر صلح کر لے تو دونوکی برات ہو گئی اگر دونوکی برات کی شرط ہو یا اصیل برات کی شرط ہو یا کچہہ بہی شرط نہو اور اگر کفیل کی برات شرط کے کہے تو فقط کفیل بری ہو گا طالبکو اختیار ہے کہ کل دین کفیل سے لیوے یا بمقدار صلح کفیل سے لیکر باقی اصیل سے لیوے ۔

مادہ ۔ ۶۶۹ ۔ کفیل نے کسی اوسپر حوالہ کر دیا اور مکفول لہ نے اور محال علیہ نے قبول کر لیا تو کفیل اور اصیل دونو بری ہو گئے ۔

مادہ ۔ ۶۷۰ ۔ اگر کفیل بالمال مر گیا تو اوسکے ترکہ مین مطالبہ کیا جائگا ۔

مادہ ۔ [illegible]

متعدد نکلا یا مبیع عیب سے واپس ہوئی تو کفیل بری ہو گیا
مادہ ۶۷۲ - اگر کوئی مال ایک مدت کے لیے کرایہ دیا گیا اور کوئی شخص زر کرایہ کا کفیل ہوا تو انقضاے مدت پر کفالت بھی تمام ہو گئی اگر اس مدت کے بعد بھی مال باجارہ جدیدہ دیا گیا تو وہ کفالت سابقہ اس عقد مین معتبر نہو گی -

کتاب چہارم حوالہ کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین

مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو حوالہ سے متعلق ہین -

مادہ ۶۷۳ - ایک کے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ پر قرض لازم کر دینا حوالہ ہے -
مادہ ۶۷۴ - محیل وہ قرضدار ہے جو اپنا قرض دوسرے پر حوالہ کر دے
مادہ ۶۷۵ - قرض خواہ محال لہ ہے -
مادہ ۶۷۶ - جس شخص نے اپنے اوپر حوالہ لے لیا وہ محال علیہ ہے -
مادہ ۶۷۷ - جس مال کا حوالہ ہوتا ہے وہ محال بہ ہے -
مادہ ۶۷۸ - حوالہ مقیدہ جسمین یہ بات ٹھہرائی جاے کہ محیل کے اوس مال مین سے ادا ہو جو محال علیہ کے ذمہ مین ہے یا اوس کے قبضہ مین ہے -
مادہ ۶۷۹ - حوالہ مطلقہ جسمین یہ قید نہین ہے کہ محیل کی مال مین سے دیا جائے جو محال علیہ کے

باب اول عقد حوالہ کا بیان اسمین دو فصل ہین فصل اول حوالہ کے رکن کا بیان

مادہ ۶۸۰ - اگر محیل اپنے قرض خواہ کو کہے کہ مین نے فلان پر تیرا قرض حوالہ کر دیا اور اوس نے قبول کیا تو حوالہ منعقد ہوا -
مادہ ۶۸۱ - محال لہ اور محال علیہ کے درمیان جو عقد ہو تو صحیح ہے مثلاً ایک نے دوسرے سے کہا کہ جو میرا لینا فلان پر ہے تم وہ لینے اوپر لیلے اوس نے قبول کر لیا یا محال علیہ نے کہا کہ تیرا لینا جو فلان شخص پر ہے وہ مین اپنے اوپر قبول کرتا ہون اور اس نے قبول کر لیا حوالہ صحیح ہے اب اگر محال علیہ اس حوالہ دینے سے نادم اور پشیمان ہوا تو کچھ فائدہ نہو گا -
مادہ ۶۸۲ - اگر محیل اور محال لہ کے درمیان حوالہ ہو تو صحیح نہو گا جب تک کہ محال علیہ کو اطلاع نہو اور وہ قبول نکرے مثلاً ایک شخص نے اپنے قرض خواہ کو ایک شخص پر حوالہ دیا اور وہ کسی شہر مین ہے اوسکو جب علم ہوا اور قبول کیا تو حوالہ پورا اور تمام ہوا -

مادہ ۶۸۳۔ محیل اور محال علیہ کے درمیان جو حوالہ کیا گیا محال لہ کی اجازت پر موقوف ہے مثلاً قرضدار نے ایک شخص سے کہا کہ فلان شخص کا جو مجھ پر قرض ہے اپنے اوپر تو حوالہ لیلے اور اوس شخص نے قبول کر لیا تو یہہ حوالہ قرضخواہ کی اجازت پر موقوف ہے اگر اوس نے قبول کیا تو جائز ہوگا ورنہ نہیں

فصل ثالث حوالہ کی شرطونکا بیان

مادہ ۶۸۴۔ حوالہ کی صحت کی شرط یہہ ہے کہ محیل اور محال لہ اور محال علیہ سب عاقل اور بالغ ہون ایسے ہی لڑکے کا قرض جو کوئی اپنے اوپر لیوے یا لڑکا کسی کا قرض اپنے اوپر لیوے باطل ہی تمیز ہو یا با تمیز ہوا و سکو تجارت اور معاملہ کی اجازت ہو یا نہو۔

مادہ ۶۸۵۔ اور یہہ بہی شرط ہے کہ محیل اور محال لہ دونو بالغ ہون اسلئے لڑکے باتمیز کا کوئی حوالہ لیوے یا لڑکا کسی کا اپنے اوپر حوالہ لیوے اجازت اوسکی ولی کی موقوف رہیگا اجازت دیگا تو جائز ہوگا اور لڑکا جو اپنی اوپر حوالہ لیوے تو اسمین شرط یہہ ہے کہ وہ لڑکا بہ نسبت محیل کے غنی اور تونگر ہو اگرچہ ولی نے اجازت بہی دیدی ہو۔

مادہ ۶۸۶۔ یہہ شرط ضرور نہین ہے کہ محال علیہ محیل کا قرضدار ہو یعنے اگر محیل کا محال علیہ پر دین نہوگا تو بہی حوالہ صحیح ہوگا۔

مادہ ۶۸۷۔ جس دین کا کفالہ صحیح نہین ہے اوس کا حوالہ بہی صحیح نہین ہے۔

مادہ ۶۸۸۔ جس دین کا کفالہ صحیح ہے اوسکا حوالہ بہی صحیح ہے پر ضرور ہے کہ محال بہ معلوم ہو دین مجہول کا حوالہ صحیح نہوگا اسی لیئے اگر کوئی شخص کہے کہ تیرا جو قرض فلان پر ثابت ہوگا وہ مجہپر حوالہ ہے تو صحیح نہین ہے۔

مادہ ۶۸۹۔ جیسا اصل دین کا حوالہ صحیح ہے ویسا ہی اوس دین کا بہی حوالہ صحیح ہے جو کفالہ او رحوالہ سے لازم ہوا

باب ثانی حوالہ کے احکام کا بیان

مادہ ۶۹۰۔ حوالہ کا یہہ حکم ہے محیل اور اوسکا کفیل اگر اوسکا کفیل ہو تو دونو دین اور کفالہ سے بری ہونگے اور اس دین کا مطالبہ قرضخواہ محال علیہ پر کریگا اگر مرتہن نے راہن پر کسیکو حوالہ لیا تو مرتہن کو اب یہہ حق ہے کہ شے مرہون اپنے پاس روک رکہے۔

مادہ ۶۹۱۔ محیل نے حوالہ مطلقہ کیا اب محال علیہ پر محیل پر کا اگر کچہہ لینا نہین ہے تو محال علیہ بعد ادا ے دین کے محیل سے مزرا او وا پس لیگا اور اگر محیل کا محال علیہ پر کچہہ لینا ہی تو اوسکی قرضمین مجرا دیگا

مادہ ۶۹۲۔ حوالہ مقیدہ مین محیل کو یہہ حق نہین ہے اور محال علیہ پر کو یہہ جائز نہین ہے کہ محیل کو محال

به دیدیو سے اگر دیدیگا تو ضمان دیگا اور ضمان دیکر محیل سے واپس لیگا اگر محیل ادا سے پہلے مرگیا اور
اسپر قرض اوسکے ترکے سے ہے تو اور قرضخواہونکو اس مال مین حق مداخلت نہین ہے۔

ماده ۶۹۳ - حوالہ مقیدہ یعنی یہہ کہا گیا کہ مبیع کی قیمت جو مشتری کے ذمہ پر قرض ہے وہ محیل حوالہ کے
تسلیم سے پہلے مبیع تلف ہوگئی اور قیمت ساقط ہوگئی یا بخیار رویت یا بخیار عیب یا اقالتہ مبیع والپس
ہوئی تو اب ان سب صورتونمین حوالہ باطل ہوگا اور محال علیہ نے جو ادا کیا ہے محیل سے لیلیگا اور اگر اوس مبیع
کا کوئی اور شخص حقدار نکلا اور اوسنے مبیع ضبط کرلی اور ظاہر ہوا کہ محال علیہ اس دین سے بری ہے حوالہ باطل ہے

ماده ۶۹۴ - حوالہ مقیدہ مین جب یہہ کہا گیا کہ محیل کے اوس مال سے جو کہ محال علیہ کے پاس امانت ہے دیا جائے
اگر اوس مال کا کوئی اور مستحق نکلا اور ضبط کرلیا تو وہ حوالہ مقیدہ باطل ہوگا اور محیل سے دین لیا جائیگا۔

ماده ۶۹۵ - حوالہ مقیدہ جسمین یہہ کہا کہ محیل کی اوس مال مین سے جو محال علیہ کے پاس امانت ہے دیا جائے اور
اگر وہ مال تلف ہوگیا اور محال علیہ پر ضمان نہ آیا تو وہ حوالہ باطل ہوگا اور محیل سے قرض لیا جائیگا اور اگر محال
علیہ سے ضمان لیا جائے تو حوالہ باطل نہوگا مثلاً ایک شخص نے اپنے قرضخواہ کو کسی اور پر حوالہ کردیا کہ میرے
روپیہ جو تیرے پاس امانت ہین وہ اوسکو دینا اسکی ادا سے پہلے وہ روپیہ بے تعدی تلف ہوگئے حوالہ
باطل ہوگیا اب قرضخواہ اپنا قرض قرضدار سے لیگا مگر مال امانت غصبی ہے یا اوسکے تلف کردیئے۔
اوسکا ضمان لازم آیا تو حوالہ باطل نہوگا۔

ماده ۶۹۶ - ایک شخص نے اپنا قرض کسی پر یہہ کہکر حوالہ دیا کہ وہ اپنا فلان مال معین بیچے اور قرضخواہ
کو اوسکے ثمن سے ادا کردے اور اوسنے یہہ حوالہ اس شرط پر قبول کرلیا تو صحیح ہے اور محال علیہ پر جبر کیا جائیگا
کہ وہ اپنا مال بیچے اور اوسکی قیمت سے زر حوالہ ادا کرے۔

ماده ۶۹۷ - حوالہ مبہمہ یعنی جسمین نہ تعجیل ہو اور نہ تاجیل ہو زر حوالہ فوراً ادا کیا جائے جیسی اوسقدر
مین کہ دین معجل ہے اور اگر موجل ہے تو وقت انقضائے مدت کی ادائے زر حوالہ لازم ہوگا۔

ماده ۶۹۸ - محال علیہ کو یہہ بات جائز نہین ہے کہ قبل ادائے زر حوالہ کے محیل سے زر حوالہ لیوے اور سوائے
محال بہ کے اور کچھہ نلے سکیگا مثلاً چاندی کا حوالہ کیا گیا اور اوسنے سونا دیا تو چاندی لیگا اور سونا نلے سکیگا
اور ایسا ہی جن چیزونکا اسپر حوالہ ہوا تہا سوا اون چیزونکے اور کچھہ نلے سکیگا اگرچہ کچھہ اور ادا کیا ہو۔

ماده ۶۹۹ - جیسا محال علیہ دین کی ادا سے یا دوسری پر حوالہ دینے سے یا قرضخواہ کی بری
کردینے سے بری ہوتا ہے ایسا ہی اگر قرضخواہ نے اسکو ہبہ کردیا یا اوسکی پر صدقہ کیا اور اوسنے قبول بہی کرلیا

ماده ۷۰۰ - اگر قرضخواہ مرگیا اور محال علیہ ہی اوسکا وارث ہے تو بہی یہی حکم ہے حوالہ۔

باقی نہ رہے گا۔

کتاب پنجم رہن کے بیان مین اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ و اصطلاحات فقہیہ جو رہن سے متعلق ہین

مادہ (۷۰۱) کسی مال کو اپنے حق کے عوض اپنے پاس رکھنا کہ اوس مال سے اپنا حق حاصل کر سکے گا رہن ہے اور اوس مال کو مرہون اور رہن کہتے ہین۔

مادہ (۷۰۲) ارتہان رہن لینا ہے۔

مادہ (۷۰۳) راہن وہ شخص ہے کہ جسنے رہن دیا۔

مادہ (۷۰۴) مرتہن وہ شخص ہے کہ جسنے رہن لیا۔

مادہ (۷۰۵) عدل وہ شخص ہے کہ راہن اور مرتہن اوسکو امانت دار جانکر رہن اوسکے پاس امانت سپرد کردین۔

باب اول جو مسائل کہ عقد رہن سے متعلق ہین اسمین تین فصل ہین فصل اول وہ مسائل کہ رکن رہن سی متعلق ہین

مادہ (۷۰۶) راہن اور مرتہن کی ایجاب و قبول سے رہن منعقد ہوتا اور جب تک کہ اسی مجلس مین شئے مرہون پر قبضہ ہوی رہن لازم نہین ہوتا ہے اس لئے تسلیم سے پہلے راہن رہن سے رجوع کر سکتا ہے۔

مادہ (۷۰۷) راہن کا ایجاب کرنا اور قبول کرنا یہ ہے کہ مین نے یہ اپنی چیز تیرے قرض کے عوض تیرے پاس گرو رکھی یا اسی عنوان مین اور لفظ کہی او

مرتہن کہ مین نے قبول کیا یا مین راضی ہوا یا اور لفظ کہ جو رضامندی بر دلالت کرے اور لفظ رہن استعمال کرنا کچہہ ضرورت نہین ہے مثلاً ایک شخص نے کچہہ خریدا اور اپنا کچہہ مال بایع کو دیکر یہہ کہا کہ جبتک مین تیرا زرثمن نہ دونگا یہہ مال اپنے پاس رہنے دے تو یہہ بہی رہن ہے

فصل ثانی عقد رہن کے شرطونکا بیان

مادہ (۷۰۸) شرط یہ ہے کہ دونو عاقل ہون بالغ ہونا کچہہ شرط نہین ہے

مادہ (۷۰۹) شرط یہ ہے کہ شی مرہون بکنے کے قابل ہوا سی لئے ضرور ہے کہ شی مرہون موجود ہوا ور مال قیمتی ہوا ور وقت رہن کے مرتہن کو سونپی جا سکے

مادہ (۷۱۰) شرط یہ ہے کہ جسکے عوض رہن دیا گیا وہ ایسا مال ہو کہ اوسکا ضمان لازم آوے اسی لئے مال مغصوب کے عوض رہن دینا جایز ہے اور مال امانت کے عوض رہن نہین ہو سکتا ہے۔

فصل سوم رہن کے ساتہہ جو چیزین زائد متصل ہون اور عقد رہن کے بعد رہن کی تبدیل اور زیادتی کا بیان —

مادہ (۷۱۱) جتنی چیزین بیع مین بلاذکر داخل ہوتی ہین وہ سب رہن مین بہی شامل اور داخل ہوتی ہین مثلاً ایک قطعہ زمین جو گرو کیا اوسکے درخت اور جو کچہہ اوس مین بویا ہوا ہے وہ سب رہن مین داخل ہوگا اگرچہ اوسکا ذکر نہ ہو

مادہ (۷۱۲) ایک شی مرہون بدلے دوسری شے رہن رکہہ سکتے ہین مثلاً ایک زیور بمقابلہ کچہہ روپیہ کے گرو کیا پہر تلوار لاکر کہا کہ زیور دیدو اور یہ تلوار بجاے اوسکے رکہلو مرتہن نے زیور واپس دیا اور تلوار لیلی تو تلوار بعوض اوس رقم کے گرو ہوگی ہے

مادہ (۷۱۳) راہن عقد کے بعد شی مرہون کے ساتہہ کچہہ اور چیز زایدہ کر سکتا ہے

یعنی مال مرہون کے علاوہ کچھہ اور بھی دے سکتا ہے کہ مرہون اور یہ مال دونون رہن سابق کے عوض گرو رہینگے بشرطیکہ عقد بھی قائم ہوا اور یہ مال زائد بھی اصلی عقد کے ساتھہ شامل ولاحق ہوگا یعنی گویا عقد رہن ان دونو مال بعوض اوس دین کے گرو ہوے تھے۔

مادہ (۷۱۴) ایسا ہی زر رہن مین بھی زیادتی ہوسکتی ہے مثلاً ایک شخص نے اپنا زیور دو ہزار کا قیمتی ایک ہزار قرش پر گرو رکہا پھر اسی رہن پر پانچ سو قرش اور بھی لے لئے تو گویا وہ زیور مرہون ڈیڑہ ہزار پر گرو ہوا۔

مادہ (۷۱۵) جو چیزین کہ مرہون مین سے وقت رہن کے پیدا ہوتی ہین وہ بھی اپنے اصل کے ساتھہ رہن رہین گے۔

باب ثانی وہ مسائل کہ راہن اور مرتہن سے متعلق ہین

مادہ (۷۱۶) مرتہن خود رہن فسخ کر سکتا ہے۔

مادہ (۷۱۷) راہن بغیر رضامندی مرتہن کے فسخ نہین کرسکتا ہے

مادہ (۷۱۸) دونو متفق ہوکر فسخ کرسکتے ہین اور مرتہن جب تک کہ اپنا زر رہن لے لے تب تک مرہون روک سکتا ہے۔

مادہ (۷۱۹) جایز ہے کہ مکفول عنہ کفیل کے پاس کوئی چیز بعوض کفالت رہن کردے۔

مادہ (۷۲۰) دو قرض خواہ ایک قرضدار پر قرض مین شریک ہوین یا نہ ہون اپنے قرض مین قرضدار سے کچھہ گروی لے سکتے ہین اور یہ شے دو دین کے عوض رہن رہین گے

مادہ (۷۲۱) ایک شخص کا دو شخصون پر قرض ہے دونون سے ایک چیز اپنے دین مین رہن لے سکتا ہے اور ایسا ہی ایک شخص دو شخصون پر جدا جدا

قرض خواہ ہے دو لو قرضداروں نے ایک شے اپنے اپنے قرض کا عوض اوسکے پاس گرو کئے تو یہ ایک شے دو لو دین کے عوض رہن ہو سکتی ہیں

باب سوم جو مسائل کہ مرہون کے ساتھہ متعلق ہین اس مین دو فصل ہین فصل اول مرہون پر جو محنت اور خرچ پڑے

مادہ (۷۲۲) مرتہن پر لازم ہے کہ آپ رہن کی حفاظت کرے کیلئے سپرد کر
مادہ (۷۲۳) رہن کی حفاظت کے لئے جو خرچ ہوگا وہ مرتہن کا ذمہ ہے مثلاً کرایہ مکان کا اور اجرت نگہبان کی۔

مادہ (۷۲۴) مرہون اگر حیوان ہے اس کا چارہ اور اوسکے چرائیکی راہن پر ہے اور اگر زمین ہے تو اوسکا آباد کرنا اور اوسکا سیراب کرنا اور اوسکا صاف کرنا اور جو اوسکے منافع کی درستی پر خرچ ہو یہ سب راہن کا ذمہ ہے۔

مادہ (۷۲۵) راہن نے وہ مصارف جو مرتہن ذمہ تھے بے اجازت اوسکے خود ادا کئے یا مرتہن نے جو مصارف کہ راہن کے ذمہ تھے بے اجازت اوسکے ادا کئے تو یہہ احسان ہے ایک دوسرے سے واپس نہین لے سکتا ہے

فصل دوم مستعار کا گرو رکھنا

مادہ (۷۲۶) جایز ہے کہ دوسرے کا ملک باجازت گرو دے یا عاریت دلوی اوسکو رہن مستعار کہتے ہین۔

مادہ (۷۲۷) اگر صاحب مال نے مطلق اجازت دیدی تو مستعیر جسطرح چاہے گرو دیسکتا ہے۔

۲۸ ے اگر صاحب مال نے یہہ شرط لگادی کہ اتنے روپیہ کو گرو رکھنا یا اسکے ہم جنس پر گرو رکھنا یا فلان کے پاس گرو رکھنا تو مستعیر کو لازم ہے کہ موافق اسکے رہن کرے نہ اسکے خلاف ۔

باب چہارم رہن کے احکام کا بیان اور اسمین چار فصل مین

فصل اول رہن کے عام احکام کا بیان

۲۹ ے مرتہن کو یہہ حق ہے کہ مرہون اپنے پاس جب تک رکہے کہ راہن فک رہن کرے اور جب راہن مر جاوے تو بہ نسبت سارے قرض خواہون کے مرتہن زیادہ مستحق ہے کہ شئے مرہون سے اپنا دین وصول کرے ۔

۳۰ ے شئے مرہون پر مرتہن کا قبضہ ہونا مطالبہ دین کا مانع نہین ہی یعنے مرتہن اپنا دین راہن سے طلب کرسکتا ہے باوجودیکہ رہن اسکے پاس ہے ۔

۳۱ ے اگر راہن نے کچہہ دین ادا کیا تو بمقدار اوسکی راہن شئے مرہون مین سے نہین لے سکتا ہے بلکہ مرتہن جب تک کہ تمام دین وصول نکرے کل شئے مرہون کو اپنے قبضہ مین رکہہ سکتا ہے اگر دو چیزین گرو کین اور ہر ایک کے عوض مقدار دین متعین ہے اب جسکا دین ادا کیا اوسکو چہوڑا سکتا ہے ۔

۳۲ ے مالک اپنے رہن مستعار کے لئے راہن مستعیر سے مطالبہ کریگا اگر راہن مستعیر مفلس ہے چہوڑا نہین سکتا ہی تو مالک اپنے چیز آپ چہوڑا سکتا ہے

۳۳ ے راہن اور مرتہن کے مرنے سے رہن باطل نہین ہوتا ہے ۔

۳۴ ے راہن اگر مر جاوے تو اوسکے وارث کو جو مانع ہے لازم ہے کہ ترکہ مین سے دین ادا کرکے مرہون چہوڑا لیوے اور جو نابالغ ہے یا بالغ ہے مگر سفر پر گیا ہوا ہے تو وصی باجازت مرتہن شئے مرہون بیچکر اوسکا دین ادا کریگا ۔

۳۵ ے معیر یعنے مالک شئے مرہون مستعار مرتہن سے بے ادائ زر رہن نہین لے سکتا ہے راہن زندہ ہو یا فک رہن سے پہلے مر گیا ہو ۔

۳۶ ے راہن مستعیر جو مفلس مر گیا تو شئے مرہون مرتہن کے پاس بدستور رہن رہیگی اور مرتہن بے اجازت معیر بیچ نہین سکتا ہے اور معیر شئے مرہون خود بیچ کر زر رہن ادا کرسکتا ہے اگر زر رہن اوسمین ادا ہوجاوی تو

مرتہن کے اجازت کی ضرورت نہیں ورنہ بے اجازت مرتہن کے نہیں بیچ سکتا ہے
۳۷ ۔ اگر معیر مرگیا اور زر رہن معیر کے ترکہ سے زاید ہے تو راہن پر تقاضا ہوگا کہ دین دیکر شے مرہون چھوڑا دیوے اور اگر راہن مفلس ہے دین ادا نہیں کرسکتا ہے تو شے مرہون بدستور گرو رہی گی اور معیر کے وارث اپنے پاس سے دین دیکر فک رہن کرسکتے ہیں اور اگر معیر کے قرضخواہوں نے یہ چاہا کہ شے مرہون بیچکر اونکا قرض ادا کیا جاوے اگر اوسکی قیمت سے دین ادا ہوجاوے تو بے اجازت مرتہن کے بیچ ڈالے جاوینگے اور اگر اوسکی قیمت ادا ء دین کے لئے کافی نہو گی تو باجازت مرتہن فروخت ہوسکیگی ۔
۳۸ ۔ مرتہن اگر مرگیا تو اوسکے وارثون کے پاس شے مرہون بدستور گرو رہیگی ۔
۳۹ ۔ دو آدمیون کے پاس بعوض اونکے قرض کے ایک چیز گرو ہوسکتی ہے اب اگر ایک کا قرض ادا کردیا گیا تو راہن نصف مرہون نہیں لے سکتا ہے یعنے جب تک کہ تمام دین ادا نہو لیوے فک رہن نہو سکیگا (کیونکہ صفقۂ رہن واحد ہے اوسمین تفریق نہیں ہوسکتی ہے)
۴۰ ۔ ایسے ہی اگر دو قرضدارون سے بعوض اپنے قرض کے کچھ گرو لیا تو جب تک کہ اپنا قرض تمام نلیلیوے رہن اپنے پاس رکھیگا ۔
۴۱ ۔ راہن نے مرہون تلف کیا یا عیب دار کیا ضمان دیگا اور ایسے ہی مرتہن نے اگر تلف کیا یا عیب دار کردیا تو کل یا جز بقدر اوسکے نقصان قیمت کے اپنے دین سے مجرا دیگا ۔
۴۲ ۔ اور اگر کسی اور نے مرہون کو تلف کیا تو اوسپر وہ قیمت لازم آئیگی کہ روز تلف اوسکی قیمت ہوگی اور یہ قیمت بجائے شے مرہون کے مرتہن کے پاس گرو رہے گی ۔

فصل دوم رہن مین راہن اور مرتہن کیا کیا تصرف کرسکتے ہین

۴۳ ۔ راہن بے اجازت مرتہن کے اور مرتہن بے اجازت راہن کے شے مرہون کسی اور کے پاس گرو نہین کرسکتا ہے
۴۴ ۔ راہن باجازت مرتہن شے مرہون کسی اور کے پاس گرو کر سکتا ہے اور

اس صورت مین رہن اول باطل ہوگا اور رہن دوم صحیح ہوگا -

۴۵ ۷ مرتہن شے مرہون کسی اور کے پاس باجازت راہن گرو کرسکتا ہے تو رہن اول باطل اور رہن ثانی صحیح ہوگا اور یہہ رہن با ستعار متصور ہوگا -

۴۶ ۷ مرتہن نے اگر بے اجازت راہن کے شے مرہون بیچڈالے تو راہن کی اجازت پر موقوف ہی چاہے فسخ کری یا چاہے جاری کرے -

۴۷ ۷ راہن نے بے اجازت مرتہن کے شے مرہون بیچڈالے تو بیع جاری نہوگی اور نہ مرتہن کے حق رہن مین کچہہ خلل آوے گا راہن نے اگر زر رہن دیدیا یا مرتہن نے بیع کی اجازت دیدے تو بیع جایز ہوگی اور شے مرہون رہن سے نکل گئی اور راہن پر مرتہن کا قرض بدستور رہا اور زر قیمت بجاے مبیع کے رہن رہیگا اور اگر مرتہن نے اجازت ندی تو مشتری فک رہن کا انتظار کرے یا حاکم سے نالش کرکے بیع فسخ کراے -

۴۸ ۷ دونو راہن اور مرتہن شے مرہون عاریتہ دے سکتے ہین اور پہر اوسکو واپس لیکر رہن کرسکتے ہین -

۴۹ ۷ مرتہن شے مرہون راہن کو عاریت دے سکتا ہے اور اسوقت اگر راہن مرجاوے تو بہ نسبت اوسکی اور قرض خواہون کے مرتہن زیادہ مستحق ہے کہ شے مرہون سے اپنا قرض وصول کرے -

۵۰ ۷ بے اجازت راہن کے مرتہن شے مرہون سے کچہہ فایدہ نہین لے سکتا ہے اگر راہن اجازت دیوے تو مرتہن شے مرہون کو اپنے استعمال مین لاسکتا ہے اور اوسکے پہل لے سکتا ہے اور اوسکا دودہ لے سکتا ہے اور ان سے زر رہن مین کچہہ نقصان نہین آتا ہے (مگر شبہ ربوا سے خالی نہین ہے کل قرض جر نفعا فہو حرام حدیث ہے) -

۵۱ ۷ مرتہن اگر کہین سفر پر جاوے اور راستہ مین امن ہووے تو مرہون اپنے ساتہہ لیجا سکتا ہے -

فصل سوم عدل کے پاس جو شے مرہون رکہی جاوے اوسکا حکم

۵۲ ۷ عدل کے پاس رہن دینا ایسا ہے کہ مرتہن کے پاس لیعنے جب تو

ہوکر کسی کے پاس امانت رکہین اور وہ بے راضی اور قابض ہوا عقد رہن تمام اور لازم ہو گئی اور یہہ امین بجاے مرتہن کے ہوگا ۔

۷۵۳ وقت رہن کے یہہ شرط ہو ۔ گئی ہے کہ مرہون مرتہن کے پاس رہی پر بعد عقد کے دونون نے راضی ہوکر کسی اور کے پاس رکہا تو جایز ہے ۔

۷۵۴ جب تک کہ زر رہن باقی ہو تو بے اجازت راہن کے مرتہن کو اور بے اجازت مرتہن کے راہن کو عدل شئے مرہون نہین دے سکتا ہے اور اگر دیدے تو پہر لے بہی سکتا ہے اور اگر اوسکے پاس تلف ہوگئی تو عدل اوسکی قیمت دیگا ۔

۷۵۵ اگر عدل مرجاوے تو دونو راضی ہوکر کسی اور عدل کے پاس رکہہ سکتے ہین اگر متفق نہو وین تو حاکم کسی عدل کے پاس رکہہ سکتا ہے ۔

فصل چہارم رہن کے بیع کا بیان

۷۵۶ نہ راہن بے اجازت مرتہن کے اور نہ مرتہن بے اجازت راہن کے شئے مرہون بیچ سکتا ہے ۔

۷۵۷ مدت رہن پوری ہوی اور راہن نے ادا دین نکیا حاکم اوسکو حکم دیگا کہ رہن بیچ کر دین ادا کرے اگر نہ مانے تو حاکم خود بیچکر دین ادا کر دیگا ۔

۷۵۸ راہن مفقود الخبر ہو کہ نہ اوسکا جینا معلوم ہے اور نہ مرنا مرتہن حاکم سے رجوع کرے کہ وہ شئے مرہون بیچکر زر رہن دلوا دے گا ۔

۷۵۹ اگر یہہ خوف ہے کہ شئے مرہون خراب ہو جاویگی تو حاکم سے اطلاع دیکر اوسے بیچڈالے اور زر ثمن بجاے اوسکے رہن رکہے اور بے حکم حاکم اگر بیچیگا تو ضمان دیگا مثلاً باغ مرہون کا پہل یا اوسکی ترکاری بحکم حاکم بیچڈالے ورنہ ضمان دیگا کیونکہ یہہ ایسی چیزین ہین کہ جلد خراب ہو سکتے ہین ۔

۷۶۰ جب مدت رہن تمام ہوی تو راہن مرتہن کو یا عدل کو یا کسے اور کو وکیل کر دے کہ مرہون بیچڈالے اور پہر راہن اس وکیل کو وکالت سے موقوف نہین کر سکتا ہے اور نہ راہن اور مرتہن کے مرنے سے موقوف ہو سکتا ہے یہہ وکیل مرہون اوسی وقت بیچ سکتا ہے کہ مدت رہن تمام ہو جاوے ادای زر رہن لازم ہووے اور بیچکر ثمن مرتہن کے حوالہ کر دیگا

اور وکیل اگر یہہ کام نکرے تو راہن پر لازم ہے کہ مرہون بیچے اور امین ہے یہ کرے تو حاکم بیچ -
والے گا۔ اور راہن یا اوسکے وارث غایب ہون تو وکیل سے کہین گے کہ بیچڈالے اور وہ
بھی نہ بیچے تو حاکم بیچڈالے -

کتاب ششم امانات کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور تین باب

ہین مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو امانات سے متعلق ہین ؛؛

اگر حفاظت کیلئے قصداً عقد کیا جائے مثلاً ایک شخص کسی سے کہے کہ یہہ مال اپنے پاس ؛
بحفاظت رکھو اور وہ قبول کرے تو یہہ عقد حفاظت ہے اور اگر قصداً حفاظت کیلئے عقد
نکرین بلکہ کسی اور معاملہ کے عقد کیجائے کہ اسمین ضمناً حفاظت لازم ہوئے تو حفاظت ؛
ضمنا ہے جس کے پاس مال بحفاظت رکھا جاوے وہ امین ہے اور مال امانت ہے -

مادہ (۷۶۲) جو شئے کہ امین کے پاس بارادۂ حفاظت موجود ہو وہ ودیعت ہے اور اگر بسبب
کسی عقد اور معاملہ کے ہو مثلاً شئی ماجور اور مستعار مستاجر اور مستعیر کے پاس بسبب عقد۔
اجارہ اور استعارہ کے موجود ہو یا کسی طرح بے عقد اور بے قصد حفاظت کسیکے پاس
بطریق امانت پونہچ جاوے مثلاً کوئی چیز ہوا سے اوڑ اگر کسیکے گھر مین جا پڑے تو یہہ فقط
امانت ہے نہ ودیعت -

مادہ (۷۶۳) ودیعت وہ شے ہے کہ کسیکے پاس حفاظت کیلئے رکھی جاوے -

مادہ (۷۶۴) اپنا مال حفاظت کیلئے کسیکو دینا ایداع ہے اور مال دینے والا مودع بکسر دال
ہے اور جسکے پاس رکھتے ہین وہ ودیع اور مستودع بکسر دال ہے -

مادہ (۷۶۵) جو چیز کہ کسیکو اسلیئے دیوین کہ اس سے مفت منفعت حاصل کرے اوسکو
عاریت کہتے ہین اور وہ شے معارہ مستعار ہے -

مادہ (۷۶۶) اعارہ عاریت دینا ہے اور عاریت دینوالا معیر ہے -

مادہ (۷۶۷) استعارہ عاریت لینا ہے اور لینے والا مستعیر ہے -

باب اول عام احکام امانات کے ؛ ؛؛

مادہ (۷۶۸) اگر بے تعدی اور بے قصور امین کی امانت تلف ہو جاوے تو ضمان لازم نہین
آتا ہے -

مادہ (۷۶۹) راہ مین یا کسی جاسے مین کوئی چیز کسی نے پائی اور بخیال ملک اوٹھا لیا تو وہ

غاصب متصور ہوگا۔ اور اسیلئے اگر بلے قصور اسکے وہ شی ہلاک ہوگئی تو ضمان دیوے گا اور اور اگر اسی نیت سے وہ چیز اوٹھالیے کہ مالک کو دیگا۔ اگر مالک معلوم ہے تو یہہ شے امانت ہے مالک کو دیدینا لازم ہوگا اور اگر معلوم نہین تو یہہ لقطہ ہے وہ شخص ملتقط ہے اور یہہ شی اسکے پاس امانت ہے۔

مادہ (۷۷) ملتقط کو لازم ہے کہ لقطہ کا اعلان کرے یعنی اشتہار کرے اور اپنے پاس جب تک اسکا مالک آوے اسکی حفاظت کرتا رہے اور جب کوئی آوے اور ثابت کرے کہ یہہ لقطہ میرا مال ہے فوراً دیدیوے۔

مادہ (۷۸) اگر بلے اجازت کسیکا مال لیا اور ہلاک ہوگیا ضمان دیگا اور اگر باجازت لیا تو ضمان نہ دیگا کیونکہ امانت ہے پر اوس صورت مین کہ بقصد خریداری قیمت ٹھہرا کر لیا اور تلف ہو ضمان دیگا مثلاً سوداگر کے دوکان مین سے بلے اجازت شیشہ کا برتن لیا اور اوسکے ہاتھ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دیے گا اور اگر باجازت لیا اور ٹوٹ گیا اور دیکھنے مین ہاتھ سے گر کے ٹوٹ گیا تو ضمان نہ دیے گا۔ اور اگر برتن شیشہ کا باجازت اوٹھایا اور دوسرے برتن پر گر گیا اور دونو برتن ٹوٹ گئے تو اس برتن کا ضمان دیے گا۔ اور اول کا ضمان نہ دیے گا کہ وہ امانت تہا اور اگر اوسنے قیمت پوچھے کہ یہہ برتن کتنے کو ہے اور اس نے کہا اتنی قرش کو ہے لیلو اس نے لیا اور گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دیے گا اور اگر ایسا ہی ایک شخص سے پینے کو پانی مانگا اوسنے لیکے پیالہ مین دیدیا اور پیتے پیتے اوسکے ہاتھ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان لازم نہ آئیگا کیونکہ پیالہ اوسکے پاس عاریت تہا اور اگر اوسکے بد استعمالی سے ٹوٹ گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۷۹) اذن دلالۃ ایسا ہے جیسا اذن صراحۃ ہے اور اگر صراحۃ منع کیا گیا ہے تو اذن دلالۃ معتبر نہوگا مثلاً ایک شخص کسیکے گھر گیا اور وہان پانی پینے کا رکہا ہوا ہے تو پانی پینے کی اجازت دلالۃ ہے اگر پانی پیالہ مین لیا اور پینے لگا اور پیالہ ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا تو ضمان نہوگا اور اگر مالک نے پانی پینے سے منع کیا اور یہہ پینے لگا کہ ہاتھ سے پیالہ گر کر ٹوٹ گیا ضمان دیے گا۔

باب دوم ودیعت کا بیان اسمین دو فصل ہین فصل اول ایداع کے عقد اور اوس کے شرطون کا بیان

مادہ (۷۷۳) ایداع ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے صراحتہ ہو یا دلالتہ مثلاً مالک نے کہا کہ یہہ چیز مین نے تجکو ودیعت دی یا تیرے پاس امانت رکہی اور مستودع نے کہا کہ مین نے قبول کیا تو یہہ ایداع صراحتہ ہے اور ایک شخص ایک گہر مین گیا اور گہر والے سے کہا کہ مین اپنا گہوڑا کہان باندہون گہر والے نے ایک جگہہ دکہلائی اوسنے وہان اپنا گہوڑا باندہ دیا تو یہہ ایداع دلالتہ منعقد ہو گیے اور ایسا ہی ایک شخص نے اپنا مال دوکان مین رکہا اور دوکان والے نے دیکہہ لیا اور چپ رہا اور صاحب مال چلا گیا تو یہہ مال دوکان والیکے پاس امانت ہے اور اگر دوکان والے نے کہا کہ مین ودیعت قبول نہین کرتا تو ایداع منعقد نہوگے اور ایسا ہی ایک شخص نے چند لوگون کے پاس اپنی چیز ودیعت رکہدی اور چلا گیا۔ اور وہ سب چپ دیکہہ رہے ہین تو یہہ ایداع منعقد ہوے اور سب کے پاس یہہ چیز ودیعت ہے اب ایک ایک اوٹہہ کر جانے لگا تو سب کے بعد جو شخص موجود رہا اوسیکے پاس ودیعت رہے گی۔

مادہ (۷۷۴) مودع اور مستودع جب چاہین ودیعت فسخ کر دین۔

مادہ (۷۷۵) ودیعت کی شرط یہہ ہے کہ وہ ایسا مال ہو کہ جسپر قبضہ ہو سکے۔ ورنہ پرند جو ہوا مین اوڑ رہا ہے ودیعت نہین ہو سکتا ہے۔

مادہ (۷۷۶) مودع اور مستودع دونو عاقل صاحب تمیز ہون اور بالغ ہونا کچہہ شرط نہین ہے اسلیئے مجنون اور بے تمیز لڑکے کا ودیعت دینا اور ودیعت قبول کرنا جائز نہین ہے اور لڑکا صاحب تمیز جسکو معاملہ کی اجازت ہے ودیعت دے بہی سکتا ہے اور قبول بہی کر سکتا ہے۔

فصل دوم ودیعت اور اوسکے ضمان کی احکام

مادہ (۷۷۷) ودیعت اوسی ودیع کے پاس امانت ہے اسلیئے بے قصور اور بے تعدی ودیعت اگر ہلاک ہو گئے تو مستودع پر ضمان نہ آوے گا۔

اگر ودیعت کے بعد اوسکے حفاظت کیلئے اجرت مقرر کیے گئے اور ایسی سبب سے تلف ہو گئے۔ کہ اوس سے بچانا ممکن تہا تو بے شک ضمان لازم آئے گا مثلاً بے قصور پیالہ ہاتہہ سے گر کر ٹوٹ گیا ضمان نہ دیگا یا پیالہ کو ٹہوکر لگی یا کوئی چیز۔

اوسیکے ہاتہہ سے اوسپر گر گئی اور ٹوٹ گیا تو ضمان دیگا۔ اور ایسا ہی اگر حفاظت اجرت دیکئی اور ایسے سبب سے ہلاک ہو گئی کہ اوس سے بچانا ممکن تہا مثلاً چوری گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۷۷۸) مستودع کے خادم سے کوئی چیز ودیعت پر گر گئی اور تلف ہو گئی تو خادم ضمان دیگا۔

مادہ (۷۷۹) ودیعت کے ساتہہ ایسا کام کیا گیا جو مالک کو پسند نہین ہی فاعل کی تعدی تصور کیجائیگی

مادہ (۷۸۰) مستودع خود یا اپنے امین سے حفاظت کروائے اگر بلے تعدی اور بلے قصور ہلاک ہو گئے تو نہ اسپر ضمان اویگا نہ اوسیکے امین پر۔

مادہ (۷۸۱) مستودع اوس جگہہ ودیعت کو رکہہ سکتا ہے جہان اوسکا مال رکہا ہوا ہے۔

مادہ (۷۸۲) حفاظت ودیعت کے وہ ہے جو اسکے قابل ہو اگر نقد یا جواہر اصطبل مین رکہدے یا مٹی مین ڈالدے اور تلف ہو جاے تو ضمان دیگا کیونکہ اسنے حفاظت مین قصور کیا ہے

مادہ (۷۸۳) ایک چیز کئی آدمیونکے پاس ودیعت ہے اگر قابل تقسیم نہین ہے تو سب ایک کے سپرد کردین ہر شخص اپنی اپنی حفاظت کرے اور ان دونو صورتون مین بلے تعدی او بلے قصور تلف ہو جائیگی تو ضمان لازم نہ آویگا اور اگر ودیعت قابل تقسیم ہے تو سب اسمین تقسیم کرلین اور اپنی اپنی حفاظت کرین او بلے اجازت مودع کے کوئی شخص اپنا حصہ دوسرے مستودع کو نہین دیسکتا ہی اور اگر دیا او بلے تعدی او بقصور ہلاک ہو گیا تو اس حصہ کا مستودع ثانیہ پر ضمان نہ اویگا بلکہ مستودع اول ضمان دیگا۔

مادہ (۷۸۴) ایداع مین وہ شرط معتبر ہے کہ ممکن الاجرا اور مفید ہو ورنہ لغو ہی مثلاً یہہ شرط کیئے کہ اپنی گہر مین ودیعت رکہی پر وہ بسبب اسکے کہ گہر مین اگ لگی تہی دوسری جگہہ لے گیا تو وہ شرط لغو ہے اور اسلیے اگر وہان بلے تعدی او بلے قصور ہلاک ہو گئے تو ضمان نہ آویگا اور ایسا ہی مالک نے کہا اپنی بیوی کو یا اپنی بیٹی کو یا اپنی خادم کو نہ دینا اور یہان ایسا امر پیدا ہوا کہ انہین سے کسیکو لاچار دینا پڑا تو شرط ممانعت لغو ہو گئی اور بلے تعدی ہلاک ہونے مین ضمان لازم نہ آئے گا۔ اور اگر کوئی وجہہ انکے دینے کی نہین ہے اور دیدے اور ہلاک ہو گے ضمان دیگا اور ایسا ہی ہے۔ اگر ایک حجرہ حفاظت کا متعین کیا پر سب حجرہ حویلی کے حفاظت مین برابر مین تو یہہ شرط لغو ہے اور ودیعت جو ہلاک ہو گئی تو ضمان ندیگا اور اگر ایک حجرہ مین زیادہ حفاظت ہے " " " " مثلاً اوس حجرہ کے عمارت پتہر کے ہے اور دوسرے " " " "

ین حکم کرا وسکے چہت بالنسکے ہے تو جو حجرہ کہ وقت عقد معین ہوا تہا اوسے مین
حفاظت کرنا ضرور ہوگا اگر اوس حجرہ مین نرکہا اور دوسرے مین رکہا اور ہلاک
ہوگئے ضمان دیگا ۔

مادہ (۸۰۵) اگر مالک کہین چلاگیا اور معلوم نہین کہ زندہ ہے یا مرگیا تو جب تک
اوسکا حال معلوم ہو سے حفاظت واجب ہے اور اگر ودیعت ایسی چیز ہے کہ دیر
رہنی سے بگڑ جاے گے تو حاکم کے پاس جاکر اوسکو بکوا دی اور اوسکے قیمت امانت
رہنے دے پر اگر یہہ نکیا اور رہنی دیا کہ خراب ہوگئے تو بہی ضمان نہ آویگا ۔

مادہ (۸۰۶) ودیعت گہوڑا وغیرہ ہے جو خوراک کا حاجتمند ہے اوسکے خوراک مالک کے
ذمہ ہے اور اگر مالک موجود نہین ہے تو حاکم کے پاس نالش کرے حاکم وہ حکم دیگا جو
مالک کے حق مین نافع ہووے یا بحکم حاکم ودیعت کو کرایہ دیگا اور کرایہ سے اوسکی
خوراک جاری ہوگے اور اگر کرایہ پہ نہ چل سکے تو فوراً ثمن مثل پر بیچڈالے پر تین
دن تک تو مستودع اپنی پاس سے اوسکو خوراک دیکر پہر بہ ثمن مثل بیچیگا اور اپنا
زر خوراک مالک سے لیلیگا اور اگر بے حکم حاکم خوراک دی تو مالک سے نہ لے سکیگا ۔

مادہ (۸۰۷) ودیعت بہ تعدی اور بہ قصور مستودع کے ہلاک ہوگئی یا کم قیمت ہوگئے
تو مستودع ضمان دیگا مثلاً روپیہ جو ودیعت رکہے ہوے ہتے مستودع اپنی کام مین
لایا اور خرچ کر ڈالا تو اونکا ضمان دیگا اور اسیلئے اگر روپیہ ودیعت کے خرچ کرکے
اور روپیہ اپنی پاس سے تہیلے مین بہر دئی اور بے تعدے تلف ہوگئے تو ضمان دیگا
یا بے اذن مالک ودیعت کے گہوڑی پر سوار ہوکر جاتا تہا کہ اوسکے سواری مین ہلاک
ہوگئی یا عادت سے زیادہ چلایا یا کسے اور سبب یا بے سبب محض ہلاک ہوگیا اور ایسا ہی
ضمان دیگا جب گہوڑا چوری گیا یا اوسکے گہر مین آگ لگی اور باوجودیکہ دوسرے
جگہہ لیجانیکے قدرت تہے نہ لے گیا اور جل گیا تو ضمان دیگا ۔

مادہ (۸۰۸) اگر مال ودیعت کو بے اجازت دوسرے مال کے ساتہہ اسطرح ملادیا
کہ جدا نہین ہو سکتا ہے اور دونوین تمیز ممکن نہین ہے تو یہہ تعدی ہے مثلاً
ودیعت کے روپیہ اپنے روپیون کے ساتہہ یا کسے دوسری ودیعت کے روپیون
کے ساتہہ بے اجازت ملادی اور روپیہ سب ایسا مشکل رہین اور ضایع ہوگئے یا چوری

سکے ضمان لازم ہوگا اور اگر کسی اور سے اوسکے روپیون کے ساتھ ملا دے تو
ملانے والے پر ضمان ہوگا ۔
مادہ (۷۸۹) اگر ودیعت کو باجازت دوسرے مال سے ملا دیا جیسے اوپر کے
مادہ مین بیان ہوا یا بدون اسکے ملانے کے خود سے دوسرے کے مال سے اسطرح
مل گئے کہ دونو مین تمیز نہین ہوسکتی ہے مثلاً مستودع کے روپیہ صندوق مین ہین
اور اوسی مین تھیلے ودیعت کے روپیون کے بہی رکھدے اور یہہ دونو ہم
شکل ہین اور تھیلے پہٹ گئے اور سب روپیہ اسکے اور اوسکے مل گئے تو دونو
اپنی اپنی مقدار پر شریک ہونگے اور اب بی تعدے اور بے قصور تلف
ہوگئے تو ضمان نہ آویگا ۔
مادہ (۷۹۰) بے اجازت مالک کے مستودع ودیعت کو کسی اور کی پاس ودیعت
نہین رکہہ سکتا ہے اور اگر ودیعت رکہہ بہی دیا اور ضایع ہوگئے تو ضمان آویگا
اور مالک کو اختیار ہے کہ اول سے ضمان لیوی یا ثانی سے اگرچہ بے تعدی
ثانی کے تلف ہوگئے ہے اب اگر مستودع اول نے ضمان دیا تو یہہ مستودع ثانی سی
اپنا ضمان لیگا ۔
مادہ (۷۹۱) اگر باجازت مالک مستودع نے کسی اور کے پاس ودیعت دیدیگا
تو مستودع اول عہدہ سے بری ہوگیا ۔
مادہ (۷۹۲) جب مالک کے اجازت سے ودیعت کا اپنی استعمال مین لانا جایز ہے
و لیا ہے جایز ہے کہ اوسکو بکرایہ یا بعاریت یا برہن کسی کو دیوے اگر اسکی بی
اجازت اجارہ دیا یا عاریت دیا یا گرو کیا اور مستاجر اور یا معیر یا مرتہن کے پاس
تلف ہوگئے یا قیمت کم ہوگئے ضمان دیگا ۔
مادہ (۷۹۳) مستودع نے بے اجازت مالک کے ودیعت کے روپیہ کسی کو قرض دے
مستودع ضمان دیگا اور ایسے ہے اگر مستودع نی اس زر ودیعت سے مودع کا
قرض ادا کر دیا اور مودع راضی نہوا تو مستودع پر ضمان آویگا ۔
مادہ (۷۹۴) جب مالک اپنے ودیعت مانگے اوسی وقت واپس دینا لازم ہی
اور جو کچہ اس مین خرچ لگیگا اور محنت پڑے گے مالک کے ذمہ ہے اور باوجود
طلب مالک مستودع نے اگر نہ دے اور تلف ہوگئے تو ضمان دیگا مگر نہ دینا مستودع کا
کسی عذر سے ہو مثلاً ودیعت اوس وقت کسی اور جگہہ بعید کر ہوئی ہے تو ضمان نہ دیگا ۔

ماده (۷۹۵) مستودع ودیعت بذات خود یا اپنے امین کے ہاتھ پہونچا دے جب
مستودع نے ودیعت اپنی امین کے ہاتھ بہیجدے اور مالک کے پاس پہونچنے نہ پائے
کہ راستہ مین بے قصور اور بے تعدے امین کے ہلاک ہوگئے تو ضمان نہین ہے -

ماده (۷۹۶) جب دو شریکون نے اپنا مال مشترک ایک کے پاس ودیعت رکہا پہر
انمین سے ایک آیا اور اپنے حصہ کی ودیعت طلب کی اگر ودیعت مثلی ہے تو مستودع
اوسکا حصہ دیسکتا ہے اور اگر ودیعت قیمتی ہے تو نہین دے سکتا ہے -

ماده (۷۹۷) جس جگہہ ودیعت رکہی گئی تہے وہان ہے ودیعت کا پونہچا دینا معتبر ہے
مثلاً استنبول مین ودیعت رکہے گئے تہے وہین پونہچا دینا لازم ہے نہ اور نہ مین -

ماده (۷۹۸) ودیعت کی منافع اوسکے مالک کی ہین مثلاً ودیعت کے جانور نے جو بچہ
دیا وہ اور اوسکا دودہ مالک ہی کا ہے اور اوسکے اون کا بہی وہی مالک ہے -

ماده (۷۹۹) مالک اگر غایب ہے اور اسپر کسی کا نفقہ لازم ہے اور وہ طالب ہے
ہے تو حاکم اوسکے زر ودیعت مین سے اوسکا نفقہ جاری کریگا اور اب مستودع
پر ضمان لازم نہین آئیگا اور بے حکم حاکم مستودع اگر نفقہ دیگا تو ضمان دیگا -

ماده (۸۰۰) اگر مستودع مجنون ہوگیا کہ اوسکے افاقہ اور ہوشمندی کی امید نہین ہے اور
کسیکا مال اپنے جنون سے پہلے ودیعت لیا تہا اور وہ مال بعینہ اوسکے یہان نہین ملتا ہے
مودع کو جایز ہے کہ ایک تونگر کو اپنا کفیل کہڑا کرکے دیوانہ کے مال مین سے ودیعت کی
قیمت لیوے اب جو دیوانہ کو افاقہ ہوا اور یہہ دعوے کیا کہ ودیعت مین پونہچا چکا ہون
یا بے تعدی کے ودیعت ہلاک ہوگئے تہے تو قسم کی ساتہہ اوسکا قول معتبر ہوگا اور جو اوسکے
مال مین سے لیا گیا ہے واپس دلائین گے -

ماده (۸۰۱) مستودع اگر مرگیا اور ودیعت بعینہ اوسکے ترکہ مین ہے تو اوسکے وارث
امانت دار سمجہے گئے کہ اوسکے مالک کو پونہچا دیوین اور اگر بعینہ موجود نہین ہے اور وارث
نے کہا کہ مستودع نے اپنے زندگی مین یہہ کہا تہا کہ مین مال ودیعت پونہچا چکا ہون یا یہہ
کہا تہا کہ بلا میری تعدی کے مال تلف ہوگیا ہے تو ضمان لازم نہ آئیگا اور ایسا ہے وارث
نے یہہ کہا کہ مین ودیعت کو پہچانتا ہون اور صورت وغیرہ اوسکے سب بیان کی اور کہا کہ
مستودع کے مرنیکے بعد ودیعت بے تعدی تلف ہوگئی تو قسم کے ساتہہ اوسکے تصدیق

ترکے سے لینگے اور دوسرے پر ضمان نہ آئیگا اور اگر مستودع بے بیان حال ودیعت مرگیا اور ودیعت
مجہول رہے تو مثل اور قرضخواہون کے اوسکے مال سے مودع بہی اپناحق ودیعت لیگا
اور اگر وارث نے کہا کہ ہم ودیعت کو پہچانتے ہین مگر کچہ وصف اور حال نہ بیان کیا تو
اوسکا یہہ قول کہ ودیعت ضایع ہوگئی مقبول نہوگا اور جب ضایع ہونا ثابت نہوا
تو ترکہ مین سے اوسکے ضمان لازم آئیگا -

مادہ (۸۰۲) مودع جب مرجائے تو اوسکے وارث کو ودیعت دی جائے مگر جب
سب ترکہ اوسکا دین مین گہرا ہوا ہو تو حاکم کے پاس نالش ہوگے اگر مستودع نے بے
حکم حاکم ودیعت مودع کے وارث کو دیدی اور تلف ہوگئے مستودع ضمان دیگا -

مادہ (۸۰۳) ودیعت کا جب ضمان لازم آتا ہے اگر مثلی ہے تو اوسکا مثل ضمان دیا
جائیگا اور اگر قیمتی ہے تو اوس دن کی قیمت دینگے جسدن ضمان لازم آتا ہے -

باب سوم عاریت کا بیان اور اسمین دو فصل ہین فصل اول وہ ہے کہ عقد عاریت اور اوسکے شرطونکے ساتھہ متعلق ہین

مادہ (۸۰۴) عاریت ایجاب وقبول اور تعاطے سے منعقد ہوتی ہے مثلاً ایک
شخص نے کہا کہ مین نے عاریت دی یا عاریت عطا کی اور دوسرے نے کہا کہ مین نے
قبول کیا یا کچہ نکہا اور قبضہ کرلیا یا اوسنے کہا کہ یہہ مال مجہکو عاریت دے
اوسنے دیدیا عقد عاریت منعقد ہوگئے -

مادہ (۸۰۵) اصل مالک کا چپ ہوجانا قبول نہین ہے ایک شخص نے کسی سے کچہ مانگا
اور وہ چپ ہورہا اور اس نے لیا تو غاصب ہوگا -

مادہ (۸۰۶) مالک عاریت دیکر جب چاہے لیلیوے -

مادہ (۸۰۷) معیر اور مستعیر کے مرنے سے عاریت فسخ ہوجاتی ہے -

مادہ (۸۰۸) شرط یہہ ہے کہ عاریت وہ شی ہو کہ اوس سے فایدہ حاصل ہوسکے
اسلیئے جو جانور کہ بہاگ گیا ہے نہ اوسکا عاریت دینا ہوسکتا ہے اور نہ عاریت لینا

مادہ (۸۰۹) معیر اور مستعیر دونو عاقل ہون بالغ ہونا شرط نہین ہے اسیلئے
مجنون اور بے تمیز لڑکے کا عاریت دینا اور لینا جایز نہین ہے جس لڑکے کو معاملہ
کی اجازت ہے عاریت دیکبہی سکتا ہے اور لے بہی سکتا ہے -

مادہ (۱۰ھ) عاریت کے لئے قبضہ شرط ہے بلا قبضہ کی عاریت صحیح نہین ہوسکتی ہے
مادہ (۱۱ھ) شے مستعار متعین ہونا شرط ہے اپنی دو گہوڑون مین سے ایک گہوڑا بے تعین دیا صحیح ہوگا بلکہ مالک کو لازم ہے کہ گہوڑا متعین کری اگر مالک نے مستعیر کو اختیار دیا اور کہا کہ جونسا گہوڑا چاہے لیلے تو صحیح ہے۔

فصل دوم عاریت اور اوسکی ضمانکا بیان

مادہ (۱۲ھ) مستعیر مستعار سے فایدہ بلا عوض لے سکیگا اسلئے معیر مستعیر سے کرایہ نہ مانگ سکیگا۔
مادہ (۱۳ھ) عاریت مستعیر کے پاس امانت ہے اوسکے بلا تعدی اگر ہلاک ہوگئے تو ضمان نہ دیگا مثلاً آئینہ مستعیر کے ہاتہہ سے بے ارادہ گر گیا یا اوسکا پاؤں پہسل گیا کہ اوسکے ہاتہہ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا تو ضمان نہ دیگا اور ایسا ہے اگر عاریت کے فرش پر کوئی چیز گرے اور اوس سے بہر گیا اور قیمت ناقص ہوگئے تو بہی ضمان نہین ہے۔
مادہ (۱۴ھ) مستعیر کی جانب سے تعدی اور قصور واقع ہوا اور عاریت ہلاک ہوجائی یا قیمت کم ہوجاوی تو بہہ ضمان دیگا گو ہلاک اور نقصان قیمت کسی وجہ سے ہو مثلاً دو دنکا سفر ایک دن مین طے کیا گہوڑا مر گیا یا دبلا ہوکر قیمت گہٹ گئے ضمان دیگا یا عاریت لیا کہ فلان جاگی تک جانا ہے اور اوس سے پرے چلا گیا اور جانور اپنی موت سے مر گیا ضمان ہوگا اور ایسا ہی زیور عاریت لیکر بچہ کو پہنایا اور بچہ کو بے حفاظت چہوڑ دیا اور چوری گیا ضمان دیگا اور اگر بچہ ایسا ہے کہ خود اپنے حفاظت کر سکتا ہے ضمان لازم نہین ہوگا اور اگر حفاظت نہین کر سکتا ہے تو ضمان دیگا۔
مادہ (۱۵ھ) مستعار کی خوراک مستعیر پر ہے اگر جانور کو خوراک نہ دیگا اور مر گیا تو ضمان دیگا
مادہ (۱۶ھ) اگر عقد عاریت مطلق ہے اور کچہہ ذکر نہین آیا کہ کب تک عاریت رہے گی اور کس جگہہ رہی گے اور کیا کیا کام لیگا تو مستعیر حسب عادت اور عرف کے جب تک چاہے رکہے اور جہان چاہے لیجائے اور جو کام چاہے لیوے پر جس جگہہ دو گہنٹہ مین جاتا ہے وہان ایک گہنٹہ مین نہ جاسکے گا اور ایک حجرہ اگر ایک حویلی مین سے لیا تو خود رہے یا اپنا اسباب رکہے اور جو عادت کے خلاف ہے مثلاً لوہار کا کام نکر سکیگا
مادہ (۱۷ھ) جو شرط لگائی گئے کہ اتنی وقت تک اور فلان جاسے سوار ہوکر جائیگا

اوس سے زیادہ نکرسکیگا مثلاً ایک گہنٹہ کیلئے یا ایک مقام تک جلنیکے لئے گہوڑا لیا تو
چار گہنٹے سوار نہو سکے گا اور اوس مقام سے پرے نہ جا سکیگا ۔
مادہ (۸۱۸) جس کام کا ذکر آگیا اوس سے زیادہ کام نکر سکیگا مگر اوس کام کے برابر
یا اوس سے ہلکا کریگا مثلاً ایک جانور لیا کہ گیہون لادکر لیجائیگا تو یہہ نہین ہو سکتا ہے
کہ لوہا یا پتہر لادی پر گیہون کے برابر یا اوس سے ہلکے بار برداری کر سکیگا اور سواری
کیلئے اگر لیا تو کچہہ لاد نسکیگا اور اگر لادنے کیلئے لیا تو سوار ہو سکیگا (مثلاً بعضے
چیز ایسے ہے کہ اوسکا بوجہہ اور رگڑا سخت ہوتا ہے گو ہم وزن ہو دس سیر گیہون کے عوض
دس سیر لوہا نہ لادیگا بلکہ دس سیر روئے یا جوار لادسکیگا کیونکہ لوہے کا رگڑا سخت ہے
بہ نسبت گیہون وغیرہ کی ۔)
مادہ (۸۱۹) اگر معیر نے مطلق عاریت دی اور کسے بات کے قید نہ لگائے تو مستعیر جسطرح
چاہے استعمال کرے خواہ خود اپنی استعمال مین لادے یا دوسرے کے استعمال
مین دیوے اور وہ شے ہر شخص کے استعمال سے متغیر ہو سکے یا نہو سکے مثلاً حجرہ جو مطلق
عاریت دیا تو چاہے خود رہے یا کسے اور کو رکہے کہ حجرہ ایسا نہین ہے کہ استعمال سے
متغیر ہوتا ہے اور یا گہوڑا مطلق عاریت دیا تو گو یہہ ایسے چیز ہے کہ استعمال سے متغیر
ہوتا ہے پہر اوسکو جایز ہے کہ خود سوار ہووے یا اور کسی کو سوار کرے ۔
مادہ (۸۲۰) جو چیزین کہ استعمال سے متغیر ہوتے ہین اوسمین یہہ قید لگانا کہ کون فائدہ
لیسکے اور کون نلیسکے جایز ہے اور جو چیز متغیر نہین ہوسکتے ہے اوس مین یہہ قید لگانا
معتبر نہین ہے مگر معیر اگر منع کر دے کہ دوسرے کو ندے تو ندے سکیگا مثلاً کہا کہ اس
گہوڑے پر تو ہے سوار ہوتا تو اوسکو جایز نہین ہے کہ اپنی خادم کو سوار کرے اور
جو کہا کہ اس گہر مین تو رہنا تو اختیار ہے کہ آپ رہے یا دوسرے کو رکہے اور اگر منع
کر دیا تو دوسرے کو نرکہہ سکیگا ۔
مادہ (۸۲۱) گہوڑا عاریت لیا کہ فلان جائے جاتا ہے اور اوسکے کئی راستہ ہین کہ لوگونکی
آمد و رفت سب مین برابر ہے تو جس راستہ سے چاہی جاوی اور اگر ایسا راستہ گیا کہ
عادت نہین تہے اور ہلاک ہو گیا ضمان دیگا اور اگر معیر نے راستہ معین کیا اور یہہ اوس
راستہ سے نگیا بلکہ اوس راستہ گیا کہ لوگون کی عادت اودہر جانی کے نہتہے یا وہا

بہت دراز ہے یا امن نہین ہے اور ہلاک ہو گیا ضمان دیگا ۔
مادہ (۸۲۲) ایک شخص نے ایک عورت سے ایسی چیز مانگی کہ اوسکی مرد کے ملک ہے اور حسب عادت گھر مین عورت کی قبضہ مین ہے عورت نے بی اطلاع مرد کی دیدے اور ہلاک ہوگئے تو نہ اوس شخص پر ضمان ہے اور نہ عورت پر اور اگر یہہ چیز ایسے نہین ہے کہ عورت کے قبضہ مین رہے مثلاً گھوڑا تو مرد چاہے عورت سے ضمان لے یا مستیعر سے ۔
مادہ (۸۲۳) مستیعر کو جایز نہین ہے کہ بی اجازت عاریت کرایہ دیکے یا رہن کر سکے اور اگر یہہ کہکر عاریت لے کہ اس شہر مین جو مجہپر قرض ہے اوسکے لئی گرو کر دونگا اب اس نے دوسرے شہر مین گرو رکے اور ہلاک ہوگئے تو ضمان دیگا ۔
مادہ (۸۲۴) مستیعر عاریت کسی اور کے پاس ودیعت دیسکتا ہے مثلاً گھوڑا کہین جانی کیلئے عاریت لیا وہان پوہنچ کر گھوڑا تہک گیا کہ چلنی سے رہ گیا کسی کو سونپ دیا اور اپنی موت سے مرگیا ضمان نہوگا ۔
مادہ (۸۲۵) ودیعت جب مالک طلب کری فوراً دیدی اگر بے عذر روک رکہا اور ہلاک ہوی یا قیمت گہٹ گئے ضمان دیگا ۔
مادہ (۸۲۶) اگر کسی عاریت مین صراحتاً یا دلالتاً کچہ مدت مقرر تہے وقت انقضا مدت فوراً پوہنچانا لازم ہے مگر جو مدت کہ عادۃً ضرور ہے معاف ہے مثلاً ایک عورت نے فلان روز کی عصر تک کی لئی زیور لیا پس اوس دن کے عصر کے وقت پوہنچانا لازم ہوگا ۔ یا ایک عورت نے کسیکے گھر شادی مین پہننی کیلئے زیور لیا تو بعد ختم شادی زیور پوہنچانا لازم ہوگا ۔ مگر جو زمانہ کہ مالک کی گہر تک لیجانی کے لئے زیادہ ہوگا وہ معاف ہے ۔
مادہ (۸۲۷) اگر ایک شی اس غرض مستعار لی کہ فلان کام مین برتے جاوینگے اور وہ کام ہو چکا تو جبتک کہ عادت کی موافق واپس کی جاوے عاریت مثل ودیعت امانت رہی گئے اور اب نہ استعمال کر سکتا ہے اور نہ عادت سی زیادہ روک سکتا ہے اور اگر استعمال کریگا یا روک لیگا اور ہلاک ہوجایگی تو ضمان دیگا ۔
مادہ (۸۲۸) مستیعر خود پوہنچا دی یا اپنے امین کی ہاتہہ پوہنچا دسے اور اگر کسے

اوسکا ہبہ کیدے اور تلف ہوئے تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۹) عاریت نفیس وقیمتی شل جواہر خود مالک کی ہاتھ مین پونہچانا چاہیے اور اسکے سوا اوسب چیزونکا پونہچادینا اوس جاسے کہ عادت کے موافق ہو یا مالک کی خادم کے پاس پونہچادینا ہے مثلاً گہوڑا اصطبل مین پونہچادیا یا سائیس کو سونپدیا۔

مادہ (۸۳۰) عاریت پونہچانی مین جو خرچ ہوگا مستعیر کی ذمہ ہے۔

مادہ (۸۳۱) درخت لگانے کیلئے اور مکان بنانی کیلئے زمین عاریت لی سکتی ہے اور جب مالک مانگے تو واپس دیگا اور درخت اوکہاڑیگا یا مکان توڑیگا اور عاریت کرلئے اگر مدت مقرر ہوئی تہی اور مالک نے مدت سے پہلے تقاضا کیا اور مستعیر کولاچار درخت اوکہاڑنا اور مکان خالی کرنا پڑا تو مالک سے اسطرح ضمان دلائینگے کہ آج اس بناو اور درخت کی کیا قیمت ہے اور مدت پر اگر اوکہاڑاجاتا تو کیا قیمت ہوتی تو ان مین جو فرق ہوگا تو وہ دلائینگے مثلاً آج اوکڑا ہوا درخت بارہ روپیہ کا ہے اور بعد مدت کی بیس روپیہ کا ہوتا تو اٹہہ روپیہ زمین والا مستعیر کو دیگا۔

مادہ (۸۳۲) اگر کہیتی کیواسطے زمین لے گئے اور مدت مقرر ہو یا نہو جب تک کہ کہیتی کٹ نلیوے تب تک مالک زمین نلے سکیگا۔

کتاب ہفتم ہبہ کا بیان اسمین ایکمقدمہ اور دو باب ہین مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو ہبہ سے متعلق ہین۔

مادہ (۸۳۳) کسیکو بےعوض مال دیڈالنا اور اوسکا مالک کردینا ہبہ ہے ہبہ کرنے والیکو واہب کہتے ہین اور جسکو دیا ہے موہوب لہ ہے اور جو مال دیا ہے موہوب ہے اتہاب ہبہ قبول کرتا ہے۔

مادہ (۸۳۴) کسیکو اکراماً یعنے بلحاظ اوسکے بزرگی کے دینا ہبہ ہے۔

مادہ (۸۳۵) ثواب کیلئے دینا صدقہ ہے۔

مادہ (۸۳۶) کسے چیز کا اجازت دیدینا اباحت ہے مثلاً یہہ کہدینا کہ یہہ کہانا کہا ڈیلئے تو یہہ مباح کردینا ہے۔

باب اول عقد ہبہ کے بیان مین اور اسمین دو فصل ہین فصل اول
ہبہ کے رکن اور قبضہ کے بیان مین ؁

مادہ (۸۳۷) ہبہ ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے اور قبضہ کے ساتھہ پورا ہوتا ہے -

مادہ (۸۳۸) جو الفاظ کہ مفت مالک کرنے کے معنی مین بولی جاتے ہین انکا استعمال کرنا ہبہ کا ایجاب ہے مثلاً کہا کہ مین نے تجکو اکرام کیا اور ہبہ کیا یا ہدیہ دیا یا اپنے عورت کو کہا کہ یہہ بالی یا زیور رکھ لے یا پہن لے -

مادہ (۸۳۹) ہبہ تعاطی سے بہی منعقد ہوتا ہے -

مادہ (۸۴۰) ہبہ دینا اور قبضہ کر لینا ہبہ مین اور صدقہ مین ایجاب و قبول ہے -

مادہ (۸۴۱) قبضہ کرنا بجائے قبول کے ہے یعنی جیسا بیع مین قبول ہے ویسا ہبہ مین قبضہ ہے مثلاً مجلس ہبہ مین ایجاب کے بعد موہوب پر قبضہ کر لیا ہبہ صحیح ہوا اگو یہہ نکہا کہ مین نے قبول کیا -

مادہ (۸۴۲) قبضہ کے لئے اجازت بصراحت یا بدلالت ضرور ہے -

مادہ (۸۴۳) واہب کا ایجاب دلالۃً قبضہ کے لئے اذن ہے اور اذن صراحۃً یہہ ہے کہ واہب کہے کہ یہہ مال لے لے کہ یہہ مال تجکو مین ہبہ کر چکا ہون جبکہ مجلس ہبہ مین مال موجود ہے اور اگر موجود نہو تو یہہ کہدینا کہ فلان مال مین نے تجکو ہبہ کیا جا کر لے لے حکم صریح ہے (یہہ امر صحیح نہین ہے یعنی مال مجلس ہبہ مین موجود نہو اور جہان ہو وہان جا کر قبضہ کر لے تو ہبہ صحیح نہوگا -

مادہ (۸۴۴) اگر قبضہ کے لئے اجازت صریح ہوئے تو مجلس مین اور بعد مجلس کے قبضہ صحیح ہے صرف مجلس ہبہ مین قبضہ صحیح ہوگا نہ بعد مجلس جیسا مثال سے ظاہر ہے) اور اجازت دلالۃً قبضہ کے لئے مجلس ہبہ مین معتبر ہے نہ بعد مجلس مثلاً کہا کہ یہہ مال مین نے تجکو ہبہ کیا اوس نے مجلس مین قبضہ کیا صحیح ہے اور مجلس کے بعد صحیح نہین ہے - اور اگر کہا کہ مین نے مال جو فلان جای موجود ہے تجکو ہبہ کیا اور یہہ نہ کہا کہ وہان جا کر لے لے اور وہ گیا لے لیا صحیح نہوگا -

مادہ (۸۴۵) مشتری قبضہ کرنے سے پہلے مبیع ہبہ کر سکتا ہے

مادہ (۸۴۶) مالک مال اوس شخص کو مال ہبہ کرے کہ جسکے قبضہ مین ہے تو ہبہ پورا ہوجاتا ہے کچہ حاجت دوبارہ قبضہ کے نہین ہے -

مادہ (۸۴۷) مدیون کو دین ہبہ کردینا صحیح ہے دین اوسکے ذمہ سے ساقط ہوجائیگا یہہ ابرا ہے -

مادہ (۸۴۸) اگر ایک کو کہا کہ میرا قرضہ فلان پر ہے مین نے تجکو ہبہ کیا جا کہ لے لے وہ گیا اور لے لیا ہبہ صحیح اور پورا ہوگیا -

مادہ (۸۴۹) قبضہ سے پہلے واہب یا موہوب لہ مرگیا تو ہبہ باطل ہے

مادہ (۸۵۰) اپنی بڑے بیٹے کو جو عاقل اور بالغ ہے ہبہ کردیا تو قبضہ دینا ضرور ہے -

مادہ (۸۵۱) جس شخص کے پاس چھوٹا بچہ ہے کہ وہ اسکا وصی یا مربی ہے کہ اوسنے اپنے گود مین لیکر پرورش کیا ہے جسکے پاس کچہ ودیعت ہے اگر ایسا آدمی بچہ کو ہبہ کرے تو صرف ایجاب سے ہبہ ہوجائیگا حاجت قبول اور قبضہ کے نہین ہے اس فقرہ کے اد الذی کان ودیعۃ عندہ یہ معنی درست نہین ہوسکتے ہین اور ترجمہ جو مین نے کیا اس سے بہتر اور ترجمہ نہین ہوسکتا ہے گو درست معلوم نہین ہوتا ہے -

مادہ (۸۵۲) اگر کوئی اور شخص بچہ کے لئے ہبہ کرے تو ولی یا مربی کا قبول و قبضہ ضرور ہے -

مادہ (۸۵۳) اگر بچہ صاحب تمیز ہے تو اوسیکا قبضہ کافی ہے گو اوسکا کوئی ولی بہی موجود ہو -

مادہ (۸۵۴) ہبہ مضاف یعنے یہہ کہنا کہ ماہ آیندہ کے شروع پر مین نے ہبہ کیا صحیح نہین ہے -

مادہ (۸۵۵) ہبہ بشرط عوض یعنے یہہ کہنا کہ مین نے اس شرط پر ہبہ کیا کہ فلان مال بعوض مجکو دینا یا دین جو مجہپر آتا ہے ادا کرادینا اگر موہوب لہ یہہ شرط ادا کرے تو ہبہ صحیح ہے ورنہ ہبہ سے واہب رجوع کریگا یا اس شرط پر ہبہ کے کہ میرے موت تک میرے پرورشس کرتا رہے تو

جب تک کہ موہوب لہ یہ شرط بجا لاتا رہیگا ہبہ صحیح ہوگا واہب کو حق رجوع نہین ہے اگر واہب کو اس ہبہ سے ندامت ہو اور رجوع کرنا چاہے تو کچہ فایدہ نہوگا ۔

فصل ثانی ہبہ کے شرطونکا بیان

مادہ (۸۵۶) موہوب کا ہبہ کے وقت موجود ہونا شرط ہے اسیلئے وہ پہل جو اب لگیگا یا وہ بچہ کہ اب پیدا ہوگا ہبہ نہین ہوسکتا ہے ۔

مادہ (۸۵۷) اپنا مال ہبہ کرسکتا ہے نہ غیر کا اسلئے غیر کا مال ہبہ کرنا صحیح نہین ہے اگر کیا اور مالک نے اجازت دی تو صحیح ہوگا ورنہ نہین ۔

مادہ (۸۵۸) مال معلوم اور معین ہبہ کرنا صحیح ہے اگر یہ کہا کہ اپنے مال مین سے کچہ ہبہ کیا یا ان دو گہوڑون مین سے ایک گہوڑا ہبہ کیا صحیح ہوگا اور اگر یہ کہا کہ ان دو گہوڑون مین سے جو تو چاہے سلے لے اوسنے مجلس ہبہ مین ایک کو پسند کرکے قبضہ کیا ہبہ صحیح ہوگیا ورنہ بعد مجلس کے صحیح نہوگا ۔

مادہ (۸۵۹) واہب عاقل بالغ ہو مجنون اور لڑکے اور مغلوب الحواس کا ہبہ صحیح نہین ہے پر ان کے لئے کوئے ہبہ کرے تو صحیح ہے ۔

مادہ (۸۶۰) ہبہ مین واہب کے رضامندی شرط ہے اگر جبراً یا اکراہا ہبہ کیا تو صحیح نہوگا ۔

باب دوم ہبہ کے احکام اسمین دو فصل ہین فصل اول ہبہ سے رجوع کا بیان

مادہ (۸۶۱) موہوب لہ موہوب کا قبضہ کرنے سے مالک ہوتا ہے ۔

مادہ (۸۶۲) اگر قبضہ نہین ہوا ہے تو واہب بے رضامندے موہوب لہ کے ہبہ سے رجوع کرسکتا ہے ۔

مادہ (۸۶۳) ایجاب کے بعد واہب موہوب لہ کو قبضہ سے اگر منع کرے تو یہ رجوع ہے ۔

مادہ (۸۶۴) واہب اپنے ہبہ سے اور اپنے ہدیہ سے تو رجوع کرسکتا ہے اگر موہوب لہ راضی ہووے اور اگر راضی نہووے تو حاکم کے یہان نالش کرے

وہ فسخ کرسکتا ہے اگر کوئی مانع نہو گا جسکا ذکر آگے آتا ہے۔

مادہ (۸۶۵) اگر واہب نے بے حکم حاکم یا بے رضامندی موہوب لہ کے شی موہوب واپس لے تو غاصب ہوگا اسلیئے اگر اوسکے پاس تلف ہوگئی تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۶۶) اپنے اصول (باپ دادا وغیرہ) یا اپنے فروع کو (یعنے بیٹا پوتا وغیرہ) یا اپنے بھائی یا اپنے بہن کو یا اونکے اولاد کو یا اپنے چچا یا اپنے پھوپھی کو ہبہ کیا تو رجوع نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۸۶۷) زوج نے زوجہ کو ہبہ کیا یا زوجہ نے زوج کو ہبہ کیا جب تک کہ زوجیت قایم ہے اور قبضہ ہے ہوگیا ہے ہبہ سے رجوع نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۸۶۸) اگر واہب کو موہوب لہ نے یا کسی اور نے ہبہ کے عوض کچھ دیدیا اور اوسنے قبضہ ہے کرلیا تو رجوع نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۸۶۹) اگر موہوب مین ایسے زیادتی ہوگئے ہے کہ اوس سے متصل ہے مثلاً موہوب لہ نے زمین پر مکان بنایا یا درخت لگائے یا حیوان کے پرورش کی کہ اوس سے اوسکو فربہے اور تازگی آ ائے یا ایسا کام کیا کہ نام بدل گیا مثلاً گیہون کا آٹا ہوگیا واہب رجوع نہین کرسکتا ہے اور زیادہ منفصل مین رجوع ہوسکتے ہے یعنے جب تک گھوڑی کو حمل ہو رجوع نہوگی کہ یہہ زیادتی متصل ہے اور جب بچہ پیدا ہوگیا تو اب زیادتی منفصل ہوگئ گھوڑی واپس ہوسکتی ہے اور بچہ موہوب لہ کا ہے

مادہ (۸۷۰) موہوب لہ نے موہوب بیچدیا یا کسی اور کو ہبہ کرکے اوسکے قبضہ مین کردیا تو اب واہب رجوع نہین کرسکتا ہے۔

مادہ (۸۷۱) شے موہوب خرچ ہوگئی تو رجوع کا محل باقی نرہا۔

مادہ (۸۷۲) واہب مرگیا تو اوسکے وارث کو موہوب لہ سے موہوب واپس لینا جایز نہین ہے اور موہوب لہ مرگیا تو واہب اوسکے وارث سے موہوب واپس نہین لے سکتا ہے۔

مادہ (۸۷۳) قرض خواہ نے اپنا قرض مدیون کو ہبہ کردیا تو اب رجوع کا حق نہین رہا مادہ (۵۱) اور مادہ (۸۴۸) ملاحظہ ہو۔

مادہ (۸۷۴) جبصدقہ دیدیا اوسپر فقیر کا قبضہ ہوگیا تو اوس سے رجوع نہین ہوسکتا ہے

مادہ (۵۷۵) اگر کہانے کی چیزین مباح کر دین تو فقط کہانا جایز ہے نہ تصرف مالکانہ کسے اور کو ہبہ کرے یا بیچ ڈالے اور مالک اوسکی قیمت نہین لے سکتا ہے خلاف باغ مین سے کچہ انگور مباح کر دے اور کہالے گئے تو مالک قیمت نلیگا ۔

مادہ (۵۷۶) ختنہ کی یا نکاح کی تقریب سے جو ہدیہ بہیجا جاتا ہے وہ اوسکا ہے جسکی نام پر بہیجا گیا ہے مثلاً ختنہ والے کے نام پر جو بہیجا گیا ہے وہ اوسکا ہے اور دولہا اور دولہن کے نام پر جو آیا ہے وہ اونکا ہے اور ماباپ کے نام پر جو آیا ہے وہ اونکا ہے اگر کسی کا نام معلوم ہووے اور دریافت بہی نہین کر سکتی ہین تو اوس مین عرف اور رواج بلدہ کا معتبر ہے ۔

فصل دوم مریض کی ہبہ کا بیان

مادہ (۵۷۷) اگر کسی کا کوئی وارث نہو اور وہ اپنا سب مال کسی کو ہبہ کر دے تو صحیح ہے اور بیت المال کے داروغہ کو اوسپر تعرض اور مداخلت نہین ہے ۔

مادہ (۵۷۸) زوجہ نے زوج کو یا زوج نے زوجہ کو اپنا سب مال ہبہ کر دیا اور کوئی اوسکا وارث نہین ہے صحیح ہی اور بیت المال کے داروغہ کو کچہہ حق مداخلت نہین ہے ۔

مادہ (۵۷۹) اگر اپنے مرض موت مین ایک وارث کو ہبہ کیا اور اوسکے موت کے بعد اور وارثون نے جایز رکہا تو صحیح ہوگا اور اگر اجنبی کو ہبہ کر دیا اور قبضہ بہی دیدیا اور ثلث المال ہو یا کم ہو تو ہبہ صحیح ہے اور اگر ثلث مال سے زاید ہے تو مقدار زاید وارث واپس لے گا ۔

مادہ (۵۸۰) جس شخص کا ترکہ دین مین گہرا ہوا ہے اوسنے اپنے وارث کو یا غیر کو ہبہ کیا اور قبضہ کر دیا اور مر گیا قرضخواہ کو اختیار ہے کہ اوسکا سب مال اپنے قرض مین تقسیم کر لین ۔

کتاب ہشتم غصب اور تلف کرنے کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین مقدمہ جو اصطلاحات کہ غصب اور اتلاف سے متعلق ہین

مادہ (۵۸۱) کسی کا مال بے اجازت لینا غصب ہے لینے والا غاصب ہے اور مال

مغصوب ہے اور مالک مغصوب منہ ہے۔

مادہ (۸۸۲) ایکبار مع بناء اور درختون کے زمین کی قیمت کیجاوی اور ایک بار فقط زمین کی قیمت کیجاوے تو جو اسمین فرق ہے وہ قیمت درختون کی اور بناء کی حالت قیام مین تصور ہوگے۔

مادہ (۸۸۳) مکان کی قیمت وہ ہے جو قیمت اوسکی حالت قیام مین ہے۔

مادہ (۸۸۴) اور جب اوسکو اوکہاڑلین تو جو قیمت کہ اب ہوگی وہ قیمت اوسکی حالت قلع کی ہے درخت ہو یا بناء ہو۔

مادہ (۸۸۵) ایک چیز کی قیمت اگر اوس وقت آنکین کہ وہ قابل اوکہاڑنے کے ہے تو پہلے وہ قیمت دیکھین کہ اگر اوکہڑی ہوتی تو کیا قیمت لی ہوتی اور پہر اوسمیں سے اجرت اوسکے اوکہاڑنے کی مجرا دیکر جو باقی رہے وہ قیمت متصور ہوگی۔

مادہ (۸۸۶) زمین کی اجرت قبل زراعت دیکھی جاوے اور بعد زراعت بہے آنکی جاوے جو اون مین فرق ہو وہ زمین کی قیمت مین نقصان ہے۔

مادہ (۸۸۷) اتلاف مباشرۃ وہ ہے کہ کسی چیز کو خود تلف کردی اور کرنے والا فاعل مباشر ہے و متلف ہے۔

مادہ (۸۸۸) اتلاف تسبب وہ ہے کہ تلف کا سبب ہو یعنے ایک ایسا کام کیا کہ جس سے عادۃً تلف ہونا متصور ہے تو وہ شخص تسبب ہوگا مثلاً قندیل کی رسی کاٹ دی اور گرگئی اور توٹ گئی تو رسی کاٹنے کا فاعل مباشر ہے اور قندیل توڑنے کا فاعل متسبب اور ایسے ہی اگر گھی کا برتن پھوڑ دیا اور گھی تلف ہوا تو ظرف کا متلف فاعل مباشر ہے اور گھی کا متلف فاعل متسبب ہے۔

مادہ (۸۸۹) جس ضرر کے وقوع کا گمان ہو اوسکے دفع کرنے مین پیش قدمی کرنا آگے وہ لی ہے

باب اول غصب کے بیان مین اسمین تین فصل ہین فصل اول غصب کے احکام

مادہ (۸۹۰) مال مغصوب جس جگہہ غصب کیا تہا بعینہ وہین واپس پونچا دینا لازم ہے اگر مالک نے کسی اور شہر مین غاصب کو پکڑا اور شئے مغصوب ہے اوسکے پاس ہے چاہے اوسی جگہہ لے لیوے یا چاہے کہ جہان غصب ہوا تہا وہان

پونہچا دے اور اوسکا خرچ غاصب کے ذمہ ہے ۔
مادہ (۸۹۱) غاصب مال کا ضامن ہے مال کو خرچ کیا یا اوسکے تعدی سے یا بے
تعدی ہلاک ہوا ضمان دیگا اگر قیمتی ہے تو اوسے دیکہینگے کہ جبدن غصب کیا اور
جہان غصب کیا اوسکی کیا قیمت تہی وہ دلا دینگے اگر مثلی ہے تو مثل دلا دینگے ۔
مادہ (۸۹۲) غاصب نے شی مغصوب وہین پونہچا دی کہ جہان لی تہی تو بری ہوگیا ۔
مادہ (۸۹۳) غاصب نے اگر ایسی طرح سے مغصوب مالک کے سامنے رکہدے کہ وہ
اوسکے قبضہ کرنے پر قادر رہے تو گویا مغصوب پونہچ چکا گو قبضہ حقیقت مین نہو اور
اگر شے مغصوب تلف ہوی اور اوسنے ایسے طرح قیمت مالک کے سامنے رکہدی تو
جب تک کہ قیمت پر حقیقت مین قبضہ نکرلے غاصب بری نہوگا ۔
مادہ (۸۹۴) غاصب نے ایسی جگہہ پونہچا دیا کہ وہان خوف تلف ہے تو مالک کو
اختیار ہے کہ قبول نکرے اور غاصب اس صورت مین ضمان سے بری نہوگا ۔
مادہ (۸۹۵) اگر غاصب نے قیمت دیدی اور مالک نے نہ لی تو غاصب حاکم
کے پاس رجوع کرے کہ وہ دلوا دیگا ۔
مادہ (۸۹۶) اگر مالک لڑکا با تمیز ہے کہ حفاظت کرسکتا ہے غاصب نے اوسکا
مال حاضر کر دیا تو صحیح ہے اور جو بے تمیز ہے کہ حفاظت نہین کرسکتا ہے تو ادای
غصب صحیح نہوگا ۔
مادہ (۸۹۷) اگر پہل غصب کیا کہ وہ متغیر ہوگیا مثلاً خشک ہوگیا تو مالک چاہے
وہ لے لیوے چاہے ضمان لیوے ۔
مادہ (۸۹۸) اگر غاصب نے شے مغصوب مین کچہہ اپنا مال زیادہ کیا تو مالک کو
اختیار ہے کہ قیمت زیادتی کے دیکر اپنا مال لیوے یا اپنے مال کا ضمان لیوے
مثلاً غاصب نے کپڑا رنگوایا تو مالک چاہے قیمت رنگوائی کی دیکر اپنا کپڑا رنگا
ہوا لے لیوے یا چاہے تو اپنے کپڑے کا ضمان لیوے ۔
مادہ (۸۹۹) اگر مغصوب کو ایسا تغیر کر دیا کہ نام بدل گیا مثلاً گیہون کا
آٹا پیسوا لیا تو فقط گیہون لیگا اور آٹا غاصب کا ہے ایسے ہی کسی کے گیہون
بوے تو گیہون کا ضمان مالک لیگا اور کہیتی غاصب کی ہے +

مادہ (۹۰۰) لہٰذا زمانہ غصب مین شی مغصوب کے نرخ اور قیمت مین فرق تہا تو مالک کو یہہ اختیار نہین ہے کہ نرخ قبول نکرے اور خواہ مخواہ وہی قیمت لیوے جو یوم غصب تہی مگر اسکے استعمال سے جو نقصان آیا ہے وہ بے شک لیوے گا۔ مثلاً گھوڑا اوسکی سوار ہونے سے ضیعف اور دُبلا ہوگیا اور مالک کو واپس کیا تو اوسکی قیمت مین جو غصب کے وقت تہی نقصان آیا وہ بھی دیگا اور ایسا ہے اگر کپڑا پہٹ گیا اور ربع سے کم قیمت اسمین کم ہوگی تو کپڑا دیگا اور یہہ نقصان بہی دیگا اور اگر ربع یا ربع سے زیادہ ہے مالک چاہے تو اپنا مال اور نقصان قیمت لیوی یا مال غاصب کو دیکر اوسکی قیمت لیلوے۔

مادہ (۹۰۱) جو کام ایسا ہے کہ مثل غصب مالک کے تصرف کو زایل کرتا ہے۔ تو وہ بہی غصب متصور ہوگا مثلاً مالک نے اپنی ودیعت واپس مانگی اور مستودع نے ودیعت کا انکار کیا تو مستودع غاصب ہوگا اگر بعد انکار بے تعدی ودیعت تلف ہوگی ضمان دیگا۔

مادہ (۹۰۲) ایک شخص کی زمین ہے اور اوسپر چمن ایک پہاڑ کے نیچے ہے اور اوسکی قیمت ایکہزار درہم ہے اور ایک شخص کا چمن پہاڑ کے اوپر ہے اوسکی قیمت پانچ سو درہم ہے اتفاقاً پہاڑ کے اوپر کے پہتر مع چمن کے ڈہلک کر نیچے کے چمن پر گرے اور نیچے کا چمن اوسمین دب گیا اور مالک کا اوسپر سے بے قصد قبضہ جاتا رہا سو بڑی قیمت والا یعنے نیچے چمن کا مالک چہوٹی قیمت والے کو یعنے اوپر چمن والیکو قیمت دیکر آپ اوسکا بہی مالک ہوجائیگا اسیطرح پچاس روپیہ کا ایک موتی پانچ آنہ والی مرغی نگل گئی تو موتی والا مرغی کی قیمت دیکر مرغی لے لیگا۔

دیکہو مادہ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ -

مادہ (۹۰۳) مال مغصوب مین سے جو چیزین حالت غصب مین پیدا اور زیادہ ہوتی رہین وہ مالک کی ہین اگر غاصب نے خرچ لیا تو ضمان دیگا مثلاً جانور نے غاصب کے پاس بچہ دیا تو بچہ اور اوسکا دودہ مالک کا ہے یا باغ سے پہل غاصب کے قبضہ مین لگے اور تلف ہوگئے تو ضمان دیگا اور ایسے ہی شہد کا مال جو کسی نے مع مکہی کے غصب کرلیا تو مالک مال مع شہد کے جو اوسکے پاس پیدا ہوا تھا واپس لے گا۔

مادہ (۹۰۴) کسی کے باغ میں جو شہد کی مکھی نے محال باندہا تو شہد باغ والے ہی کا ہے اگر کوئی مکھی پکڑے اور محال توڑ ڈالے ضمان دیگا ۔

فصل دوم زمین کی غصب کا بیان

مادہ (۹۰۵) اگر حویلی غصب کی ہے تو لازم ہے کہ بجنسہ واپس کردی اور اسمین کچہ نقصان اور تغیر نکرے اور اوسکی استعمال سے اگر اسمین کچہ نقصان آگیا ہے تو نقصان بہے دیگا مثلاً اس نے حویلی مین سے ایک کوٹھری ڈہادی یا اسکے رہنے سے گر گئی تو جو نقصان قیمت مین حویلی کے آیا وہ دیگا ایسی ہی اسنے آگ جلائے کہ گہر جلگیا تو وہ قیمت حویلی کی دیگا جو ثابت حویلی کی قیمت آنکی جاوگی ۔

مادہ (۹۰۶) زمین غصب کرکے مکان بنایا یا درخت لگائے غاصب کو حکم ہوگا کہ اپنا مکان یا اپنے درخت اوکہاڑلے اور زمین دیدے اور اگر درخت یا مکان کے اوکہاڑنے سے زمین کو نقصان اور ضرر ہوتا ہے تو مالک اوکہڑے ہوے درخت اور مکان کی قیمت دیکر اپنے زمین لے لیگا اگر زمین کی قیمت کم ہے اور درخت اور مکان کی قیمت زیادہ ہے اور بخیال کسی امر شرعی کے زمین پر درخت لگائے یا مکان بنایا تو اوسکو اختیار رہے کہ زمین کی قیمت دیدی اور زمین کا مالک ہوجاوے مثلاً اسنے ایک قطعہ زمین پر جو اسکے باپ کے قبضہ مین تہا بخیال وراثت درخت لگائی اور پہر اوسکا اصل مالک پیدا ہوا تو زمین کی قیمت دیکر زمین لے سکتا ہے ۔

مادہ (۹۰۷) ایسی ہی کسی کی زمین مین اگر زراعت کی تو زراعت سے جو نقصان قیمت ہوا وہ بہے دیگا اور زمین بہی دیگا اگر زمین مشترک مین زراعت کی تو جسقدر کہ شریک کا حصہ ہے اوسقدر کا نقصان قیمت دیگا جو زراعت سے نقصان ہوا ہے ۔

مادہ (۹۰۸) اگر کسی کی زمین پر طبابت لگائے تو زمین کے سوا بعوض کار طبابت اکچہ نہین دلا مینگے یہہ ترجمہ نسخہ قدیمہ کا ہے کیونکہ اوسمین نطس کا لفظ ہے اور نطس عالم اور طبیب کو کہتے ہین ۔ مگر نسخہ جدیدہ کا مطلب یہہ ہے کہ زمین غصب مین ہل چلایا کہ در زمین مالک نے لیلے تو غاصب ہل چلانے کے اجرت مالک سے نہ لے سکیگا ۔

مادہ (۹۰۹) اگر کسی کی زمین پر اپنا اسباب رکھدیا تو اپنا اسباب اوٹھانے اور زمین خالی مالک کو دیدے۔

فصل سوم غاصب سے جو کوئی غصب کرلے اوسکا حکم

مادہ (۹۱۰) جب غاصب سے کسی نے مال مغصوب غصب کرلیا تو وہ بہی غاصب ہے اسی لئے جب مال مغصوب تلف ہوگیا یا اس نے تلف کیا تو مالک اگر چاہے غاصب اول سے ضمان لیلیوے یا غاصب ثانی سے یا کچہ ضمان اول سے لیوے اور کچہ ثانی سے لیوے اگر اول سے ضمان لیا گیا تو وہ ثانی سے لے سکیگا اور اگر ثانی سے لیا تو وہ اول سے نہ لے سکے گا۔

مادہ (۹۱۱) اگر ثانی نے اول کو مال واپس کردیا تو صرف وہی بری ہوا اور اگر اصل مالک کو دیا تو دونو بری ہوگئے اول بھی اور ثانی بہی۔

باب دوم اتلاف کا بیان اسمین چار فصل ہین فصل اول مباشرۃ اتلاف کا بیان

مادہ (۹۱۲) ایک شخص نے کسی کا مال اوسکے یا اوسکے امین کے ہاتہہ مین قصداً یلابے قصد تلف کردیا ضمان دیگا یا غاصب کے ہاتہہ مین تلف کردیا تو مالک کو اختیار ہے چاہے غاصب سے ضمان لیوے یا متلف سے مگر غاصب متلف سے زر ضمان واپس لے گا نہ متلف غاصب سے۔

مادہ (۹۱۳) ایک شخص پہسل گیا اور دوسرے کی چیز پر گر پڑا اور تلف کردی ضمان دیگا۔

مادہ (۹۱۴) اگر اپنا مال جانکر کسی کا مال تلف کیا ضمان دیگا۔

مادہ (۹۱۵) اگر کسی کا کپڑا پکڑ کر کہینچا اور پہاڑ ڈالا ضمان دیگا اور اگر کسی کا کپڑا پکڑا اور مالک نے کہینچا اور پہٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا ایک شخص کسی کے دامن پر بیٹہہ گیا اور وہ بے خبر کہڑا ہوا کہ کپڑا پہٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا۔

مادہ (۹۱۶) ایک لڑکے نے کسی کا مال تلف کردیا اوسکی مال مین سے ضمان دلائینگے اگر اوسکے پاس کچہ مال نہین ہے تو اوسکا ولی ضمان نہ دیگا اور جب وہ لڑکا تونگر ہوگا اوسوقت ضمان دیگا۔

مادہ (۹۱۷) اگر کسی کے مال مین ایسا کام کیا کہ اوسکی قیمت کم ہو گئی تو نقصان قیمت دیگا ۔

مادہ (۹۱۸) ایک شخص نے کسی کا مکان سرا ڈہا دیا یا کسی کے دوکان کرا دے تو اوسکو اختیار ہے کہ عملہ ٹوٹا ہوا توڑنے والے کو دیدی اور بنے ہوی مکان کی قیمت لے لیوے اور یا عملہ لیوے اور دیکھین کہ اوسکی قیمت قیام کی حالت مین کیا تہی اور اب ٹوٹنے مین کیا ہے سو جو فرق ان دونو مین ہے وہ بہی لیگا اور اگر غاصب نے ویسا ہے مکان بنا دیا کہ جیسا پہلے تہا تو بری ہو گیا ۔

مادہ (۹۱۹) محلہ مین جو آگ لگی اسلیئے اسی نے کسی کا گہر بے اوسکی اجازت کے گرادیا کہ جل نہ جاوے اور آگ وہین بجہہ گئی اگر حکومت والون کی حکم سے ڈہایا تہا تو ضمان نہ دیگا ورنہ ضمان دیگا ۔

مادہ (۹۲۰) کسی کے باغ کے درخت کاٹ ڈالے مالک اگر چاہے تو درخت اوسکو دیکر اوس سے قیمت سر سبز درخت کی لیلے یا درخت بہی لے اور دیکہے کہ سر سبز درخت کی قیمت کیا تہی اور اب کیا قیمت ہے جو فرق ان دونو مین ہو وہ لیلے مثلاً باغچہ کی قیمت مع درختون کے دس ہزار روپیہ تہی اور بے درختون کے پانچ ہزار روپیہ قیمت تہی اور کٹے ہوے درختون کی دو ہزار روپیہ قیمت تہی مالک چاہے تو درخت چہوڑ دے اور پانچ ہزار روپیہ لیلے یا درخت لیکر تین ہزار روپیہ اور لیلے ۔

مادہ (۹۲۱) مظلوم کو یہ حق نہین ہے کہ ظالم پر اتنا ہے ظلم کرے مثلاً زید نے عمر کے برتن اسلیئے توڑ دی کہ عمر نے اوسکے برتن توڑے تہے تو دونو ایک دوسرے کو ضمان دینگے یا زید نے عمر کے برتن اسلیئے توڑ دی کہ وہ بہی ٹے مین سے ہے اور بنی ٹے مین سے بکر نے اسکے برتن توڑے ہتے تو دونو ضمان دین کے اور ایسے ہے اگر ایک شخص نے دہوکہ مین آکر کہوٹے درہم لئے تو جایز نہین ہے کہ دوسریکو بہے وہ ہے دیدے ۔

فصل ثانی اتلاف کی تسبب کے بیان مین

مادہ (۹۲۲) اگر کسے نے کسی کا مال تسبباً تلف کیا یا اوسکی قیمت کم کر دے یعنے ایسا کام کیا کہ تلف مال کا یا نقصان قیمت کا سبب ہوا تو ضمان دیگا مثلاً

ایک شخص کا کپڑا ایک نے کر کھینچا اس کنا کشی مین اوسپر جو چیز تھے گر کے اور تلف ہو گئی یا عیب دار ہو گئی تو کپڑا پکڑنے والا ضمان دیگا یا پانی روک دیا تو کھیت یا باغچہ سوکھ گیا یا کم قیمت ہو گیا یا اتنا پانی چھوڑا کہ کھیت یا باغچہ ڈوب گیا اور تلف ہو گیا ضمان دیگا یا اصطبل کا دروازہ کھولدیا گھوڑے بھاگ گئے اور ضائع ہو گئے یا پنجرہ کی کہڑکی کھولدی اور جانور اوڑ گیا ضمان دیگا۔

مادہ (۹۲۳) اگر کسی کا گھوڑا کسی سے ڈر کے بہاگ گیا اور ضایع ہو گیا ضمان نہ دیگا مگر جب اسنے خود اوسے کو ڈرایا تو ضمان ہوگا یا شکاری کی بندوق کی آواز سے گھوڑا ڈرا اور کہل گیا اور بہاگا اور اس بہاگنے سے گر پڑا اور اوسکا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا تلف ہو گیا ضمان نہین آتا ہے اگر شکاری نے ڈرانیکے لئے عمداً بندوق چہوڑے تو ضمان دیگا دیکہو۔

مادہ (۹۲۴) فعل تسبیب مین تعدی شرط ہے جو ابھی ذکر ہوا یعنے تسبب ضرر مین جب ضمان آتا ہے کہ کوئی کام بے وجہ ایسا کرے جو ضرر کے لئے تسبب ہو مثلاً راہ عام مین بے حکم حاکم کنوا کھودا اور اوسمین کسی کا گھوڑا گر گیا اور مر گیا ضمان دیگا اگر اپنے ملک مین کنوا کھودا اور اوسمین گھوڑا گرا اور مرا تو ضمان نہین آئیگا۔

مادہ (۹۲۵) ایک شخص مرتکب ایک فعل کا ہوا جو تسبب تلف ہو سکتا ہے پر اثنی مین دوسرا مباشر فعل تلف کا ہوا تو ضمان مباشر پر آئیگا دیکہو۔ (۹۰)

فصل سوم جو چیزین کہ راہ عام مین حادث ہووین

مادہ (۹۲۶) ہر شخص کو راہ عام مین حق مرور ہی مگر اس شرط پر کہ کسیکو اوس سے ضرر نہ پہنچے اور سب محفوظ اور سلامت رہین اسی لئے اگر حمال کے سر پر سے کچھ چیز گری اور کسی کا مال تلف کر دیا تو حمال ضمان دیگا اور ایسی ہی لوہار کی دوکان مین سے لوہا کوٹتے ہوے چنگاری کسی راہ رو پر جا پڑے اور اوسکے کپڑے جل گئے تو لوہار کپڑون کا ضمان دیگا۔

مادہ (۹۲۷) راہ عام مین کسی کو بیٹھنے کا یا کچھ رکہنے کا یا فی چیز بنانیکا بے حکم حاکم حق نہین ہے اور بے حکم جو یہہ کام کریگا تو جو ضرر کہ اس سے پیدا ہوگا اوسکا ضمان دیگا ایسے ہی اگر راہ عام مین کسی نے پتہر ڈالے اور یا اسباب عمارت لاکر ڈالا اور

کسی کا گھوڑا اوس سے ٹھوکر کھا کر گرا اور مرا ضمان دیگا یا راہ عام مین مثلاً بیل ڈالدیا کہ اوس سے گھوڑا کسی کا پھسل کر گر گیا اور مر گیا ضمان دیگا -

مادہ (۹۲۸) اگر کسی کی دیوار گر گئی کہ اوس سے کسی کو ضرر پہونچا ضمان ہوگا پر جب دیوار گرنے کے لئے جھک گئی تھی اور دیوار والے کو ایسے شخص نے آگاہ کر دیا کہ اونکو تقدم کا حق حاصل ہے کہ اپنی دیوار اوتارے کیونکہ وہ کہنے کو ہے اور اوس پر اتنا وقت گزر گیا کہ اس مین اگر وہ اوتارنا تو اوتار سکتا تھا اس صورت مین ضمان دیگا اور تقدیم اور تنبیہ کا حق اسیکو ہے کہ جسکے گھر پر دیوار جھوکے ہوی ہے کسی اور کو اور راہ خاص مین حق تقدیم اور تنبیہ اوسکو ہے کہ جو اس راہ مین گزرتے ہین (اطلاع کے لئے پیش قدمی کرنا تقدم ہے انکو) اور راہ عام مین ہر شخص کو حق تنبیہ حاصل ہے -

فصل چہارم حیوان کے جنایت یعنے ضرر پہونچانیکے بیان مین

مادہ (۹۲۹) کسی کے گھوڑے سے جو کسی کو ضرر پہونچا تو گھوڑے والا ضمان ندیگا دیکھو مادہ ۹۴ پر جب کہ گھوڑے والا دیکھہ رہا ہے کہ گھوڑا کسی کا ضرر کر رہا ہے اور اوسکو نہین روکتا ہے ضمان دیگا اور اگر بیل والے اور کتے والے کو اہل تقدم یعنے محلہ اور کا نون والون نے کہا کہ اپنے بیل اور کتے کی حفاظت کر اوسنے نکی اور کسے کو بیل نے سینگ مارا یا کتے نے کسی کو کاٹ لیا ضمان دیگا -

مادہ (۹۳۰) گھوڑے والے کی ملک مین گھوڑا اپنے اگلے ہاتون سے یا دم سے یا لات سے کسیکا ضرر کرے تو ضمان نہوگا وہ اوسپر سوار ہو یا ہو -

مادہ (۹۳۱) جب کسی کی اجازت سے اوسکے ملک مین گھوڑا چھوڑ دیا تو - جو کچھ ضرر کہ گھوڑے نے کیا اوسکا ضمان نہوگا کہ گویا یہ اوسی کی گھوڑی سے اوسیکے ملک مین ہوا ہے اور اگر بے اجازت چھوڑ دیا تو مالک سکے ضرر کا ضمان دیگا خواہ اوسپر سوار ہو یا پیچھے سے ہانکتا ہو یا آگے سے کھینچتا ہو یا اسوقت موجود ہو یا نہو اور جو گھوڑا خود ہی چھوٹ گیا اور کسی کی ملک مین گھس گیا اور ضرر پہونچایا تو کسے پر ضمان نہین ہے -

مادہ (۹۳۲) ہر شخص کو اپنے گھوڑے پر سوار ہوکے راہ عام مین جانیکا

حق حاصل ہے اسی لئے اگر کوئی نقصان گہوڑے سے کسی کو پونہچا کہ اوس سے بچنا
ممکن نہ تہا ضمان نہین ہے مثلاً گہوڑے کے چلنے سے غبار اوٹہا یا مٹی اوڑی کہ کسی کے
کپڑون پر پڑی یا لات کسی کو مارے یا اگلا پاؤں مارا اور ضرر پونہچا ضمان نہوگا مگر
سبب سوار ہو تو ان سب باتون سے سوار پر ضمان ہوگا ۔

مادہ (۹۳۳) کہینچنے والا اور ہانکنے والا سوار کا حکم رکہتا ہے جس سے سوار پر
ضمان ہوگا اوس سے ان پر بہی ہوگا ۔

مادہ (۹۳۴) کسی کو حق نہین ہے کہ راہ عام مین اپنا گہوڑا کہڑا کرے یا باندہ
دے اسلیئے اگر راہ عام مین باندہا یا کہڑا کیا اور کسی کو اوسکی لات سے یا اور
طرح پر ضرر پونہچا تو گہوڑے والا ضمان دیگا اور جو جگہہ گہوڑے کے باندہنے
یا کہڑا رکہنے کی مقرر ہے اوس مین یہ حکم نہین ہے ۔

مادہ (۹۳۵) جس نے اپنا گہوڑا بالکل ڈور کہول کر راہ عام مین چہوڑ دیا تو وہ
اوسکے ضرر کا ہر طرح ضمان دیگا ۔

مادہ (۹۳۶) ایک شخص گہوڑی پر سوار تہا گہوڑے نے اپنی لات سے یا اگلے
پاؤن سے کسی چیز کو روند ڈالا تو راکب کو مباشر کہین گے بہرحال ضمان دیگا خواہ
وہ گہوڑے کا مالک ہو یا نہو ۔

مادہ (۹۳۷) اگر گہوڑا ایسا سرکش ہے کہ سوار اوسکو روک نہین سکتا ہے
تو اوسکے ضرر سے کچہہ ضمان نہ آویگا ۔

مادہ (۹۳۸) ایک شخص نے اپنے طویلہ مین اپنا گہوڑا باندہا اور وہین دوسرے
نے بہی بے اجازت مالک کے اپنا گہوڑا باندہ دیا اب اس طویلہ والے گہوڑے
نے اوس گہوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان نہین ہے اور اگر اوس گہوڑی نے
اس طویلہ والے گہوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان آویگا ۔

مادہ (۹۳۹) ایسی جائے مین اپنے اپنے گہوڑے باندہے کہ انکو اوس جائے
مین باندہنے کا حق ہے پہر وہ تو چہوٹ گئے اور ایک نے ایک کو ہلاک کر دیا تو
ضمان نہین ہے مثلاً ایک گہر مین دو شریک ہین اونہون نے اپنے اپنے گہوڑے
باندہ دیئے ۔

مادہ (۹۴۰) ایک شخص نے پہلے اپنا گھوڑا ایسے جگہہ باندہا کہ اوسکو وہان حق نہ تہا اور پہر کسی اورنے بہی اوسی جگہہ باندہا اور اوسکو بہی حق باندہنے کا نہ تہا اور اب پہلے گھوڑے نے دوسرے کو ہلاک کردیا تو کچہہ ضمان نہین ہے اور اگر دوسرے نے پہلے کو ہلاک کردیا تو ضمان آویگا ۔

کتاب نہم حجر اور اکراہ اور شفعہ کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ اسمین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین کہ حجر اور اکراہ اور شفعہ سے متعلق ہین ⁂

مادہ (۹۴۱) کسی شخص کو اوسکی تصرف قولی سے روکنا حجر ہے اور جسکو روکا گیا ہے محجور کہتے ہین ۔

مادہ (۹۴۲) اور جب حجر اوٹہا لیا گیا اور اوسکو تصرف کی اجازت دی گئی اوسکو ماذون کہتے ہین اور اجازت دینے کو اذن کہتے ہین ۔

مادہ (۹۴۳) جو لڑکا ایسا تمیز ہو کہ بیع اور شرا کی معنی نہ جانتا ہو یعنے یہہ نہ جانتا ہو کہ بیع کرنے سے اپنی ملک جاتی رہتی ہے اور شرا یعنے خرید نے سے ملک پیدا ہوتی ہے اور غبن فاحش مین مثلا بجاے دنش روپیہ کے پانچ روپیہ کا دہوکا کہاوے اور غبن یسیر مین تمیز نہو اوسکو غیر ممیز کہتے ہین اور جو یہہ جانتا ہو اوسکو صبی ممیز کہتے ہین ۔

مادہ (۹۴۴) مجنون دو قسم ہے ایک مطبق کہ اوسکو ہر وقت جنون رہتا ہے اور غیر مطبق وہ ہے کہ کبہی مجنون ہو اور کبہی افاقہ ہو ۔

مادہ (۹۴۵) معتوہ وہ شخص ہے کہ اوسکے شعور مین خلل ہو کہ سمجہہ کم ہو اور کلام اوسکا لڑ بڑا ہو اور تدبیر اوسکے فاسد ہو ۔

مادہ (۹۴۶) سفیہ وہ شخص ہے کہ اپنا مال بے موقع خرچ کرے اور اپنے مصارف مین زیادتی کرے اور مال باسراف تلف کرے اور جو لوگ کہ لین دین مین اور سوداگری کے طریقہ مین اپنے بے وقوفی سے غافل ہین اونکو بہی سفیہ کہتے ہین ۔

مادہ (۹۴۷) رشید وہ شخص ہے کہ اپنے مال کی حفاظت پر پابند ہو اور

تبذیر سے محفوظ رہے ۔

مادہ (۹۴۸) کسی شخص پر جبر کرنا کہ ایسا کام بے رضامندی کا کہ ڈرانے سے کرے جو حق اور قابل کرنیکے ہو اکراہ کہتے ہین جس پر جبر ہوا ہے اوسکو مکرہ کہتے ہین بفتح را اور جبر کرنے والا مجبر ہے اور جو کام کیا گیا اوسکو مکرہ علیہ کہتے ہین اور جو خوف کہ اوسکو دلایا ہے اوسکو مکرہ بہ کہتے ہین ۔

مادہ (۹۴۹) اکراہ دو قسم ہے ایک اکراہ ملجی کہ ضرب شدید کے ساتھ ہو جسمین خوف تلف جان اور تلف عضو ہے اور دوم اکراہ غیر ملجی ہے کہ اوسمین ضرب اور قید سے صرف وکبہ اور رنج پیدا ہوتا ہے ۔

مادہ (۹۵۰) جس قیمت پر مشتری نے خریدا ہے اوسکو اوسی قیمت پر لینا شفعہ ہے ۔

مادہ (۹۵۱) صاحب حق شفعہ شفیع ہے ۔

مادہ (۹۵۲) جس زمین اور مکان کے ساتھ حق شفعہ متعلق ہو اوسکو مشفوع کہتے ہین ۔

مادہ (۹۵۳) مشفوع بہ وہ مکان یا زمین ہے کہ اوسکے مالک ہونے کے سبب سے مشفوع پر شفیع کو حق شفعہ حاصل ہوا ہے ۔

مادہ (۹۵۴) خلیط وہ شخص ہے کہ اوسکو اس زمین کے حقوق مین شرکت ہو یعنے جس نل مین سے ایک گہر مین پانی آتا ہے دوسرا بھی اسی نل مین سے پانی لیتا ہے اور جس راہ سے کہ اوسکی آمد و رفت ہے اوسی راہ سے دوسری کی بھی آمد و رفت ہے

مادہ (۹۵۵) جو پانی کہ چند آدمیون کے لئے مقرر ہوا ہو شرب خاص ہے اور جس نہر مین سے سب پانی پیتے ہین شرب خاص نہین ہے ۔

مادہ (۹۵۶) طریق خاص وہ ہے کہ ایک کوچہ سربستہ کے لئے ہو ۔

باب اول حجر کے مسایل اور اسمین چار فصل ہین فصل اول محجورین کے اقسام اور اونکے احکام

مادہ (۹۵۷) اصل یہ ہے کہ صغیر اور مجنون اور معتوہ محجور ہین ۔

مادہ (۹۵۸) حاکم کو اختیار ہے کہ سفیہ کو بھی حجر کرے ۔

مادہ (۹۵۹) حاکم کو اختیار ہے کہ قرض خواہون کی درخواست پر قرض دار کو بھی حجر کرے ۔

مادہ (۹۶۰) مجور وہ ہے ۔ لوگ جن کا بیان ہوا وسابقہ مین ذکر ہوا کہ اونکا تصرف قولی جایز نہوگا پر اونکا تصرف فعلی موجب ضمان ہے کہ کسی کا لڑکا نے تمیز نے جو کسی کا نقصان کر دیا۔ ضمان دیگا۔

مادہ (۹۶۱) سفیہ اور مدیون پر جو حاکم حجر کرے اوسکا سبب بیان ہونا چاہیے اور اوسکا اعلان ہونا چاہیے

مادہ (۹۶۲) حاکم جسپر حجر کرنا چاہے تو ضرور نہین ہے کہ وہ حاکم کے سامنے آوے اوسکی غیبت مین بھی حجر ہو سکتا ہے پر اوسکو خبر ہونا ضرور ہے جبتک اوسکو خبر نہو حجر ہونا صحیح نہین ہے اور اوسکے سب معاملہ اور اقرارات خبر ہونے تلک مقبول ہونگے ۔

مادہ (۹۶۳) فاسق پر بسبب فسق کے حجر نہین ہو سکتا ہے جبتک کہ اوسکا اسراف مال ثابت نہووے

مادہ (۹۶۴) بعضے آدمیون پر بسبب اوسکے عام ضرر رسانی کے حجر ہو سکتا ہے مثلاً طبیب جاہل کو اوسکے کام سے روکا جاتا ہے اور حجر تصرفات فعلی سے روکنے کو کہتے ہین ۔

مادہ (۹۶۵) سوداگرون اور حرفہ والون کو یہہ اختیار نہین کہ کسی یہہ کہین کہ اس کے سبب ہماری تجارت اور حرفہ مین خلل اور نقصان آتا ہے سوداگری اور حرفہ سے منع کروا دین ۔

فصل دوم صغیر اور مجنون اور معتوہ کے احکام

مادہ (۹۶۶) اگرچہ صغیر کا ولی اجازت دیدے تو بھی تصرفات قولی جائز نہین ہین ۔

مادہ (۹۶۷) جسمین صغیر ممیز کا نفع ہو اور جسمین اوسکا تصرف قولی جائز ہے اگرچہ ولی نے اذن ندیا ہو مثلاً ہدیہ اور ہبہ قبول کر لینا اور جسمین اوسکا ضرر ہو اوسمین اوسکا تصرف قولی جائز نہین ہے اگرچہ ولی اجازت بھی دے اور اذن بھی دے مثلاً کسی کو ہبہ کرے اور جس تصرف مین کہ نفع بھی ہے اور ضرر بھی ہے وہ ولی کی اجازت پر موقوف ہے یعنے ولی کو اختیار ہے کہ اوسمین فائدہ دیکھے تو جائز کرے ورنہ نہین مثلاً ایک لڑکی ممیز نے کچھہ مال بیچا تو یہہ بیع عقود متردوہ مین ہے اور ولی کی اجازت پر موقوف ہے گی اگرچہ ثمن سے زیادہ پر بیچا ہو (عقد متردوہ جسمین نفع اور نقصان دونون متصور ہون)

مادہ (۹۶۸) ولی کو یہہ مناسب ہے کہ صبی مال مین سے تہوڑا اوسکو تجارت کے لیئے دیدے اور اوسکا تجربہ کرتا ہے جب اوسکا رشد متحقق ہو دے تو باقی

مال اوسکو حواله کردے۔

مادہ (۹۶۹) اگر ولی اپنے قول مین اسطرح تکرار کرے که بیچو اور خرید و فروخت
اوسکو عقود مکرره کہتے ہین یا کہا که فلان مال بیچو اور فلان مال خریدو تو یہه خرید و فروخت
کی اجازت ہے کیونکه اس سے مقصود فائده لینا ہے اور اگر ولی نے لڑکی
کو ایک کام کے لیئے حکم دیا مثلاً کہا که بازار مین جاکر فلان چیز خرید لاؤ فلان
چیز بیچ لاؤ یا فلان چیز بیچ آؤ تو یہه اجازت نہین ہے بلکه وکیل کرنا ہے
اپنے کام کے بیچ ہے که یہه عادت جاری ہے۔

مادہ (۹۷۰) اذن کسی زمانه اور کسی مکان اور خاص بیع و شراء کے ساتهه
مقید اور مخصوص نہین ہوتا ہے مثلاً ولی نے صغیر کو حکم دیا که ایک دن یا ایک
مہینا تجارت کرو تو یہه حکم علی الاطلاق اور بالاستمرار ہوگا جب تک
که ولی اوسکو محجور نکرے اور ایسے ہی اگر کہا که فلان بازار مین یا فلان
اسباب کی تجارت کرتے رہو تو یہی عام اجازت ہے۔

مادہ (۹۷۱) جیسا اذن صراحتاً ہوتا ہے ویسا ہی دلالت ہوتا ہے مثلاً
ولی نے صغیر ممیز کو دیکہا که وه خرید و فروخت کرتا ہے اور چپ ہو گیا اور
منع نکیا اذن دلالت ہے۔

مادہ (۹۷۲) جب ولی کیطرف سے صغیر کو اجازت ہوگئی تو مثل بالغ کے
سب خصوصیات اذن مین داخل ہونگے اور اوسکے سب عقود بیع
و شراء معتبر ہونگے۔

مادہ (۹۷۳) ولی صغیر کو اذن دیکر پہر محجور کرسکتا ہے اور اذن باطل
ہوجاتا ہے گا اور شرط یہه ہے که اذن جیسا عام ہوا تہا که بازار والون نے
جان لیا تہا ویسا ہی حجر بہی عام ہووے که اکثر بازار والے ایسے جان
جائین نه یه که اپنے گہر مین دو تین آدمیون کے روبرو حجر کرلین۔

مادہ (۹۷۴) لڑکی کا ولی اول باپ ہے۔ دوم وه شخص که اس کے
باپ نے زندگی مین وصی مقرر کیا تہا۔ سوم وه شخص که اسکو اس
وصی نے وصی مقرر کیا۔ چوتہا دادا۔ پانچوان وه شخص که اوسکو دادا نے و

مقرر کیا ہو۔ چھٹا وہ شخص کہ اوسکو اوس وصی نے وصی مقرر کیا ہو۔ ساتوین قاضی یا جسکو قاضی نے وصی کیا۔ مگر بھائی اور چچا اور قرابت والے نہین مین مگر وصی ہو سکتے ہین۔

مادہ (٩٧٥) اگر ولی صغیر یا ممیز کو اذن ندیوے تو حاکم دیے سکتا ہے۔ بشرطیکہ صغیر کے حقمین مفید ہو۔ اور پھر ولی اوسکو حجر نہین کر سکتا ہے۔

مادہ (٩٧٦) ولی جب مر گیا تو اوس نے جو اذن دیا وہ بھی باطل ہو گیا مگر حاکم نے اگر اذن دیا تہا تو اوسکے مرنے سے اور موقوف ہونے سے اذن باطل ہوگا۔

مادہ (٩٧٧) جس حاکم نے اذن دیا تہا وہی حجر بھی کر سکتا ہے مگر اوسکے باپ یا باپ کے سوا اور ولی کو یہہ جائز نہین ہے کہ حاکم کے مرنے سے یا موقوف ہونے کے بعد حجر کر سکین۔

مادہ (٩٧٨) معتوہ صغیر ممیز کے حکم مین ہے۔

مادہ (٩٧٩) مجنون مطبق صغیر غیر ممیز کے حکم مین ہے۔

مادہ (٩٨٠) مجنون غیر مطبق بحالت افاقہ مین تصرف کرے وہ بمنزلہ عاقل کے ہے

مادہ (٩٨١) صغیر کے بالغ ہونے پر فوراً اوسکا مال ندیا جاوے بلکہ لازم ہے کہ آہستہ آہستہ تجربہ کیا جاوے اور جب اوسکا رشد ثابت ہولیوے تب دیوین۔

مادہ (٩٨٢) اگر صبی بالغ ہوا پر رشید نہین ہے تو اوسکا مال ندیا جاوے اور بدستور تصرف سے روکا جاوے جب تک کہ رشد ثابت نہو وے۔

مادہ (٩٨٣) وصی نے قبل ثبوت رشد صغیر کو مال سپرد کر دیا اور مال اوسکے تلف ہو گیا یا اوس نے خود تلف کیا تو وصی ضمان دیوے گا۔

مادہ (٩٨٤) صغیر کے بالغ ہونے پر تو اوسکا مال اوسکو دیا پہر اوسکے سفاہت ظاہر ہوئے حاکم اوسکو حجر کر سکتا ہے۔

مادہ (٩٨٥) جب لڑکے کو احتلام ہو یا اوسکی بیوی کو حمل رہے بالغ ہو جاتا یا لڑکی کو حیض آوے یا حمل رہے تو بالغ ہو جاتی ہے۔

مادہ (٩٨٦) لڑکا بارہ برس کے عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتا ہے لیکن لڑکی نو برس کی عمر سے

بالغ ہونا شروع ہوتی ہے اور دونو نہ سے برس کی تمامی پر بالغ ہو سکتے ہیں اگر لڑکا بارہ برس کا ہو گیا اور بالغ نہوا تو مراہق ہے جب تک بالغ ہووین اور لڑکی نو برس کی ہو گئی اور بالغ نہوئی تو مراہقہ ہے جب تک کہ بالغہ ہو وے ۔

مادہ (٩٨٧) جو سال بلوغ کو پونہچا اور بلوغ کی کوئی علامت ظاہر نہین ہوئی تو وہ حکمی بالغ شمار ہوگا

مادہ (٩٨٨) جو لڑکا کہ شرعی سن بلوغ کو نہین پونہچا اور بالغ ہونیکا دعوے کیا تو اوسکا دعوے قبول نہوگا۔

مادہ (٩٨٩) اگر مراہق اور مراہقہ حاکم کے روبرو بالغ ہونیکا اقرار کرین اور اونکا ظاہر حال اور جثہ ایسا نہین ہے کہ بلوغ پر دلالت کرے تو نابالغ تصور ہونگے اور انکا اقرار معتبر نہوگا۔ اور اگر اونکا جثہ اور ظاہر حال ویسے بالغ ہونے پر دلالت کرے ہے اونکا اقرار مقبول اور اونکے تصرفات معتبر ہونگے اور اوسکے بعد اگر یہ کہتے ہیں کہ مین بالغ نہین تہا اور چاہتا ہے کہ جتنے تصرفات اور اقرار کیئے ہین وہ سب فسخ ہو جائین تو یہ دعوے اوسکا قابل التفات نہوگا۔

فصل سوم سفیہ محجور کے بیان مین

مادہ (٩٩٠) سفیہ محجور مثل صغیر ممیز کے ہے اوسکا ولی فقط حاکم ہے اور باپ یا دادا اونکے وصی اوسکے ولی نہین ہین ۔

مادہ (٩٩١) حجر سے پہلے سفیہ کے معاملات تو ایسی ہی ہین جیسے سب لوگون کے بعد حجر کے اوسکے

مادہ (٩٩٢) سفیہ کا اور اون لوگون کا نفقہ کہ اوسپر واجب ہے سفیہ کے مال مین سے دیا جاویگا۔

مادہ (٩٩٣) سفیہ کی بیع نافذ نہین ہے اگر حاکم اوس مین منفعت دیکہے تو جاری کر سکتا ہے ورنہ نہین ۔

مادہ (٩٩٤) سفیہ اگر کسی کے لئے اپنے اوپر قرض کا اقرار کرے صحیح نہین ہے یعنے حجر کے وقت جو مال موجود ہے یا اوسکے بعد جو زائد ہووے اوسمین اوسکا اقرار کسی کے لئے صحیح نہین ہے ۔

مادہ (٩٩٥) لوگون کے سب حقوق محجور کے مال مین پیدا ہوتے رہینگے ۔

مادہ ۹۹۶ سفیہ نے کسی سے کچھہ قرض لیکر اپنے نفقہ مین خرچ کیا حاکم بموجب اجازت بقدر اوسکے نفقہ کے اوسکے مال سے جایز رکھے گا اور زیادہ باطل کرے گا۔

مادہ ۹۹۷ سفیہ جب صلاحیت پیدا کرے تو حاکم اوسکا حجر اوٹھا دیگا۔

فصل چہارم مدیون مجحور کا بیان

مادہ ۹۹۸ اگر حاکم کو ثابت ہو کہ مدیون باوجود قدرت ادا دین مین دیر لگاتا ہے اور قرضخواہ چاہتے ہین کہ وہ اپنا مال بیچکر قرض ادا کرے تو حاکم اوسکا مال روک سکتا ہے اگر اپنا مال بیچکر ادا نکرے تو حاکم بیچکر ادا کر سکتا ہے پہلے وہ مال نکالے کہ اوسکے بیچنے سے ادائے دین آسان ہو مثلاً پہلے نقد دیگا پھر اسباب بیع کرکے دیگا اور پھر مکان اور زمین بیچ کر کے دیوے۔

مادہ ۹۹۹ مدیون مفلس وہ شخص ہے کہ اوسکا قرض اوسکے مال کے برابر ہو یا زیادہ اوسکے قرضخواہ اگر یہہ خوف کرین کہ یہہ اپنا مال تجارۃ مین برباد کر دیگا تو وہ حاکم سے یہہ درخواست کر سکتے ہین کہ اوسکو اوسکے مال مین تصرف کرنے سے یا کسی کیلئے اقرار کرنے سے منع کر دی اور حاکم اوسکا مال بیچکر قرض ادا کر دیگا پر بقدر ضرورت اوسکے کپڑے چھوڑ دیگا اگر اوسکا لباس بھاری قیمتی ہے اور ہلکی قیمت کا کپڑا بہی پہن سکتا ہے تو وہ لباس قیمتی بیچکر قرض مین دیگا اور اوسکے لئے ہلکی قیمت کے کپڑے بنا دیگا اور ایسا ہے اگر اوسکے بڑی حویلی ہے اور چہوٹے گہر مین سے رہ سکتا ہے اوسکو بیچکر موافق اوسکے حال کے گہر خرید دیگا باقی قرضہ مین دیگا۔

مادہ ۱۰۰۰ مدیون کے مال مین اوسکا اور اوسکے عیال وغیرہ کا نفقہ دیا جاویگا جب تک کہ وہ محجور ہے۔

مادہ ۱۰۰۱ مدیون کا وہی مال قرق ہو سکتا ہے جو حجر کے وقت اوسکے پاس ہے اور جو حجر کے بعد پیدا ہوگا وہ قرق نہوگا۔

مادہ ۱۰۰۲ ایسے باتون سے قرضخواہون کا حق زایل ہوتا ہے مثلاً اقرار یا بیع بقیمت کمتر یا ہبہ یا صدقہ ان سب مین حجر جاری ہوگا اسی لئے اوسکے سب تصرفات اوس مال مین جو حجر کے وقت موجود ہے اور اونسے قرضخواہون کا حق زایل ہوتا ہے معتبر نہین ہین اور جو مال کہ اسنے حجر کے بعد مال پیدا کیا ہے اوس مین اسکے تصرفات معتبر ہین مثلاً اسنے کچھہ اقرار کیا تو وقت حجر کے جو مال موجود ہین اوسمین جاری نہوگا پر اوسکا مطالبہ اوسپر رہیگا

جب جبر اوٹھہ جاسے گا تو ادا کرنا لازم ہوگا اور اسکا اقرار اس شرط پر بہی مقبول ہوگا کہ بعد جبر کے جو کمائی گا اوسمین سے ادا کرے گا۔

باب سوم اکراہ کا بیان

مادہ ۱۰۰۳ اکراہ اوس شخص کا معتبر ہے جو تہدید کے جاری کرنے پر قدرت رکہتا ہو اور جو شخص کہ اسکو قدرت تہدید کے اجرا کی نہو اوسکا اکراہ معتبر نہین ہے تہدید خوف دلانے کو کہتے ہین۔

مادہ ۱۰۰۴ اور یہہ شرط ہے کہ مکرہ کو گمان غالب پیدا ہووی کہ اگر مین یہہ کام نکرونگا تو مکرہ مجہہ پر وہ ضرر پونہچا دی گا کہ کہتا ہے۔

مادہ ۱۰۰۵ اجبر جس کام کے کرنیکو کہتاہے ضرور ہے کہ جبر یا جبر کے علاقہ والون کے سامنے مکرہ ادا کرے ورنہ اوسکی اور اوسکے علاقہ والے کے غیبت مین معتبر نہوگا کیونکہ جبریا اوسکا علاقہ دار اگر غائب ہوگیا تو گویا اوسکا اکراہ زایل ہوا اب جو اسنے وہ کام کیا تو اپنی خوشی سے کیا یعنے جبر نے یہہ کہا کہ یہہ مال اپنا بیچ ڈال اور چلا گیا اور پہر اوسنے بیچ ڈالا تو یہہ بیع صحیح ہوگی اور اکراہ معتبر نہوگا۔

مادہ ۱۰۰۶ ابسبب اکراہ کے ملجی ہو یا غیر ملجی بیع اور شرا اور اجارہ اور ہبہ اور صلح اور اقرار اور ابراء اور تاجیل دین اور شفعہ سے دست بردار ہونا یہہ سب معتبر نہین ہین مگر مکرہ نے اکراہ کے بعد یہہ سب جایز کرد تو جایز ہو جائینگے۔

مادہ ۱۰۰۷ اکراہ ملجی جیسا تصرف قولی مین معتبر ہے ویسا ہی تصرف فعلی مین معتبر ہے اور اکراہ غیر ملجی صرف تصرف قولی مین معتبر ہے نہ فعلی مین مثلاً ایکنے کہا کہ تو فلان کا مال تلف کردے ورنہ تجکو مار ڈالونگا یا تیرا کوئی عضو تلف کر دونگا تو یہہ اکراہ معتبر ہے اور جبر پر ضمان آوی گا اور اگر کہا کہ فلان کا تو مال تلف کردی ورنہ تجکو مارونگا یا قید کردونگا اوسنے ویسا ہی کر دیا تو معتبر نہوگا اور یہہ متلف ضمان دیگا۔

باب چہارم شفعہ کا بیان اسمین چار فصل ہین فصل اول شفعہ کی مراتب کی بیان مین

مادہ ۱۰۰۸ شفعہ کے اسباب تین ہین اول نفس مبیع مین شریک ہونا مثلاً دو شخص ایک حویلی کے وارث ہووین دوم حق مبیع مین خلیط ہونا مثلاً حق مرور خاص اور حق شرب خاص مثلاً ایسا باغیچہ بیچا گیا کہ اسمین اور اور باغیچون مین ایک ہی نل سے پانی دیا جاتا تا اور دونکی

ہمسایگی اسکی متصل ہو یا نہو اور اگر یہہ سب باغچہ نہر سے پانی لیتے ہین کہ اوسکا علی العموم پانی لیا جاتا ہی تو اونکو ایکدوسرے پر حق شفعہ نہین ہی یا محلا بہت گہر ایسے ہین کہ ان سبکے دروازہ راہ عام پر ہین تو اونکو ایک دوسرے پر حق شفعہ نہین ہے سوئم یہہ کہ ہمسایہ متصل ہو۔

مادہ ۱۰۰۹ اب سے زیادہ مستحق شفعہ شریک فی النفس المبیع ہی دوم خلیط فی حق المبیع ہی سوم ہمسایہ ملاصق یعنے اگر اول شفعہ کا طالب ہی تو اور دونکو حق شفعہ نہین ہی اور اگر ثانی طالب ہو تو ثالث کو حق شفعہ نہین ہے۔

مادہ ۱۰۱۰ اگر شریک فی النفس المبیع نہین ہی یا ہی پر شفعہ ترک کر دیا ہی تو دوم یعنے خلیط فی حق المبیع کو حق ہی اور اگر خلیط فی حق المبیع نہو یا دعوی ترک کری تو ہمسایہ ملاصق کو حق شفعہ ہی مثلاً ایکسنے حویلی میں اپنا حصہ شایع و مشترک بیچا تو دوسرا حصہ والا شفعۃً یہہ حصہ خرید یگا اور اگر یہہ نہو یا دعوی ترک کیا تو خلیط فی حق المبیع طریق خاص یا شرب خاص شفعہ لیگا یا یہہ ہی نہو یا دعوی شفعہ دست بردار ہو تو ہمسایہ ملاصق اور متصل کا حق ہے۔

مادہ ۱۰۱۱ اگر بالاخانہ ایک شخص کا ہی اور نیچے کا مکان ایک شخص کا ہی تو یہہ دونو آپسمین ہمسایہ ملاصق ہین۔

مادہ ۱۰۱۲ حویلی کی دیوارین جو شریک ہین وہ گویا حویلی مین شریک ہین اور اگر دیوارین تو شریک نہین ہین مگر ایک گہر کے بانسے دوسرے گہر کی دیوار تک پہلے ہوئے ہین تو یہہ دونو ہمسایہ ملاصق ہین نہ شریک اور نہ خلیط کیونکہ صرف بانسے کے سرے دوسرے کی دیوار پر پہنچنے سے شریک اور خلیط نہین ہوتا ہے۔

مادہ ۱۰۱۳ اگر ایک حویلی مین کئے شریک ہین ایکا نصف اور دوسرے کا حصہ چھٹا ہی اور ایک کا حصہ ثلث اب نصف حصہ والے نے اپنا حصہ بیچا تو یہہ دونو سدس اور ثلث والے برابر نصفاً نصفاً اوسکو خرید ینگے نہ یہہ کہ ثلث والا لیگا اور سدس والا سدس لیگا۔

مادہ ۱۰۱۴ اگر دو قسم خلیط موجود ہون ایک وہ کہ اس باغچہ مین جو چہوٹے نہر سے نل نکالکر پانی لیتا ہے اور ایک وہ کہ اس چہوٹے نہر سے پانی لیتا ہی تو جو نل والے ہین اونکو استحقاق شفعہ حاصل ہی بہ نسبت اون لوگون کے کہ اس چہوٹے نہر سے پانی لیتے ہین اور ایسی ہی اگر وہ باغچہ بیچا گیا کہ چہوٹے نہر سے پانی لیتا ہی تو نہر کے پانی لینے والے اور نل سے پانی لینے والے سب مستحق شفعہ ہونگے مثلاً ایک ایسا گہر بکا کہ اوسکا دروازہ ایک کوچہ غیر نافذہ مین ہی اور یہہ کوچہ دوسرے کوچہ غیر نافذہ مین سے نکلا ہے تو اس کوچہ والے کہ جسمین اوسکا دروازہ ہی شفیع ہونگے نہ اوپر کے کوچہ والے کہ جسمین سے وہ کوچہ نکلا ہی اور اگر اول کوچہ مین کہ جسمین سے یہہ کوچہ

بخلاف ہے کوئی گہر بکا تو یہہ کوچہ والے اور دوہ کوچہ والے سب مستحق شفعہ ہین ۔

مادہ ۱۰۱۵ ایک شخص نے اپنا باغچہ بیچا اور حق شرب نہین بیچا تو خلیط نے حق الشرب کو حق شفعہ نہین ہے اور ایسا ہی طریق خاص کا حکم ہے ۔

مادہ ۱۰۱۶ حق الشرب حق طریق پر مقدم ہے اگر ایک باغچہ ہے کہ اوسکا ایک شخص حق شرب مین خلیط ہی اور دوسرا حق الطریق مین خلیط ہے تو حق الشرب والا مستحق شفعہ ہی

فصل ثانی حق شفعہ کے شرطون کا بیان

مادہ ۱۰۱۷ شفعہ کے شرط یہہ ہے کہ مشفوع بہ ملک عقاری ہو ۔ یعنے زمین) اسی واسطے کشتی مین اور منقولات مین اور زمین وقفی اور نزولی مین شفعہ نہین ہوسکتا ہے ۔

مادہ ۱۰۱۸ شرط یہہ ہی کہ مشفوع بہ بہی ملک ہو اسی واسطے متولی زمین وقف شفیع نہوگا

مادہ ۱۰۱۹ زمین وقف اور زمین نزولی مین جو درخت لگائے گئے ہین اور مکانات جو بنائے گئے ہین وہ سب بمنزلہ منقولات کے ہین اسمین شفعہ جاری نہین ہے ۔

مادہ ۱۰۲۰ جب زمین مملوکہ مع اپنے درختون کے اور مکانات کے بیچی جائے تو درخت اور مکانات بہی شفعہ مین شامل ہونگے اور فقط محلہ اور درخت بیچے جائین تو شفعہ نہوگا

مادہ ۱۰۲۱ بدون عقد بیع کے شفعہ نہین ہوسکتا ہے ۔

مادہ ۱۰۲۲ ہبہ بشرط عوض بیع ہے مثلاً ایک شخص نے اس شرط کے ساتہہ اپنا گہر ہبہ کیا کہ اسکے عوض مین کچہہ دیگا تو یہہ بمنزلہ بیع کے ہے اسپر دعوی شفعہ قایم ہوگا) کیونکہ یہہ ہبہ ابتداء ہبہ ہے اور انتہا بیع ہے ۔

مادہ ۱۰۲۳ جو زمین بلا عوض کسی کو دیدیگئی اوسمین شفعہ نہین ہے مثلاً ہبہ بے عوض کیگئی یا وصیتاً یا وراثتاً دیگئی ۔

مادہ (۱۰۲۴) شرط یہہ ہے کہ شفیع بیع سے راضی نہو نہ صراحتاً نہ دلالتاً مثلاً بیع کا ذکر سنکر بولا کہ مناسب ہے تو اوسکا حق شفعہ ساقط ہوگیا اوسکو دعوے شفعہ نہین ہے اور ایسے ہی یہہ سنکر کہ زمین بک گئی مشتری کا سے خریدنے لگا یا کرایہ لینے لگا حق شفعہ ساقط ہوگیا اور ایسے ہی جب بایع کے طرف سے وکیل ہوکر زمین بکوا دی تو اب اوسکو حق شفعہ نہین ہے دیکھو مادہ ۱۰۰ ـ

مادہ (۱۰۲۵) شرط یہہ ہے کہ زر بدل مال معلوم المقدار ہو اسلئے جو زمین اسطرح دی گئی کہ اسکا بدل مال نہین ہے اسپر شفعہ نہین ہے مثلاً ایک حویلی حمامی کو اوسکے نہلانے کے عوض مین دی گئے تو محنت حمامی کے مال نہین ہے بلکہ یہہ قبیل منفعت و خدمت کی ہے جسکی عوض گھر دیا گیا ہے اسی لئے اوس حویلی پر جو مہر مقرر کر کے گئے شفعہ نہین ہے ـ

مادہ (۱۰۲۶) شرط شفعہ یہہ ہے کہ بایع کے ملک بیع سے زایل ہو جاوے اسلئے بیع فاسد مین جبتک کہ بایع کا حق استرداد ساقط نہو لے حق شفعہ نہین ہے اور بیع بشرط خیار مین اگر مشتری کو خیار ہے تو حق شفعہ ہوگا اور اگر بایع کو اختیار ہے جبتک کہ اوسکا حق خیار ساقط ہو حق شفعہ نہوگا اور خیار عیب اور خیار رویت شفعہ کا مانع نہین ہے ـ

مادہ (۱۰۲۷) جب کوئی زمین شرکا آپسمین تقسیم کرین تو حق شفعہ جاری نہین ہوسکتا ہے یعنے ہمسایہ کو حق شفعہ نہین ہے ـ

فصل ثالث طلب کا بیان

مادہ (۱۰۲۸) شفعہ کے اندر تین طرحکا مطالبہ ضرور ہے ایک طلب مواثبت دوسرا طلب تقریر و اشہاد تیسرا طلب خصومت و تملک ـ

مادہ (۱۰۲۹) شفیع پر لازم ہے کہ جس جلسہ مین بیع کے خبر سنی فوراً ایسا کلام کہے کہ طلب شفعہ پر دلالت ہو مثلاً کہے کہ مین اس بیع کا شفیع ہون اور شفعہ طلب کرتا ہون اسکو طلب مواثبت کہتے ہین =

مادہ (۱۰۳۰) شفیع پر بعد اس طلب مواثبت کے لازم ہے کہ گواہ کر لیوے اور طلب تقریر اسطرح پر کرے کہ بیع کے پاس جاکر دو گواہون کو یہہ کہے کہ فلان شخص نے یہہ زمین خریدی ہے یا مشتری سے جاکر کہے کہ تو نے یہہ زمین خریدی ہے یا بایع سے

کہ بیچ اوسکے قبضہ مین ہے گو تہستا اپنے زمین بہی ہے اور مین اوسکا شفیع ہون اور مین اوسکا شفعہ طلب کرتا تہا اور اب بہی شفعہ طلب کرتا ہون تم دونوگواہ رہنا اور اگر شفیع دور ہے طلب تقریر و اشہاد ممکن نہین ہے تو کسی کو وکیل کرکر لکہہ بہیجے اور اگر کسی وکیل کو نہ پاوے تو خط لکہہ بہیجے =

مادہ (۱۰۳۱) بعد اسکے طلب تقریر اور اشہاد کی لازم ہے کہ حاکم کے یہان نالش کری اسکو طلب خصومت و تملک کہتے ہین =

مادہ (۱۰۳۲) اگر شفیع طلب مواثبت مین کچہہ دیر لگائے مثلاً عقد بیع کی سننے کے وقت ایسے حالین تہا کہ اعراض پر دلالت کرتا ہے اور شفعہ اوسی مجلس مین طلب نکیا کہ اور کام مین لگا ہوا تہا یا کسی اور سے بحث کررہا تہا یا بے طلب شفعہ کے مجلس سے کہڑا ہوگیا حق شفعہ ساقط ہوگیا =

مادہ (۱۰۳۳) اگر طلب تقریر اور اشہاد کو اتنی مدت تک تاخیر کیا کہ اوسمین اوسکا طلب کرنا ممکن تہا بلکہ خط لکہنے مین بہی تاخیر کی حق شفعہ ساقط ہوگیا =

مادہ (۱۰۳۴) بعد طلب تقریر اور اشہاد کے طلب خصومت مین بے عذر شرعی ایک مہینے تک تاخیر کی حق شفعہ ساقط ہوا مثلاً کہین دور دراز سفر پر تہا =

مادہ (۱۰۳۵) محجورین کا ولی اونکے طرف سے حق شفعہ کا طالب ہوگا اگر صغیر کا ولی حق شفعہ نہ طلب کرے تو ساقط ہوگیا بعد بلوغ اوسکو حق شفعہ نہین ہے =

فصل چہارم شفعہ کے حکم کا بیان

مادہ (۱۰۳۶) شفیع مشفوع پر یا مشتری کے رضامندی سے یا حاکم کے حکم سے قبضہ کرلے تو مالک ہوجاتا ہے =

مادہ (۱۰۳۷) زمین کا شفعہ سے مالک ہونا بمنزلہ خریداری ابتدائی کے ہے اسلئے جتنے احکام ابتداء بیع و شرامین ثابت ہوتے ہین شفعہ مین بہی ہونگے مثلاً خیار عیب و خیار رویت =

مادہ (۱۰۳۸) شفیع مشفوع کا ابہی نہ برضامندی مشتری یا بحکم حاکم مالک نہ ہوا تہا [illegible] تو حق شفعہ وارثون کو نہ ہوگا =

مادہ (۱۰۳۹) شفیع نے بعد طلب مواثبت اور طلب تقریر اشہاد کے اپنا

پھر بیچڈالا کہ جس کے سبب سے اوس گھر پر جو بکا ہے شفیع ہوا تہا تو حق شفعہ باطل ہوگیا۔

مادہ (۱۰۴۰) اگر پہلے اس سے کہ بدعوی شفعہ ایک گھر کا مالک ہووے اوسکے متصل دوسرا گھر بک گیا تو اوسپر اوسکا حق شفعہ نہ ہوگا۔

مادہ (۱۰۴۱) شفعہ تجزی کے قابل نہین ہے اسیلئے شفیع کو یہہ حق نہین ہے کہ مبیع مین سے کچھہ لیوے اور کچھہ چھوڑ دیوے۔

مادہ (۱۰۴۲) کئی شفیع اگر ہون تو کسیکو یہہ جایز نہین ہے کہ اپنا شفعہ دوسرے کو ہبہ کردے اگر کریگا تو حق شفعہ ساقط ہوگا۔

مادہ (۱۰۴۳) اگر کئی شخص شفیع ہون اور ایک شخص نے قبل حکم حاکم اپنا شفعہ چھوڑ دیا تو شفیع ثانی سب مبیع بحق شفعہ لیگا اور اگر حاکم کے حکم کے بعد ترک کیا تو شفیع ثانی اوسکا حق نہین لے سکتا ہے۔

مادہ (۱۰۴۴) اگر مشتری نے مشفوع بصرف زر ذاتی کچھہ چیز زیادہ کی تو شفیع کو اختیار ہے چاہے چھوڑ دے چاہے قیمت اصل بنا کے اور قیمت زیادتی کے دیکر لیوے اور اگر مشتری نے کچھہ بنا کیا یا درخت لگاے تو شفیع چاہے ترک کرے یا قیمت بیع کے مع قیمت بنا اور درختون کے دیکر لیوے اور یہہ اختیار نہین ہے کہ مشتری کو کہے کہ تم اپنے درخت اور بنا اوکھاڑلو۔

کتاب دہم

شرکتون کا بیان اور اوسمین یکمقدمہ اور اٹھہ باب ہین

مقدمہ اصطلاحات فقہ کے بیان مین

مادہ (۱۰۴۵) باعتبار لغت کے کئی آدمیون کو یک چیز مین خصوصیت ہو جاوے تو یہہ شرکت ہے مگر عرف اور اصطلاح مین اوس عقد اور معاملہ کو کہتے ہین جو اس اختصاص کا سبب ہو اسیلئے شرکت دو قسم ہے۔

قسم اول شرکت ملک اور یہہ ملک کے اسباب سے حاصل ہوتی ہے مثلاً خریدنا یا ہبہ لینا۔

دوم شرکت عقد اور یہہ شریکون کے درمیان مین ایجاب و قبول ہوکر حاصل ہوتی ہے اور دونون قسمونکے تفصیل اونکے بابمین آویگی اور ان دو قسمون کے

سوا ایک شرکت اباحت ہے سے وہ یہہ ہے کہ ہر شخص کو صلاحیت اور قابلیت اس بات کی حاصل ہے کہ شے مباح پر اپنا قبضہ کر کر مالک ہو جاوے مثلاً کنوی کا پانی۔

مادہ (۱۰۴۶) قسمت تقسیم کر لینیکو کہتے ہین اور اسکے بابین اوسکا ذکر آئے گا۔

مادہ (۱۰۴۷) حایط دیوار کو کہتے ہین اور وہ لکڑ یا لوہے سے بنائی جاتی ہے اسکے جمع حیطان ہے (یہہ مخصوص اوس ملک مین ہوگا ورنہ دیوار مٹی اور اینٹ اور پتھر کی بھی بنتی ہے)۔

مادہ (۱۰۴۸) جو لوگ راہ عام مین گزرین اونکو مارّہ کہتے ہین۔

مادہ (۱۰۴۹) قنات تیغیح قافہ اوس نالے کو کہتے ہین جو زمین پر پانی بہنے کے واسطے بنائی جاتی ہے اسکے جمع قنوات ہے۔

مادہ (۱۰۵۰) مسنات میم مضموم اور سین مفتوح اور نون مشددہ وہ حدا ور دیوار ہے جو پانی کے شروع اور کنارن پر قایم کی جاوے اوسکی جمع مسنات ہے۔

مادہ (۱۰۵۱) احیا زمین کو آباد کرنا اور زراعت کے قابل کرنا ہے۔

مادہ (۱۰۵۲) پتھر وغیرہ کا زمین پر حدبندی کے واسطے رکہنا کہ اور اسپر قبضہ نہ کر سکے۔

مادہ (۱۰۵۳) انفاق مال خرچ کرنیکو کہتے ہین۔

مادہ (۱۰۵۴) نفقہ وہ دراہم اور سامان وغیرہ ہے کہ اپنے حوایج اور زندگے مین خرچ ہوتا ہے۔

مادہ (۱۰۵۵) تقبل کسے کام کا تعہد کرنا اور لازم کر لینا ہے۔

مادہ (۱۰۵۶) مفاوضان عقد مفاوضہ کے شریکون کو کہتے ہین۔

مادہ (۱۰۵۷) راس المال سرمایہ ہے۔

مادہ (۱۰۵۸) جو چیز کہ اپنے محنت سے حاصل کرین وہ ربح ہے۔

مادہ (۱۰۵۹) ابضاع کسیکو اپنا مال تجارت کے واسطے اس شرط پر دیا کہ فایدہ سب صاحب مال کا حق ہے راس المال بضاعت ہے اور دینے والے کو مبضع اور لینے والا مستبضع ہے۔

باب اوّل شرکت ملک کا بیان اس مین تین فصل ہین

فصل اول شرکت ملک کے تعریف اور تقسیم کا بیان ۔

ماده (۱۰۶۰) ایک چیز مین دو شخص یا زیادہ شریک ہون یعنے ایک چیز کئی آدمیون کے ایسے سبب سے ہو وسے جو ملک کا سبب ہے مثلاً کئے آدمیون نے ایک چیز کو ملکر خریدا یا ہبہ قبول کیا یا بوصیت لیا یا وارث ہوئے یا اونھون نے اپنا مال ملا دیا یا اونکی مال اسطرح مل گیا کہ اونمین تمیز نہین ہوسکتی ہے تو بہ سبب اوس مال مین حصہ دار شریک ہونگے ۔ ایسے ہی اگر دو آدمیون نے اپنا ذخیرہ ملا لیا یا اونکے گٹھریان پھٹ کر اونکین کا سب مال ملگیا تو بسبب ذخیرہ اور مال ملا ہوا اون کا مال مشترک ہوگیا ۔

ماده (۱۰۶۱) ایک آدمی کا ایک دینار اور ایک کے دو دینار آپسمین مل گئے کہ تمیز نہین ہوسکتے ہین اور اتفاقاً اوسمین سے دو کہو گئے تو ایک دینار ان دو کا مشترک ہوگا کہ دو دینار والا دو ثلث اور ایک دینار والا ایک ثلث کا اسمین مستحق ہے ۔

ماده (۱۰۶۲) مشترک الملک دو قسم ہے ایک اختیاری دوسرا جبری ۔

ماده (۱۰۶۳) شرکت اختیاری وہ ہے کہ اپنی قصد اور اختیار سے پیدا ہو وسے مثلاً خریدنا یا ہبہ لینا یا وصیت لینا یا اپنے مال جو جدا جدا تھے ملا لینا ۔

ماده (۱۰۶۴) شرکت جبریہ وہ ہے کہ بے ارادہ پیدا ہو وسے مثلاً کئے آدمی ایک مال کے وارث ہوئے یا کئے آدمیون کا مال بے ارادہ آپسمین مل گیا ۔

ماده (۱۰۶۵) کئے آدمیون کا ودیعت کو شریک ہوکر لینا شرکت اختیاری ہے اور آندہی سے کسی کا جبہ اوڑکر ایک گہر مین جا پڑا کہ جسمین کئے آدمی شریک ہین شرکت جبریہ ہے اور وہ سب مشترک اوسکے حفاظت کرینگے ۔

ماده (۱۰۶۶) پھر شرکت دو قسم ہے ایک شرکت عین دویم شرکت دین ۔

ماده (۱۰۶۷) شرکت عین اُسے مال موجود معین مین جو کئے مشترک ہون مثلاً ایک بکری مین کئے حصہ دار ہین یا ایک زیور مین ۔

ماده (۱۰۶۸) شرکت دین ۔ اُسکے ذمہ جو قرض ہے اوسمین کئی آدمی اپنے حصہ کے موافق شریک ہوکر قرضدار ہو جائین ۔

فصل دویم اعیان مشترکہ مین تصرف کیونکر ہوسکتا ہے ۔

ماده (۱۰۶۹) جب اپنے ملک مین مالک بالاستقلال تصرف کرسکتا ہے سب

شریک مال مشترک میں ایسے ہے باتفاق تصرف کرسکتے ہیں ۔
مادہ (۱۰۷۰) شریک حویلی مشترک میں ملکر رہ سکتے ہیں اگر ایک شریک کسی اجنبی کو اوسمیں لاوے تو اور شریک منع کرسکتے ہیں ۔
مادہ (۱۰۷۱) ملک مشترک میں ایک حصہ دار باجازت اور حصہ داروں کے بالاستقلال تصرف کرسکتا ہے بشرطیکہ اوروں کے حصہ میں نقصان اور ضرر نہ ہو ۔
مادہ (۱۰۷۲) ایک شریک دوسرے شریک پر جبر نہیں کرسکتا ہے کہ اپنا حصہ میرے ہاتھ بیچ یا میرا حصہ خرید لے مگر شئے مشترک ایسی ہے کہ تقسیم ہوسکتی ہے اور حصہ دار غائب ہے ہو وین تو تقسیم کرسکتے ہیں اور اگر تقسیم کے قابل نہیں ہے تو بنا پر استعمال ہوگا کہ باب ثانی میں اسکا ذکر ہوگا ۔
مادہ (۱۰۷۳) اموال مشترکہ کے منافع حصہ دار وئیں بقدر اونکے حصوں کے تقسیم ہونگے اگر ایک حصہ دار یہ کہے کہ اس جانور مشترک کا دودھ اپنے حصہ سے زیادہ لونگا یا اسکا بچہ مین لونگا تو صحیح نہیں ہے ۔
مادہ (۱۰۷۴) بچہ ماں کے تابع ہے مثلاً کسیکا سانڈ گھوڑا کسیکے گھوڑی پر پڑ گیا اور بچہ پیدا ہوا تو گھوڑی والیکا ہے اور کسیکا کبوتر کسیکے کبوتری سے جفتی کیا یا تو انڈے اور بچہ کبوتری والے کے ہیں ۔
مادہ (۱۰۷۵) ہر شریک دوسرے شریک کے حصہ مین اجنبی ہے اگر ایک دوسرے کا وکیل نہیں ہے تو ایک کو دوسرے کے حصہ مین بے اجازت تصرف جائز نہیں ہے مگر حویلی مشترک مین ہر شخص حصہ دار کو اپنے حصہ کا اختیار کامل حاصل ہے اور آمد و رفت کے راہ پر بھی اقتدار کامل ہے جو رہنے کے ساتھ متعلق ہے ۔ مثلاً مشترکہ گھوڑا ایک شریک نے بے اجازت دوسرے حصہ دار کے کرایہ یا عاریت دیا اور وہ کرایہ دار یا عاریت لینے والے کے پاس جاکر مرگیا تو وہ دوسرا حصہ دار اوس حصہ دار سے اپنے حصہ کا ضمان لیگا ۔ یا مدت تک باندھا رکھا استعمال مین جو لایا تو دبلا ہو کر قیمت گھٹ گئی تو دوسرے کیلئے ضمان نقصان قیمت دیگا اگر ایک حصہ دار حویلی مشترک مین بے اجازت مدت تک رہا تو گویا وہ اپنے ذاتی گھر مین رہا اور حصہ دار کرایہ اپنے حصہ کا نہ لے سکیگا ۔ اور اوسکے بے قدری سے اگر گھر جل جائیگا

تو ضمان نہ دیگا ۔

ماده (۱۰۷۶) اراضی مشترک مین ایک شریک نے زراعت کی تو دوسرا حصہ
دار محاصل مین سے اپنا حصہ نہ لے سکیگا جیسا بلدہ مین رواج ہے کہ کاشتکار ۔
مالک زمین کو محاصل مین سے یک ربع یا یک ثلث دیتا ہے مگر زراعت سے زمین
کی قیمت گہٹ گئی تو اپنے حصہ کے موافق نقصان قیمت کا ضمان لیگا ۔

ماده (۱۰۷۷) یک شریک نے مال شرکت کرایہ پر دیا تو دوسرے حصہ دار
کو بہی کرایہ مین حصہ دیگا ۔

ماده (۱۰۷۸) یک شریک دوسرے شریک کے غیبت مین اوسکے حصہ سے بہی
نفع لے سکتا ہے بشرطیکہ اوسکے رضامندی ہو کہ اسکا بیان آگے آتا ہے ۔

ماده (۱۰۷۹) شریک حاضر حصہ شریک غائب سے اسطرح نفع لے سکتا ہے
کہ اوسکو ضرر نہووے تو یہہ رضامندی پر دلالت کرتا ہے ۔

ماده (۱۰۸۰) اگر حصہ شریک غایب ایسا ہے کہ استعمال کے اختلاف سے مختلف
اور متغیر ہوتا ہے تو غائب کے رضامندی کا نہوگی ۔ اسی لئے مشترک لباس کا پہننا
اور مشترک گہوڑے پر سوار ہونا شریک کے غیبت مین جایز نہین ہے اور اون
چیزون مین کہ استعمال سے تغیر نہین ہوتا ہے اوسکے حصہ کا بہی استعمال جایز ہے ۔

ماده (۱۰۸۱) ایک حویلی جو نصفا نصف مشترک ہے اور استعمال سکونت
سے متغیر نہین ہوتی ہے اسلیئے یہہ بہی جایز ہے کہ ایک کے غیبت مین دوسرا چہہ
مہینے رہے اور چہہ مہینے چہوڑ دے یا باقی چہہ مہینے بہی رہے مگر جب کہ اوسکو
عیال بہت ہو تو اوسمین خوف تغیر ہے عدم رضامندی دلالتہ نہوگی تو رہنا جایز نہوگا ۔

ماده (۱۰۸۲) اگر حویلی مشترک تقسیم ہوکر حصہ الگ الگ ہوگئے تو ایک
حصہ دار دوسرے کے حصہ مین بے اجازت اوسکے غیبت مین نہین رہ سکتا ہے
پر حاکم غائب کے حصہ کو کرایہ دیکر زر کرایہ بحفاظت رکہے گا ۔

ماده (۱۰۸۳) مہایا قبل نالش جبکہ حکم حاکم نہین ہوسکتی ہے اگر ایک حصہ دار
حویلی مین بے اجازت مدت تک رہا تو دوسرے حصہ دار کو یہہ جایز نہین ہے کہ اپنے
حصہ کا کرایہ مانگے یا یہہ کہے کہ جیسا تو میرے حصہ مین مدت تک رہا ویسا ہی مین تیرے حصہ

حصہ مین رہو نگا کہ چاہین تو تقسیم کر سکتے ہین اگر تقسیم ہونیکے قابل ہے اور بعد تقسیم کے
مہایاۃ ہو تی ہے تو بھی غیبت مین شریک کے جسقدر ایک شریک تمام حویلی مین رہا اوتنی ہی مدت
تک وہ شریک اگر رہ سکتا ہے۔

مادہ (۱۰۸۴) ایک شریک نے جو حاضر ہے حویلی مشترک کرایہ دی اور زر کرایہ
مین سے اپنا حصہ لیا اور اوسکا حصہ محفوظ رکہا جایز ہے جب وہ حاضر ہوگا
اپنا حصہ لیگا۔

مادہ (۱۰۸۵) اراضی مشترکہ مین ایک شریک دوسری شریک کے غیبت مین
جب یہہ جانے کہ زراعت اراضی کیلئے سودمند ہے اور کچہہ ضرر نہوگا زراعت
کر سکتا ہے اور جب شریک آوے تو وہ بہی اتنی ہی مدت زراعت کریگا اور
یہہ جانے کہ ترک زراعت سودمند ہے اور قوت پیدا ہوتی ہے اور زراعت سے
نقصان ہوتا ہے تو اذن دلالتاً نہین ہے مگر شریک کل زمین مین زراعت نکریگا اور
اپنے حصہ مین کر سکتا ہے مثلاً اگر نصف کا حصہ دار رہا تو نصف حصہ زراعت کر سکتا
اور سال آیندہ مین بہی اسی نصف کو زراعت کریگا نہ یہہ کہ یکسال اس نصف کو زراعت
کیا تو دوسرے سال اوس دوسرے نصف کو زراعت کرے اور اسپر بہی
اگر کل زمین زراعت کرے تو جتنا ضرر اوس سے زمین کو پہونچا ہے وہ ضمان دیگا یہہ سب
امور جب ہین کہ شریک حاضر نے بلا اطلاع حاکم زراعت کی ہو تا عشر اور خراج
ضایع نہووے اور اوس وقت شریک دویم دعوی نقصان نکر سکیگا۔

مادہ (۱۰۸۶) باغ کا ایک شریک غائب ہوا تو دوسرا شریک کہ حاضر ہے اور
حصہ شریک غائب بیچکر محفوظ رکہہ سکتا ہے اپنا حصہ پہل کا لیگا اب اوس شریک
کو اختیار ہے کہ بیع کو جاری کرے اور ثمن لے لے یا بیع جایز نکرے
اور اوس سے اپنا ضمان حصہ لیوے۔

مادہ (۱۰۸۷) ایک کا حصہ دوسرے کے پاس ودیعت ہے اسلئے اگر شریک نے
اپنا سب مال مشترک کسیکے پاس بے اجازت ودیعت رکہا اور تلف ہوگیا
تو دوسرے کے حصہ کا ضمان دیگا دیکہو مادہ (۷۹۰)

مادہ (۱۰۸۸) ایک شریک اپنا حصہ شریک شائع کے ہاتہہ یا کسی اجنبی کے

یا تب بے اجازت شریک کے بیچ سکتا ہے دیکھو مادہ (۱۰۵۴) مگر اموال مخلوط مین حصہ مختلط اور مخلوط کو بے اجازت نہین بیچ سکتا ہے۔ اور بیان خلط و اختلاط فصل اول مین گزرا۔

مادہ (۱۰۸۹) ایک وارث نے زمین موروثے مین باجازت شرکاء بالغین اور وصی نابالغ کے تخم مشترکہ بویا تو محاصل سب مشترک ہوگا اور اگر اپنا ہی خواستے غلہ بویا تو خاص اسیکا ہوگا مگر اور وارثونکی زمین کا ضرر ہوا ہے اوسکا ضمان دیگا دیکھو مادہ (۹۰۷)

مادہ (۱۰۹۰) بے اجازت اور وارثون کے ایک وارث نے ترکہ مین سے کچھہ روپیے لیا اور تجارت کے اوسمین نقصان آیا تو یہہ نقصان اوسکے ذات پر ہوگا کہ جیسا نفع کلہے وہی مستحق ہوگا اور وارثون کو اوسمین حق نہوگا۔

فصل ثالث دیون مشترکہ کا بیان۔

مادہ (۱۰۹۱) دو آدمیون کا یا زیادہ کا دین ایک کے ذمہ ایک ہے سبب سے ہے تو وہ سب اوسمین مشترک ہونگی اور اگر سبب ایک نہین ہے تو دین مشترک نہین ہے جیسا آگے بیان آتا ہے۔

مادہ (۱۰۹۲) جیسا اشیاء مشترکہ مین سب وارث موافق حصونکے مشترک ہونے ہین ویسا ہی دین ہی اوسکے حصونکے موافق مشترک ہوگا جو کسیکے ذمہ ہے

مادہ (۱۰۹۳) ایک شخص نے کئی آدمیونکا مال تلف کیا اور اوسپر ضمان لازم آیا تو اسس ضمان مین سب شریک ہونگے۔

مادہ (۱۰۹۴) دو آدمیون نے اپنا مشترک ایک کو قرض دیا تو یہہ قرض دونون کا مشترک ہوگا جب ہر ایکنے جدا جدا قرض دیا تو یہہ قرض مشترک نہوگا بلکہ ہر شخص جدا جدا قرض خواہ رہیگا۔

مادہ (۱۰۹۵) اگر ایک ہے صفقہ مین ایک مال مشترک بیچا گیا اور تفصیل حصے کے مذکور نہوئی تو زرثمن سب کا مشترک ہوگا اور اگر ہر یک حصہ الگ الگ بیان ہوا کہ اوسکا یہہ حصہ ہے اور دوسرے کا اتنا حصہ ہے اور تیسری کا حصہ اتنی روپیہ سکہ خالص اور چوتہی کا حصہ اتنے روپیہ سکہ غیر خالص تو زرثمن مین

سب حصہ دار ہونگے بلکہ اپنے اپنے حصہ کے موافق سب قرض خواہ رہین گے۔

مادہ (۱۰۹۶) ایک نے اپنا گھوڑا اور دوسرے نے اپنی گھوڑی ایک ہے صفقہ مین ایک سے قیمت سے بیچے تو زر قیمت دونون کا مشترک ہوگا اور اگر ہر ایک نے اپنے اپنے قیمت جدا جدا بیان کر دے تو مشترک ہو نگی بلکہ ہر یک شخص اپنے اپنے قیمت کا جدا جدا طالب رہیگا۔

مادہ (۱۰۹۷) دو آدمیون نے جو کسی کے دین کے کفیل تہی اپنے مال مشترک مین سے اوسکا دین ادا کیا تو یہہ دونو مکفول عنہ پر مشترک طالب رہینگے۔

مادہ (۱۰۹۸) ایک آدمی نے دو شخصون کو کہا کہ میرا دین ادا کر دو اونہون نے اپنے مال مشترک مین سے دیدیا تو دونو اوس شخص پر مشترک طالب رہینگے۔ اور اگر ایک ایک نے اپنے پاس سے دین ادا کیا تو مشترک نہو نگی۔

مادہ (۱۰۹۹) دین جب مشترک نہو تو ہر یک اپنا اپنا دین علاحدہ طلب کریگا اور جو کوئی اپنا دین کہہ کر لیگا اوس مین دوسرے کو حق نہین ہے۔

مادہ (۱۱۰۰) اگر دین مشترک ایک شخص پر ہے تو ہر حصہ والا اپنا حصہ طلب کر سکتا ہے اور اگر ایک حصہ دار موجود نہو تو جو حصہ دار کہ موجود ہے حاکم کے پاس نالش کرکے اپنا حصہ مدیون سے لے سکتا ہے۔

مادہ (۱۱۰۱) دین مشترک مین سے جو حصہ دار وصول کریگا وہ اوس مین اورون کو بہی حصہ دیتا رہیگا نہ یہہ کہ خاص آپ ہے لیلیوے۔

مادہ (۱۱۰۲) اگر ایک قرض خواہ نے اپنا حصہ دین مشترک مین سے وصول کیا اور وہ اوسکے پاس تلف ہوگیا تو باقی حصہ والے اپنے اپنے حصہ کے موافق اوس سے ضمان لینگے مثلاً ہزار قرش دو شخصون کا دین مشترک نصفا نصف ہے ایک شخص نے پانچسو قرش وصول کرلئی اور اوسکے پاس تلف ہوگئے تو دوسرا حصہ دار اپنے حصہ کے اڑہائی سو قرش سے لیگا اور پانچسو باقی قرضدار پر مشترک قرض رہینگے۔

مادہ (۱۱۰۳) دین مشترک مین سے اپنے حصہ پر ایک حصہ والے نے مدیون سے ایک متاع خرید لے تو دوسرا حصہ دار اس متاع مین شریک ہوگا مگر دوسرا

حصہ دار بمقدار اپنے حصہ کے بابت قیمت متاع کے اوس سے ضمان لیگا اور اگر دونون متفق
ہوگئے کہ یہہ مال دونون مین مشترک رہے تو ہوسکتا ہے۔

مادہ (۱۱۰۴) دین مشترک کے ایک شریک نے مدیون سے کپڑا لیکر صلح کرلے تو اب
اسکو اختیار ہے کہ اپنی شریک کو ان کپڑون مین سے حصہ دیوے یا جو مدیون پر حق باقی
ہے اوسمین سے اوسکو حصہ دلوا دیوے۔

مادہ (۱۱۰۵) دین مشترک مین سے یک حصہ دار نے کل دین یا جزو دین وصول
کرلیا یا اپنے حصہ مین کچہہ مال خرید لیا یا مدیون نے کسی مال پر بمقدار اپنی حصہ کے صلح کی
تو دوسرے حصہ دار کو اختیار ہے کہ اسکے معاملہ کو جایز رکہے اور اپنا حصہ لیلیوے
جیسا ابہی بیان ہوا اور چاہی یہہ معاملہ جاری نہ رکہے اور اپنا حصہ لیلیوے اور
اگر مدیون کے پاس دین دینی کو نہ رہا تو یہہ دوسرا حصہ دار پہلے حصہ دار سے اپنی
حصہ کے موافق لیوے گا اور دوسرے حصہ دار نے اگر اوسکے معاملہ کو پہلے
جایز نہ رکہا تہا تو اب اوس سے اپنا حصہ وصول کرنا منع ہوگا۔

مادہ (۱۱۰۶) ایک حصہ دار نے اپنا حصہ مدیون سے وصول کیا اور بے
تعدی اسکے پاس سے تلف ہوگیا تو اپنی حصہ دار کو ضمان نہ دیگا کیونکہ فقط اپنا
حصہ لیا تہا اور باقی قرض شریک کا ہے۔

مادہ (۱۱۰۷) یک حصہ دار نے قرضدار کو اپنی یہان کسی کام کے لئے
بمقدار اپنی حصہ کے مزدوری پر لگایا تو اب شریک اپنی حصہ کے مقدار اسکی
اجرت مین سے ضمان لے گا۔

مادہ (۱۱۰۸) ایک شریک نے اپنی حصہ کی عوض مدیون سے کچہہ رہن لے لیا اور
رہن اوسکے پاس تلف ہوگیا تو اسکا شریک اپنی حصہ کے مقدار ضمان لیگا مثلاً
یک ہزار درہم نصفا نصف دونونکے مشترک تہے ایک شخص نے اپنی حصہ پر مدیون سے
رہن لے لیا اور ہلاک ہوگیا تو اسکا نصف دین ساقط ہوگیا دوسرا حصہ دار
اپنے حصہ کے اڑہائی سو درہم اس حصہ دار سے لیلیگا۔

مادہ (۱۱۰۹) یک قرض خواہ نے اپنی حصہ پر کسیکو مدیون سے کفیل لیا یا اپنے
حصہ کا کسی پر حوالہ کیا تو جتنا روپیہ کفیل سے یا حوالہ والے سے وصول کیا اوسمین

دوسرا حصہ دار بہی شریک ہوگا۔

مادہ (۱۱۱۰) ایک حصہ دار اپنا حصہ مدیون کو ہبہ کردے یا ابرا کردے تو اسکا ہبہ اور ابرا صحیح ہے اور اس سبب شریک کے حصہ کا ضامن نہوگا۔

مادہ (۱۱۱۱) ایک شریک نے اپنی مدیون کا مال تلف کردیا اور مدیون نے اپنے مال کی قیمت اوسکے حصہ دین مین سے پوری لے لے تو دوسرا شریک اپنے حصے کے موافق اوس سے لیگا لیکن اگر ایک کا قرض دین مشترک سے پہلے مدیون پر تہا تو مال تلف کا ضمان اوس دین مین سے ادا ہوکر دین مشترک تو اسکے شریک کو اختیار نہین ہے کہ اپنی حصہ کے موافق ضمان لے سکے۔

مادہ (۱۱۱۲) ایک قرض خواہ دین مشترک کے ادا کے لئے بے اجازت اوشریک کے مدت مقرر نہین کرسکتا ہے۔

لاحقہ

مادہ (۱۱۱۳) ایک شخص نے دو آدمیوں کے ہاتہہ اپنا کچہ مال بیچا تو وہ شخص ہے بمقدار اوسکی حصہ کے قیمت کا تقاضا کریگا اگر ایک دوسرے کی کفیل نہین ہے۔

باب دوم تقسیم کے بیان مین اس مین نو فصل ہین۔

فصل اوّل تقسیم کی تعریف اور تقسیم کا بیان۔

مادہ (۱۱۱۴) تقسیم حصہ مشترک کا مقرر کردینا یعنے ہر ہر حصہ کو کسے مقیاس کی ساتہہ مثل گز یا وزن یا کیل کے جدا کرنا ہے اسکو افراز کہتے ہین۔

مادہ (۱۱۱۵) تقسیم دو قسم ہے ایک یہہ کہ جتنی حصہ کہ ہر ہر فرد مین مشترک ہین انکو ایک ہی فرد مین جمع کرنا مثلاً تیس بکری مشترک کو تین دہائیوں مین تقسیم کرنا اسکو تقسیم جمع کہتے ہین۔ دوسری یہہ ہے کہ حصہ مشترک کو ایک شئے معین مین متعین کرنا مثلاً ایک قطعہ زمین کو دو ٹکڑوں مین تقسیم کرنا اسکو تقسیم تفریق اور تقسیم فرد کہتے ہین۔

مادہ (۱۱۱۶) تقسیم افراز اور مبادلہ کے ساتہہ جو ہوتی ہے اوسکی یہہ مثال ہے ایک کیل گیہوں جو نصفا نصف مشترک ہین تو اوسکا ایک ایک دانہ نصفا نصف مشترک ہے تو اوسکی برابر دو حصہ کرنا یعنے قسمتا الجمع ایک کو ایک حصہ دینا اور

دوسرے کو دوسرا حصہ دینا گویا یہہ حصہ جدا کرکے اسکے حصہ کے بدلہ اسکو دیا اور دوسرا حصہ جدا کرکے اوسکے حصہ بدلے اوسکو دیا۔ ایسے ہی یک قطعہ زمین جو نصفا نصف مشترک ہے اور ہر ہر جز مین نصف نصف حق ہے یہ قسمۃ تفریق دو حصہ برابر کرتا اور اسکو یک حصہ اوسکے حصہ کے بدلے دینا اور اوسکو یک حصہ اسکے حصہ کے بدلے دینا ہے۔

دفعہ (۱۱۱۷) مثلیات مین غالباً قسمت افراز ہوتی ہے اسیلئے اگر یک حصہ دار کی غیبت مین اپنا اپنا حصہ بے اجازت لے لے تو جایز ہے مگر جب تک کہ حصہ دار غایب اگر اپنا حصہ نہ لیلیوے یہہ تقسیم کامل نہو گی اسیلئے اگر غایب کا حصہ تلف ہو گیا تو یہہ حصہ جو اس شخص نے لیا ہے دونون مین مشترک ہوگا۔

دفعہ (۱۱۱۸) قیمتی چیزونکین غالباً قسمت مبادلہ ہوتی ہے اور مبادلہ یا تراضی یا حکم قاضی۔ تو بدون اجازت شریک غائب کے قیمیات مین تقسیم کرکے اپنا حصہ لینا جایز نہین ہے۔

دفعہ (۱۱۱۹) مکیلات اور موزونات اور عددیات متقاربہ مثلاً اخروٹ اور انڈے مثلیات مین اور ظروف باعتبار و اختلاف صنعت کے اور موزونات متقاربہ سب قیمتی ہین اور گیہون جسمین جو ملے ہوی ہین قیمتی ہین یعنے ہر مثلے جو خلاف جنس سے اسطرح غلط ہو جاوے کہ تمیز نہو سکے تو قیمتے ہو جاینگے اور گز سے بنی کی چیزین بے قیمتی ہین اور جازم اور شطرنجے جو گز ون کے حساب سے بکتی ہے اور اون مین تفاوت بہت نہین ہے وہ سب مثلی ہین اور حیوانات اور عددیات متفاوتہ جنکی قیمت مین تفاوت بہت ہے تربوز وغیرہ سب قیمتی ہین اور قلمی کتابین قیمتی ہین اور چھاپہ کے کتابین مثلی ہین۔

دفعہ (۱۱۲۰) قسمت الجمع اور قسمۃ التفریق دونو دو قسم مین قسمت الرضا اور قسمت القضا۔

دفعہ (۱۱۲۱) دو حصہ دار آپسمین یا قاضی کے پاس راضی ہوکر تقسیم کرلین وہ قسمت الرضا ہے۔

دفعہ (۱۱۲۲) قاضی بر وقت طلب حصہ داردن کے بحکومت تقسیم

کر دے اوسکو تقسیم قضا کہتے ہین۔

فصل ثانی تقسیم کے شرطون کا بیان۔

مادہ (۱۱۲۳) شرط یہہ ہے کہ مقسوم مال معین ہو اسلیئے دین مشترک قبضہ سے پہلے تقسیم نہین ہوسکتا ہے مثلاً ایک شخص لوگونپر قرض چھوڑ کر مرگیا تو آپسمین وارثون نے اسطرح تقسیم کرلیا کہ فلان کے ذمہ کا قرض فلان وارث لیوی اور فلان کے ذمہ کا قرض فلان لیگا صحیح ہوگا اور اسیطرح ہر ایک وارث جو وصول کریگا اسمین سب وارثونکا حق ہے دیکھو فصل ثالث۔

باب اوّل۔

مادہ (۱۱۲۴) بدون افراز حصونکی تقسیم صحیح نہین ہوسکتی ہے مثلاً ایک حصہ والے نے کہا کہ گیہون کے اس ڈھیر مین سے اسطرف سے تو لیلے اور اسطرف سے مین لیلیتا ہون تقسیم صحیح نہوگے۔

مادہ (۱۱۲۵) شرط یہہ ہے کہ مقسوم شرکا کا وقت تقسیم کے ملک ہو اسلیئے اگر تقسیم کے بعد کل مقسوم کا کوئی حقدار نکلا تو تقسیم باطل ہوگے اور ایسی ہے اگر مقسوم مین کوئی اور حصہ دار نصف یا تہائی کا نکلا تو تقسیم باطل ہے اور دوبارہ تقسیم کرنا لازم ہوگا اور ایسی ہی اگر کوئی ایک تمام حصہ کا مستحق ہو تو تقسیم کرنا باطل ہے اور باقی سب شرکا مین مشترک اور اگر کوئی ایک حصہ مین کسی مقدار کا یا ایسے جزو مشترک کا حقدار نکلا تو اس حصہ والے کو اختیار ہی کہ یا تقسیم فسخ کرلے یا اوس حصہ والے سے کہ جسمین اسکا حصہ ہے اپنا حصہ لیلیوے مثلاً قطعہ زمین ۱۰۰ گز ہے دو آدمیون نے نصفا نصف بانٹ لیا اب یک شخص آدہی حصہ کا حقدار نکلا تو اسکو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کری یا جسکی حصہ مین اسکا حصہ ہے اوس سے ربع یعنی ۲۵ گز زمین لیوے اور اگر دونو حصونمین سے کسی مقدار کا حقدار نکلا اگر سب کے مساوی ہے تو تقسیم نہوگے اور اگر اس کا حصہ دوسرکے حصہ سے زیادہ ہے تو زیادتی کا اعتبار ہوگا گویا اس ایک حصہ مین یک مقدار معین کا حقدار نکلا اور اگر دوسرا حصہ زیادہ ہے تو اوسکو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کری یا اپنی شریک پر بمقدار نقصان رجوع کرے۔

مادہ (۱۱۲۶) فضولی کا تقسیم کرنا اجازت پر موقوف ہے قولے ہو یا فعلے مثلاً ایک شخص نے کسیکا مال مشترک تقسیم کر دیا تو جایز نہو گا اگر اصل مالک یہہ کہے کہ تو نے اچھا کیا اور اپنے حصون پر تصرف مالکانہ کیا یعنے اپنا حصہ بیچ ڈالا یا اجارہ دیا تو تقسیم صحیح ہوگی۔

مادہ (۱۱۲۷) شرط یہہ ہے کہ تقسیم حصونکی بحسب استحقاق برابر اور اسمین نقصان فاحش نہو اسلیئے غبن فاحش کا دعوی تقسیم مین سنا جائیگا لیکن جب شریکونے اپنا اپنا حصہ جدا کرکے اپنے قبضہ مین کر لیا دعوی غبن مسموع نہوگا۔

مادہ (۱۱۲۸) تقسیم تراضی مین سب حصے والونکی رضامندی شرط ہے اسلیئے اگر ایک موجود نہو قسمت الرضا صحیح نہوگی اور اگر ان مین صغیر ہے کہ اوسکا ولے وصی اسکے قایم مقام ہے اگر صغیر کا نہ کوئی ولے ہی نہ وصی ہے تو حاکم کے حکم پر موقوف ہے کہ حاکم اپنی طرفسے ایک شخص وصی مقرر کرکے تقسیم کرا دیگا +

مادہ (۱۱۲۹) قسمت القضا مین دعوے کرنا شرط ہے یعنی جبتک حاکم کے بیان کوئی نالش نکری تو حاکم جبراً تقسیم نکریگا۔

مادہ (۱۱۳۰) اگر کئی حصے والے تقسیم کا دعوی کرین اور ایک چاہتا کہ تقسیم نہو تو اگر مال مشترک قابل تقسیم کے ہے تو حاکم تقسیم کریگا اسکا ذکر فصل ثالث مین اور فصل رابع مین آتا ہے۔

مادہ (۱۱۳۱) مال قابل تقسیم وہ ہے کہ جو منفعت اوس سے مقصود ہے بعد تقسیم کے بہی لے جاوے یعنے تقسیم کے بعد ایسا نہو کہ منفعت نہ لیجا سکے۔

فصل سوم قسمت جمع کے بیان مین۔

مادہ (۱۱۳۲) جتنی چیزین ایک جنس کے ہون اونمین قسمت القضا جاری ہوسکتی ہے یعنے حاکم ایک شخص کو بلاکر تقسیم کرسکتا ہے مثلی ہو یا قیمتی۔

مادہ (۱۱۳۳) وہ مثلیات کہ جنکی جنس ایک ہو اور اوسکے افراد مین فرق و تفاوت بہی نہو اور انکی تقسیم سے کسی شریک کو مضرت نہو سے ہر شخص اپنا تمام حق ایک مالک چہ سکتا ہے مثلاً گیہون دو شخصون مین مشترک ہین تو انکا موافق حصون کے تقسیم کرنے سے اونمین ہر شخص اپنی حصہ کے لینے سے مالک مستقل ہو جاتا ہے

اور اسی درہم سونا گلا یا ہوا اور اتنی اوقیہ چاندے گلانی ہوئی اور اتنی وزن تانبا اور لوہا یا اتنا کپڑا اون کا یا اتنا کپڑا ابزاز وکا یا اتنی انڈی سب قسیم مثلیات ہین

(۱۱۴۴ د ہ ہ) قیمتے جنس والے چیزین اگرچہ اونکے افراد مین تفاوت ہو گویا باعتبار اونکے جز جز ہونیکے قابل تقسیم نہین ہین مثلاً پانچسو کریان دو آدمیون مین مشترک ہون تو گویا ہر شخص نے اپنا حق معین لے لیا اور اسی طرح سو اونٹ اور سو گاے –

(۱۱۴۵ د ہ ہ) قسمت القضا اجناس مختلفہ مین جاری نہوگے یعنے قیمتی چیزین مختلف الجنس مشترک ہون خواہ وہ مثلی ہون و یا قیمتے یعنے حاکم کو یہہ جایز نہین کہ ایک شریک کے نالش پر قسمت جمع جبرا تقسیم کردی مثلاً ایک شریک کو کسقدر گیہون دی دیوی اور دوسریکو اوسکی مقابلہ مین کسیقدر بجو دی دے اور تیسریکو اوسکے مقابلہ مین بکریان دی دیوے اور چوتہی کو اسکے مقابلہ مین اونٹ یا گای دی دیوے اور پانچوین کو تلوار دی دے اور کسیکو حویلی دیوے اور کسیکو دوکان یا اسباب دی دے تو جایز نہین ہے لیکن اگر شرکا آپسمین ملکر تقسیم اسطرح کرلین تو جایز ہے –

(۱۱۴۶ د ہ ہ) برتن اگرچہ ایک ہی شئے معدنی کے بنی ہوئی ہون مگر باعتبار ساخت اور گہڑت کے علیحدہ علیحدہ ہین تو وہ مختلف الجنس متصور ہوتے ہین –

(۱۱۴۷ د ہ ہ) زیور اور بڑے موتی اور جواہر سب مختلف الجنس ہین مگر چہوٹا جواہر اور چہوٹے موتے جنکے قیمت مین کچہ تفاوت نہین ہے اور ملابس متحد الجنس ہین –

(۱۱۴۸ د ہ ہ) حویلیان اور دوکانین اور اسباب سب مختلف الجنس ہین بقسمت جمع تقسیم نہین ہوسکتی ہین مثلاً ایک شریک کو ایک حویلی اور دوسرے کو ایک حویلی قسمت قضا دیوین جایز نہین بلکہ بوجہ قسمت تفریق دیے سکتے ہین

فصل چہارم قسمت تفریق کے بیان مین –

(۱۱۴۹ د ہ ہ) جس شئے مشترک کے حصہ کرنے مین کسی شریک کا ضرر نہو تو وہ قابل قسمت ہے مثلاً قطعۂ زمین کے ٹکڑے ایسے حصے کیے جاوین کہ ہر حصہ مین

مکان بن سکتا ہے یا درخت نکالی جا سکتے ہین یا کنوا کہودا جا سکتا ہے یا اسایش ہر طرح کی حاصل ہو سکتی ہے ۔ یا ایسی وسیع حویلی ہے کہ ایک منزلہ مردانہ اور دوسرے زنانہ ہے کہ منفعت سکونت ہر حصہ مین قایم اور ہر حصہ کو ایک گہر پورا مل سکتا ہے اسی لئی اس قطعہ زمین اور اس دو منزلہ حویلی مین قسمت قضا جاری ہو سکتی ہے یعنے اگر ایک شریک تقسیم کا مدعی ہو اور دوسرا نہ چاہے تو حاکم جبراً تقسیم کرا دیگا ۔

مادہ (۱۱۴۰) اگر تقسیم مین ایک کا حصہ ایسا ہی کہ اس مین آسایش مقصود قایم ہے اور دوسرے کا حصہ ایسا ہے کہ اوسمین منفعت مقصود سکونت وغیرہ حاصل نہین ہے اور اوّل مدعی تقسیم ہے حاکم تقسیم جبراً کرا دیگا مثلاً ایک حویلی مین ایک کا حصہ اتنا بڑا ہے کہ اوسکو ہر طرح کا آرام حاصل ہو سکتا ہے اور دوسرے کا حصہ ایسا چہوٹا ہے کہ اوسمین کچہہ آرام نہین ہو سکتا ہے ۔

مادہ (۱۱۴۱) ہر ہر شریک کو اگر تقسیم سے ضرر ہوتا ہے تو تقسیم نہو سکیگی مثلاً چکی اگر تقسیم ہووےگی تو کسی کام کے قابل نہین رہتی ہے اسلئے اگر ایک حصہ دار مدعی ہو تو حاکم جبراً تقسیم نکریگا اگر آپس مین راضی ہو کر تقسیم کر لین تو جایز ہے اور ایسی ہی حمام اور کنوا اور پانی کے نالے اور چہوٹے کوٹہے اور دیوار جو دو گہر وںمین مشترک ہو تقسیم نہین ہو سکتی ہین اور ایسے ہی جو چیز بدون توڑنے اور کاٹنے کے تقسیم نہو سکیگی اسکا یہی حکم ہے مثلاً کوئی جانور اور زین اور گاڑی اور جبہ اور مہر کا نگینہ ان سب مین تقسیم جبراً نہین ہو سکتی ہے ۔

مادہ (۱۱۴۲) جیسا کتاب مشترک کے ورق ورق ہو کر تقسیم نہین ہو سکتی ہے ویسے ہی اوسکے جزجز اور جلد جلد ہو کر تقسیم نہین ہو سکتی ہے ۔

مادہ (۱۱۴۳) اگر دو شخص یا کئی شخص راستہ مین مشترک ہین اور اور کسیکو اوسمین حق مرور نہین ہے اور ایک طالب تقسیم ہے اور ایک نہین تو اگر بعد تقسیم کے ہر شخص کو راستہ قایم رہیگا تقسیم کیا جاوے ورنہ تقسیم نہین ہو سکتا ہے لیکن ہر شخص کے لئی اگر راستہ اور بہی ہے کہ وہ اسکا راستہ کا محتاج نہین ہین تو تقسیم کر سکتے ہین ۔

مادہ (۱۴۴۴) سبیل کا بیع ہے کہ ہر کو راستہ کا ہے اگر تقسیم کے بعد ہر شخص کو نالے پانی کے جاری ہونیکے لئے جدا جدا مل سکتے ہیں یا اونکے لئے سوائے اس نالیکے اور بہی نالیان پانیکے ہین تو تقسیم ہوسکتی ہی ورنہ نہین۔

مادہ (۱۴۴۵) جیسا یہہ جایز ہے کہ ایک شخص اپنی راستہ کی زمین بیچکر اوسمین حق مرور قایم رکہہ سکتا ہے ایسے ہی یہہ جایز ہے کہ دو شریک زمین مشترک تقسیم کرلین اور رقبہ زمین ایک کی ملک ہوجاوی اور دوسریکو فقط حق مرور اوس مین ہے۔

مادہ (۱۴۴۶) جیسا ایک دیوار حویلی کی تقسیم مین دو شریکونمین مشترک ہوسکتی ہے ویسی ہی یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ دیوار ایک حصہ وار کی ملک خاص ہووے۔

فصل پنجم تقسیم کی کیفیت کا بیان۔

مادہ (۱۴۴۷) مال مشترک کیلات کیل سے اور موزونات وزن سے اور معدودیات شمار سے اور گزسے ناپنی کے چیزین گز سے تقسیم کرنا چاہین۔

مادہ (۱۴۴۸) زمین تو گز سے ناپی جاتی ہے مگر درخت اور بنا قیمتا تقسیم ہوتے ہین

مادہ (۱۴۴۹) ایک حصہ مین عملہ زیادہ قیمت کا ہے اور دوسرے حصہ مین عملہ کم قیمت کا ہے تو اس حصہ مین اگر زمین زیادہ کرکے قیمت پوری کیجاوی تو بہتر ورنہ قیمت مقرر ہوکر جسقدر کم ہے اوسقدر نقد دیا جاوے۔

مادہ (۱۴۵۰) دو منزلہ حویلی کے اوپر کے منزل اور نیچے کی منزل کے قیمت آنکی جاوے اور باعتبار قیمت کے تقسیم ہونا چاہئی۔

مادہ (۱۴۵۱) تقسیم کرنے والونکو لازم ہے کہ حویلی کا نقشہ الگ اوتارلین اور سب زمین پیمایش کرلین اور عملہ کی قیمت الگ ہین اور حصہ الگ الگ اور برابر اسطرح کرلین کہ ایک کو دوسرے سے علاقہ نرہے اور حق الشرب اور حق مسیل اور حق طریق ہر ایک کا قایم کرلین اور حصہ اول و دوم و سوم مقرر کرلین پہر قرعہ اسطرح ڈالین کہ جسکا نام پہلے نکلے وہ حصہ اول اور جسکا نام اوسکے بعد نکلے وہ حصہ دوم اور جو اسکے بعد ہو وہ حصہ سوم پاوے اور علی ہذا القیاس۔

مادہ (۱۴۵۲) وظایف سلطانی اگر لوگونکی زندگی کی حفاظت کیلئے ہے تو وہ بہی برابر تقسیم ہونگے عورتون اور بچون کا نام دفتر مین درج نہین ہوتا ہے اور اگر عمارات

اور مکانات کی حفاظت کیلئے ہین تو جسقدر کہ عمارت اور اطاف ادسکے حفاظت مین ہے اور جسقدر وزنیہ ہے ہوگا دیکھو مادہ ۱۸۷ لغرم بالغنم ؎

فصل ششم خیارات کے بیان مین ۔

مادہ (۱۱۵۳) جیسا بیع مین خیار شرط اور رویت خیار عیب جاری ہوتا ہے ویسا ہی تقسیم مین بہی ہوتا ہے مثلاً آپسمین راضی ہوکر اسطرح تقسیم کیا کہ ایکے حصہ مین اتنی گیہون اور دوسرے کے حصہ مین اسقدر جوار تیسرے کے اتنی بکریان اور چوتہہ کے اتنی گائی اور وقت تقسیم کے یہہ شرط کے کہ اتنی دنکا ہمکو اختیار ہے تو اس مدت مین چاہین تقسیم رکہین چاہین فسخ کرین اور ایسے ہی اگر بے دیکہی تقسیم کیا اور پہر حصہ عیب دار نکلا تو چاہے تقسیم قبول کرے چاہے تقسیم رد کرے ۔

مادہ (۱۱۵۴) قیمیات متحدۃ الجنس کی تقسیم مین خیار شرط اور خیار رویت اور خیار عیب جاری ہوتے ہین مثلاً سو بکریان آپسمین تقسیم کرین اور اگر یہہ شرط کے کہ اتنی دنکا اختیار ہے تو اس مدت مین چاہین قبول کرین چاہین رد کرین اور اگر ایک نے اپنی حصہ کی بکریان نہ دیکہی تہین تو دیکہنی پر اختیار ہے اور ایسے ہے اگر عیب قدیم انمین نکلا تو بہی اختیار ہے

مادہ (۱۱۵۵) مثلیات متحدۃ الجنس مین خیار شرط اور خیار رویت نہین ہوتا ہے مثلاً گیہون بخیار شرط یا بخیار رویت آپسمین تقسیم کے تو دونکو خیار معتبر نہوگا مگر بخیار عیب معتبر ہوگا کہ گیہونمین عیب نکلا تو تقسیم رد ہوسکیگی ۔

فصل ہفتم تقسیم کے فسخ اور اقالہ کا بیان ۔

مادہ (۱۱۵۶) اپنی اپنی حصہ کے بوہرالے لینے سے تقسیم تمام ہو جاتی ہے ۔

مادہ (۱۱۵۷) جب تقسیم تمام ہو چکی پہر اوس سے رجوع کرنا جایز نہین ہے ۔

مادہ (۱۱۵۸) تقسیم کرتے کرتے اگر کئے حصہ تو نکل چکی اور ایک حصہ رہ گیا تو اگر قسمت رضا ہے تو تقسیم کرنی سے رجوع کرسکتے ہین اور اگر قسمت قضا ہے تو رجوع نہین ہوسکتی ہے ۔

مادہ (۱۱۵۹) اگر تقسیم کے بعد سب آپسمین راضی ہوکر چاہین کہ اقالہ کرین تو جایز ہے مال جیسا پہلے تہا ویسا ہی مشترک کر دین ۔

مادہ (۱۱۶۰) اگر تقسیم مین غبن فاحش واقع ہوا تو فسخ ہوکر دوبارہ تقسیم برابر ہوسکتی ہے ۔

مادہ (۱۱۶۱) اگر تقسیم کے بعد یہہ ظاہر ہوا کہ مورث قرضدار مر گیا ہی تو تقسیم فسخ ہوگے یا سب وارثون نے قرض ادا کر دیا یا قرض خواہ نے معاف اور ابراء کر دیا یا مورث نے اور مال بہی چہوڑا کہ دین اوس سے ادا ہو سکتا ہی تو تقسیم فسخ نہوگی

فصل ہشتم تقسیم کے احکام۔

مادہ (۱۱۶۲) تقسیم کے بعد ہر شخص اپنی حصہ پر مالک مستقل ہو جاتا ہے کہ کسیکو اوسمین کچہہ علاقہ نہین رہتا ہے اور ہر شخص اپنی حصہ مین جسطرح چاہی تصرف کر سکتا ہے جیسا باب ثالث مین بیان ہوگا ایک حویلی جو دو شخصون مین تقسیم ہو وے ایک کے حصہ مین عملہ آیا اور ایک کے حصہ مین زمین زمین والے کو اختیار ہے چاہے درخت لگا دی چاہے کنوا کہود دے چاہے نہر جاری کرے یا جتنا چاہے بلند مکان بنا دے عملہ والیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ اسکو منع کر سکے اگرچہ اوسکی ہوا اور دہوپ رک جاوے۔

مادہ (۱۱۶۳) زمین کی تقسیم مین بے ذکر درخت بہی داخل ہونگی اور اگر سامان اور عملہ تقسیم ہے تو اوسمین درخت بہی شامل ہونگے یعنی اگر ایک حصہ مین درخت اور عملہ آوے اور حصہ والے کو کچہہ حاجت ذکر عام کی نہین ہے کہ یہہ کہے تمام مرافق اور تمام حقوق کے ساتہہ تقسیم ہوئی۔

مادہ (۱۱۶۴) زمین اور سامان کے تقسیم مین بے ذکر صریح زراعت اور میوجات داخل نہین ہونگے اگر اونکا ذکر نہین آیا تو بدستور مشترک رہینگے خواہ تقسیم کے وقت الفاظ عام مثل جمیع حقوقہا مذکور ہون یا نہون۔

مادہ (۱۱۶۵) حق الطریق اور حق المسیل بہر حال تقسیم مین داخل ہین یعنے جسکے حصہ مین واقع ہونگے اوسی کا حق ہونگے ذکر ہو یا نہو۔

مادہ (۱۱۶۶) اگر تقسیم کے وقت یہہ شرط کی گئی کہ طریق اور مسیل دوسرے کے حصہ مین سے ہے تو شرط معتبر ہے۔

مادہ (۱۱۶۷) اگر طریق ایک حصہ کا دوسرے حصہ مین آ گیا مگر یہہ شرط نہین ہے کہ اوسکے ساتہہ باقی رہیگا اگر دوسرے طرف پہیرا جا سکتا ہے تو پہیرا جائیگا وقت تقسیم کے لفظ تمام جمیع ہونا کہا گیا اگر راستہ دوسرے طرف پہیرنے کے قابل نہین ہے اور وقت تقسیم کے لفظ جمیع حقوقہا ذکر کیا گیا تو طریق جیسا ہے ویسا

باستثنا (۱۱۶۷) اگر وہ لفظ عام مذکور نہین ہوا تو تقسیم فسخ ہو جایگی اور
مسیل کا حکم بہی یہی ہے ۔

مادہ (۱۱۶۸) دو شخصون کی ایک حویلی مشترک ہے اور زمین میں دوسرے
گہر کا راستہ ہے وہ تقسیم کرنا چاہین تو راستہ والا منع نہین کر سکتا ہے
مگر یہہ دونون اوسکا راستہ ویسا ہی رہنے دینگے جیسا تہا اور بیع اس
حویلی کے مع اس راستے کے باتفاق ان تینون کے ہوسکیگی اگر یہہ طریق
تینون مین مشترک ہے تو اوسکی قیمت بہی تہائی تہائی تقسیم ہوگی اور اگر رقبہ
طریق کا اون حویلی والون کا ہے اور اس شخص کو فقط حق مرور ہے تو ہر شخص
اپنا اپنا حق دیگا اور زمین معہ حق مرور کے اور بے حق مرور کے قیمت کی جو
فاضل ہو حق مرور والے کا ہے اور باقی حویلی والون کا حق ہے اور مسیل مانند
طریق کے ہے یعنے جب حق مسیل حویلی مشترکہ مین ہے تو وقت تقسیم کے جیسا ہو
ویسا ہی چہوڑا جائیگا ۔

مادہ (۱۱۶۹) ایک حویلی کے میدان مین کسی کا گہر کہ یہہ گہر والے اوسمین
راستہ چلتی ہین حویلی والے چاہتی ہین کہ حویلی آپسمین تقسیم کرلین تو گہر والا
اونکو منع نہین کرسکتا ہے مگر ضرور ہے کہ اس گہر والے راستہ رکہین گے ۔

مادہ (۱۱۷۰) ایک حویلی کے دو حصہ تقسیم ہوئی اور دونو حصونمین
ایک دیوار مشترک ہے کہ ایک حصہ کی کڑیون کے سرے اس دیوار پر ہین
اور دوسرے نہیے اور دیوار پہ ہین اگر وقت تقسیم کے یہہ قرار پایا
تہا کہ یہہ کڑیان اوٹہائینگے تو اوٹہائی جاوین ورنہ نہین اور ایسی ہی جو دو
حصہ والونکے درمیان ایک دیوار ہے کہ ایک حصہ والے کی کڑیان اوسپر رکھی
ہوئی ہین اونکا بہی یہی حکم ہے ۔

مادہ (۱۱۷۱) ایک حصہ کے درختونکی ڈالیان دوسرے حصہ پر جہکے ہوئے ہین
اگر وقت تقسیم یہہ طے تہا کہ کاٹ ڈالینگے تو کاٹ ڈالین ورنہ نہین ۔

مادہ (۱۱۷۲) ایک حویلی مشترک کا طریق خاص مین حق مرور ہے اور
حویلی جو تقسیم کی گئی تو سب حصہ والے اوس طریق خاص مین کہ ٹہہری

اور دروازہ نیا نکال سکتی ہین اور کوچہ والے اوسکو منع نہین کرسکتی ہین۔

مادہ (۱۱۷۳) تقسیم سے پہلے یک حصہ والے نے جائی مشترک مین کچہ مکان بنایا۔ بنیاد تقسیم کے وقت اگر بنائی والے کے حصہ مین وہ نکال آیا تو بہتر ورنہ جبراً توڑ دا دینگے۔

فصل ہشتم مہایاۃ کے بیان مین۔

مادہ (۱۱۷۴) مہایاۃ منافع کی تقسیم کو کہتے ہین۔

مادہ (۱۱۷۵) مثلیات مین مہایاۃ نہین ہوسکتا ہے بلکہ قیمتی چیز دکان ہوسکتا ہے کیونکہ جب تک وہ باقی ہین انتفاع ممکن ہوگا۔

مادہ (۱۱۷۶) مہایاۃ دو قسم ہے یک مہایاۃ زمانی کہ آپسمین یہہ قرار پائی کہ زمین مشترک کو یہہ شخص ایکسال زراعت کرے اور دوسرا دوسرے سال یا حویلی مشترک مین ایک شخص ایک سال رہے اور دوسرا دوسرے سال۔ دویم مہایاۃ مکانی۔ کہ دونو آپسمین ٹھرالین کہ نصف زمین وہ کاشت کرے اور نصف زمین وہ کاشت کرے یا اس حویلی مشترک مین ایک جانب ایک رہے اور دوسرے جانب دوسرا یا گہر دونین سے ایک گہر مین ایک رہے اور دوسرا دوسرے گہر مین۔

مادہ (۱۱۷۷) جیسا ایکجانور مین مہایاۃ ہوسکتا ہے کہ باری باری ہر شخص اوسکو استعمال کرے ایسا دوجانور مین بہی ہوسکتا ہے کہ ایک کو ایک اور دوسرے کو دوسرا استعمال مین لاوی۔

مادہ (۱۱۷۸) مہایاۃ زمانی مین حقیقت مین مبادلہ ہے یعنے یہہ حصہ دار یکسال اس حویلے مین بعوض اوسکے رہیگا کہ دوسرا دوسرے سال اس حویلی مین رہیگا اسلیئے ذکر مدت ضرور ہے۔

مادہ (۱۱۷۹) مہایاۃ مکانی گویا تقسیم افراز ہے یعنے اسی مہایاۃ سے پہلے ہر حصہ والے کو ہر ہر جزو مین حق منفعت ہے پس اسنی ایک جانب اپنا حق منفعت اور اوسنے ایک جانب اپنا حق منفعت جمع کرلیا اسلیئے اسمین ذکر و تعین مدت لازم نہین ہے۔

ماده (۱۱۸۰) جیسا مہایاۃ زمانی مین قرعہ سے تعین کرنا جایز ہے کہ سال اول اوس مین کون رہے اور سال دویم کون رہے ایسا ہے مہایاۃ مکانی مین بہی قرعہ ڈالنا جایز ہے کہ اس قطعہ مین کون رہی اور اس قطعہ مین کون رہے ۔

ماده (۱۱۸۱) اگر اشیاء متعددہ مین ایک شخص مہایاۃ کا مدعی ہے اور دوسرا ناراض ہے اگر اونمین ایک ہی قسم کی منفعت ہے تو مہایاۃ جبرًا ہوسکتا ہے اور اگر مختلف ہے تو نہین ہوسکتا ہے مثلاً ایک شخص چاہتا ہے کہ ایک گہر مین رہون اور دوسرا دوسرے گہر مین تو مہایاۃ جبرًا ہوسکتا ہے اور ایک چاہی کہ مین گہر مین رہون اور دوسرا زراعت کرے یا وہ رہے اور مین حمام کا کرایہ لون تو بے تراضی جبرًا مہایاۃ نہین ہوسکتا ہے

ماده (۱۱۸۲) قابل تقسیم مین ایک شخص مدعی تقسیم ہے اور دوسرا مدعی مہایاۃ ہے تقسیم کا دعوی جاری ہوگا ۔ اور ایک شخص مہایاۃ کا خواہان ہے اور دوسرا اوس سے ناراض ہے مہایاۃ جبرًا ہوسکیگا ۔

ماده (۱۱۸۳) جو چیزین کہ قابل تقسیم نہین ہین اون مین مہایاۃ جبرًا ہوسکتا ہے ۔

ماده (۱۱۸۴) جو چیزین کہ قیام منفعت اور حمام آرام کے لئی بنائی گئی ہین اور کرایہ پر جاری کئے جاوین تو حصہ دار کرایہ تقسیم کرسکتے ہین مثلاً کشتی چکی قہوہ خانہ حمام اور اگر ایک حصہ دار کرایہ دینے سے انکار کری تو مہایاۃ جبرًا ہوگا کہ ایک دن کا کرایہ ایک لیوے اور دوسرے دن کا دوسرا اور اگر ایک کی باری مین کرایہ زیادہ آوی تو زیادہ سب مین سرشکن بدام مساوی تقسیم کرینگے ۔

ماده (۱۱۸۵) مہایاۃ زمانی اور مکانی مین جیسا اپنی ذاتی استعمال مین لانا جایز ہے ویسا ہی کرایہ وغیرہ دینا جایز ہے ۔

ماده (۱۱۸۶) اگر کوئی چیز ایسی ہے کہ منفعت عام کے لئے تو نہین بنائی گئی ہے مثلاً حویلی رہنی کے لایق تہا اپنی اپنی باری کرایہ دینا تہا اگر ایک نے

باری مین کرایہ زیادہ آیا تو اورون کو اوس زیادہ مین کچہہ حق نہین ہے
(دیکھو مادہ (۱۱۸۴) اور مثلاً ایک نے ایک گہر کچہہ کرایہ پر دیا اور دوسرے
نے زیادہ کرایہ تو اس زیادہ لے لینے مین دوسرے کو حق نہوگا ۔

مادہ (۱۱۸۷) اعیان مشترکہ مین مہایاۃ نہین ہو سکتا ہے ۔ مثلاً ایک شخص
ایک درخت کا پہل لیوی اور دوسرا دوسرے کا اور مثلاً ایک شخص بکریونکی
ایک ریوڑ کا (ینعنی) دودہ لیا کری اور دوسرا دوسری ریوڑ کا اور ایک
شخص ایک ریوڑ کے اون لیا کری اور دوسرا دوسرے کی ۔

مادہ (۱۱۸۸) اگرچہ مہایاۃ بالتراضی فسخ ہو سکتا ہے مگر جب تک کہ ایک
شخص نے اپنا حصہ مہایاۃ کرایہ کو دیا ہو انقضاء مدت کرایہ فسخ نہین ہو سکتا ہے

مادہ (۱۱۸۹) مہایاۃ جو بحکم حاکم ہوا ہو اوسکو سب راضی ہو کر فسخ کر سکتے ہین نہ ایک شخص

مادہ (۱۱۹۰) ایکحصہ دار بیع یا تقسیم کی لئی مہایاۃ فسخ کر سکتا ہے اور بلا سبب
اگر فسخ کرنا چاہی تو حاکم اوسکے مدد نہ کریگا ۔

مادہ (۱۱۹۱) ایک یا سب وارثونکے مرنے سے مہایاۃ زایل نہین ہو سکتا ہے ۔

باب سوم جو مسایل کہ دیوارون اور ہمسایون سے متعلق ہین اوسمین چار فصلین ہین

فصل اول املاک کے احکام کے قواعد ۔

مادہ (۱۱۹۲) ہر شخص اپنی ملک مین جیسا چاہے تصرف کر سکتا ہے مگر جب اوسکے ساتہہ
کسی اور کا حق متعلق ہو تو یہ شخص مالک کو اوسمین تصرف کرنے سے منع کر سکتا ہی
مثلاً بالاخانہ ایک کا ہے اور نیچے کا گہر ایک کا ہے بالاخانہ والیکو یہہ حق ہے کہ
منزل زیرین برقرار اور قایم رہے ورنہ بے اجازت بالاخانہ والیکے اپنا مکان
زیرین نہین توڑ سکتا ہے کیونکہ یہہ توڑ دیگا تو اوسکا بالاخانہ کیونکر قرار پذیر ہوگا
اور مکان زیرین والے کو اوسپر یہہ حق ہے کہ چھت قایم رکہے تا بارش آفتاب
دہوپ سے محفوظ رہے ۔

مادہ (۱۱۹۳) اگر دونو کا دروازہ ایک ہی ہے تو دونو بالاشتراک آمد و رفت
رکہہ سکینگے ایک دوسرے کو منع نہین کر سکتا ہے ۔

مادہ (۱۱۹۴) جو شخص کسی جگہہ کا مالک ہوا تو اوپر او نیچے سبکا مالک ہے

نیچے کنواں وغیرہ بنائے یا اوپر مکان بنائے۔

مادہ (۱۱۹۵) اپنی حویلی میں ایک شخص نے کرہ بنائی تو اوسپر ہمسایہ منع نہیں ایسا گہرا کرے کہ ہمسایہ کی ہوا رکے اگر گہرا کریگا تو جسقدر ہمسایہ کی ہوا روکے اوسقدر کاٹ دیا جاوے۔

مادہ (۱۱۹۶) اگر ایک شخص کے باغکے درختوں کی ڈالیاں دوسرے کے باغ یا گہر پر سایہ انداز ہیں کہ اوسکی ہوا رکتی ہے تو اوسکو ہوا کی کہولنے کے لئے ڈالیونکے کاٹنے یا اوٹھالینے کا حکم کرینگے۔ اور اگر یہ دعوی کرے کہ میرے درختوں کے سایہ میں میری باغکے درخت اور زراعت کو ضرر ہے تو درخت نہیں کاٹے جاوینگے۔

مادہ (۱۱۹۷) جبتک کہ ضرر فاحش دوسرے کو نہ ہووے مالک کو اوسکے ملک میں تصرف سے منع نہیں کرسکتے۔

فصل ثانی ہمسایہ کے معاملات کا بیان

مادہ (۱۱۹۸) اپنی دیوار پر کچھہ رکھنا یا بنانا جایز ہے جبتک کہ ہمسایہ کو ضرر فاحش نہووے۔

مادہ (۱۱۹۹) ضرر فاحش جو ہو وہ منافع اصلیہ مثل سکونت وغیرہ کو مانع ہووے یا اسکے گہر کی بنیاد وغیرہ کو سست کرے یا انہدام کا باعث ہووے۔

مادہ (۱۲۰۰) جسطرح ہو سکے ضرر فاحش رفع کیا جاوے مثلاً ایک گہر کے پاس لوہار دوکان لگاوے یا خراس اپنے چکی لگائی تو لوہا کوٹنے سے اور چکی چلنے سے بنیاد سست ہوتی ہے یا تیلی کولہو کہڑا کیا ہے تیل کی بدبو سے یا دہوئیں سے رہنا مشکل ہے جسطرح ہو سکے دفع کیا جاوے یا اپنی زمین میں چکی کے لئے نہر لایا کہ ہمسایہ کے دیوار کو ضرر ہو یا ہمسایہ کی دیوار کے نیچے پاخانہ وغیرہ بنایا کہ اوس سے دیوار سست ہوتی ہے یا ہمسایہ کے گہر کے پاس تنور بنا کر دوسرے کو ایسا دہواں ہے کہ رہنا مشکل ہے یا تنور کے پاس مکان بلند بنایا کہ اوسکے ہوا بند ہوگئی تو یہ ضرر فاحش دفع کیا جاوے یا کپڑہ کے بازار میں باورچی نے دوکان لگائی کہ اوسکے دہوئیں سے کپڑہ خراب ہوتے ہیں۔ یا اوسکے گہر سے نہر ٹوٹ گئی اور گہر میں پانی پہیل گیا اور یہ ضرر فاحش ہوا اگر ہمسایہ دعوی کرے تو اوسکی تعمیر واجب ہوگی

مادہ (۱۲۰۱) اگر اون چیزون کو منع کیا کہ حوائج اصلی نہیں مثلاً ہوا یا نظرگاہ یا دہوپ رک گئی تو یہ ضرر فاحش نہیں ہے اور اگر ایسے بنیاد قایم کی کہ ہمسایہ کے روشندانات بند ہوگئے اور ایسا اندہیرا ہو گیا کہ پڑھنا نہیں ہو سکتا ہے تو اوسکی بنا توڑ ڈالی جاویگی چنانچہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ دروازہ کی روشنی کوٹھری کیلئے کافی ہے کیونکہ کبھی سردی وغیرہ کیلئے دروازہ کوٹھری کا بند کیا جاتا ہے مگر اس کوٹھری کے دو روشندان ہیں اور ایک بند ہوا

دن بہا سے بند ہو گیا تو ضرر فاحش نہوگا۔

مادہ (۱۲۰۲) اپنے گھر میں ایسے روشندان بنائے یا کوئی نیا بلند بنائی اور اوسمین روشندان رکھے کہ اسمین سے ہمسایہ کا زنانہ یا زنانہ کے رہنے کی جگہہ مثلاً صحن یا باورچی خانہ یا کنوان دکھلائی دیتا ہے تو اوس میں کچھہ فاصلہ بھی ہو تو بھی یہہ ضرر فاحش ہے منع کیا جائیگا کہ اوسپر روشندان کے بند کرنے کیلئے مجبور کرین تاکہ زنانہ نہ دکھلائی دے مگر روشندان بالکل بند ہونگے تا نیچے جو بنائی گئی اوسکے چھید ویسے سے اگر زنانہ دکھلائی دیں تو چھید انکو بند کر دینگے۔ یہہ کہ نہیں توڑوا کر دیوار بنوائی جا دینگے دیکھو مادہ (۲۲)

مادہ (۱۲۰۳) اگر روشندان قدادم سے اونچے ہیں اونکا اس خیال سے بند کرنا کہ زنانہ دکھینگا نہیں ہوسکتا ہے دیکھو مادہ (۴۷)۔

مادہ (۱۲۰۴) صحن زنانہ کے رہنے کی جائے نہیں ہے۔ اگر باغیچہ دکھائی دیتا ہے تو اس خیال سے کہ کبھی کبھی مستورات ادہر آتے ہیں تو اسکا نظر کا دفعیہ کیا جائے صحیح نہوگا۔

مادہ (۱۲۰۵) اگر ایک شخص اپنے میوہ کے درخت پر چڑہتا ہے اور اوس سے ہمسایہ کا زنانہ دکھائی دیتا ہے لازم ہے کہ پہلے آواز دے کہ گوشہ ہو جاؤ۔ ورنہ بے آواز دئے اگر چڑہیگا تو حاکم اوسکو منع کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۰۶) اگر حویلی کی تقسیم پر ایک حصہ کا زنانہ دکھائی دیتا ہے تو دونو حصہ داروں پر حکم ہوگا کہ دیوار مشترک پردہ کی بنائیں۔

مادہ (۱۲۰۷) حویلی قدیم کے پاس ایک شخص نے نیا گھر بنایا کہ حویلی قدیم سے اونکو ضرر ہوتا ہے اوسپر لازم ہوگا کہ اپنی ضرر کا خود بندوبست کرے نہ یہہ کہ حویلی قدیم والے پر یہہ دعوی کرے مثلاً حویلی قدیم کے روشندان میں اونمیں سے اوسکا زنانہ دکھلائی دینے لگا تو اوسکے قدیم روشندان نہ بند ہونگے اسی کو اپنا بندوبست کرنا ضرور ہے یا لوہار کی دوکان قدیم کے پاس کسی نے گھر بنایا تو اونکا یہہ دعوی کہ لوہار کے لوہا کوٹنے سے ہمکو تکلیف ہے مسموع نہوگا یا بہتی قدیم کے پاس جو کسی نے گھر بنایا تو یہہ قول انکا کہ میرے گھر میں دہوان اور غبار آتا ہے اونکی بہتی موقوف نہوگی وہ اپنا گھر خود اونچا لیوے

مادہ (۱۲۰۸) ایک حویلی کے روشندان میدان کی طرف کہلے ہوئے ہیں اتفاقاً یہہ حویلی گر گئی اب میدان والے نے میدان میں گھر بنایا اور اسکے بعد حویلی اوسکی

میاد ہو لیکن جیسے پہلے ہی اب اگر حویلی کے روشندانون مین سے اس گھر کا زنانہ دکھلائی دیتا ہے تو بند کرنے چاہئیں علاوہ اپنے گھر کا بندوبست کرلین کہ زنانہ نہ دکھائی دیوے

مادہ (۱۲۰۹) ایک حویلی مین روشندانت ہین کہ اونسے ہمسایہ کا زنانہ دکھائی نہین دیتا ہے ہمسایہ نے اپنی دیوار بلند اتفاقاً گرادی کہ اب وہ روشندانون مین سے اسکا زنانہ دکھائی دینے لگا۔ تو یہہ دعوی اسکا کہ روشندان بند کرے مسموع ہوگا بلکہ بنا بند و بسنو دہی کرے

مادہ (۱۲۱۰) دیوار مشترک کو یک حصہ دار بلند نکر سکیگا۔ اور نہ یہہ کہ اوسپر چوبی گھر اپنے بالاخانہ مین جایا کرے اور نہ اوسکو کسیطرح تغیر دے سکیگا۔ خواہ ہمسایہ کو ضرر ہو یا نہ ہو مگر شریک کو یہہ جائز ہے اگر مکان بناوے تو اس دیوار پر کڑیان رکھہ سکتا ہے اور جتنے کڑیان یہہ حصہ دار رکھیگا اتنے ہی دوسرا حصہ دار بھی رکھہ سکتا ہے یعنے جسقدر طاقت ہو اوسکا نصف ہر حصہ دار بوجھہ رکھہ سکتا ہے اور اوس سے زیادہ ہوگا تو دوسرا منع کر سکتا ہے

مادہ (۱۲۱۱) ہر حصہ دار کو اختیار نہین ہے کہ اپنے کڑیون کی جگہہ بدل دے یعنے شمال سے جنوب یا جنوب سے شمال رکھدے یا نیچے سے اوپر رکھدے مگر اوپر سے نیچے رکھہ سکتا ہے

مادہ (۱۲۱۲) ایک شخص کا میٹھا کنوان ہے دوسرے نے چاہا کہ اوسکے پاس پاخانہ بناوے یا کھاری پانی کی نالی لاوے اور اوس سے خوف ہے کہ اوسکے کنوے کا پانی خراب ہو جاویگا تو ضرر اوسکا ضرور دفع کیا جاوے۔ یا پاخانہ وغیرہ توڑ دیا جاوے۔ ایسے ہی اگر میٹھی پانی کی نالی کے پاس کھاری یا نیلی نالی لایا یا پاخانہ بنایا تو یہہ ضرر دفع ہوگا اگر بے توڑے دفع نہو سکے تو توڑ دیا جاوے

فصل سوم راستہ کا بیان

مادہ (۱۲۱۳) راہ عام کے دونو طرف ایک شخص کے مکان ہے اب یہہ شخص چاہتا ہے کہ دونو مکانون مین چھتہ بناے کہ اوسپر اوسکو راہ آمد و رفت ہو جاوے حاکم منع کریگا۔ اگر بنا چکا اور راہ چلنے والونکو بھی ضرر نہو تو توڑا نہ جاویگا۔ مگر یہہ کسیکو حق نہین ہے کہ اپنے گھر سے نکلکر اوس چھتہ مین آکر بیٹھا کرین یا پاخانہ پھرین اور اگر چھتہ گرگیا تو پھر بناوے گا

مادہ (۱۲۱۴) راہ عام مین سے جو چیزین مضر عام ہین گو قدیم ہون اوٹھا دیجاینگی مثلاً گھر کے پاخانہ کی موری کہ ہر وقت جاری ہو

مادہ (۱۲۱۵) ایک شخص نے ملاً اگر اپنے گھر سے باہر رکھنے کی خاطر لکڑیان ڈالدین تو حکم ہوگا کہ ایک طرف ڈالو اور جلد کام ہی لاو۔

مادہ (۱۲۱۶) اگر ضرورت ہووے تو حاکم جسکے ملک چاہے بقیمت لیکر راہ عام مین لگا دے اور جو قیمت نہین لے سکتا ہے دیکھو مادہ (۵ و ۲۱ و ۳۰ و ۲۶۲)۔

مادہ (۱۲۱۷) راہ عام کے علاوہ کے زمین بقیمت مثل خرید کر اپنی حویلی مین شریک کر سکتا ہے بشرطیکہ راہ چلنے مین عام ضرر اور ہیچ نہووے۔

مادہ (۱۲۱۸) راہ عام مین ہر شخص نیا دروازہ نیا لگا سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۱۹) طریق خاص مین جسکو حق مرور نہو وہ نیا دروازہ نہین نکال سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۲۰) طریق خاص سب کوچہ والونکا مشترک ہے بے اجازت اہل محلہ کے کوئی شخص نئی چیز نہین بنا سکتا ہے ضرر رسان ہو یا نہو۔

مادہ (۱۲۲۱) جسنے کوچہ خاص مین گہر بنایا وہ رستہ مین پڑا کہ بے اجازت اور دن کے نہین نکالے گا۔

مادہ (۱۲۲۲) جس نے راہ خاص مین اپنا دروازہ قدیم بند کر دیا ہو وہ یا اوسکا مشتری پہر جاری کر سکتا ہے تر اوسکا حق ساقط نہین ہو سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۲۳) اگر راہ عام پر تردد عام ہو تو راہ خاص مین سے گذر سکتے ہین اور راہ خاص والے اوسکو متفق ہو کر نہ بیچ سکتے ہین اور نہ تقسیم کر سکتے ہین۔ اور نہ اوسکو شروع سے بند کر سکتے ہین۔

فصل ثالث حق مرور و حق مسیل کا بیان

مادہ (۱۲۲۴) حق مرور اور حق مسیل اور مجری جیسے قدیم سے ہین ویسے ہی رہینگے۔ دیکھو مادہ (۶) اور جس چیز کے قدامت کے خلاف (یعنے جو حادث ہونے) پر دلیل نہو وے متغیر نہین ہو سکتے ہین۔ اور جو قدیم خلاف شرع ہوا وسکا کچھ اعتبار نہین ہے یعنے جو چیز کہ شریعت کے خلاف بنی ہوتی ہے گو قدیم ہو اور ضرر فاحش بنا ہے فوراً ازالہ کی جاویگی دیکھو مادہ (۲۷) مثلاً ایک حویلی کا پاخانہ راہ عام پر قدیم سے بہتا ہے کہ لوگون کو اوس سے تکلیف ہے بند کر دیا جاویگا۔

مادہ (۱۲۲۵) کسیکے زمین مین جو کسیکو حق مرور ہے مالک اوسکو منع نہین کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۲۶) جسنے کوئی چیز ایک بار مباح کر دے تو اوسکو منع بہی کر سکتا ہے تکلیف اور ضرر کی اگر اجازت ہی ہوگئی ہو تو لازم نہین ہے مثلاً ایک کی زمین مین ایک شخص کو حق مرور تو نہین ہے مگر اوسکی اجازت سے آمد و رفت کرتا ہے تو مالک اوسکو منع کر دے گا۔

مادہ (۱۲۲۷) ایک کی زمین مین ایک کو حق مرور حاصل ہے زمین والے [illegible] حق والے کو

دوسرے کے ملک میں منتقل ہووے مثلاً بیع سے یا ہبہ سے۔ دوم خلف یعنے قائم مقام ہوتے سے
مثلاً وراثت۔ سوم احراز یعنے شئ مباح کو کہ اوسکا کوئی مالک نہیں ہے اپنے قبضہ میں
لے لینا اور یہہ یا تو حقیقی ہے کہ حقیقت میں اپنا قبضہ کر لینا۔ یا حکمی ہے کہ سبب ملک کا قائم
کیا جاتا ہے مثلاً اپنے برتن میں برسات کا پانی لیا گیا۔ یا جال پھیلا کر شکار پکڑ لیا گیا۔
مادہ (۱۲۴۹) جس نے شئے مباح پر اپنا قبضہ کر لیا۔ مدہ اوسکا مالک ہوگا۔ مثلاً ایک شخص نے
نہر سے پانی اپنے برتن میں بھر لیا اب اور کوئی یہہ پانی نہیں لے سکتا ہے اگر بے اجازت لیکر خرچ کریگا تو ضمان دیگا
مادہ (۱۲۵۰) احراز کیلئے قصد شرط ہے یعنی اگر بارش کے پانی لینے کے لئے برتن رکھا یا۔ حوض اور
تالاب بارش سے بھرنے کیلئے بنائے گئے ہوں اور ان میں بارش کا پانی بھر گیا تو احراز ہوگا۔
ورنہ اگر خود بخود برتن بارش سے بھر گیا تو مالک نہوگا۔ ہر شخص اسکو استعمال کر سکتا ہے دیکھو مادہ (۱۲۴۸)
مادہ (۱۲۵۱) پانی کے احراز کیلئے یہہ شرط ہے کہ جاری نہو اور جس کنوین کا پانی بہتا ہے وہ
محرز نہیں ہے اگر ایسے کنوین میں سے کسی نے بے اجازت مالک کے پانی لے لیا۔ اور خرچ کیا
تو ضمان نہ دیگا۔ اور ایسے ہی جو پانی کہ حوض میں ایک جانب سے نکلتا ہے اور دوسرے
جانب سے آتا ہے محرز نہیں ہے۔
مادہ (۱۲۵۲) گہانس کاٹ کر جمع کر لینے اور گٹھہ باندہ لینے سے احراز ہوتا ہے
مادہ (۱۲۵۳) پہاڑ و زمین سے لکڑیاں جسطرح ہو سکے لینا جایز ہے صرف جمع کر لینا احراز ہے
گٹھہ باندھنا شرط نہیں ہے۔

فصل سوم عام مباح چیزونکے احکام

مادہ (۱۲۵۴) ہر شخص ہر مباح کو اپنے کام میں اسطرح لا سکتا ہے کہ ضرر عام کا باعث نہو
مادہ (۱۲۵۵) شئے مباح کے لینے سے کوئی کسی کو منع نہیں کر سکتا ہے۔
مادہ (۱۲۵۶) ایسی جگہہ کے گہاس کو اوسکا کوئی مالک نہیں ہے ہر شخص اپنے جانور کو چرا سکتا ہے اور جتنی چاہے لے سکتا ہے
مادہ (۱۲۵۷) کسیکی ملک میں گہاس جو بے سبب اوگی ہے گو مباح ہے مگر مالک کو یہہ اختیار ہے
کہ اپنی ملک میں کسی کو نہ آنے دے۔
مادہ (۱۲۵۸) پہاڑ و زمین میں کسی نے لکڑی جمع کی اور وہیں چھوڑ آیا کوئی اور اگر لیگیا تو وہ شخص
اس سے واپس لے سکیگا۔
مادہ (۱۲۵۹) پہاڑون اور جنگلوں اور رمنون میں سے کہ اونکا کوئی مالک نہیں ہے ہر شخص

میوہ توڑ سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۶۰) ایک شخص نے کسیکو اسلیے مزدور مقرر کیا کہ ٹوٹی ہوئی لکڑیاں جمع کردے یا شکار پکڑ لیوے تو یہ مزدور اپنی مزدوری کا مستحق ہوگا اور لکڑی اور شکار کا مالک مستاجر ہے ۔

مادہ (۱۲۶۱) ایک شخص نے اپنی ملک میں آگ سلگائی تو ہر شخص کو اپنی ملک میں آنے سے اور آگ سینکنے سے منع کرسکتا ہے ۔ اگر جنگل میں آگ جلائی تو ہر شخص اوس سے فائدہ لیگا ۔ اور اسی آگ سینکیگا اور اوسکی روشنی میں سے سکیگا اور اوس سے اپنی قندیل روشن کرسکیگا ۔ اور کوئی اوسکو منع نکرسکیگا لیکن بے اجازت اوسکے اوسمیں سے کوئی آگ نہ لے سکیگا ۔

فصل چہارم حق الشرب اور نہر کے کنارہ کا حکم ۔

مادہ (۱۲۶۲) اپنی باری پر پانی لینا یا اپنے جانور کو پلانا اور زراعت کو پانی دینا حق الشرب ہے ۔

مادہ (۱۲۶۳) کنارہ یا گھاٹ پر پانی لینا حق الشفعہ ہے ۔

مادہ (۱۲۶۴) جیسا ہوا اور دھوپ اور روشنی سے ہر شخص سود مند ہوتا ہے ویسا ہی دریا اور نالا کا پانی بھی ہوسکتا ہے

مادہ (۱۲۶۵) ہر شخص اپنی زمین کو نہر سے جو کسی کی ملک نہیں ہے سیراب کرسکتا ہے ۔ اور نہر عام میں سے اپنی زمین سیراب کرنیکے لئے یا پنچکی کیواسطے نہر کرنیکے لئے ایک نالی کاٹ سکتا ہے مگر جب پانی کم ہوجاوے اور لوگوں کو پانی لینے میں تاخیر ہونے لگی ۔ اور یا بالکل پانی سوکھ جاوے اور کشتی نہ چل سکے تو یہ ضرر عام ہے اوسکو منع کیا جائیگا ۔

مادہ (۱۲۶۶) ہر آدمی اور ہر چارپایہ کو اوس پانی پر اگر کسی کا مالک نہیں ہے حق الشفعہ حاصل ہے

مادہ (۱۲۶۷) جس شخص کی جائی میں نہر جاری ہے اوسکی ملک ہے یعنی پانی اپنی جگہ پر ہر شخص کو حق شرب اور عام طور کو پینے کے لئے اوس میں حق الشفعہ حاصل ہے اور کسیکو یہ حق نہیں ہے کہ اوس نہر سے جو کسی کی خاص ملک ہے اور اوس کنوئیں سے جو خاص کسیکا ہے اپنی زمین سیراب کرسکے اور اپنی چارپایوں کو پانی کے کنارہ پر چھوٹا یا بڑا ہو پانی پلاسکتے میں ہے اس شرط پر کہ گھاٹ اور نالیاں ٹوٹنے کا اندیشہ نہ ہو اور نہر والے کو اختیار ہے کہ پانی پیپے میں یا گھر میں پانی سینچ کر لاسکے ۔

مادہ (۱۲۶۸) پانی کو ایسا ہے کہ شخص اس پر وارد ہوسکتا ہے مگر چونکہ ایک شخص کی ملک ہے تو ہر شخص کو اپنی ملک میں آنے سے منع کرسکتا ہے اگر اوسکے پاس کوئی اور پانی مباح عام نہیں ہے تو اوس مالک کو جبرا حکم کرینگے کہ پانی حسب طلب نکال دیوے یا ہر شخص

اجازت لیکر گہر بنایا اور راہ بند ہوگئی تو اوسکا حق مرور ساقط ہوگیا۔ اس حق کا دعوی
سماعت نہوگا۔ دیکھو مادہ (۱۵۱)۔

مادہ (۱۲۲۷) کسی کی زمین میں کسی کا پانی چہوٹی یا بڑی نالی میں قدیم سے جاری ہوتا ہے تو
زمین والیکو یہ حق نہیں ہے کہ یہ کہے میں اب پانی اپنی زمین میں نہیں آنے دونگا اور
جب اوسکی تعمیر اور صفائی کے ضرورت ہووے تو پانی والا اگر ممکن ہے اوسکی تعمیر کریگا۔
ورنہ بعض بیلدار یہ کہے کہ زمین میں نالی داخل کی جائے درست نہیں ہو سکتی تو زمین والے کو
لازم ہے کہ اپنی زمین میں نالی درست کرکے پانی لانے کی اجازت دیوے۔ اور اگر خود اجازت
نہ دیگا تو حاکم جبراً اجازت دلوائیگا کہ یا خود نالی درست کر دے اور یا اپنی زمین میں پانی آنے دے

مادہ (۱۲۲۹) ایک شخص کا پانی ہر برسات کا ہمسایہ کے گہر پر قدیم سے بہتا ہے تو گہر والا اب
اوسکو منع نہیں کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۳۰) طریق عام سے گہروں کے پرنالوں کا پانی مشترک بہکر ایک شخص کی زمین میں قدیم سے
پہنچتا ہے جو اس راستہ کے نیچے ہے تو صاحب زمین اب بند نہیں کرسکتا ہے اگر بند کریگا
تو حاکم بند توڑ دیگا۔ اور بدستور قدیم رہیگا۔

مادہ (۱۲۳۱) کسیکو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنے نئے گہر کا پانی کسیکے گہر پر بہا دے۔

مادہ (۱۲۳۲) کہارے پانی کی نالی جو کسی کے گہر میں سے قدیم سے بہتی ہے گہر والا بند
نہیں کرسکتا ہے اور اگر وہ گہر بک جائے تو مشتری بہی بند نہیں کرسکتا ہے۔

مادہ (۱۲۳۳) نالی عوبت بہر گئی یا ٹوٹ گئی کہ کہودا کے تو اوس سے ضرر فاحش ہے نالی
والے پر حکم ہوگا کہ یہ تکلیف اور ضرر فاحش دور کرے۔

باب چہارم شرکت اباحت کے بیان میں اوسمیں سات فصلیں ہیں۔

فصل اوّل۔ کون کون سی چیز مباح ہے اور کون کون سی چیز مباح نہیں ہے

مادہ (۱۲۳۴) پانی اور گہاس اور آگ سب لوگوں میں مشترک ہے۔

مادہ (۱۲۳۵) پانی کہ زمین میں جاری ہے (مثلاً نہر) وہ کسی کی ملک نہیں ہے۔

مادہ (۱۲۳۶) جو کنوین کہ کسی شخص کے کہودے ہوئے نہیں ہیں بلکہ قدیم سے ہر وارد
اور صادر کے آرام کیلیے بنائی گئی ہیں سب میں مشترک ہیں۔

مادہ (۱۲۳۷) دریا اور بہرے بڑے تالاب مباح مشترکہ ہیں۔

ماده (۱۲۳۸) جو نہرین کہ کسی کی ملک نہین ہین یعنے کسی کی زمین بہتے ہین وہ مباح العام ہین
مثلاً دریا نیل اور فرات اور طونہ اور ولوجہ ۔

ماده (۱۲۳۹) اور وہ نہرین کہ کسی کے ملک ہین دو قسم ہین ایک وہ کہ سب کیلئے مشترک ہین
یعنے یہ نہین ہے کہ سب شرکا کی زمین مین پانی جمع ہوتا ہے ۔ بلکہ ہر شخص کو پانی لینا مباح ہے
تو یہ نہرین عام ہین اسکے جو کوئی اپنا حق بیچے گا اوسمین شفعہ نہین ہوگا ۔ اور دوم نہر خاص
کہ چند اشخاص کے زمین مین پانی جمع ہوتا ہے اور کہین اوسکا منفذ نہین ہے ۔ اگر اسمین
کوئی اپنا حق بیچے گا تو اوسمین شفعہ جاری ہوگا ۔

ماده (۱۲۴۰) اگر پانی کے ساتھ کچھ مٹی بہکر کسی کی زمین مین آگئی تو زمین والے کی ہی ہو کسیکا حق نہین ہے

ماده (۱۲۴۱) اگر گہاس ایسی زمین مین ہے کہ کسی کی ملک نہین ہے تو مباح عام اور مشترک ہے
اور ایسی ہی اگر کسی کی زمین پر ہے مگر بلا سبب پیدا ہوئے تو مشترک مباح ہے ۔
اور اگر زمین والے نے گہاس اوگنے کے لئے پانی دیا یا اوسکے لئے احاطہ کیا (منایا)
تو یہ گہاس زمین والے کی ملک ہے کوئی اوسکو لے نہین سکتا ہے اگر لیکر خرچ کریگا تو نقصان دیگا

ماده (۱۲۴۲) جو چیز خودرو یعنے بے پانی دے اوگتی ہے وہ سب گہاس ہے
نہ درخت کہ وہ لگائے جاتے ہین ۔ اور نظر بھی گہاس ہے (نظر بنون و طا مہملہ تھا تو اسمین
نہین ہے شاید غلطی کاتب ہوگی نضر بضاد معجمہ جیسا وسکو گز کہتے ہین ۔

ماده (۱۲۴۳) جو درخت کہ خودرو ہین یعنے بے اوگائے اور بے لگائے پہاڑون اور
جنگلون مین ہوتے ہین وہ سب مباح ہین ۔

ماده (۱۲۴۴) اگر بے لگائے اور بے اوگائے کسی کی زمین مین درخت اوگین تو وہ زمین
والیکے ہین اوسمین سے اور کوئی لکڑی نہین توڑ سکتا ہے اگر توڑیگا تو قیمت دیگا ۔

ماده (۱۲۴۵) ایک شخص نے اپنے درخت کو پیوند لگایا اور اوس سے جو کچھ ہوا وہ درخت
والے کا ہے اپنے پیوند لگانے سے جو پہل پیوندی ہوگا ۔ وہ بہی درخت والے کا ہے

ماده (۱۲۴۶) جس شخص نے تخم ریزی کی وہی فصل حاصل کا مستحق ہے کوئی اور متعرض نہین ہو سکتا ہے

ماده (۱۲۴۷) شکار مباح ہے ۔

فصل ثانی در اشیاء مباح کی کیونکر مالک ہو سکتے ہین

ماده (۱۲۴۸) ملک ہونیکے تین سبب ہین ۔ ایک یہ کہ ایک مالک کے ملک سے

پانیکے لئے اندر جا سکتا ہے بشرطیکہ نہر یا کنوا وغیرہ خراب ہونے نہ پائے اور کنارہ نہ ٹوٹے ۔
مادہ (١٢٦٩) کسی شخص کو نہر مشترک مین بلا اذن حصہ داران اختیار نہین ہے کہ چھوٹی نالی اپنے لئے
نکال سکے یا اپنا حق الشرب لینے کیلئے گھاٹ بنا دے یا دوسری زمین مین کہ اوسکو اوس نہر سے
حق الشرب نہین ہے پانی لیجاوے ۔ اگر اور حصہ دارون نے اجازت دیدے دے تو پہلے اونکو
یا اونکے وارثون کو اختیار ہے کہ منع کر دین ۔

فصل پنجم احیا موات کے بیان مین (یعنے زمین بنجر اور افتادہ کو آباد اور قابل زراعت کرنے)

مادہ (١٢٧٠) موات وہ زمین ہے کہ نہ کسی کوئی اوسکا مالک ہے اور نہ کسی قصبہ اور گانو کی
چراگاہ ہے اور نہ لکڑسان ہے بلکہ آبادی سے بہت دور افتادہ ہے ۔ یعنی بہت بلند
آواز والا اگر قصبہ کے باہر کھڑا ہوکر پکارے تو وہان تک آواز نہ جا سکے ۔
مادہ (١٢٧١) گانو اور قصبے کے پاس زمین چراگاہ اور کھلیان اور لکڑیان کے لئے چھوڑی
جاتی ہین ۔ اوسکو اراضی متروکہ کہتی ہین ۔
مادہ (١٢٧٢) اگر سلطان کی اجازت سے کسی نے زمین آباد کی تو وہ اوسکا مالک ہوگیا
یا سلطان نے یا اوسکے وکیل نے اجازت زمین کے آباد کرنے کی اس شرط پر دے کہ
مالک نہوگا اور صرف انتفاع کر سکیگا تو جیسی شرط ٹھہری ہے ویسا ہی ہوگا پر مالک زمین نہوگا
مادہ (١٢٧٣) اگر کچھ قطعہ زمین آباد کیا اور کچھ ترک کر دیا تو جتنے زمین آباد کی ہے
اتنے ہی کا مالک ہوگا نہ باقی متروک کا اور اگر اطراف سے آباد کرکے اوسکے بیچ کا قطعہ
ترک کیا تو بیچ کا قطعہ بھی اوسیکا ملک ہے ۔
مادہ (١٢٧٤) ایک شخص نے احیا زمین کیا ۔ اوسکے اطراف کی زمین کو اور دوسرے نے احیا
کیا تو اول کیلئے آمد و رفت کا رستہ اطراف کی زمین مین سے رہیگا ۔
مادہ (١٢٧٥) جیسا تخم ریزی اور رستک نشست احیا زمین ہے ویسا ہی ہل چلانا
اور پانی سے سیراب کرنا یا پانی کی نالی کھودنا احیا ہے ۔
مادہ (١٢٧٦) زمین موات پر دیوار یا مٹی پتھر سے حفاظت کیلئے گھیرا کرنا احیا ہے
مادہ (١٢٧٧) رستک نشست کرنا یا خشک کانٹون اور خشک ڈالیون سے اوسکے گرد
باڑ کھڑا کرنا یا صاف کرنا یا کانٹون کا ملانا یا کنوان کھودنا احیا نہین ہے بلکہ یہ حد بندی ہے
مادہ (١٢٧٨) ایسے ہی گھاس یا کانٹا کاٹ کر زمین کے گرد ڈالنا اور اوس پر مٹی ڈالنا

ہاں سیل پانی سے محفوظ رہے احیا نہیں ہے یہہ دول بندی ہے جبتک فاضل پانی لانے کی دہنت کر

مادہ (۱۲۷۹) جس شخص نے موات میں سے کسیقدر زمین لی اور یہہ پتھر لگا کر حد بستی کی ہے یہہ شخص تین سال تک اوسکے احیا کا مستحق رہے گا اگر یہہ شخص تین سال تک احیا نکری تو دوسرے کو احیا کیلئے دیدینگے

مادہ (۱۲۸۰) زمین موات میں بحکم بادشاہ جو کنوا کہود دے وہ اوس کنوے کا مالک ہوگا

فصل ششم بحکم بادشاہی زمین مواتمین کنوے جو کہودے گئی اور نہرین جو جاری کی گئی ہیں اور درخت لگائے گئے اون سب کا حریم (یعنے حق) کیا ہے

مادہ (۱۲۸۱) کنوے کا حریم ہر طرف سے چالیس گز ہے

مادہ (۱۲۸۲) زمین سے جو چشمے نکلتے ہیں اور زمین پر بہتے ہیں اونکی حریم پانسو گز ہے۔

مادہ (۱۲۸۳) نہر کبیر یعنے وہ نہر کہ کہودنے اور مٹی نکالنے کی حاجت نہیں ہے ہر نہر اوسکی نصف حریم ہے یعنے جسقدر اوسکا عرض ہے اوسقدر یعنے نصف نصف دونو طرف لیں گے

مادہ (۱۲۸۴) چہوٹی نالی یا بڑی نالی جسکے مٹی نکالنے اور صاف کرنیکی حاجت اور ضرورت پڑتی ہے دونو طرف اونکا حریم اتنا ہے کہ ملبہ پتھر مٹی وغیرہ کہود کر دونو طرف ڈال دیا جاوے

مادہ (۱۲۸۵) جو نہر ایسی ہے کہ زمین کے اوپر اوسکا پانی بہتا ہے اوسکا حریم ہر طرف پانسو گز ہے

مادہ (۱۲۸۶) جس جس کے کنوے ہیں وہ ہی اوسکے حریم کے بہی مالک ہیں اور اور آدمی اوسمین کسی طرح تصرف نہیں کر سکتا ہے۔ اگر کسی نے کنوے کے حریم میں کنوا کہودا تو توڑ دیا جاوے اور یہہ ہی حکم نہرون اور نالیون اور چشمون کے حریم کا ہی ہے

مادہ (۱۲۸۷) ایک کنوے کے حریم کے پاس بحکم شاہی اگر کسی نے کنوا کہودا تو اوسکی بہی حریم چالیس گز ہے اور پہلے کنوے کے حریم میں داخل نہیں ہوگی۔

مادہ (۱۲۸۸) اگر حریم کے باہر ایک اور کنوا کہودا گیا اور اوس کنوے کا پانی دوسرے کنوے میں سونت گیا تو اس دوسرے کنوے والے پر کچھہ جرم نہیں ہے جیسا ایک دوکان کے پاس دوسری دوکان لگائی گئی اوسکے سبب سے پہلی دوکان کی تجارت گھٹ گئی تو دوکان ثانی موقوف نہیں

مادہ (۱۲۸۹) اراضی موات میں باذن شاہی جو درخت کسی نے لگائی تو اوسکی حریم

پانچ گز ہے اتنی زمین کے اندر کوئی اور درخت نہیں لگا سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۹۰) کسی کی زمین میں کسی کے پانی کی نالی ہے تو دو طرف اسقدر حریم چاہیئے کہ پانی کے طرف بہنے نپائے اور اگر دو نو طرف بلند ہیں تو وہ اوس نہر و نالہ کے ہیں ۔ اور اگر نہر نشین کسی کا قبضہ نہیں پایا نہیں جاتا ہے پر کنو بعد دو نو طرف درخت لگے ہیں پایا نہیں تو یہ دو نو زمین والے کے ہیں ۔ پر صورت الاحب نہر کھودے گا تو اوسکی مٹی وغیرہ اوسکے دو نو طرف ڈالیگا ۔

مادہ (۱۲۹۱) کسی شخص نے جو اپنی ملک میں کنوا کھودا اوسکی حریم نہیں ہے اور اوسکا ہمسایہ اپنی ملک میں کنوا کھود سکتا ہے اور اول مالک کو منع نہیں کر سکتا ہے کہ میری کنویکا پانی ۔۔

فصل ہفتم شکار کے احکام

مادہ (۱۲۹۲) شکار کرنا جائز ہے خواہ آلہ جارحہ سے ہو مثل بندوق اور تیر یا جال سے ہو یا جانور درندہ سے ہو جیسا کتا تعلیم کیا ہوا یا پرند جیسے چرخ وغیرہ ۔

مادہ (۱۲۹۳) جو جانور انسان سے وحشت کرتے ہیں اونکے شکار ہے ۔

مادہ (۱۲۹۴) جیسے اہلی جانور یعنی بستی میں رہنے والے شکار نہیں ہوتے ہیں ایسے ہی وہ جنگلی جانور کہ آدمیوں سے مانوس ہوگئی ہیں شکار نہیں ہونگے مثلاً کبوتر پلی ہوئے اور ہرن کہ اوسکے بالوں میں جہانجن ہیں یا ہرن کہ اوسکے گلے میں طوق ہو ۔ اونکا پکڑ لینا لقطہ ہے ۔ اسکا اعلان کرنا ضرور ہے کہ اوسکے مالک کو دیا جاوے ۔

مادہ (۱۲۹۵) شکار کی شرط یہ ہے کہ جانور اپنے پاؤں سے بہاگ کر یا پیروں سے اوڑ کر انسان کی گرفت سے اپنی کو بچا سکے اگر کوئی جانور اپنی بچانے سے لاچار ہوگیا وہ شکار نہیں ہوتا ہے ۔

مادہ (۱۲۹۶) جس نے شکار کو ایسا لاچار کر دیا کہ شکار ہونے سے جاتا رہا تو گویا وہ شکار ہوگیا ۔

مادہ (۱۲۹۷) جو شخص جانور کو پکڑے اوسی کا ہے مثلاً ایک شخص نے ایک جانور کو تیر مارا کہ زخمی ہو کر بہاگا پر ایسا نہیں ہے کہ اپنے کو بچا سکے تو وہ ہی مالک اوسکا ہے اور اگر زخم ایسا خفیف ہے کہ اپنے کو بچا سکے تو وہ اوسکا مالک نہیں ہے ۔ بلکہ کسی دوسرے نے پکڑا اور دوسرا بندوق وغیرہ سے شکار کر لے مالک ہو سکتا ہے ۔ ایک شخص نے شکار کو تیر مارا کہ تیر کہا کر گر پڑا اور پہر اوٹہ کر بہاگ گیا تو دوسرا شخص اوسکو پکڑ کر مالک ہو سکتا ہے

مادہ (١٢٩٨) ایک شکار کو دو شخص نے برابر گولیاں ماریں تو دونوں کا مشترک نصفا نصف ہوگا
مادہ (١٢٩٩) ایسی ہی دو شخص نے اپنے دو کتے برابر چھوڑے اور اونہوں نے برابر
جا کر پکڑا دونوں میں شکار مشترک سمجھا جاوے۔ اور جو ایک الگ الگ دونوں نے دو شکار پکڑے
تو ہر شخص اپنے اپنے شکار کا مالک ہے ۔ اگر دو شخص نے دو کتے چھوڑے ایک نے شکار کو
پکڑا دوسرے نے اوسکو مار ڈالا ۔ اگر اول نے ایسا پکڑا تہا کہ اوسکی رہائی ممکن نہیں
تو شکار شخص اول کا ہے ۔

مادہ (١٣٠٠) ایک شخص کی نہر میں مچھلیاں ہیں مگر بے شکار کیے پکڑے نہیں جا سکتیں تو جائز ہے
کہ ہر کوئی اونکو شکار کر سکتا ہے ۔

مادہ (١٣٠١) ایک شخص نے پانی کے کنارے پر ایک ایسا مکان بنایا کہ اوس میں مچھلیاں
گہر کر شکار ہو سکتی ہیں ۔ اسمیں اگر مچھلیاں آ جاتی ہیں اور پانی اتنا کم ہو گیا کہ بے شکار کے
مچھلیاں پکڑ سکتا ہے تو وہ مچھلیاں اوسی شخص کی ہیں ۔ دوسرا اونکو نہیں پکڑ سکتا ہے
اور اگر پانی اتنا بہت ہے کہ بے شکار کے مچھلی نہیں پکڑی جا سکتی ہے تو یہ ہی
شخص اونکا مالک نہ ہوگا ۔ ہر کوئی شکار کر سکتا ہے ۔

مادہ (١٣٠٢) ایک شخص کے گہر میں شکار گہس آیا اوسنے دروازہ اسطرح بند کر لیا کہ وہ
گہر گیا تو وہ اوسکا مالک ہے ۔ اور اگر دروازہ بند کرنے پر بہی گہر سکتا ہو تو مالک نہ ہوگا ۔
ہر شخص پکڑ سکتا ہے ۔

مادہ (١٣٠٣) اگر ایک شخص نے [illegible] جال ڈالا اور اوس میں شکار آ گیا تو وہ مالک ہے اور اگر جال
سکہانیکے لیے پہیلایا یا اتفاقاً [illegible] شکار آ گیا تو وہ اوسکا مالک نہیں ہے جیسا کسی کے گہر ہے
میں کوئی جانور آ گہسا تو وہ اوسکا مالک نہیں ہے ہر شخص اوسکو پکڑ سکتا ہے اور اگر گڑہا کسی نے شکار ہی
کیلئے کہودا ہے تو گڑہے والا مالک شکار کا ہے دیکہو مادہ (١٢٥٠) ۔

مادہ (١٣٠٤) ایک شخص کے باغ میں جانور نے انڈے دیئے یا بچہ دیئے تو باغ والا اونکا مالک نہیں ہے
اگر کوئی اوسے لیگا تو باغ والا اوس سے چہین نہیں سکتا ہے اور اگر باغ اسی لیئے بنایا ہے کہ جانور
یہیں آ کر انڈے بچہ دیتے ہیں تو باغ والا ہی مالک ہوگا ۔

مادہ (١٣٠٥) ایک شخص نے اپنی زمین ایسی جگہہ بنا دی کہ شہد کی مکہی وہاں آ کر چہتا لگا دے
اور شہد موجود ہو اوسکا مالک ہے ۔ اور کوئی نہیں لے سکتا ہے ۔ مگر باغ والا شہد کا

یعنی بیت المال سرکاری مین داخل کریگا کیونکہ شہد بھی باغ کی پیداوار ہے۔
مادہ (۱۳۰۶) ایک شخص کے روشندان مین مہال لگا دہ ہے اوسکے شہد کا مالک ہے۔
مادہ (۱۳۰۷) شہد کی مکھی اوسکے روشندان مین سے نکلکر کسی اور کے گھر مین چلے گئے گھر والے نے اوسکو پکڑ لیا تو روشندان والا اوسکو گھر والے سے واپس لے سکتا ہے۔

باب پنجم

خرچ مشترک کا بیان اوس مین دو فصل ہین۔

فصل اول مشترک چیزون کی تعمیر اور اوسکے خرچ کا بیان۔

مادہ (۱۳۰۸) ملک مشترک کی بوقت ضرورت کے سب حصہ دار اپنے اپنے حصہ کے موافق خرچ کرکے تعمیر اور مرمت کرتے رہین۔
مادہ (۱۳۰۹) اگر ایک حصہ دار نے دوسرے حصہ دار سے اجازت ملک مشترک کی تعمیر اپنے پاس سے کی تو دوسرے حصہ دار سے موافق اوسکے حصہ کے خرچ لے سکیگا۔
مادہ (۱۳۱۰) ایک حصہ دار غائب ہے تو تعمیر کرنیوالا حاکم سے اجازت لیکر تعمیر کرے کیونکہ حکم حاکم بمنزلہ اجازت شریک کے ہے جب آویگا اوس سے خرچ موافق حصے کے لے سکیگا۔
مادہ (۱۳۱۱) اور نہ اگر شریک سے اجازت لے اور نہ حاکم سے خود ہی تعمیر کی تو یہ متبرع ہے (یعنے احسان کرنے والا ہے) حصہ دار سے خرچ واپس نہین لے سکیگا خواہ وہ ملک قابل تقسیم ہو یا نہو۔
مادہ (۱۳۱۲) ایک شخص نے ملک مشترک قابل تقسیم کے بے اذن شریک تعمیر کرنا چاہا اور حصہ دار تعمیر سے اسی منع کرتا تھا تو متبرع ہوگا۔ اور اوسکے منع کرنے پر حاکم کے یہان نالش اگر کریگا تو حاکم بھی تعمیر کا حکم نہ دیگا۔ بلکہ تقسیم کا حکم دیگا۔ اب بعد تقسیم کے اپنے حصہ پر جو چاہے سو کرے دیکھو مادہ (۲۵)
مادہ (۱۳۱۳) جو ملک قابل تقسیم نہین ہے مثلاً خراس چکی اور حمام جب تعمیر کی ضرورت ہو اور ایک حصہ دار تعمیر سے انکار کرے تو باجازت حاکم تعمیر کر سکتا ہے اور اوسکے کرایہ مین سے اندازہ تعمیر بقدر حصہ لے سکتا ہے۔ کہ حصہ دار کے ذمہ پر قرض ہے اور اگر بے اجازت حاکم کے صرف کیا تو نہین لے سکتا ہے پھر وقت تعمیر یہ دیکھین گے کہ اوس بناء کی اس وقت کیا قیمت ہے اوس قدر قیمت کی بناء کے لے سکتا ہے۔
مادہ (۱۳۱۴) اگر خراس اور حمام گر کر ویران ہو گیا تو ایک حصہ دار بنانا چاہتا ہے

اور دوسرا نہیں چاہتا ہے تو عمارت بنانا ضرور نہیں ہے بلکہ میدان کو تقسیم کر لیں گے۔

مادہ (۱۳۱۵) اگر دو منزلہ مکان گر گیا اور میدان ہو گیا جو شخص اپنی منزل بنانا چاہتا ہے دوسرا اوسکو منع نکر سکیگا۔ اور نیچے کے منزل والے سے بالاخانہ والا تقاضا کر سکتا ہے کہ اپنا مکان بنا دے تا اوسکو اوپر جانے کا راستہ ملے اگر بنایا تو بہتر ہے ورنہ حاکم سے حکم لیکر یہ بھی بنا دیگا اور جب تک کہ اوس سے زر تعمیر لیلیوے اوسکو دخل اور تصرف کرنے نہ دیگا۔

مادہ (۱۳۱۶) دیوار مشترک جو گھر کے اوسپر دونو اپنی اپنی کڑیاں وغیرہ رکھتے تھے دونو تعمیر کریں اگر ایک نکرے تو دوسرا کر سکتا ہے۔ اور جب تک اپنا زر تعمیر نصف نہ لیلیوے اوسکو دیوار پر تصرف نہ کرنے دیگا۔

مادہ (۱۳۱۷) دو مکانوں میں ایک دیوار مشترک تھی گر گئی اور ایک کا زنانہ دکھائی دینے لگا اب اس نے چاہا کہ دیوار مشترک بنا دیں اور دوسرے نے انکار کیا تو جبر نہیں ہو سکتا ہے مگر حاکم اتنا جبر کریگا کہ مٹی وغیرہ کا دونو سے مشترک پردہ بنوا دیگا۔

مادہ (۱۳۱۸) اگر دیوار مشترک کی بنیاد سست ہو گئی اور خوف گرنے کا ہے تو بحکم حاکم بصرف زر مشترک دیوار گروا دیجائے۔

مادہ (۱۳۱۹) ایک مکان دو یتیموں میں یا دو وقف میں مشترک ہے اور ضرورت اوسکے تعمیر کی ہے ایک وصی یا ایک متولی تعمیر کرنا چاہتا ہے اور دوسرا انکار کرتا ہے اور اسی طرح رہنے دینا موجب نقصان ہے تو بحکم حاکم بصرف مال یتیم اور مال وقف تعمیر کیا جاویگا۔

مادہ (۱۳۲۰) ایک گوزا مشترک ہے ایک چاہتا ہے کہ اوسکو تربیت کرے اور دوسرا انکار کرتا ہے تو اوسکو حاکم حکم دیگا کہ یا تو اپنا حصہ بیچ ڈال یا تربیت مشترک کر۔

مادہ (۱۳۲۱) جو نہر کہ کسی کی ملک نہیں ہے بیت المال سے اوسکی تعمیر اور اصلاح کیجاوے اور اگر بیت المال میں گنجائش نہو تو لوگوں سے تعمیر کرائی جاوے۔

مادہ (۱۳۲۲) جو لوگ نہر کے مالک ہیں وہی اوسکی تعمیر کرینگے یعنے وہ لوگ کہ اوسمیں حق الشرب رکھتے ہیں نہ وہ کہ اسمیں حق الشفعہ رکھتے ہیں۔

مادہ (۱۳۲۳) بعض حق الشرب والے نہر کو صاف کرنا چاہتے ہیں اور بعض انکار کرتے ہیں اگر نہر عام نفع رسان ہے تو انکار کرنے والے پر حسب حصہ تعمیر کو درست ہونے ... کے لئے جبر کیا جاویگا دیکھو مادہ ... اور اگر نہر خاص ہے تو درست کرنیوالے بحکم درست کریں اور انکار کرنیوالا جبتک کہ اپنے حصہ ...

مادہ (۱۳۲۴) اگر سب حق الشرب والے نہر درست کرنے سے انکار کریں اور نہر عام نفع رسان ہے تو سب پر جبر کیا جاوے ورنہ یعنے نہر خاص ہے تو جبر نہوگا۔

مادہ (۱۳۲۵) ایک شخص یکا زمین سے نہر کا کنارہ ملا ہوا ہے اور سوا اوسکے اور رستہ نہیں ہے تو زمین والا عوامکو نہر پر آمد ورفت اور حق الشرب اور تعمیر وغیرہ سے منع نکر سکیگا اور اوسکی زمین پر سے تمام آمد ورفت رہیگی نہر عام ہو گو کسی کی ملک ہو یا نہو۔

مادہ (۱۳۲۶) نہر کی درستی اوپر سے کیجاوے اور سب حق الشرب والے اوسمین شریک رہینگے۔ اور جس جس کا حق الشرب صاف ہوتا جائیگا وہ اسکے کی محنت سے بری ہوتا جائیگا۔ دیکھو مادہ (۱۴۱) الغرم بالغنم مثلاً ایک نہر میں دس آدمی شریک ہیں شروع کے حصہ میں سب صفائی میں شریک ملینگے اور وہ قطعہ جب صاف ہو جائیگا تو وہ حصہ والا بری ہوگا اوسکے بعد کی درستی میں نو آدمی شریک رہینگے اسیطرح آخر کے صفائی صرف حصہ آخری والا کریگا یا سی لئے سب سے کم محنت و خرچ شروع والونکو ہے اور سب سے زیادہ آخر والے کو ہے فقط اور یہ حکم مادہ (۸۸) سے متعلق ہے اور حاصل ان دونو مادون کا ایک ہی ہے۔

مادہ (۱۳۲۷) نالی کہارے یا پانی آخر سے صاف کیجاوے اور جس کا حق الشرب صاف ہوتا جائے وہ اوپر کی محنت سے بری ہوتا جائیگا اسلئے انکو نین سب حصہ دار شریک ہونگے اور شروع کی درستی صاف وہی کریگا کہ جسکا وہ حصہ ہے۔

مادہ (۱۳۲۸) اسیطرح طریق خاص بھی درست کیا جاوے مذکور سے یعنے جہان سے راستہ شروع ہوا ہے اور جہان تک تمام ہوگا اپنے اپنے گہر تک سب صاف کرینگے جو اپنے گہر تک صاف کر چکے وہ آگے سے بری ہے۔ اسلئے شروع مین سب شریک ہونگے اور آخر کی درستی وہی کریگا جسکا گہر وہان واقع ہے۔

باب ششم شرکت عقد کا بیان اوس مین چھہ فصل ہین۔

فصل اول شرکت عقد کی تعریف اور تقسیم کا بیان

مادہ (۱۳۲۹) اسمین جب یہ عقد ٹہرے کہ راس المال اور اوسکا فائدہ مشترک رہے اوسکو شرکت العقد کہتے ہین۔

مادہ (۱۳۳۰) شرکت عقد کا رکن ایجاب و قبول ہے لفظاً ہو مثلاً ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ مین نے بعوض دیگر تجکو شریک کیا تو تو لینا رہیچ چا رہو اور ونے جواب مین کہا کہ مین نے قبول کیا

یہہ شرکت عقد یا ایجاب و قبول لفظاً [illegible] ہو گیے یا معنیٰ ہو مثلاً ایک شخص نے اکہزار قرش دیکر کہا کہ یہہ لے
[illegible] قبول ہی سے منعقد ہو گئی ۔

مادہ (۱۳۳۱) شرکت العقد دو قسم ہے ایک یہہ کہ دونوں اپسمین شرکت اسطرح کی کہ اپنی اپنی ایسی چیزین
لائی کہ راس المال ہو سکتے ہین اور دونو راس المال اور نفع مین برابر حصہ دار ہین اوسکو شرکت مفاوضہ
کہتے ہین مثلاً ایک شخص مر گیا اور اوسکی اولاد جو ترکہ کے مالک ہووے اپنا اپنا حصہ برابر ملاکر راس المال
ٹہرایا اور سب ملکر خرید و فروخت کرنے لگے اور ربح بہی برابر ٹہرایا اوسکو مفاوضہ کہتے ہین مگر یہہ شرکت مفاوضہ
بہت نادر واقع ہوتے ہے دویم یہہ کہ شرکت مین برابری کی شرط نہ ٹہرے اوسکو شرکت عنان کہتے ہین ۔

مادہ (۱۳۳۲) شرکت تین صورت سے خالی نہین ہے یا شرکت مال ہو یا شرکت عمل ہو یا شرکت وجوہ
و وجاہت ہو یعنی جب شرکت اسطرح ہو وے کہ ہر شخص بمقدار معین و معلوم اپنا اپنا مال ملاکر یا ہم متفق
ہو کر یا الگ الگ کام کرین اور جو ربح ہو اپسمین مشترک رہین یہہ شرکت اموال ہے اور جب شرکت
اسطرح ٹہری ہے کہ ہر شخص کسی کسی کا کام یا اجرت لاوے اور جو اجرت کہ حاصل ہو وے وہ سب مین مشترک ہو
اوسکو شرکت اعمال اور شرکت ابدان اور شرکت صنایع اور شرکت تقبل کہتے ہین مثلاً دو درزی یا ایک
درزی اور ایک رنگریز اپسمین متفق ہو گئے اور یا اسطرح شرکت ٹہرے کہ اونکا مال تو نہین ہے پر
اپنی اپنی وجہ وجاہت سے قرض پر بازار کا مال لاوین اور اوسکو بیچتے رہین اور جو فایدہ ملے وہ
اپسمین مشترک ہو اوسکو شرکت وجوہ کہتے ہین ۔

فصل ثانی شرکت العقد کے عام شرایط کا بیان

مادہ (۱۳۳۳) شرکت العقد مین ایک شریک دوسریکا وکیل ہوتا ہے یعنی ایک شریک جو کچہہ
خریدے یا بیچے یا کوئی عمل قبول کرے وہ دوسرے شریکا وکیل ہے پس جیسا یہہ شرط ہے کہ وکیل
او موکل عاقل و ممیز ہووین ایسی شریک بہی عاقل و ممیز ہو ۔

مادہ (۱۳۳۴) شرکت مفاوضہ مین ایک دوسریکا کفیل بہی ہوتا ہے جو شرط کہ کفالت مین ضرور ہے
وہی اوس شرکت مین بہی ضرور ہے ۔

مادہ (۱۳۳۵) شرکت عنان مین ایک دوسریکا وکیل ہوتا ہے اور یہ شرط اور وہ ذکر کفیل نہین
ہو سکتا ہے اسلئے جیسے ماذون بہی شرکت عنان کر سکتا ہے ۔

مادہ (۱۳۳۶) شرکت مین ربح کے تقسیم کا ذکر وقت عقد ضرور ہے اور اگر اوسمین حصہ ربح مبہم
اور مجہول ہے اور یہہ معلوم نہو کہ اس شریکا کتنا حصہ ہے اور دوسرے شریک کا کتنا تو یہہ

ماده (۱۳۳۷) شرکت مین حصہ مشترک اور شایع چاہیے مثلاً ایک شریک کا نصف اور دوسرے کا ثلث اور تیسرے کا ربع ہے اور اگر یہ شرط لکھے کہ ربح مین اتنی قرش فلان کے اور اتنے قرش دوسرے کے تو یہ شرکت باطل ہے ۔

فصل سوم شرکت اموال مین جو شرائط ہین ۔

ماده (۱۳۳۸) راس المال کا نقد ہونا شرط ہے ۔

ماده (۱۳۳۹) جس سکے مین تانبا ملا ہوا ہے اور وہ رایج بھی ہو تو عرفاً بمنزلہ نقود کے ہے ۔

ماده (۱۳۴۰) سونہ اور چاندی کے ٹکڑے جو سکہ نہون مگر اونکا رواج ہے تو وہ بھی بمنزلہ نقود کے ہین اور اگر اونکا رواج نہین ہے تو بمنزلہ اسباب کے ہین ۔

ماده (۱۳۴۱) ضرور ہے کہ جو شی معین و موجود ہو وہ راس المال ہو نہ یہ کہ جو لوگون پر قرض ہے وہ راس المال کیا جاوے مثلاً دو شخص کا کسی ایک کے ذمہ پر قرض ہے یہ دونون اوسکو اپنا راس المال کرکے کوئی شرکت منعقد کرین یا ایک کا مال متعین و موجود ہے اور دوسرے کا مال جو کسی اور پر قرض ہے دونون ملا کر راس المال ٹھہرائین تو یہ شرکت صحیح نہین ہے ۔

ماده (۱۳۴۲) نقود کے سوا اور مال مثل اسباب اور حویلی کے راس المال نہین ہو سکتا ہے مگر جب ایسے مال مین شرکت پیدا کرلین مثلاً ایک شخص اپنا نصف مال دوسرے کے ہاتھ بیچ دے تو اب دونو اوس ایک مال مین شریک ہو گئے یا مثلاً اپنی اپنی گیہون ملا لیوین اب یہ مال مشترک ہو گیا ۔

ماده (۱۳۴۳) مثلاً ایک شخص کا گھوڑا ہے اور دوسرے کی گاڑی ہے اور دونو شرکت کرکے کرایہ دینے لگے تو یہ شرکت فاسد ہے گھوڑا والا کرایہ لیگا اور گاڑی والا اجر مثل کا مستحق ہوگا ۔

ماده (۱۳۴۴) ایک شخص کا گھوڑا ہے اور دوسرے کا اسباب اب یہ شرکت ٹھہری کہ یہ اسباب گھوڑے پر لاد کر بیچا کرین اور ربح دونو کا رہے تو یہ شرکت فاسد ہوگی اور ربح اسباب والا لیگا اور گھوڑے والا اجر مثل لیگا ۔ اور اگر ایک شخص اپنا اسباب دوسرے کی دوکان مین رکھے اور دونو ربح کے شریک رہین تو ربح اسباب والے کا ہے اور دوکان والا اجر مثل لیگا ۔

فصل چہارم شرکت عقد کے قواعد کلیہ کا بیان ۔

ماده (۱۳۴۵) کبھی مال اور کام کے قیمت مقرر کیجا سکتی ہے مثلاً شرکت عنان مین دونو کا مال برابر ہوا اور دونو کام بھی کرتے ہین مگر چونکہ ایک شخص کام مین زیادہ ماہر ہے اور کام خوب کرتا ہے اوسکو بہ نسبت دوسرے کے حق ربح زیادہ ملے اور دوسرے کو کم ۔

مادہ (۱۳۴۶) اگر کام کا ضامن ہوا یعنی اپنی ذمہ داری سے کام کروا دینا یا کام کرنا ہے اسلئے اصل
کام کے اجرت میں ضامن بھی حقدار ہوگا۔ مثلاً ایک کاریگر ایسا ہے کہ اوس سے کوئی واقف نہیں ہے۔
اسلئے ایک واقف کار نے اپنی دوکان میں اوسکو بٹھلایا اور لوگون سے اپنی ذمہ داری پر اوسکو
کام دلایا جو اجرت کہ حاصل ہوگی بسبب اپنی ذمہ داری کے اوسمین مثلاً نصف کا حقدار ہوگا اور
دوکان کا کرایہ الگ نہ لے سکیگا کیونکہ کرایہ دوکان بھی اوسمین شامل ہوگا۔

مادہ (۱۳۴۷) جیسا مال اور عمل سے ربح کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً مضاربۃ میں رب المال اپنی
ملک ہونے کے سبب سے اور مضارب اپنی عمل کی سبب سے ربح کے مستحق ہیں ایسے ہی صرف ضمانت اور ذمہ داری سے
بھی ربح کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً ایک استاد نے کہ اوس سے سب لوگ واقف ہیں ایک شاگرد
تیار کیا لوگون کا کام جو اوستاد کے پاس آتا ہے شاگرد ہی اپنی ذمہ داری سے کروا تا ہے۔
وہ اوستاد کی اجرت میں سے جو باہم حصہ مقرر ہو جاوے مستحق ہوگا۔ دیکھو
مادہ (۸۵) مگر یہ مادہ (۸۵) اوس سے متعلق نہیں ہے۔

مادہ (۱۳۴۸) جب ان تین چیزون میں سے کوئی چیز نہو تو استحقاق ربح کا نہوگا مثلاً نہ مال ہے نہ عمل ہے
اور نہ ضمان و ذمہ داری ہے مثلاً ایک شخص کو یہ کہا کہ تو اپنی مال سے تجارت کر اور جو نفع ہوگا وہ مشترک ہوگا تو
اس صورت میں جو ربح ہوگا وہ صاحب مال کا ہے اس شخص کو اوسمین کچھ حق نہیں ہے۔

مادہ (۱۳۴۹) استحقاق ربح صرف بلحاظ اوس شرط کے ہوتا ہے جو عقد شرکت میں مذکور ہوئی ہے نہ بلحاظ
اوس عمل کے کہ واقع ہوا ہو سو شریک کو عمل نکرنے پر عقد شرکت میں جو اوسکا عمل مشروط ہوا تھا گویا عامل
قرار دیا جائیگا اور ربح کا مستحق ہوگا مثلاً شرکت صحیحہ میں یہ شرط ٹھہری تھی کہ دونو کام کرتے رہینگے پھر ایک تو
عمل کرتا رہا اور دوسرے نے عذر یا بلا عذر کام نکیا تو بھی ربح اون دونو میں تقسیم ہوگا کیونکہ ہر ایک ایک
دوسرے کا وکیل ہے اور ربح کی شرکت آپس میں ٹھہر گئی ہے۔

مادہ (۱۳۵۰) ہر شریک ایک دوسرے کا امانت دار ہے مال شرکت ہر شریک کے قبضہ میں
ودیعت ہے پس اگر بے تعدی اور بے قصور مال تلف ہوگیا تو ہر شریک شریک کے حصہ کا ضامن نہوگا

مادہ (۱۳۵۱) راس المال شرکت اموال میں دونو شریک کا مشترک ہوتا ہے مساوی ہو
یا زاید جب ایک کا راس المال ہوا اور دوسرے کا صرف عمل ہے ٹھہری اور یہہ بھی گفتگو ہوسکی کہ ربح
دونو کا مشترک ہے تو یہ عقد مضاربت ہوگی جیسا اوسکے باب میں خاص اوسکا ذکر ہوگا
اور اگر یہ ٹھہرے کہ سارا ربح صرف عامل کا ہے تو اوسکو قرض کہتے ہیں اور اگر ربح صرف

راس المال والے کا ٹھہرے تو راس المال عامل کے پاس بضاعت ہے اور عامل مستبضع ہے۔ کہ وہ
وکیل متبرع ہے اور نقصان اور نفع سب مال والے کا ہے۔
مادہ (۱۳۵۲) ایک شریک مر جاوے یا مجنون مطبق ہو جاوے تو شرکت فسخ ہو جاویگی اور اگر
تین آدمی یا زیادہ شریک ہیں تو صرف متوفی اور مجنون کے حقمیں شرکت فسخ ہوگی
اور اوروں کے حق میں قایم رہیگی۔
مادہ (۱۳۵۳) ایک شریک کے فسخ کر دینے سے ہی شرکت فسخ ہو جاتی ہے۔ مگر شریک ثانی کو فسخ کا
علم ضرور ہے یعنے جب تک کہ اوسکو علم نہو فسخ نہوگی۔
مادہ (۱۳۵۴) جب دونو نے شرکت کو فسخ کر دیا اور یہ قصد کیا کہ جسقدر روپیہ موجود ہے وہ ایک کے
اور جتنا لوگوں پر قرض ہے وہ دوسرا لیوے تو یہ تقسیم صحیح نہوگی بلکہ جو کچھ موجود ہے اور جو قرض ہے
وہ سب دونو میں مشترک رہیگا دیکھو مادہ (۱۱۲۳)۔
مادہ (۱۳۵۵) جب ایک شریک نے مال تجارت میں سے کچھ لے لیا اور تجارت کرتے کرتے بے تفصیل
حساب مجہول چھوڑ کر مر گیا تو اوسکے ترکہ میں سے شریک کا حصہ لیا جائیگا دیکھو مادہ (۸۰۱)

فصل پنجم شرکت مفاوضہ کا بیان۔

مادہ (۱۳۵۶) دونو مفاوض ایک دوسرے کے کفیل ہوتے ہیں جیسا فصل ثانی میں مذکور ہوا تو جیسا
اقرار ایک کے حقمیں جاری ہوگا ویسا ہی اوسکے شریک کے حقمیں بھی جاری ہوگا۔ اسلئے قرض خواہ
جس سے چاہے اپنا قرض طلب کرے اور ایسا ہی جو امر بیع و شرا و اجارہ وغیرہ کہ ایک پر مرتب
ہوئی وہ دوسرے پر بھی مرتب ہوگا جو اس شرکت میں پیدا ہوا ہے مثلاً ایک شریک نے ایک
چیز بیچی تو دوسرے شریک پر بھی عیب واپس ہو سکے گی اور جو ایک شریک نے خریدی تو دوسرا بھی عیب واپس کر
مادہ (۱۳۵۷) ایک شریک جو کچھ اپنے اور اپنی عیال کیلئے کھانے اور پہننے اور سب حاجتوں کے
واسطے لیوے تو دوسرے کو اس میں کچھ حق نہیں ہے مگر بایع ان اشیا کی قیمت دوسرے شریک سے
بسبب اوسکی کفالت کے لے سکتا ہے۔
مادہ (۱۳۵۸) دونو مفاوضوں کا جب راس المال اور ربح میں مساوی ہونا شرط ہے ایسا ہی شرکت کے
بعد کسی کا مال زاید نہووے گو راس المال ہونیکے لایق ہو جیسی نقود یا وہ مال کہ نقود کے حکم میں ہے
مگر جب ایسا مال زیادہ ہے کہ راس المال ہونیکے لایق نہیں ہے جیسے اسباب اور مکان اور
قرض کہ کسی کے ذمہ پر ہو تو اس سے مفاوضہ میں کچھ خلل نہیں ہوتا ہے۔

مادہ (۱۳۵۹) شرکت اعمال کے دونو شریک نے جب یہہ عقد کیا کہ دونوں سے جو کوئی جو کام قبول کرے تو وہ دونو برابر ہوگا یعنی ضمان ذمہ داری مین اور کام کرنے مین اور فائدہ اور ضرر مین دونو برابر ہونگے اور جب ایک پر کچھہ کام لازم ہووے اور دوسرا اوسکا کفیل ہووے تو یہہ عقد مفاوضہ ہو جاوینگے اور اوس صورت مین جو اجرت مزدوری یا کرایہ دوکان کا لازم ہو جس سے چاہی مطالبہ کیا جاوے۔ اور اگر کسی نے دعوی کیا اور ایک شریک نے اقرار کیا تو یہہ اقرار نافذ ہے اگرچہ دوسرا شریک انکار کرے۔

مادہ (۱۳۶۰) اگر دو شخص شریک ہوں کہ مال قرض لائین اور بیچا کرین اور مال جو خرید اسے اوسکی قیمت اور اوسکا بیچ سب مشترک نصف نصف ہوگا۔ اور دونو ایک دوسرے کے کفیل رہینگے تو یہہ بھی شرکت مفاوضہ شرکت وجوہ ہو گئے۔

مادہ (۱۳۶۱) شرکت مفاوضہ مین لفظ مفاوضہ اور سب شرطوں کا ذکر کرنا شرط ہے اور اگر عقد مطلق ہو تو شرکت عنان ہے۔

مادہ (۱۳۶۲) جب شروط مذکورہ مین سے کوئی شرط مفقود ہو تو شرکت مفاوضہ شرکت عنان ہوگی مثلاً ایک شریک کے پاس کچھہ مال وراثتاً یا ہبتہً پہونچا اگر شرکت کا راس المال ہو سکتا ہے جیسے نقود تو عقد مفاوضہ عنان ہو جاوے گی۔ اور اگر راس المال شرکت ایسا مال نہین ہے بلکہ اسباب یا مکان ہے تو مفاوضہ مین کچھہ خلل نہوگا۔

مادہ (۱۳۶۳) جتنے شرطین عنان کے صحت کیلیے لازم ہین اتنی ہی شرکت مفاوضہ کیلیے بھی لازم ہین۔

مادہ (۱۳۶۴) دونو شریکوں کو جو تصرف شرکت عنان مین جائز ہے وہ سب مفاوضہ مین بھی جائز ہے۔

فصل ششم

شرکت عنان کے حق کا بیان اسمین تین بحث ہین بحث اول۔ جو امور کہ شرکت اموال سے متعلق ہین۔

مادہ (۱۳۶۵) شرکت عنان مین دونو کا مال مساوی ہونا ضرور نہین ہے بلکہ ایک کا مال زاید اور دوسرے کا مال کم ہو سکیگا اور یہہ ضرور نہین ہے۔ کہ شریک اپنا سب مال شرکت مین داخل کر دے بلکہ جتنا چاہے کل یا کوئی مقدار خاص شرکت مین لگا دے تو ممکن ہے کہ ہر شخص کچھہ لیئے سوا اس راس المال کے اور بھی مال نقد وغیرہ کہ راس المال ہونیکے قابل ہووے موجود ہو۔

مادہ (۱۳۶۶) جیسا شرکت عنان مین یہہ جایز ہے کہ ہر قسم کی تجارت کیجاوے یہہ بھی جایز ہے کہ ایک قسم خاص کی تجارت کیجاوے۔

مادہ (۱۳۶۷) شرکت صحیحہ مین بیچ کیلیے جو شرط ٹھہر جاوے وہ ہی واجب العمل ہوگی۔

مادہ (۱۳۶۸) شرکت خاصہ میں بقدر راس المال کے ربح تقسیم ہوگا اور جو شریک اپنی لئے
زیادہ مقرر کرے اوس کا اعتبار نہیں ہے۔

مادہ (۱۳۶۹) اسیطرح نقصان اور خسارہ بھی بلحاظ راس المال ہو تو پر پڑیگا اگر کوئی
اور جو شرط اسکے خلاف کی تو جائز نہوگی۔

مادہ (۱۳۷۰) جب دونو شریک تقسیم ربح بلحاظ مقدار راس المال کے ٹھہرالین گو کسی کا
راس المال زائد ہووے یا کم تو اوسی اعتبار پر ربح تقسیم ہوگا۔ گو عمل کرنا دونوں کا ٹھہرا ہو یا ایک
ہی کا مگر جب یہ راس المال ایک ہی کا ہے اور عمل دوسرے کا تو راس المال اس دوسرے کے پاس بضاعۃً ہے

مادہ (۱۳۷۱) باوجودیکہ راس المال دونوں کا برابر ہے ایک کیلئے ربح زیادہ مقرر کرنا مثلاً ایک کا
حصہ دو ثلث اور دوسرے کا حصہ ایک ثلث مقرر ہووے اور دونوں کا عمل بھی مقرر کیا جاوے تو صحیح اور جائز ہے
اور شرط بھی مقبول دیکھو مادہ (۱۳۴۵) ۔ اور جسکا ربح میں حصہ زیادہ مقرر ہوا اگر اوسی کا عمل بھی شرط
کیا گیا ہے تو شرکت صحیح ہے اور شرط منظور ۔ کیونکہ راس المال کے عوض اصل ربح ہے۔ اور عمل کے
عوض حصہ زائد ہے اگر راس المال دوسرے شریک کے قبضہ میں ہو تو یہ عقد مضاربہ ہے ۔ اور اگر عمل کا حصہ
والے پر شرط ہے تو صحیح نہوگا ۔ اور ربح بمقدار راس المال تقسیم ہوگا کیونکہ تقسیم ربح بمقابلہ مال کے ہے
یا بمقابلہ ضمان و ذمہ داری کے ہے ۔ اور یہاں جو زیادہ ربح دیا جاتا ہے تو نہ اوسکا
مال ہے اور نہ عمل ہے اور نہ ضمان ہے دیکھو مادہ (۱۳۴۷) و اور مادہ (۱۳۴۸) ۔

مادہ (۱۳۷۲) ایک کا راس المال زیادہ ہے مثلاً ڈیڑھ لاکھ قرش اور دوسرے کا کم ہے مثلاً ایک
لاکھ قرش ہیں زیادہ والے کا حصہ ربح میں زیادہ اور کم والے کا حصہ کم ٹھہرانا جائز ہے جیسا باوجود برابری
راس المال کے ایک کے حصہ کا زیادہ اور ایک کا کم ہونا جائز ہے ۔ اور اگر یہ شرط ٹھہرے کہ دونو عمل
کرتے رہیں یا وہی عمل کیا کرے کہ جسکا راس المال کم ہے اور حصہ ربح زیادہ ہے تو بھی جائز ہے
اور شرط مقبول۔ اور اگر یہ شرط ٹھہرے کہ راس المال زیادہ ہو اور حصہ ربح کم تو جائز نہوگا بلکہ ربح
دونوں میں بمقدار راس المال تقسیم ہوگا

مادہ (۱۳۷۳) ہر شریک کو اختیار ہے کہ مال شرکت نقد پر بیچے یا قرض پر یا کم پر یا زیادہ پر۔

مادہ (۱۳۷۴) جسکے پاس راس المال ہے اوسکو اختیار ہے کہ نقد پر خریداری کرے یا قرض پر
مگر نقد ہونا شرط ہے اگر خریدیگا تو اوسکی ذات پر پڑیگا نہ مال شرکت پر۔

مادہ (۱۳۷۵) جسکے پاس راس المال نہ ہو اوسکو خریداری جائز نہیں ہے اگر خریدیگا تو اوسکی ذات پر پڑیگا نہ شرکت پر

مادہ (۱۳۷۶) جس شریک نے اپنی نقدی یا روپیہ سے کسی چیز خریدے کہ تجارتی نہین ہے تو وہ اوسکی
ذاتی ہے شریکونکو اوسمین کچھ حصہ نہین۔ اور اگر اوسکے تعین مین بھی مال ہے اور اوسی کو شے تجارتی اپنی
ذاتی مال سے خریدی تو مال شرکت مین شامل ہوگا مثلاً ایک شریک نے گھوڑے خریدے اور شرکت
بزازی کی سوداگری مین ٹہری تہی تو یہ گھوڑے اوسکی ذاتی ہے اور اگر کپڑا ہے خریدا تو شرکت مین داخل
ہوگا اگرچہ خرید نیکے وقت اسپر گواہ مقرر کیے کہ مین اپنی ذات کیلیے خریدتا ہون شرکت کے لیے اسمین
شریک کو کچھ حق نہین ہے کچھ سود نہوگا بلکہ شرکت ہی مین شمار ہوگا۔ اور شریک کو بھی اوسمین حق شرکت رہیگا
مادہ (۱۳۷۷) عقد کے احکام سب عاقد سے متعلق ہوتے ہین یعنی جس شریک نے کچھ خریدا اور
قیمت بھی ادا کی تو اوسی پر لازم ہوگا یعنی قیمت دینا یا قیمت کا مطالبہ ہونا اسی پر رہیگا نہ شریک پر
اور ایسے ہی جو شریک بیچے تو ثمن لینا بھی اسیکا کام ہے۔ اگر ایک شریک نے بیچا اور دوسرے نے
ثمن پر قبضہ کر لیا تو بقدر اوسکی حصہ کے مشتری از زرثمن کسے بری ہوگیا نہ حصہ عاقد سے۔ اگر ایک شریک نے
مال بیچا اور کسی اور کو زرثمن وصول کرنے کیلیے وکیل کیا تو دوسرا شریک اس وکیل کو موقوف نہین کرسکتا ہے
اور اگر بیع یا شرا یا اجارہ دینی مین یعنی اصل تجارت مین ایک شریک نے کسی اور کو وکیل کیا تو دوسرا
شریک اوسکو موقوف کر سکتا ہے۔
مادہ (۱۳۷۸) جس نے مال شرکت خریدا ہے وہی بالعیب واپس کریگا نہ شریک۔ اور جس نے
مال شرکت بیچا ہے مشتری اوسکو بخیار عیب واپس دیگا نہ شریک کو۔
مادہ (۱۳۷۹) ہر شریک کو یہ اختیار ہے کہ مال شرکت کو ودیعت اور امانت اور مضاربت
دے سکتا ہے اور ایسے ہی مال مشارکت کی حفاظت کیلیے دوکان کرایہ لینا اور اسکو نوکر رکھنا
جائز ہے اور یہ جائز نہین ہے کہ اپنی مال کے ساتھ اوسکو بھی حفاظت کرے یا بے اذن
شریک کے کسی اور کے ساتھ عقد شرکت کرے اگر کریگا اور ضایع ہوگا تو ضمان دیگا۔
مادہ (۱۳۸۰) کسی شریک کو یہ جائز نہین ہے کہ مال شرکت بی اذن شریک قرض دیوے پھر شرکت کے
معاملہ کیلیے قرض لینا جائز ہے اور دوسرے شریک پر بھی دین بالاشتراک لازم آئیگا۔
مادہ (۱۳۸۱) اگر شرکت کے معاملہ کیلیے سفر کریگا تو خرچ سفر مال شرکت سے ہوگا۔
مادہ (۱۳۸۲) ایک شریک نے جب امور شرکت دوسرے کی رائے پر سونپ دی کہ تو اپنی رائے
مین جیسا مناسب جانتا ہے وہ کرتا رہ تو جو کچھ کہ تجارت کے لیے لازم ہین وہ سب کرتا رہیگا
مثلاً مال شرکت رہن کرنا یا کچھ مال رہن لینا اور مال شرکت لیکر کہین سفر کرنا اور اپنے مال کے

ساتھ مال شرکت ملا دینا اور کسی اور کے ساتھ شرکت عقد کرنا یا تلف کرنا اور کسی کو بلا عوض یا مقابلہ اذن نہ ہے
جائز نہوگا مثلاً کسیکو مال شرکت قرض دیوے یا کسی کو ہبہ کرے۔

مادہ (۱۳۰۳) اگر ایک شریک نے دوسرے کو منع کر دیا کہ مال شرکت لیکر کہیں سفر نکرنا یا قرض پر مال شرکت بیچنا
اور دوسرے نے اوسکے خلاف کیا۔ یعنی سفر پر لیگیا یا قرض پر بیچا تو جو خسارہ واقع ہوگا۔ وہ سب اوسکے ذمے پڑیگا۔

مادہ (۱۳۰۴) ایک شریک نے اگر بابت معاملہ شرکت کے کسی قرض کا اقرار کیا تو دوسرے شریک پر وارد نہوگا۔ اگر بیان کیا
کہ یہ قرض ہم دونوں کے معاملہ سے واقع ہوا تھا تو اوسپر نصف دین لازم ہوگا۔ اور اگر یہ اقرار کیا کہ تنہا خاص شریک
ثانی کے معاملہ سے یہ دین واقع ہوا تو اوسپر کچھ لازم نہوگا۔

مبحث دوم وہ مسائل کہ شرکت اعمال سے متعلق ہیں۔

مادہ (۱۳۰۵) شرکت الاعمال وہ عقد ہے کہ کام اور مزدوری آپسمین اشتراک قبول کرین یعنے دو اجیر اور دو
مزدور جو آپسمین شریک ہوں یعنی کام اور مزدوری اپنے اوپر لازم کرتے ہیں جو کام کہ مستاجر سے لیتے ہیں خواہ اونکا
ضمان اور ذمہ داری میں دونو برابر ہوں یا ایک زیادہ اور ایک کم اور ایسی ہی حاصل بھی ایک کا مثلاً دو ثلث اور ایک کا ایک ثلث

مادہ (۱۳۰۶) ہر ایک شریک کو جائز ہے کہ کام کا ہونا اونکے پاس سے لاوے اور دوسرا کام کرتا رہے اور یہ بہی
جائز ہے کہ دو درزی اپنے کام میں شرکت کرین کہ ایک تو کپڑے لاوے اور کترے اور دوسرا سیتا رہے۔

مادہ (۱۳۰۷) ہر ایک شریک ایکدوسرے کا کام لانے کیلئے وکیل ہے جو کام کہ ایک قبول کرکے لاوے اوسکا دوسرے
اور اوسکے شریک پر بہی عمل کرنا لازم ہے پس ضمان شرکت الاعمال بسبب ضمان اور ذمہ داری ہر ایک کے شرکت
مفاوضہ ہے کہ مستاجر جس سے چاہے اپنے کام کے پورا کرنیکا تقاضا کرسکتا ہے اور ہر ایک شریک لاچار اوسکا
کام پورا کریگا کسیکو یہ اختیار نہیں ہے کہ یہ کہہ سکے کہ یہ کام میرا شریک لایا تھا میں اوسکے ساتھ ہم اتفاق نہیں

مادہ (۱۳۰۸) عنان شرکت الاعمال باعتبار حق اجرت کے بہی مفاوضہ ہے کہ ہر ایک شریک مستاجر سے اجرت
کامل لے سکتا ہے اور مستاجر جسکو اجرت دیدیگا وہ بری ہوجائیگا۔

مادہ (۱۳۰۹) جو کام کہ ایک شریک خود اپنی ذات پر لیکر آیا۔ اوسپر جبر نہوگا۔ کہ وہ خود ہی کرے بلکہ
اوسکو جائز ہے کہ خود ہی کام کرے یا کسی اور سے کام لیوے مگر جب مستاجر نے یہ شرط کی کہ وہ خود ہی کام
کرے اور سے کام نہ لے سکیگا۔ دیکھو مادہ (۵۷۱)۔

مادہ (۱۳۱۰) جس شرط پر ٹہری کہ بیچ کی کمائی تقسیم ہو یعنی برابری یا تفاوت کی شرط پر تقسیم ہوگا۔ یعنے اگر برابر ٹہری تھی
تو برابر تقسیم کرینگے اور اگر ٹہری تھی کہ ایک زیادہ لے یعنی دو ثلث لیگا اور ایک کم یعنے ایک ثلث تو ویسا ہی ہوگا۔

مادہ (۱۳۱۱) عمل اور کسب میں اگر مساوات شرط کرین یا زیادتی شرط کریں تو جائز ہے مثلاً یہ

شریکان کام تو برابر اور اجرت ایک کو زیادہ اور ایک کو کم تو بہی جائز ہے کیونکہ یہہ ممکن ہے کہ ایک شخص ہی اچھا زیادہ ماہر اور مشتاق ہے اور دوسرا کم ہے۔

مادہ (۱۳۹۲) جب دونوں شریک ضامن ہوں تو دونوں اجرت کے مستحق ہونگے ایک شریک تو کام کرتا رہا اور دوسرا بیمار ہوگیا یا دور جگہہ چلا گیا یا بیکار بیٹھا رہا تو بہی موافق شرط کے بیچ تقسیم ہوگا۔

مادہ (۱۳۹۳) اگر ایک کے کام سے مستاجر فیہ تلف ہوگیا یا عیب دار ہوگیا تو شریک ثانی کیساتھ مشترک ضمان دیگا تو مستاجر جس سے چاہے ضمان لے لیگا اور خسارہ دونوں پر بقدر ضمان ہوگا مثلاً شرکت اعمال کے نصف نصف اجرت پر ٹہری تہی تو خسارہ بہی نصف نصف ہوگا اور اگر یہہ ٹہرا تہا کہ حق اجرت دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا تو خسارہ بہی اسی طرح دو ثلث اور ایک ثلث پر ہوگا۔

مادہ (۱۳۹۴) دو حمال یہی عمل کرنے پر شرکت کریں تو صحیح ہے۔

مادہ (۱۳۹۵) اور یہہ بہی شرکت ہوسکتی کہ ایک شخص کی دوکان ہو اور دوسرے کی اوزار دکان اور سامان ہو (ایضاً)

مادہ (۱۳۹۶) اور یہہ بہی شرکت صنائع ہوسکتی ہے کہ ایک کے دوکان ہو اور دوسرے کا صرف کام ہو

مادہ (۱۳۹۷) جب شرکت اعمال اسطرح ٹہرے کہ ایک کا خچر ہو اور دوسرے کا اونٹ ہو اور دونو باربرداری برابر کریں تو یہہ بہی جائز ہے اور اجرت دونوں میں برابر تقسیم ہوگی اور یہہ لحاظ نہوگا کہ اونٹ زیادہ بوجھہ اوٹھاتا ہے کیونکہ اس شرکت میں اجرت باعتبار ضمان اور ذمہ داری کے تقسیم ہوتی ہے جب شرکت مقرر نہو بلکہ خچر اور اونٹ کے کرایہ کے لیئے تہی اور یہہ شرط ہو کہ کرایہ اسمیں تقسیم ہوتا رہیگا تو یہہ شرکت فاسد ہے اور اجرت خچر کی خچر والیکو اور اونٹ کی اونٹ والیکو ملیگی اور اگر ایک دوسرے کے لادنے اور اوتارنے میں مدد کرتا رہیگا تو ہر ایک اجر مثل کا مستحق ہوگا۔

مادہ (۱۳۹۸) جب ایک کام میں ایک شخص کاریگر ٹہرا اور وہ اوسکا بیٹا جو اوسکے ہی گہر میں رہکر کام کرتے ہیں تو اجرت اوسکی ہے اور اوسکا بیٹا مددگار رہیگا مثلاً ایک شخص کا بیٹا درخت لگانے میں اوسکی مدد کرتا ہے تو درخت اوس شخص کا ہے اور اوسکا بیٹا اوس میں شریک نہوگا۔

مبحث سوم شرکت وجوہ کے مسائل کا بیان

مادہ (۱۳۹۹) جیسا یہہ جائز ہے کہ مال جو خریدیں برابر ہو ویسا ہی یہہ بہی جائز ہے کہ ایک دو ثلث خرید کرلاوے اور دوسرا ایک ثلث کیونکہ مساوات شرط نہیں ہے۔

مادہ (۱۴۰۰) نفع کا استحقاق شرکت وجوہ میں بلحاظ ضمان و ذمہ داری کے ہے۔

مادہ (۱۴۰۱) ضمان و ذمہ داری مال کی قیمت کے باعتبار حصہ کے ہوتی ہے۔

ماده ۱۴۰۲ - بیع مین حصہ ہر شریک کا باعتبار راس مال کے ہے جو بیہ خرید کر کے لائے ہین نصف نصف ہو تو ربح بہی نصف نصف ہوگا اور اگر ایک دو ثلث لایا ہے اور دوسرا ایک ثلث تو ربح بہی اوسی طرح تقسیم ہوگا اور زیادہ جو ایک کے لئے شرط کیا گیا ہے نامعتبر و ناقبول اور جب یہہ شرط ہو کہ اسباب تو نصف نصف ہو اور ربح ایک کو دو ثلث اور ایک کا ایک ثلث تو یہہ شرط ناقبول ہے بلکہ ربح بہی نصف نصف ہوگا۔

ماده ۱۴۰۳ - نقصان اور خسارہ بمقدار اپنے اپنے حصہ مال کے ہے جو خرید کر لائے ہین خواہ دونون ملکر خریدے ہون یا ایک ہی خرید کر لایا ہے اگر نصف نصف مال لائے ہین تو خسارہ بہی نصف نصف ہوگا اور اگر ایک دو ثلث مال لایا اور دوسرا ایک ثلث لایا تو خسارہ بہی دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا۔

باب ہفتم مضاربت کا بیان اسمین تین فصلین ہین فصل اول مضاربت کی تعریف اور تقسیم کا بیان ہے

ماده ۱۴۰۴ - جس عقد مین ایک شخص کا مال ہوا اور دوسرے کا عمل ہو اوسکو مضاربت کہتے ہین اور مال والا رب المال اور عمل کرنے والا مضارب کہلاتا ہے۔

ماده ۱۴۰۵ - مضاربت مین ایجاب و قبول رکن ہے مثلاً رب المال نے کہا کہ یہہ مضاربۃً لو اور اپنی رائے کے موافق عمل کرتے رہو اور ربح نصف نصف یا دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا یا یہہ کہا کہ تم یہہ روپیہ راس المال ٹہرا کر اور اوسمین ربح ہم مین اور تم مین مشترک ہوگا اور مضارب نے قبول کیا تو مضاربت منعقد ہوگئی۔

ماده ۱۴۰۶ - مضاربت دو قسم ہے ایک مطلق دوم مقید۔

ماده ۱۴۰۷ - جسمین زمانہ اور مکان اور قسم تجارت اور بایع اور مشتری کی تعیین نہو وہ مضاربت مطلق ہے اور جو مقید ہو کہ اتنے دن تک یا اسی بلدہ مین یا یہہ خاص تجارت یا فلان ہی سے معاملہ کرتے رہنا تو مضاربت مقید ہے۔

فصل ثانی مضاربت کی شرطون کا بیان

ماده ۱۴۰۸ - شرط یہہ کہ رب المال وکیل کرنے کے قابل ہو اور مضارب وکیل ہونے کے لایق ہو۔

ماده ۱۴۰۹ - اور شرط یہہ ہے کہ راس المال ایسا ہو کہ شرکت مین راس المال ہونے کے قابل ہو باب شرکت العقد کی فصل سوم ملاحظہ ہو سو اسباب اور مکان اور گونکے نہ ہو مثلاً قرض جو

راس المال معین ہو سکتا ہے یا رب المال نے کوئی اسباب دیکر کہا کہ اسکو بیچ ہو اور زر ثمن راس المال کر کے مضاربت کر لو تو صحیح ہوگا یا رب المال نے کہا کہ فلان شخص کے ذمہ جو قرض ہے وصول ہو اور متعین کر دیا کہ اپنے قرض مین اور مضاربت کر و تو بہی صحیح ہوگا۔

مادہ ۱۴۱۰ - دوسری شرط یہہ ہے کہ راس المال مضارب کو بالکل سونپ دیا جاوے۔

مادہ ۱۴۱۱ - جیسا شرکت العقد مین راس المال متعین اور معلوم ہونا شرط ہے مضاربت مین بہی شرط ہے کہ راس المال متعین معلوم ہو اور ربح مین حصہ مشاع نصف یا ثلث وغیرہ مقرر ہو اگر مطلق ذکر ہو اکہ ربح مشترک رہیگا تو نصف نصف دیا جاوے گا۔

مادہ ۱۴۱۲ - جب ان شرطون مین سے کوئی شرط نہو مثلاً ربح مین حصہ مشاع نہ ٹھہرا ہو بلکہ یہہ ٹھہرا کہ اتنے قرش رب المال لیگا تو مضاربت فاسد ہے۔

فصل سوم مضاربت کے احکام

مادہ ۱۴۱۳ - مضارب امین ہے کہ راس المال اوسکے پاس ودیعت ہے اور باعتبار تصرف اور معاملہ کے وکیل بہی ہے اور باعتبار حصہ دار ہونے کے ربح مین شریک بہی ہے۔

مادہ ۱۴۱۴ - باعتبار مضاربت مطلقہ کے مضارب کو علی العموم اجازت ہے جسطرح ہوسکے تجارت کرے اور جتنے امور کہ تجارت کو لاحق ہونگے وہ بجا لائیگا اولاً ربح حاصل کرنیکے لئے خرید و فروخت کرتا رہیگا - لیکن غبن فاحش سے خریدا تو خاص اوسکا ذمہ ہے مضاربت مین شامل ہوگا

دوم - جائز ہے کہ مال بیچتا رہے نقد پر یا قرض پر کم ہو یا زیادہ ہو اور جسقدر مہلت کہ تاجرون مین معلوم اور عادت ہے وہی مہلت بہی دیگا نہ مہلت دراز کہ تاجرین مین عادت نہین ہے۔

سوم - جو مال کہ بیچا ہے اوسکے زر ثمن کا کسی اور معتبر پر حوالہ لینا جائز ہے۔

چہارم - کسی اور کو بیع اور شرا اسکے لئے وکیل بہی کر سکتا ہے۔

پنجم - مال مضاربت کا ودیعت رکھنا اور بضاعت دینا اور گرو رکھنا اور گرو کرنا اور کرایہ دینا اور کرایہ لینا سب جائز ہے۔

ششم - بیچنے لینے اور دینے کیلئے سفر بہی کرنا جائز ہے۔

مادہ ۱۴۱۵ - مضاربت مطلقہ مین یہہ جائز نہین ہے کہ مال مضاربت اور اپنا مال ملا دیوے یا کسی اور کو مضاربت دیوے اگر سب مضاربت والون کی عادت ہے کہ مال مضاربت اور اپنا مال ملا دیتے ہین تو یہہ بہی مجاز ہوگا۔

مادہ ۱۴۱۶ - اگر مضاربت مطلقہ مین رب المال نے یہہ کہدیا کہ تم اپنی راے پر جو مناسب سمجھکر تے رہو تو اپنے مال کے ساتھ مال مضاربت ملابہی دیگا اور کسی کو مضاربت بہی دیگا - اور ہبہ کرنا اور قرض دینا اور راس المال سے زیادہ مال خرید لینا بے اجازت صریح جایز نہوگا -

مادہ ۱۴۱۷ - اگر اپنا مال اور مال مضاربت دونون کو ملا لیا تو جسقدر ربح اسکے خاص مال کا ہے وہ بہی لیگا اور جو ربح مال مضاربت کا ہے وہ دونون آپسمین حسب قرارداد باہمی تقسیم کرینگے -

مادہ ۱۴۱۸ - مضارب نے اگر راس المال سے زیادہ مال با اجازت خرید لیا تو یہہ شرکت وجوہ ہوگی

مادہ ۱۴۱۹ - مضارب کو مضاربت کے لئے اگر کچہ سفر کرنا ہوگا تو اسکا خرچ معمولی مال مضاربت مین سے ہوگا -

مادہ ۱۴۲۰ - جو شرط کہ رب المال نے مضاربت مین مقرر کی ہوگی اوسکی رعایت ضرور ہے -

مادہ ۱۴۲۱ - مضارب نے اگر شرط کے خلاف کیا اور رعایت نہ کی تو غاصب متصور ہوگا - اسی لئے فایدہ اور خسارہ جو لینے اور دینے مین واقع ہوگا وہ سب اسی پر پڑیگا اور راس المال اگر تلف ہوگا تو ضمان دیگا -

مادہ ۱۴۲۲ - رب المال نے منع کر دیا تہا کہ مال مضاربت فلان جاے نہ لیجانا یا قرض پر نہ بیچنا پہر اسنے اوسکا خلاف کیا کہ اوس جاے لے گیا یا قرض بیچا - اور زر ثمن یا مال تلف ہوگیا تو ضمان دیگا -

مادہ ۱۴۲۳ - رب المال نے جو مدت مضاربت کی مقرر کی تہی اوسکے گذرتے ہی مضاربت فسخ ہوجاے گی -

مادہ ۱۴۲۴ - رب المال نے جب مضارب کو موقوف کر دیا تو ضرور ہے کہ اوسکو اطلاع بہی ہوجاوے ورنہ جب تک کہ اوسکو اطلاع نہوگی سب تصرفات اوسکے جایز ہونگے اور بعد اطلاع کے اوسکو جایز ہے کہ جو اسباب باقی ہے اوس سب کو بیچکر نقد کرے اور جو نقد موجود ہے اوسمین کچہ تصرف نکرے -

مادہ ۱۴۲۵ - مضارب بسبب اپنے عمل کی حقدار ربح کا ہے کیونکہ عمل کبہی متقوم ہوتا ہے اسی لئے جو حصہ کہ مضارب نے ٹہرا لیا تہا وہ اوسی کا مستحق ہے -

مادہ ۱۴۲۶ - رب المال بسبب اپنے مال کے ربح کا مستحق ہے اسی لیے مضاربت فاسدہ مین کل ربح رب المال کا ہے اور مضارب اجر مثل پاویگا مگر اوس مقدار سے کہ وقت عقد

قرار پایا تھا زیادہ نفع لے سکیگا بلکہ اگر نفع حاصل نہوگا تو کچھہ نہ پایگا۔

مادہ ١٤٢٧ - اگر مال مضاربت مین نقصان ہوا تو پہلے نفع مین سے اوسکی تکمیل کیجاوے نہ راس المال مین سے اور نفع اگر کافی نہوگا تو اوسوقت راس المال مین سے تکمیل کیجائیگی اور مضارب کے ذمہ کچھہ لازم نہوگا مضاربت صحیح ہو یا فاسد۔

مادہ ١٤٢٨ - بہرحال خسارہ اور نقصان رب المال کے سر ہے اگر یہہ شرط ٹھیرائی گئی کہ دونون پر وارد ہوگا تو یہہ شرط معتبر نہین ہے۔

مادہ ١٤٢٩ - جب رب المال مرگیا یا مجنون ہوگیا تو مضاربت فسخ ہوجائے گی۔

مادہ ١٤٣٠ - اگر مضارب بے تفصیل حساب کے مرگیا تو اوسکے ترکہ پر ضمان ہوگا دیکھو مادہ (٨٠١ و ١٣٥٥)۔

باب ہشتم مزارعت اور مساقات کے بیان مین اسمین دو فصل ہین

فصل اول مزارعت کا بیان

مادہ ١٤٣١ - ایک شخص کی زمین ہے اور دوسرا اسمین کاشت کرتا ہے اور پیداوار دونون کی مشترک اسکو شرکت مزارعت و مزارعت کہتے ہین۔

مادہ ١٤٣٢ - شرکت مزارعت کا رکن ایجاب و قبول ہے زمین والے نے کاشتکار کو کہا کہ مین نے تجکو یہہ زمین زراعت کے لئے دی پیداوار اسمین تیرا حصہ اسقدر ہوگا اور کاشتکار نے کہا کہ مین نے قبول کیا یا مین راضی ہوا یا اور کوئی ایسا کلمہ کہا کہ رضامندی پر دلالت کرے یا کاشتکار نے زمین والے سے کہا کہ تو مجکو اپنی زمین زراعت کیلئے دے کہ مین اوسمین زراعت کرونگا اور زمین والا راضی ہوگیا تو عقد مزارعت منعقد ہوگی۔

مادہ ١٤٣٣ - دونون کا عاقل ہونا شرط ہے بالغ ہونا شرط نہین ہے اسلیے تمیزدار لڑکا عقد مزارعت کرسکتا ہے۔

مادہ ١٤٣٤ - شرط یہہ ہے یا تو قسم زراعت اور تخم متعین ہوجاوے یا تعمیم کیجاوے جو چاہے سو بووے۔

مادہ ١٤٣٥ - یہہ شرط ہے کہ کاشتکار کا حصہ مشاع نصف و ربع وغیرہ متعین ہوجاوے اگر حصہ متعین نہوا یا یہہ کہا کہ سوا حاصل کے اوسکو کچھہ دینگے یا حاصل مین سے اتنے سیر دینگے تو یہہ عقد صحیح نہین ہے۔

مادہ - ۱۴۳۶ - شرط یہہ ہے کہ زمین زراعت کے قابل ہو اور زمین کاشتکار کو سونپ دیجاے -

مادہ - ۱۴۳۷ - اگر شروط مذکورہ مین سے کوئی شرط نہ پائی جاے تو عقد فاسد ہوگا

مادہ - ۱۴۳۸ - عقد صحیح مین جو شرط آپسمین ٹہر گئی ہو اوسی پر محاصل تقسیم ہوگا -

مادہ - ۱۴۳۹ - عقد فاسد مین کل محاصل تخم ڈالنے والے کا ہے اور شخص ثانی اگر صاحب زمین ہے تو زمین کی اجرت مثل اور کاشتکار ہے اور اگر کاشتکار ہے تو اوسکے عمل کی اجرت مثل پاویگا -

مادہ - ۱۴۴۰ - زمین والا اگر مرگیا تو جب تک کہ کھیتی تیار نہوئی تو کاشتکار بدستور کام کرتا رہے گا اوسکے وارث منع نکرسکین گے اور کاشتکار مرگیا تو اوسکے وارث اگر چاہین بدستور کام کرتے رہین گے زمین والا اونکو منع نکریگا -

فصل دوم مساقات یعنی درختونکے سرسبز رکھنے اور پانی دینیکے بیان مین

مادہ - ۱۴۴۱ - ایک شخص کے درخت ہین اور دوسرا پانی وغیرہ دیکر انکی تربیت کرتا ہے اور یہہ ٹہیرا کہ محاصل دونون مین مشترک ہوگا تو یہہ شرکت مساقات ہے -

مادہ - ۱۴۴۲ - عقد مساقات مین ایجاب وقبول رکن ہے درخت والے نے کہا کہ یہہ درخت مین نے تجھکو مساقات کے لئے دیا اسمین جو پہل ہوگا اتنا حصہ تیرا ہے اور دوسرے نے قبول کرلیا تو مساقات منعقد ہوگی -

مادہ - ۱۴۴۳ - شرط یہہ ہے کہ دونون عاقد عاقل ہون -

مادہ - ۱۴۴۴ - جیسا مزارعت مین حصہ مشاع شرط ہے ایسا ہی اسمین بھی شرط ہے -

مادہ - ۱۴۴۵ - درختونکا عامل کو سونپ دینا شرط ہے -

مادہ - ۱۴۴۶ - حسب شرط باہمی پہل تقسیم ہونگے -

مادہ - ۱۴۴۷ - عقد فاسد مین تمام پہل درخت والے کے ہین اور عامل کو اجر مثل -

مادہ - ۱۴۴۸ - اگر درخت والا مرگیا تو عامل جب تک کہ پہل پک چکین بدستور کام کرتا رہیگا اوسکے وارث منع نکرسکین گے اگر عامل مرگیا تو اوسکے وارث اگر چاہین تو بجاے اوسکے کام کرتے رہین درخت والا اونکو منع نکرسکیگا -

کتاب یازدہم وکالت کا بیان - اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ مین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین کہ وکالت سے متعلق ہین -

مادہ - ۱۴۴۹ - کسیکو اپنا قائم مقام کرکے اپنا کوئی کام اُسکو سپرد کر دینا وکالت ہے جو شخص مقرر کرے وہ موکل بکسر کاف ہے اور جسکو مقرر کیا جاوے وہ وکیل ہے اور جس کام کیلئے مقرر کرے وہ موکل بہ بفتح کاف ہے

مادہ - ۱۴۵۰ - کسیکے ذریعہ اپنا پیام کسی کے پاس بھیجنا رسالت ہے اور اسمین کسی قسم کا تصرف نہین ہوتا ہے بھیجنے والا مرسل بکسر سین ہے اور جسکو بھیجا جاوے وہ رسول ہے اور جسکے پاس پہونچاوے وہ مرسل الیہ بفتح سین ہے۔

باب اول وکالت کے رکن اور تقسیم کا بیان

مادہ - ۱۴۵۱ - رکن وکالت ایجاب و قبول ہے موکل نے کہا لیکن نے تجھکو فلان کام کا وکیل کیا اور دوسرے نے کہا کہ مین نے قبول کیا یا کوئی جو قبول پر دلالت ہے یا کچھ نکہا بلکہ جس کام کے لئے وکیل کیا وہ کرنے لگا تو یہ قبول پر دلالت کرتا ہے تو وکالت منعقد ہوگی اور اگر ایجاب کے جواب مین اُس نے کہا کہ مین وکالت قبول نہین کرتا ہون اور یا یہہ کہا کہ مین نے وکالت رد کی تو وکالت ثابت نہوگی اسکے بعد اگر کار وکالت کرنے لگا جایز نہو گا۔

مادہ - ۱۴۵۲ - کسی کام کی اجازت دینا اور کسی کام کا اذن دینا یعنے حکم دینا وکیل کرنا ہے۔

مادہ - ۱۴۵۳ - کام کرنیکے بعد جو اجازت واقع ہو تو گویا پہلے ہی سے وکالت ہوئی تھی مثلاً ایک شخص فضولی نے اطلاع و بے اجازت مالک کے ایک کام کیا پھر مالک نے اجازت دیدی تو گویا اس کے لئے وہ وکالت پہلے ہی سے ہوئی تھی۔

مادہ - ۱۴۵۴ - رسالت وکالت نہین ہے مثلاً ایک صراف نے اپنا نوکر کسی کے پاس بھیجا کہ اُس سے اسقدر قرض لاوے تو یہہ نوکر قرض لینے کا رسول ہے نہ وکیل اور ایسے ہی ایک شخص نے ایک دلال کے پاس کسیکو یہہ پیام دیکر بھیجا کہ فلان شخص گھوڑا خریدتا ہے دلال نے کہا کہ مین نے وہ گھوڑا اُسکے ہاتھ بیچا تو یہہ گھوڑا اُسکو پہونچا دے اس نے یہہ گھوڑا اسکو پہونچا دیا اور جو کچھہ دلال نے کہا تھا وہ کہدیا مرسل اور دلال کے درمیان بیع منعقد ہوگی۔ اور یہہ شخص صرف وسیط اور رسول ہے نہ وکیل اور ایسا ہی ایک شخص نے تقاضی سے کہا کہ میرا فلانا

نوکر جو ہر روز بازار آتا جاتا ہے اُسکے ہاتھ اتنا گوشت بہیجا کرے قصائی ہر روز گوشت اُس کے ہاتھ بہیجنے لگا تو یہ نوکر صرف واسطہ اور رسول ہے نہ وکیل۔

مادہ ۱۴۵۵۔ آقا کا حکم نوکر پر کبھی رسالت ہو اور کبھی وکالت ہو مثلاً آقا نے نوکر کو حکم دیا تو سودا گر سے مال خرید لا تو یہ وکالت ہو اور اگر آقا نے خود خرید ا اور نوکر کو کہا کہ تو یہ مال لے آ تو یہ صرف رسالت ہے۔

مادہ ۱۴۵۶۔ وکالت کبھی مطلق ہوتی ہے کہ اسمین کوئی کام خاص یا مدت معین وغیرہ نہین ہوتی ہے اور کبھی شرط وغیرہ سے بھی مقید ہوتی ہے مثلاً ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ جب فلان تاجر یہان آئیگا تو اُسکے ہاتھ مین یہ گہوڑا میرا بیچنا تو یہ وکالت مقید ہوئی کہ وہ تاجر جب یہان آئیگا تو بیچیگا ورنہ نہین یا وقت مقرر ہو مثلاً کہا کہ فلان مہینے کے مہینے مین میرے جانور بیچنا تو اسی مہینے مین بیچیگا نہ بعد اُسکے اور نہ قبل اُسکے اور ایسے ہو سکتا ہے کہ قیمت متعین ہو مثلاً کہا کہ ایک ہزار قرش کو بیچنا اتنے ہی کو بیچ سکتا ہو نہ کم کو

باب دوم وکالت کی شرطونکا بیان

مادہ ۱۴۵۷۔ شرط یہ ہے کہ موکل نے جس کام کے لئے وکیل کیا ہے وہ خود بھی اُسکے کرنے پر قدرت رکہتا ہو لیسی ہی بے تمیز لڑکا اور مجنون کسیکو وکیل نہین کر سکتے ہین اور تمیزدار لڑکا اگر ایسے کام مین کسی کو وکیل کرے کہ اُسکے حق مین ضرر ہنون مثلاً ہبہ کرنا اور صدقہ دینا گو ولی بھی اجازت دے تو جائز نہین اور اگر نفع کے کام مین کسی کو وکیل کیا مثلاً ہبہ لینا اور صدقہ لینا گو ولی اجازت ندے تو بھی جائز ہے اور اگر ایسے کام مین کہ اس مین نفع اور ضرر دونون متصور ہین مثلاً بیع و شرا اگر لڑکے کو ولی کیطرف سے اجازت ہے تو وکالت جائز ہے ورنہ بے اجازت ولی کے وکیل نہوگا

مادہ ۱۴۵۸۔ یہ بھی شرط ہے کہ وکیل عاقل باتمیز ہو اور بالغ ہونا اسکا شرط نہین ہے اسلئے لڑکا جو باتمیز ہو وکیل ہو سکتا ہے گو ماذون نہون اور اس صورت مین عقد کے حقوق عاقدین پر لازم ہونگے نہ اس لڑکے پر۔

مادہ ۱۴۵۹۔ جتنے کام کہ خود کر سکتا ہے سب دوسرے کو وکیل کر سکتا ہے یعنے بیع و شرا مین اور کرایہ دینے مین اور کرایہ لینے مین اور گرو رکہنے مین اور گرو لینے مین اور ودیعت دینے مین اور ودیعت لینے مین اور ہبہ کرنے مین اور ہبہ لینے مین اور صلح کرنے مین

ورابرا ہین (یعنی معاف کرنے مین اور نالش کرنے مین اور شفعہ کے طلب کرنے مین اور ترکہ
غیرہ تقسیم کرنے مین اور قرض ادا کرنے مین اور قرض کے لینے اور مال قبضہ کرنے مین - پر شرط
یہ ہے کہ جس کام کی کسی کو وکیل کرے وہ کام متعین اور معلوم ہووے -

باب سوم وکالت کی احکام اور اسمین چہ فصل ہین فصل اول وکالت کی قواعد عامہ

ماده - ۱۴۶۰ - لازم ہے کہ ہبہ اور عاریت اور رہن اور ودیعت اور قرض اور شرکت اور
مضاربت اور انکار دعوے پر صلح ان سب کو وکیل اصل موکل کے ساتھ متعلق کرے
اور نہ صحیح نہوگا -

ماده - ۱۴۶۱ - بیع اور شرا اور اجارہ اور اقرار پر صلح مین یہ شرط نہین ہے کہ موکل کی ساتھ
انکو متعلق کرے بلکہ وکیل اپنے ہی ساتھ متعلق کرسکتا ہے (یعنی یہ کہے کہ مین نے خریدا)
تو صحیح ہے اور ان دونون صورتون مین ملک تو موکل کیلیے رہیگی اگر وکیل نے موکل
کے ساتھ عقد متعلق نکی تو وکیل ہی پر عقد کے سب احکام وارد ہونگے اور وکیل اور موکل
طرف سے اگر عقد متعلق کی تو موکل پر احکام عقد وارد ہونگے اسصورت مین صرف رسول
رہیگا مثلاً وکیل نے موکل کا کچہہ مال بیچا اور اپنے طرف متعلق کیا اور موکل کا نام نہ لیا تو
وکیل پر جبر کیا جائیگا کہ مبیع مشتری کو پونچاوے اور زر ثمن مشتری سے وصول کرے
اور اگر مبیع کا کوئی اور حقدار نکل آیا اور نالش کرکے مبیع لے لی تو مشتری وکیل سے اپنا
زر ثمن لیگا اور اگر وکیل نے کچہہ مال خریدا اور اپنے ہی طرف متعلق کیا اور موکل کا نام
نہ لیا تو وکیل ہی بایع سے مال لیگا اور اگر موکل نے زر قیمت نہین دیا ہے تو وکیل
اپنے پاس سے دیگا اور یہہ مال دار نکلا تو وکیل ہی نالش کرکے واپس کرنے کا مجاز
ہوگا اگر وکیل نے کہا کہ مین نے یہہ مال موکل کے لئے بوکالت خریدا ہے یا موکل کا مال بوکالت
بیچا ہے تو سب احکام عقد کے موکل پر وارد ہونگے اور وکیل اسوقت صرف رسول ہے

ماده - ۱۴۶۲ - رسالت کے سب احکام مرسل پر وارد ہوتے ہین نہ رسول پر -

ماده - ۱۴۶۳ - بیع اور شرا اور ایفا اور استیفاء دین اور قبضہ مال مین وکیل کا قبضہ
بمنزلہ ودیعت ہے بے تعدی اگر تلف ہوگا تو ضمان ندیگا اور رسول کا قبضہ بہی بمنزلہ
ودیعت ہے کہ جسکا وہی حکم ہے -

ماده - ۱۴۶۴ - قرضدار نے جو اپنا قرض قرضخواہ کے بہیجا اور ابہی اس تک

پونچا بہی نہ تہا کہ رستہ مین تلف ہو گیا تو یہہ مال قرضدار کا تلف ہوا اور اگر قرضخواہ نے
اپنا آدمی لینے کے لئے بہیجا اور اس کے پاس سے تلف ہو گیا تو قرضخواہ کا مال گیا یہہ قرضدار بری ہوا

مادہ ۱۴۶۵ - ایک شخص نے دو آدمیونکو وکیل کیا تو ایک وکیل وہ کام اکیلا نہ کر سکیگا
پر عدالت مین نالش یا ادای دین یا ودیعت ان دونون مین سے جو کوئی کریگا تو صحیح
ہو جائیگا - یا ایک شخص کو انجام کار پر اور دوسرے کو آغاز پر وکیل کیا تو ان مین سے
جو کوئی تمام کام کریگا تو درست ہوگا -

مادہ ۱۴۶۶ - بے اجازت موکل کے وکیل دوسرے کو وکیل نہین کر سکتا ہے
اگر صریح اجازت دے یا یہہ کہا کہ تیری رائے مین جو آوے وہ کرتا رہ اوس نے دوسرے
کو وکیل کیا تو یہہ شخص وکیل اصل موکل کا ہے نہ وکیل کا کہ اوسکے موقوف کرنے سے
یا اوسکے مرنے سے یہہ وکیل ثانی موقوف نہوگا -

مادہ ۱۴۶۷ - اگر وکالت کی اجرت قرار پائی تو وکیل مستحق اجرت ہوگا - اور اگر کچھ
اجرت قرار نہین پائی اور وہ شخص خدمت پیشہ بہی نہین ہے تو اجرت نہ پاویگا بلکہ متبرع ہوگا -

فصل دوم وکالت بالشراء کا بیان یعنی جب کسی کو مال خریدنیکا وکیل کرین

مادہ ۱۴۶۸ - حسب فقرہ اخیرہ مادہ ۱۴۵۹ - لازم ہے کار وکالت متعین و معلوم
ہو کہ ادا بہی ہو سکے ورنہ کار مجہول کیونکر بجا لا سکتا ہے ایسے ہی لازم ہے کہ جو خریدنا
چاہتا ہے اس سے جنس بیان ہووے اور اگر بیان جنس کافی نہو اسکی بہت قسم ہین لازم
ہے کہ ایک نوع اور اوسکی قیمت بیان کر دین اور اگر جنس بہی بیان نہووے یا بیان ہووے
انواع بہت مختلف ہین اور نوع بہی متعین نہووے اور قیمت بہی بیان نہووے تو وکالت
صحیح نہوگی پر اوس وقت کہ وکالت عام ہو مثلاً کہا کہ گہوڑا خرید دو تو یہہ وکالت صحیح ہے
اور جو کہا کہ کپڑا خرید دو تو ضرور ہے کہ اسکا بیان ہووے کہ سوتی یا ریشمی ہندی یا شالکی
اور بیان قیمت بہی ضرور ہے کہ ایک طاقہ کتنے روپیہ کا اور اگر جنس کا بیان نکیا اور کہا
کہ ایک جانور چارپایہ لا دو یا کپڑا یا اطلس لا دو اور نوع کا بیان ہے نہ ثمن کا تو صحیح
نہین ہے اور اگر یہہ کہا کپڑا یا اطلس جو تیری رائے مین آوے خرید لاؤ تو یہہ وکالت
عام ہے اور وکیل کو اختیار ہے کہ جو کپڑا چاہے خریدے -

مادہ ۱۴۶۹ - جو اصل مقصود یا ساخت مختلف ہو تو جنس بہی مختلف ہوتی ہے

مثلاً روئی اور مشتے سے اور کتان اور شتے سے اسلئے خام روئی اور تمام کتان بھی مختلف
ہین اور ایسا مقصود جدا جدا ہو تو مثلاً جلد کہ اس سے موزے وغیرہ بنائے جاتے ہین
اور ان سے غالیچہ وغیرہ بنائے جاتے ہین اور فرنگستانی نیلو اور جنس ہین اور روئی
اور جنس ہین گو یہ سب انگے ہین مگر ساخت ہر ملک کی جدا جدا ہے۔

مادہ - ۱۴۷۰ - اگر وکیل نے خلاف حکم موکل کیا یعنے موکل نے کہا کہ فلان جنس مین سے
خریدنا اور اسنے اور جنس مین سے خریدا تو موکل کا کام ادا نہین کیا بلکہ وکیل کے
ذمہ پڑیگا اگرچہ اس مین فائدہ زیادہ ہووے۔

مادہ - ۱۴۷۱ - موکل نے کہا کہ مجہہ کو ایک مینڈا لادو اس نے بہیڑ خریدی موکل
کے لئے نہوگا بلکہ وکیل کا مال ہے۔

مادہ - ۱۴۷۲ - موکل نے وکیل کو کہا تو فلان قطعہ زمین خرید دے کہ اس پر مکان بنا
گیا ہے تو وکیل صرف قطعہ زمین نہ خرید سکے گا یا کہا کہ فلان احاطہ مین حویلی خرید دو وکیل
وہی احاطہ مین حویلی خرید دے گا۔

مادہ - ۱۴۷۳ - اگر کہا میرے لئے دودہ خرید دو اور یہ بیان نہین کیا کہ کس جانور کا
دودہ لاؤ تو جو دودہ کہ معروف اور رواج سے خرید لائے گا۔

مادہ - ۱۴۷۴ - موکل نے کہا کہ میرے لئے چاول لاؤ تو وکیل بازار مین سے جو چاول
اسکو ہاتہ آئینگے لے لیگا۔

مادہ - ۱۴۷۵ - حویلی خریدنے پر جو وکیل کیا تو قیمت اور محلہ بیان کرنا ضرور ہے
ورنہ صحیح نہین ہوگا۔

مادہ - ۱۴۷۶ - جب تک کہ موتی اور یاقوت سرخ کی قیمت بیان نکرے وکالت صحیح نہوگی

مادہ - ۱۴۷۷ - جو چیزین کہ مقدار پر خریدے جاتے ہین انکی مقدار اور قیمت بیان کرنا
ضرور ہے مثلاً اسنے کہا کیل یا اتنے سیر گیہون اتنے روپیہ کے ورنہ صحیح نہوگا۔

مادہ - ۱۴۷۸ - کسی چیز کا ایسا وصف کرنا کہ جس سے لینے یا دینے یا اوسط معلوم ہو
صحیح نہین ہے بلکہ ایسا بیان کرنا صحیح ہے کہ موکل کے لائق ہو مثلاً کرایہ پر چلانے والے
نے وکیل سے کہا کہ میرے لئے ایک گھوڑا لا دو اسکے موافق خریدنا چاہئے ذبیس ہزار کا
ایک گھوڑا لائے اگر خریدیگا تو وکیل کا ہوگا نہ موکل کا۔

ماده ۱۴۷۹- موکل نے جو قید لگائی اسکے خلاف کیا جاوے ورنہ وکیل پر پڑیگا
نہ موکل پر مگر اس صورت مین کہ فائدہ اسکا زیادہ اور بہتر ہووے تو موکل کا مال ہوگا مثلاً
کہا کہ میرے لئے ہزار قرش کو فلانی حویلی خرید دو اسنے کچھ زیادہ پر خریدا تو جائز نہوگا اور اگر کم پر
خریدا تو جائز ہے یا کہا کہ قرض پر خرید دو اسنے نقد پر خریدا جائز نہوگا اور اگر کہا کہ نقد پر خرید
اسنے قرض پر خریدا تو جائز ہے۔

ماده ۱۴۸۰- اگر کہا کہ فلانی چیز خرید لا وہ وہ آدھی خرید لایا اگر تقسیم مین ضرر ہوگا
تو جائز ہے ورنہ نہین مثلاً موکل نے کہا کہ ایک طاقہ خرید لاؤ اسنے آدھا لیا جائز نہوگا۔ اور
اگر چھ کیل گیہون خرید دو وہ تین کیل لایا جائز ہے۔

ماده ۱۴۸۱- موکل نے کہا کہ جبہ کے لئے کپڑا لا یا جبہ کہ قابل نہین ہے جائز نہوگا۔

ماده ۱۴۸۲- جیسا قیمت مثل کے ساتھ لینے کے لئے وکیل ہو سکتا ہے ویسا ہی
غبن قلیل پر ہو سکتا ہے لیکن جن چیزونکا نرخ بندھا ہوا ہے اسمین غبن قلیل بھی جائز نہین
اور غبن فاحش پر تو کسی حال مین خریدنا جائز نہوگا۔

ماده ۱۴۸۳- اگر وکالت کے وقت قیمت کا بیان نہوا تو نقد ہی دینا لازم ہوگا مثلاً
وکیل نے بیع مقایضہ کی یعنے کوئی چیز بیع کی قیمت مین دی تو موکل کے لئے خریداری
نہوگی بلکہ وکیل پر لازم ہوگی۔

ماده ۱۴۸۴- اگر ایسی چیز کے خریدنے کا وکیل کیا کہ ایک موسم کے ساتھ متعلق ہے
وکالت بھی اسی موسم کے ساتھ جاری رہیگی۔ مثلاً ایک شخص نے کہا کہ جبہ شامی
میرے لئے خرید دو تو ظاہر ہے کہ جاڑے کے لئے جبہ خریدنا چاہتا ہے اگر موسم سرما
کے بعد یا سال آئندہ کے سرما مین خریدیگا تو جائز نہوگا۔

ماده ۱۴۸۵- جس مال کے خریدنے کے لئے وکیل ہوا اسکو اپنے لئے نہین خرید سکتا ہے
اگر اپنے لئے خریدیگا تو بھی موکل کا مال ہوگا یا وکیل نے اس قیمت سے زیادہ پر خریدا جو موکل
نے قیمت مقرر کی تھی یا غبن فاحش پر خریدا یا موکل کے روبرو اپنے نام سے خریدا تو
مال وکیل کا ہوگا نہ موکل کا۔

ماده ۱۴۸۶- موکل نے کہا کہ تم میرے لئے فلان گھوڑا خرید لاؤ وکیل نے کچھ
کہا نہ ہان نہ نہین اور چلا گیا اور گھوڑا خریدا اب وقت خریدنے کے موکل کے نام

خرید اتو موکل کا ہوگا۔ اور اپنا نام لیا تو اسکا ہوگا۔ یا خرید تو لیا مگر نہ اپنا نام لیا اور نہ موکل کا اور تلف یا عیب دار ہونیسے پہلے کہا کہ یہہ مال موکل کا ہے اوسکا یہہ قول صحیح اور معتبر ہوگا اور عیب دار ہونے کے بعد کہا کہ یہہ موکل کا گھوڑا ہے تو معتبر نہوگا۔

مادہ ۱۴۸۷۔ اگر ایک شخص کو دو شخصون سے جدا جدا وکیل کیا کہ ہمارے لئے مال خرید لو۔ اب وقت خریدنے کے جسکے نام پر خریدا ہوگا اسکا ہوگا۔

مادہ ۱۴۸۸۔ وکیل بالشرا نے اپنا ہی مال موکل کے ہاتھہ بیچڈالا صحیح نہین ہے۔

مادہ ۱۴۸۹۔ وکیل نے جو مال خریدا ابھی موکل کو ندیا تھا کہ اُس مین عیب نکلا وکیل خود ہی واپس کر سکتا ہے موکل کے حکم کی کچھہ حاجت نہین ہے اور اگر موکل کو دیا تھا تو بے حکم موکل واپس نکر سکے گا۔

مادہ ۱۴۹۰۔ وکیل نے اگر قرض پر مال خریدا ہے تو موکل پر قرض ہوگا وکیل اُس سے فوراً نہ لے سکے گا اور اگر وکیل نے نقد پر خریدا تھا پھر بایع نے مہلت دی تو وکیل موکل سے اگر چاہے تو فوراً لے سکتا ہے۔

مادہ ۱۴۹۱۔ وکیل بالشرا نے اپنے پاس سے قیمت ادا کر دی اور مال پر قبضہ کر لیا تو اپنے موکل سے قیمت فوراً لے سکتا ہے۔ بلکہ جب تک کہ موکل سے قیمت نہ لے لے مال ندیگا اختیار ہے اگرچہ بایع کو قیمت ادا نکی ہے۔

مادہ ۱۴۹۲۔ وکیل کے پاس قضا من عند اللہ مال تلف ہوگیا تو موکل کا مال گیا قیمت کامل دینا ہوگا۔ اور وکیل نے اگر اپنی قیمت موکل سے لینے کے لئے مال روکا اور تلف ہوگیا تو وکیل قیمت دیگا۔

مادہ ۱۴۹۳۔ وکیل بالشرا بے اذن موکل کے اقالہ کا مجاز نہین ہے۔

فصل ثالث وکالت بالبیع کا بیان یعنی جب کسیکو مال بیچنے کا وکیل کرین

مادہ ۱۴۹۴۔ مال بیچنے کا جو کوئی وکیل مطلق کیا گیا کہ اس مین کچھہ تفصیل قیمت وغیرہ کی نہین ہے، تو اسکو اختیار ہے جسطرح مناسب جانے بیچے قیمت قلیل ہو یا بہت۔

مادہ ۱۴۹۵۔ جو قیمت موکل نے مقرر کر دی اس سے کم بیچنا جائز نہین ہے اگر بیچ دیا تو موکل اجازت پر موقوف رہیگا اور اگر مال مشتری کو دیدیا تو بیع منعقد ہوگئی واپس نہوگی اور موکل اپنا ضرر نقصان وکیل سے لے لیگا۔

مادہ ۱۴۹۶ - وکیل مال بیع اپنے لئے وہ مال نہین خرید سکتا ہے کہ جس کے بیچ کا وکیل ہوا ہے۔

مادہ ۱۴۹۷ - اور ان کے ہاتھ بیچنا درست نہین ہے کہ جنکی گواہی اسکے حق مین مقبول نہو۔ پر قیمت زاید بیچا جائز ہے اگر موکل نے یہہ کہا کہ تجھکو اختیار ہے جس کے ہاتھ چاہے بیچ دے اس نے ان ہی لوگون کے ہاتھ ثمن مثل پر بیچدیا تو جائز ہے۔

مادہ ۱۴۹۸ - وکیل مطلق نقد پر اور قرض پر بیچ سکتا ہے مگر قرض وہی مدت ہوگی جو سوداگرون مین دستور ہے نہ اُس سے زیادہ اور اگر موکل نے کہدیا کہ نقد بیچنا یا میرا مال بیچکر میرا قرض ادا کرو تو قرض پر نہین بیچ سکتا ہے۔

مادہ ۱۴۹۹ - جس مال کے بیچنے کے لئے وکیل ہوا اُسکا نصف نہین بیچ سکتا ہے کیونکہ اسکے ٹکڑے کرنے مین ضرر ہے اور اگر ضرر نہوگا تو نصف بیچنا جائز ہے۔

مادہ ۱۵۰۰ - وکیل نے اگر قرض پر کچھہ مال بیچا تو اس زر ثمن کی عوض رہن یا کفیل لے سکتا ہے اور اگر رہن تلف ہوگیا یا کفیل مفلس ہوگیا تو وکیل ضامن نہوگا

مادہ ۱۵۰۱ - جب موکل نے وکیل کو کہا کہ یہہ مال رہن یا کفیل لیکر بیچنا تو ضرور ہے کہ بے رہن اور بے کفیل لے نہ بیچے۔

مادہ ۱۵۰۲ - جب تک کہ مشتری زر ثمن ادا نکر دے وکیل بالبیع اپنے پاس سے ادا نکرے گا۔

مادہ ۱۵۰۳ - موکل بھی زر ثمن مشتری سے لے سکتا ہے اگرچہ یہہ کام وکیل کا تھا۔

مادہ ۱۵۰۴ - جب وکیل بے اجرت ہو تو اسپر ضرور نہین ہے کہ زر ثمن وصول کرکے موکل کو پہونچا دیوے بلکہ موکل کو اپنی طرف سے وکیل کرے کہ اپنا زر ثمن وصول کر لے اور اگر وکیل ایسا شخص کہ بے اجرت کام نہین کرسکتا ہے مثلاً دلال تو بالضرور زر ثمن مشتری سے وصول کرکے موکل کو پہونچا دے گا۔

مادہ ۱۵۰۵ - وکیل بالبیع بے حکم اپنے موکل کے بھی اقالہ کرسکتا ہے مگر اپنے موکل کو قیمت ضرور دے گا یہہ اقالہ موکل پر جاری نہوگا۔

فصل چہارم جو مسایل کہ مامور کے ساتھہ متعلق ہین جو شخص حکم کرتا ہے وہ آمر ہے اور جسپر حکم کیا جاوے وہ مامور اور مامور علیہ ہے

اور جس کام کا حکم ہو وہ مامور بہ ہے۔

مادہ-۱۵۰۶- آمر نے مامور کو کہا کہ میرے اوپر جو فلان کا یا بیت المال کا قرض ہے وہ ادا کر دو مامور اُسکا دین ادا کرکے اُس سے لے لیگا اُس نے یہہ کہا ہو یا نہ کہا ہو کہ تم میرا دین دیکر مجھ سے لے لینا پہلے میرا دین دو تو مین تمکو دے دونگا

مادہ-۱۵۰۷- آمر نے حکم دیا کہ میرے ذمہ جو کسیکے درہم ہین وہ ادا کر دو مامور نے خالص درہم ادا کئے یا آمر نے کہا کہ میرے ذمہ جو خالص درہم ہین ادا کر دو اُس نے کھوٹے ملا کر درہم دیدئے تو دونون صورتون مین مامور آمر سے کھوٹے درہم لیگا نہ خالص اگر مامور نے اپنا مال قرضخواہ کے ہاتھہ بیچدیا اور زر قیمت دین مین مجرا دیا آمر سے مقدار دین جو ادا کیا ہے لیگا۔ اور اگر ثمن مثل سے زیادہ کو بیچا تو آمر کو یہہ اختیار نہین ہے کہ اصل قیمت مامور کو دیدے اور زاید اپنے دین مین مجرا دیوے۔

مادہ-۱۵۰۸- آمر نے مامور کو حکم دیا کہ مجھہ کو یا میرے اہل وعیال کو خرچ روزمرہ پونچاتا رہے تو پھر مامور آمر سے جو خرچ کیا ہے لے لیگا یا ہر کہ خرچ عادت اور رواج کے موافق ہوگا خواہ شرط واپسی کی ہو یا نہ کی ہو۔ اور ایسے ہی اگر حکم کیا کہ میرے لئے ایک حویلی بنادے تو موافق رواج وعادت کے حویلی بناکر اپنا خرچ آمر سے لیگا گو خرچ لینے کی ہوئی یا نہوی ہو۔

مادہ-۱۵۰۹- آمر نے مامور سے کہا کہ تو فلان کو اتنے روپیہ قرض یا صدقہ یا عطیہ دیدے کہ پھر مین تمکو دونگا اگر اُس نے ادا کیا تو آمر سے لیگا اور اگر یہہ شرط نہ ٹہری کہ کچھ دیگا وہ واپس لے لیگا یا مین ادا کر دونگا مامور کو حق واپسی نہین ہوگا۔ اور اگر جسپر خرچ کیا ہے وہ ایسا ہے کہ آمر کے عیال مین ہے یا اُسکے شریک کے عیال مین ہے تو یہہ خرچ حسب رواج وعادت ضرور قابل واپسی کے ہے گو شرط نکی گئی ہو دیکھو مادہ-۲۶-

مادہ-۱۵۱۰- آمر کا حکم اُسکے ملک پر جاری ہوگا مثلاً آمر نے حکم دیا کہ یہہ مال دریا مین پھینک دے مامور نے دریا مین پھینک دیا اور وہ یہہ جانتا ہے کہ یہہ مال اسکا نہین ہے کسی اور کا ہے تو مال والا مامور سے اپنے مال کا ضمان لیگا نہ آمر سے مگر جب آمر اور مامور مجبور

مادہ-۱۵۱۱- آمر نے مامور سے کہا کہ مجھہ پر کسی کا اسقدر قرض ہے اُسکو ادا کر دے اوس نے صرف وعدہ کیا کہ ادا کر دونگا اگر نہ دیا تو صرف بلھانا اُس کے وعدہ کے بجہانگا

مادہ-۱۵۱۲- مامور پر آمر کا قرض ہے یا کچھ نقد ودیعت ہے آمر نے اسکو کہا کہ مجھے کسی کا قرض ہے تو ادا کر دے تو مامور پر ادا دین کے لئے ہوگا اور اگر آمر نے کہا کہ میرا فلان مال بیچکر قرض ادا کر دے اگر وکیل متبرع بے اجرت ہے تو اس پر جبر نہوگا اور اگر اجرت والا ہے تو اس سے جبراً کام لیا جاویگا۔

مادہ-۱۵۱۳- قرضدار نے کچھ درہم دیکر مامور کو کہا کہ میرے فلان قرضخواہ کو دے آؤ تو اور قرضخواہ اسمین سے کچھ نہ لے سکینگے اور نہ مامور کسی اور قرضخواہ کو اسمین سے دے سکیگا صرف اسی کو دیگا کہ قرضدار نے اسکا نام لیا ہے۔

مادہ-۱۵۱۴- آمر نے کچھ درہم مامور کو دئے کہ فلان بابت قرض کے پونچا دے مامور کے پونچانے سے پہلے مامور کو خبر ہوگئی کہ آمر مر گیا تو یہہ دراہم ترکہ مین شامل ہونگے ترکہ سے اپنا قرض وصول کرے گا۔

مادہ-۱۵۱۵- آمر نے مامور کو کچھ درہم دئے کہ فلان پہونچا دے مگر جب تک کہ میرے دستاویز کی پشت پر جو اسکے پاس ہے وصول ڈلوا دے یا جدا قبض الوصول نہ لکھدے اسکو یہہ درہم ندینا۔ مامور نے نہ دستاویز کی پشت پر وصول ڈلوایا اور نہ جدا رسید لی اور درہم قرضخواہ دیدئے اب اگر قرضخواہ انکار کرے اور قرضدار سے دوبارہ لیوے تو آمر مامور سے اپنے درہم واپس لے گا۔

فصل پنجم وکالت بالخصومت کا بیان یعنی جو شخص مقدمہ مین کسی کا وکیل ہو۔

مادہ-۱۵۱۶- مدعی اور مدعا علیہ دونون اپنا اپنا کسی کو وکیل کر سکتے ہین اور یہہ شرط نہین ہے کہ مدعی مدعا علیہ کے وکیل سے یا مدعا علیہ مدعی کے وکیل سے راضی ہو وے

مادہ-۱۵۱۷- وکیل بالخصومت اگر حاکم کے روبرو اقرار دعوے کرے تو جائز ہے ورنہ نہین یعنے کسی اور جگہہ اقرار کریگا تو معتبر نہوگا بلکہ وکیل معزول ہوگا۔

مادہ-۱۵۱۸- مدعی یا مدعا علیہ نے کسی کو وکیل بالخصومت کیا اور اقرار کرنے سے منع کیا اسکا اقرار صحیح نہوگا بلکہ حاکم کے روبرو بہی اقرار کرے گا تو جائز نہوگا اور وکالت سے موقوف ہو جاوے گا دیکہو مادہ ۱۴۵۶ کا فقرہ اخیر۔

مادہ-۱۵۱۹- وکیل بالخصومت وکیل بالقبض یعنے مدعا بہ کے لینے کا مجاز نہین ہے جبتک

صراحۃً اجازت نہو۔
مادہ-۱۵۲۰- ایسے ہی وکیل بالقبض وکیل بالخصومت نہین ہوسکتا ہے۔

فصل ششم وکیل کے موقوف ہونے کا بیان

مادہ-۱۵۲۱- موکل جب چاہے اپنا وکیل موقوف کر دے مگر جب اُس سے کسی کا حق متعلق ہوگا تو موقوف نکر سکیگا۔ مثلاً ایک شخص نے اپنا مال گرو کیا اور عقد رہن کے وقت اس کے بعد مدیون نے کسی وکیل کیا کہ میرا مال مرہون مدت معین بیچکر زر رہن ادا کر دینا راہن بے اجازت مرتہن وکیل کو موقوف نکر سکے گا یا مدعی کے طلب پر مدعی علیہ نے کسی کو وکیل بالخصومت کیا تو مدعی کے غیبت مین مدعی علیہ اسکو موقوف نہین کرسکتا ہے۔
مادہ-۱۵۲۲- وکیل خود بھی وکالت سے استعفا دے سکتا ہے مگر جب اُس کے ساتھ حق غیر متعلق ہو تو جبراً کار وکالت اُس کے ادا کے لئے لیا جائے گا۔
مادہ-۱۵۲۳- موکل نے جب وکیل کو موقوف کر دیا تو جب تک کہ وکیل کو علم نہووے اسکا تصرف جائز ہوگا۔
مادہ-۱۵۲۴- وکیل جب خود استعفا دیوے تو ضرور ہے کہ موکل کو بھی خبر کردے ورنہ جب تک وکالت قایم رہے گی۔
مادہ-۱۵۲۵- وکیل بقبض الدین بے اطلاع مدیون کے موقوف ہو سکتا ہے اگر مدیون کو جتلا کر وکیل کیا گیا تو بے اسکے اطلاع کے موقوف نہو سکے گا اور اگر مدیون نے وکیل کو دین دیا اور بعد اسکی موقوفی کے خبر پہنچے تو دین سے بری ہو جائے گا۔
مادہ-۱۵۲۶- کار وکالت جب تمام ہوا وکیل خود بخود موقوف ہو گیا اور وکالت تمام ہو گئی۔
مادہ-۱۵۲۷- موکل کے مرنے ہی وکیل موقوف ہو گیا پر جب اُس سے کسیکا حق متعلق ہو تو موقوف نہو گا دیکھو مادہ-۷۶۰۔
مادہ-۱۵۲۸- وکیل- وکیل بھی موکل کے مرنے سے موقوف ہو جاتا ہے
مادہ-۱۵۲۹- وکالت میراث نہین ہے کہ جب وکیل مر جائے تو اس کا وارث بھی اس کے قایم مقام وکیل ہو گا۔

مادہ-۱۵۳۰- موکل یا وکیل مجنون ہو گیا تو وکالت باطل ہو گی-

کتاب دوازدہم صلح اور ابرار کا بیان اسمین ایک مقدمہ و چار باب ہین

(مقدمہ وہ مصطلحات فقہیہ جو صلح اور ابرا سے متعلق ہین)

مادہ-۱۵۳۱- جو عقد کہ برضا باہمی ایسی ہو کہ باعث رفع نزاع ہو وہ صلح ہے۔

مادہ-۱۵۳۲- جو شخص یہہ عقد صلح کرے وہ مصالح ہے (بکسر لام)

مادہ-۱۵۳۳- جس چیز پر صلح ٹھیرے وہ مصالح علیہ ہے (بفتح لام)

مادہ-۱۵۳۴- جس مال یا جس حق کے بابت صلح کرین وہ مصالح عنہ ہے (بفتح لام)

مادہ-۱۵۳۵- صلح تین قسم ہے اول صلح عن الاقرار یعنے باوجودیکہ مدعا علیہ کو دعوے کا اقرار ہوا وسپر بہی صلح کرین دوم صلح عن الانکار یعنے مدعی علیہ کو دعوے سے انکار ہے اور اوسپر بہی صلح کرنا- سوم عن السکوت یعنے نہ مدعا علیہ کو اقرار ہو اور نہ انکار ہے بلکہ سکوت سے تو بہی صلح کر لینا-

مادہ-۱۵۳۶- ابرا دو قسم ہی ایک ابرار اسقاط دوم ابرار استیفا- اول وہ ہے کہ کل یا جز کسی کو معاف کرنا اس کتاب مین اسی قسم ابرا سے بحث ہے دوم یہہ ہے حق کے وصول کر لینے کا اقرار کرنا کہ مین اپنا حق جو فلان پر تہا لے لیا یہہ قسم اقرار مین شامل ہے

مادہ-۱۵۳۷- اپنے کسی دعوے خاص سے کسی کو بری کرنا ابرار خاص ہے-

مادہ-۱۵۳۸- اپنے جملہ دعوون اور حقوق سے کسیکو بری کرنا ابرا عام ہے-

باب اول کون کون صلح اور ابرار کر سکتا ہے

مادہ-۱۵۳۹- شرط یہہ ہے مصالح عاقل ہو گو بالغ نہو- اس لئے مجنون اور مسلوب الحواس اور بے تمیز لڑکے کی صلح صحیح نہین ہے اور صبی ماذون کی وہ صلح کہ اس مین ضرر نہو صحیح ہے مثلاً صبی ماذون پر کسی نے کچھہ دعوے کیا اور اس نے اوس کا اقرار کر کے صلح کر لی تو صحیح ہے اور صبی ماذون اپنے مطالبہ مین مدت اور مہلت پر صلح کر سکتا ہے- اگر صبی ماذون کے پاس گواہ کامل ہین تو کچھہ کم مقدار پر صلح نہین کر سکتا ہے اور اگر اس کے پاس گواہ نہین ہین اور مدعا علیہ غالباً حلف کریگا تو جس مقدار پر کہ صلح کرے صحیح ہوگا- اور اگر مال مدعی بہ کی قیمت پر صلح کر

تو صحیح ہے پر غبن فاحش نہو۔

مادہ۔ ۱۵۴۰۔ اگر صبی پر کسی نے دعوے کیا اور اوسکے پاس گواہ ہین تو اوسکے باپ کسی مقدار پر صلح کرکے اسکے مال مین سے ادا کردیگا تو صحیح ہے اور اگر گواہ نہین ہین تو ولی کا صلح کرنا صحیح نہوگا۔ اور ایسی ہی صبی کے پاس گواہ ہون اور اسکا ولی اسکے دعوے مین سے کچھہ کم کرکے مدعا علیہ سے صلح کرے صحیح نہوگا اور اگر گواہ نہین ہین اور یقین ہے کہ مدعا علیہ حلف کرجاویگا تو جس مقدار پر کہو ولی صلح کرسکتا ہے اور اگر ایک مال پر صلح کرلے کہ اسکی قیمت زر دعوے کے برابر ہے تو صحیح ہے پر غبن فاحش نہو۔

مادہ۔ ۱۵۴۱۔ صبی اور مجنون اور معتوہ یعنی مغلوب الحواس کا ابرا کرنا مطلق جایز نہین۔

مادہ۔ ۱۵۴۲۔ وکیل بالخصومت صلح کا مجاز نہین ہے اسلئے اگر وکیل بالخصومت بے اجازت موکل صلح کرلیگا تو جایز نہوگا۔

مادہ۔ ۱۵۴۳۔ ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا کہ مجھہ پر جو نالش ہوئی ہے اسمین صلح کرلو۔ اگر اس نے صلح کرلی تو صحیح اور مصالح علیہ موکل پر لازم ہوگا۔ اور وکیل اگر ضامن بھی ہوا ہے تو وکیل سے بھی زر صلح طلب ہوگا۔ اور پھر وکیل موکل سے لے سکیگا کیونکہ یہہ صلح بمنزلہ بیع کے ہے۔

مادہ۔ ۱۵۴۴۔ ایک فضولی نے بے اجازت اور بے اطلاع اہل مقدمہ کے صلح کرلے

(۱) اب یا تو یہہ فضولی خود ضامن بھی ہے (۲) یا اپنے مال پر صلح کی کہ اس پر یہہ مال صلح ہے (۳) یا جو نقد اور اسباب کہ موجود ہے اسکے طرف اشارہ کرکے کہا کہ مین نے اسپر صلح کی (۴) یا نہ ضامن ہوا نہ کسی مال پر اور نہ کسی مال موجود پر صلح کی بلکہ مطلق صلح کی اور زر صلح پر ہاتو ان چارون صورتون مین صلح صحیح ہے اور یہہ شخص فضولی متبرع ہے اور اس چوتھی صورت مین اگر زر صلح نہین دیا تو صلح موقوف رہے گی اہل مقدمہ جایز کرین گے تو صحیح ہوگی ورنہ نہین یعنے صلح باطل اور دعوے بدستور قایم رہے گا۔

باب دوم مصالح علیہ اور مصالح عنہ کی احوال اور شرطوں کا بیان

مادہ۔۱۵۴۵ مصالح علیہ اگر مال متعین ہے تو بجاے بیع کے ہے اور اگر دین ہو تو بجاے ثمن کے ہے اسلئے مصالح علیہ وہی چیز ہو سکتی ہے جو بیع مین بیع ہو سکتی ہے یا ثمن

مادہ۔۱۵۴۶ مصالح علیہ مصالح کا مال اور ملک ہو۔ اگر غیر کا مال صلح مین دیگا تو صلح جائز نہوگی۔

مادہ۔۱۵۴۷ مصالح علیہ اور مصالح عنہ دونو معلوم اور متعین ہو وین بشرطیکہ وہ ایسا مال ہو کہ جس مین قبضہ ضرور ہے ورنہ معلوم ہونا ضرور نہین مثلاً ایک شخص نے ایک شخص پر مکان کا دعوے کیا اور اس مدعا علیہ نے اسپر باغچہ کا دعوے کیا اب صلح اسپر ہوئی کہ ہر شخص اپنے اپنے دعوے سے دست بردار ہو جاوے جائز ہے اور اگر مدعی نے ایک شخص پر مکان کا دعوی کیا اور مدعی علیہ نے اسکو کچھہ دیکر صلح کرلیا تو صحیح ہے اور اگر مدعی مدعا علیہ کو کچھہ دیکر صلح کرے کہ وہ مکان اوسکو دیدے تو یہہ صلح جائز نہوگی۔

باب سوم مصالح عنہ کا بیان اسمین دو فصل ہین فصل اول مال موجودہ متعین سے بابت صلح کرنا۔

مادہ۔۱۵۴۸ دعوے مال معین مین اگر اقرار ہو اور مال معین پر عن اقرار نہیں ہے تو یہہ بمنزلہ بیع کے ہے اسلئے مصالح علیہ یا مصالح عنہ مین خیار عیب اور خیار رویت جاری ہوتے ہین اور اگر زمین ہے تو شفعہ بہی جاری ہوگا اور مصالح عنہ مین اگر کسیکا حق یا بعض نکل آوے تو جبتنا مدعا علیہ سے حق آیا گیا ہے اس قدر مدعی مدعا علیہ کو مصالح علیہ مین سے دیگا اور اگر مصالح علیہ مین کسیکا حق یا بعض نکل آیا تو مدعا علیہ سے مدعی اسی قدر لیگا مثلاً مدعی نے گہر کا دعوے کیا مدعا علیہ نے اقرار کیا کہ یہہ گہر مدعی کا ہے اور اوسپر کچھہ روپیہ دیکر صلح کرلے اور مدعا علیہ کے پاس گہر رہا تو یہہ بمنزلہ بیع کے ہوا کہ مدعی نے مدعا علیہ کے ہاتہہ بیع کیا ہے اور سب احکام بیع کے اس مین جاری ہون گے۔

مادہ۔۱۵۴۹ اگر منفعت پر صلح ہوئی تو بمنزلہ اجارہ کے ہے مثلاً ایک شخص نے باغچہ کا دعوے کیا اور مدعا علیہ نے اقرار کرکے یہہ صلح کی کہ اتنی مدت تک میرے

مگر مدعی کی سکونت پذیر ہے تو گویا مدعی نے اپنے حق کے عوض اسکا گھر کرایہ لیا۔

مادہ ۱۵۵۰۔ صلح عن الانکار اور صلح عن السکوت مدعی کے حق مین معاوضہ ہے اور مدعا علیہ کے حق مین حلف سے محفوظ ہونا اور حلف کا فدیہ دینا ہے اور بالفعل منازعت قطع کرنا ہے اسلئے زمین مصالح علیہ مین دعوے شفعہ ہوگا اور زمین مصالح عنہ مین دعوے شفعہ نہوگا اور مصالح عنہ کل یا جز کسی کا حق نکل آیا تو مدعی زر صلح مدعا علیہ کو دیگا اور مدعی کو اختیار ہے کہ حقدار پر نالش کرے اور اگر مصالح علیہ کل یا جز کسیکا حق نکل آیا تو مدعی علیہ پر اپنا دعوے کل یا جز دایر کریگا۔

مادہ ۱۵۵۱۔ اگر کل دعوے سے کسی قدر پر صلح کی اور باقی ترک کیا مثلاً باغیچہ کا دعوے کیا اور نصف پر صلح کر کے اپنے قبضہ مین لے لیا تو گویا باقی سے دست بردار ہوگیا اور اپنا حق ترک کر دیا۔

فصل دوم صلح عن الدین یعنی اپنے مطالبات اور حقوق سے صلح کرنا

مادہ ۱۵۵۲۔ ایک شخص نے اپنے کسی حق کا دعوے کیا اور اب کسیقدر پر صلح کی تو گویا باقی حق ترک کر دیا یعنی کچھہ اپنا لے لیا اور باقی سے مدعی علیہ کو بری کیا۔

مادہ ۱۵۵۳۔ اگر کسی حق کیلئے مدت مقرر ہو اور آ سکتا ہو اور یہہ صلح ہو کہ یکدفعہ دیگا تو گویا اپنا حق جلد اور فوراً لینے کا ساقط کیا۔

مادہ ۱۵۵۴۔ سکہ خالصہ کی بدلی اگر کھوٹے سکہ پر صلح کر لی تو جائز ہے گویا اپنا حق خالص سکہ کا ساقط کیا۔

مادہ ۱۵۵۵۔ دعوے حقوق مثل حق الشرب و حق المرور وغیرہ مین بھی صلح جائز ہے کہ حلف کرنے سے محفوظ رہے گا۔

باب چہارم صلح اور ابرا کے احکام اور اسمین دو فصل ہین فصل اول جو مسایل کہ احکام صلح سے متعلق ہین

مادہ ۱۵۵۶۔ جب صلح تمام ہو چکی تو کوئی اوس سے رجوع نکر سکیگا یعنے مدعی صرف زر صلح کا مالک ہوگا اور اسکا دعوی بالکل زایل ہو جائیگا اور مدعی علیہ زر صلح مدعی سے واپس نہ لے سکیگا۔

مادہ ۱۵۵۷۔ جب دونون مین سے کوئی مرجائے تو اونکے وارثونکو فسخ صلح کا اختیار نہین ہے۔

[مادہ]-۱۵۵۸- جب صلح بمعانی معاوضہ کے واقع ہووے تو برضا و باہمی دونون اقالہ اور فسخ کے مجاز ہین اور جب بمعنی اسقاط کے واقع ہووے تو کسی کو اختیار اقالہ فسخ نہین ہے دیکھو مادہ -(۵)

مادہ-۱۵۵۹- جب مدعا علیہ نے زر صلح اس لئے دیا کہ حلف سے محفوظ رہے تو مدعی کا حق خصومت جاتا رہا اور مدعی علیہ سے حلف نہ لے سکیگا۔

مادہ-۱۵۶۰- بدل صلح ابھی مدعی کو نہ دیا تھا کہ مدعا علیہ ہی کے ہاتھہ مین تلف ہو گیا اور وہ ایسا مال تھا کہ متعین ہو سکتا تھا یعنے نقود نہو کہ نقود متعین نہین ہو سکتے ہین اگر یہہ صلح عن اقرار ہوئی ہے تو مدعی کل یا جز مصالح عنہ کا مدعا علیہ سے طالب ہو گا اور اگر صلح عن انکار یا عن سکوت ہوئی ہے تو مدعی کا دعوی قایم ہوگا دیکھو مادہ (۱۵۰۰) اگر بدل صلح دین ہے کہ با وجود تعین کے متعین نہین ہو سکتا ہے تو صلح مین کچھہ خلل نہوگا بلکہ مدعا علیہ جسقدر درہم تلف ہوے ہین اُس قدر ادا کریگا۔

فصل دوم وہ مسایل کہ احکام ابرا سے متعلق ہین

مادہ-۱۵۶۱- جب مدعی نے یہہ کہدیا کہ فلان سے نزاع و دعوی نہین ہے یا اُسپر میرا کچھہ حق نہین ہے یا جو دعوی میرا فلان پر ہے اوس سے مین فارغ ہوا یا وہ دعوی ترک کر دیا اُسپر میرا کچھہ حق باقی نہین ہے یا مین نے اُس سے اپنا تمام حق لے لیا تو مدعی علیہ بری ہو گیا۔

مادہ-۱۵۶۲- جب اسطرح مدعا علیہ کو بری کر دیا تو کچھہ حق مدعی کو نہ رہا سب ساقط ہو گیا دیکھو مادہ (۵)

مادہ-۱۵۶۳- ابرا کے وقت تک جو جو امور و حقوق تھے اُن سے بری ہو گیا اور ابرا کے بعد جو اور امور پیدا ہونگے اُن سے ابرا نہوگا۔

مادہ-۱۵۶۴- جب مدعی نے کسی خاص دعوی سے مدعا علیہ کو بری کیا تو اس سے بری ہوگا اور اُس کے بابت دعوی نہ سنا جائیگا اور آگے سوا اُس حق سے بری نہوگا اگر مکان کے دعوے سے بری کیا تو اُسی سے بری ہوگا نہ اور دعوی زمین سے

مادہ-۱۵۶۵- جب یہہ کہا کہ سب دعوون سے فلان کو بری کیا یا اوسپر کوئی حق ہمیشہ نہوگا تو یہہ ابراء عام ہے کہ اُسکے پہلے کا کوئی دعوی مسموع نہوگا بلکہ یہان تک

۔ایک شخص کو ابرار عام کرکے یہہ دعوی کرے تو ابرار سے پہلے فلان کا کفیل تہا یا مجکو
مین سنے ابرار عام کیا اُس کے ابرار سے پہلے تو اسکا کفیل تہا تو یہہ سب دعوی مسموع ہوگا
دیکہو مادہ (۶۶۲)۔

مادہ-۱۵۶۶- بایع نے کچہہ مال بیچکر زرِ ثمن مشتری سے لے لیا پہر مشتری نے جہگڑے
سے جو مبیع اور ثمن سے متعلق ہین بایع کو بری کر دیا اور ایسے ہی بایع نے سب دعوے
سے جو ثمن سے متعلق ہین اس کو بری کر دیا اور ایک دوسرے نے دستاویز آپس مین لکہہ لی
اور مبیع کا کوئی حقدار نکلا تو بایع کے ابرار کا کچہہ فائدہ نہوگا بلکہ مشتری بایع سے زرِ ثمن
لے لیگا دیکہو مادہ (۵۲)

مادہ-۱۵۶۷- جسکو بری کیا گیا ہے وہ معلوم اور معین ہون اگر یہہ کہا کہ مین نے
سب مدیونون کو بری کیا یا کسی کے ذمہ پر کچہہ حق نہین رہا تو یہہ ابرار صحیح نہوگا اسلئے اگر کہا
کہ فلان محلہ والون کو بری کیا اور محلہ والے چند شخص معین ہین تو ابرار صحیح ہے۔

مادہ-۱۵۶۸- ابرا کے لئے قبول شرط نہین ہے مگر مجلس ابرار مین اگر مدعا علیہ ابرار رد کرے اور کہا
کہ مین ابرار اور معافی نہین چاہتا ہون تو ابرار نہوگا۔ اور اگر پہلے تو قبول کر لیا اور پہر
رد کر دیا معتبر نہوگا قبول ہی کا اعتبار رہیگا اور محتال نے اگر محال علیہ کو یا مکفول نے کفیل
کو بری کیا اور انہون نے رد کر دیا تو بری نہون گے۔

مادہ-۱۵۶۹- میت کو قرض خواہ بری کر سکتا ہے۔

مادہ-۱۵۷۰- اگر بیمار اپنے مرض موت مین اپنے وارث کو دین سے بری کرے
صحیح نہوگا اور غیر کو بری کرے تو ثلث مال تک صحیح ہوگا۔

مادہ-۱۵۷۱- اگر بیمار کا ترکہ اور وکہ دین مین مستغرق ہے اور اسنے بیماری مین
اپنے ایک قرضدار کو بری کر دیا صحیح نہین ہوگا۔

کتاب سیزدہم اقرار کی بابت مین اسمین چار باب ہین باب اول اصطلاحات فقہیہ جو اقرار سے متعلق ہین

مادہ-۱۵۷۲- جب کوئی شخص کہے کہ مجہپر فلان کا یہہ حق ہے تو یہہ کہنا اقرار ہے
اور یہہ کہنے والا مقر ہے (بکسر قاف) اور جس کا حق بیان کیا وہ مقر لہ ہے (بفتح قاف)
اور حق مقر بہ ہے (بفتح قاف)۔

مادہ-۱۵۷۳- مقر کا عاقل اور بالغ ہونا شرط ہے اسلئے صغیر اور صغیرہ اور مجنون و مجنونہ اور معتوہ اور معتوہہ کا اقرار صحیح نہیں ہے اور نہ اون کے ولی اور وصی کا اقرار صحیح ہے اور جن امور مین تمیز والے لڑکے کا ماذون ہونا صحیح ہے اُنمین اُسکا اقرار بھی صحیح ہے۔

مادہ-۱۵۷۴- مقر لہ کا عاقل ہونا شرط نہین ہے اگر کوئی شخص صغیر کے لئے اقرار کرے تو صحیح ہے اور دینا لازم ہے۔

مادہ-۱۵۷۵- مقر جو اپنی رضامندی سے اقرار کرے صحیح ہے اس لئے اقرار بجبر اکراہ صحیح نہین ہے دیکھو مادہ (۱۰۰۶)-

مادہ-۱۵۷۶- مقر مجبور نہو دیکھو کتاب حجر کی فصل دوم و سوم و چہارم-

مادہ-۱۵۷۷- شرط یہ ہے کہ ظاہر حال اقرار کی تکذیب نکرے مثلاً دیبا لڑکا کہ جو اُسکی تصدیق نکرے اگر یہ کہے کہ مین بالغ ہون معتبر نہوگا-

مادہ-۱۵۷۸- مقر لہ مجہول نہو یعنے ایسا شخص نہو کہ تعین نہو سکے اگر ایسا مجہول ہو کہ تعین نہین ہوسکتا ہے مثلاً کہا کہ یہ مال جو میرے ہاتھ مین ہے فلان شہر کے رہنے والے کا ہے یہ اقرار صحیح نہین ہوگا کہ رہنے والا ایک شہر کا متعین نہین ہوسکتا ہے اور اگر کہا کہ ان دو شخصون مین سے ایک کا ہے یا فلان محلہ مین سے ایک کا ہے اور محلہ والے چند آدمی معلوم ہین تو اسصورت مین تعین ہوسکیگا اقرار صحیح ہے اور جب کہا کہ ان دونون کا یہ مال ہے تو مقر سے لیکر ان دونون کو دین اگر متفق ہین تو دونون مشترک رہین گے اور متفق نہین ہین تو یہ دونون مقر سے حلف لین گے کہ یہ مال اسکا نہین ہے اگر اوس نے دونون کی حلف سے نکول کیا تو دونون مین یہ مال مشترک رہیگا ورنہ جسکی حلف کا نکول کریگا اُسکا مال ہوگا اور اگر دونون کے لئے حلف کریگا تو مقر اونکے دعوی سے فارغ ہوگیا اور مال مقر بہ اسی کے پاس رہے گا۔

باب دوم اقرار کی صحت کا بیان

مادہ-۱۵۷۹- جیسا اقرار معلوم کے جو اقرار مجہول بھی صحیح ہے عقد کہ بجہالت صحیح ہے اُس مین اقرار مجہول بھی صحیح ہے مثلاً یہ اقرار کیا کہ فلان کا مال اپنے پاس امانت ہے یا مین نے چرایا ہے یا مین نے غصب کیا ہے تو عقد امانت اور سرقہ اور غصب مین اقرار صحیح ہے اور اوسکو حکم ہوگا کہ مال کی تصریح اور جو عقد کے بجہالت

صحیح نہین ہے مثلاً اقرار کیا کہ مین نے مال بیچا تو بیع مجہول صحیح نہین ہے یہہ اقرار
بہی صحیح نہین ہے یا کسی کا مال کرایہ لیا اور مجہول کرایہ لینا صحیح نہین ہے اسلئے یہہ
اقرار بہی صحیح نہین ہے اسی لئے مقر پر جبر ہوگا کہ مال کی تصریح کرے۔

مادہ ۱۵۸۰۔ مقر لہ کو قبول کرنا ضرور نہین ہے پر اوسکے غلط کرنے سے رد ہو جائیگا
اگر کل رد کریگا تو کل رد ہوگا اور اگر کچہہ رد کریگا تو اتنا رد ہوگا اور باقی مین اقرار صحیح ہوگا

مادہ ۱۵۸۱۔ مقر لہ اور مقر نے سبب اقرار مین اختلاف کیا تو صحت اقرار مین کچہہ
خلل نہوگا مثلاً مقر نے کہا کہ ایک ہزار روپیہ قرض ہے اور مقر لہ نے کہا کہ قیمت مال
بیع ہے تو بہر حال اقرار صحیح ہے۔

مادہ ۱۵۸۲۔ کسی ایک مال سے صلح کرنا اوس مال کا اقرار کرنا ہے اور کسی کے دعوی
صلح کرنا اقرار دعوی نہین ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ تجہہ پر میرے ایکہزار روپیہ ہین
اوسنے کہا کہ ساڑہے سات سو روپیہ پر صلح کرلے تو یہہ ہزار روپیہ اقرار ہے۔ اور اگر
اوسنے ایکہزار روپیہ کا عدالت مین دعوی کیا اور اوسنے کہا کہ ساڑہے سات سو روپیہ
صلح کرلے تو یہہ اقرار و بالدعوی نہین ہے بلکہ یہہ صلح عن الدعوی ہے واسطے کہ کبہی
دعوی سے اسلئے ہوتی کہ رفع نزاع ہو اور حلف سے محفوظ ہے۔

مادہ ۱۵۸۳۔ ایک شخص کے پاس ایک مال ہے اوسنے دوسرے سے کہا کہ
مال میرے ہاتہہ بیچدے یا مجہکو کرایہ دے یا عاریت دے یا ہبہ کردے یا ودیعت
دے یا اوس دوسرے نے کہا کہ یہہ مال ودیعت رکہو اور اوس نے قبول کر لیا تو یہہ
قبول بہی کیا اوس سے یہہ ثابت ہوا کہ یہہ مال اوسکی ملک نہین ہے۔

مادہ ۱۵۸۴۔ اگر کوئی شخص کسی شرط کے ساتہہ اقرار کرے مثلاً کہا کہ فلان شہر
مین تو آئیگا تو مین تیرا قرضدار ہون تو یہہ اقرار باطل ہے اور اگر کسی وقت کے ساتہہ
تعین کرے تو صحیح ہے مثلاً یہہ کہے کہ فلان مہینہ شروع ہوگا یا روز قاسم آئیگا تو
مین تیرا قرضدار ہون کیونکہ یہہ کہنے سے اوسکی ادائی مدت موخر ہوتی ہے دیکہو مادہ

مادہ ۱۵۸۵۔ حصہ مشاع کا اقرار مثلاً مقر کہے کہ اس حویلی مین سے نصف یا
ثلث فلان کا ہے اور مقر لہ بہی تصدیق کرے صحیح ہے گو تقسیم کرکے قبضہ دینے سے
پہلے مر گیا ہو یعنے شیوع مقر بہ اقرار کی صحت کا مانع نہین ہے۔

مادہ۔ ۱۵۸۶- گونگا آدمی جو اشارا سے اقرار کرے صحیح ہے اور زبان والے
کسی سے کہا کہ مجھکو فلان کے اتنے روپیہ دینے ہین اوس نے سر ہلایا تو اقرار صحیح ہوگا

باب سوم اقرار کی احکام کا بیان ہے اُسمین فصل ہین

(فصل اول احکام کا بیان)

مادہ۔ ۱۵۸۷- جب مادہ ۰۰ کے مقرپہ اپنے اقرار کا لازم ہوتا ہے مگر حکم حاکم تکذیب
اوسکی اقرار کی ہوجاوے تو اوسکا اعتبار نرہیگا مثلاً ایک شخص کے پاس ایک
مال ہے وہ یہہ کہتا ہے کہ یہہ مال فلان کا ہے اوس نے میرے ہاتھہ بیچا ہے اب ایک
اور شخص اوسکا حقدار نکلا اور عدالت مین اپنا دعوے کر دیا اور حاکم نے وہ مال اوسکو دلایا
پس مشتری اپنا زر ثمن بایع سے لیگا اور اوسکا یہہ اقرار کہ یہہ مال بایع کا ہے
بحکم عدالت باطل ہوگیا اوسکا کچھہ اثر باقی نرہیگا۔

مادہ ۱۵۸۸- بندگان خدا کی حق کا اقرار کرکے پہر اوس سے پہر جانا جائز نہین ہے مثلاً
اقرار کیا کہ فلان کا اتنا قرض مجھپر ہے پہر کہے کہ مجھہ پر اوسکا قرض نہین ہے یا وہ اقرار
غلط ہے تو یہہ قول معتبر نہوگا۔

مادہ۔ ۱۵۸۹- اگر مقر کہے کہ مین نے اقرار جھوٹ کیا تہا تو مقرلہ کو قسم دینگے
اگر مقرلہ جھوٹا نہین ہے مثلاً ایک شخص نے کسی کو دستاویز لکھدی کہ مین نے
اتنا روپیہ اس سے قرض لیا ہے اور پہر کہا کہ مین نے قرض نہین لیا گو تمسک
لکھدیا تو تمسک والے سے حلف لینگے کہ اپنے اقرار مین کاذب نہین ہے۔

مادہ۔ ۱۵۹۰- مثلاً زید نے اقرار کیا کہ بکر کا مجھپر اتنا قرض ہے کہ اور بکر نے
کہا کہ قرض نہین ہے بلکہ خالد کا ہے اور خالد نے بہی اوسکی تصدیق کی خالد کا ہے
وہ قرض ہوگا مگر بکر زید سے روپیہ وصول کرکے خالد کو دیگا نہ یہہ کہ زید پر جبر کرے
کہ خالد کو روپیہ ادا کر دے زید نے اگر برضامندی بکر کے خالد کو دیدیا تو پہر بکر
تقاضا نکرسکیگا بلکہ زید بری الذمہ ہوجاوے گا۔

فصل دوم ملک مستعار اور نام مستعار کا نفی کرنا یعنی مال اپنے ملک سے نفی کرنا کیونکر ہوسکتا ہے اور اوسکا کیا حکم ہے

مادہ-۱۵۹۱- ایک شخص نے یہہ کہا کہ میرا فلان مال فلان شخص کی ہے تو اسمین اپنی ملک کی نفی نہوگی بلکہ ہبہ ہے کہ اپنا مال فلان کو ہبہ کیا ہے اسلئے اوسی مجلس مین قبضہ اور تسلیم ضرور ہے ورنہ ہبہ تمام وکامل نہ ہوگا یہہ وہ صورت ہے کہ کہا میرا مال یعنے مال کو اپنے ذات کے ساتھہ متعلق کیا اور اگر یہہ نہ کہا کہ میرا مال بلکہ یہہ کہا کہ مال مجھہ سے منسوب ہے وہ فلان کا ہے اور میرا اسمین کچھہ علاقہ نہیں ہے تو اس صورت مین اوس نے اپنی ملک اوس مال مین سے نفی کرکے اقرار کیا کہ یہہ مال جو کچھ میرا اسباب ہے وہ سب اوسکا ہے اسی لئے جو مال کہ اقرار وقت تک اسکے طرف منسوب کرتے ہین سب مقرلہ کا ہے اور مقر کی ملک اوس سے نہ ہوگا اور اسکے بعد جو مال مقر کے پاس آویگا وہ مقر ہی کا ہوگا مقرلہ کو اوس مین کچھہ حق نہوگا اس صورت مین اوس نے یہہ ظاہر کیا کہ میری ملک جو اوس مال پر تھی وہ مستعار تھی حقیقت مین اوس مال کا مالک مقرلہ ہے اسصورت مین ملک مستعار کی نفی کی گئی۔

مادہ-۱۵۹۲- اگر ایک دوکان کا قبالہ خرید اکہ جس مین نام مقر کا ہے مقرلہ کو دیکر کہا کہ یہہ دوکان تیری ہے اور قبالہ مین میرا نام مستعار لکہا گیا تھا اور زر قیمت بہی تیری مال تہا تو یہہ اقرار ہے کہ یہہ دوکان مقرلہ کی ہے نہ مقر کی۔

مادہ-۱۵۹۳- اسی طرح ایک تمسک قرض کا مقرلہ کو دیکر کہا کہ یہہ زر تمسک تیرا اور میرا نام قرضی مستعار لکہا گیا تہا تو اقرار ہے کہ اوس زر قرضہ کا مالک مقرلہ ہے نہ مقر ان دونون صورتون مین نام مستعار کی نفی کی گئی۔

مادہ-۱۵۹۴- یہہ اقرار مذکورہ بالا جو موجب نفی ملک مستعار اور نفی اسم مستعار ہے صحیح و معتبر ہے۔ اس مقر کے مرنیکے بعد اوسکے وارثون کو اسمین کچھہ حق تعرض نہوگا اور اگر یہہ اقرار بہ نفی ملک اور بہ نفی اسم مرض کریگا تو اسکا حکم اس فصل مین مذکور ہوتا ہے

فصل سوم مریض کی اقرار کا بیان

مادہ-۱۵۹۵- جس مرض مین غالباً موت کا خدشہ ہو۔ اور ظاہر یہہ حال ہے کہ مرد گہر سے باہر نکل کے اپنے کام ضروری نکرسکے اور عورت گہر مین اپنے رہکر اپنے کار ضروری کو نکر سکے اور ایک سال کے اندر مر جاوے گو صاحب فراش ہو یا نہ ہو یعنے اوٹہنے اور چلنے پہرنیکی طاقت ہو یا نہو مرض موت ہے اور اگر مرض ایک سال یا اوس سے زیادہ رہا تو مثل صحیح وتندرست ہے اسکے تصرفات جب تک کہ مرض کی شدت نہو اور حال متغیر نہو مثل

تندرست ہونگے معتبر ہونگے اور شدت مرض اور تغیر حال کے بعد مرگیا تو وقت تغیر مرض موت شمار ہوگا۔

مادہ-۱۵۹۶- اگر ایک مرد کی کوئی اور وارث نہین ہے یا صرف زوجہ ہی ہے یا ایک عورت کو سوا زوج کے کوئی اور وارث نہین ہے اور انھون نے ایسی مرض موت مین اقرار کیا کہ سب مال متروکہ زوجہ کا ہے یا زوج کا ہے تو یہہ اقرار صحیح ہے اور داروغہ بیت المال کو اوس مین کچھہ تعرض نہین پونہچتا ہے اور اگر کسی اجنبی کے لئے اقرار کیا کہ یہہ مال متروکہ فلان کا تو ہے یہہ وصیت ہے اوسمین داروغہ بیت تعرض نہ کر سکے گا۔

مادہ-۱۵۹۷- مرض مین اپنے وارث کے لئے اگرچہ اقرار کیا اور پہر تندرست ہوگیا تو یہہ اقرار صحیح و معتبر ہوگا۔

مادہ-۱۵۹۸- مرض موت مین کسی مال متعین کا یا دین کا ایک وارث کے لئے اقرار کیا اور مرگیا تو اور وارثونکی اجازت پر موقوف رہے گا اگر انھون نے جائز رکھا بہتر ورنہ اقرار مذکور لغو ہوجائے گا اور اگر مقر کی زندگی مین اور وارثون نے اوسکی اقرار کی تصدیق کی تہی تو اسکے بعد رجوع نہین کر سکتے اور اقرار معتبر ہوگا اور اگر اقرار کیا کہ مین نے اپنا مال جو فلان وارث کے پاس امانت رکھا تہا لے لیا یا اوس وارث کا مال جو میرے پاس امانت تہا تلف ہوگیا تو یہہ اقرار بہرحال معتبر ہے اور ایسے ہی اگر یہہ اقرار کیا کہ میرا قرض فلان پر تہا میرے فلان فرزند نے وصول کرکے مجھے پونہچا دیا تو یہہ اقرار قابل اعتبار ہے اور ایسے ہی اگر یہہ اقرار کیا کہ میرے فلان فرزند کی مہر جو میرے پاس امانت تہی یا عاریت تہی مین نے بیچکر پانچہزار روپیہ اسکی قیمت کے خرچ کر ڈالے ہین تو یہہ اقرار صحیح ہے اور اسکے ترکہ مین سے ادا کئے جاوینگے۔

مادہ-۱۵۹۹- وارث وہ شخص ہے کہ وقت اقرار اور وقت وفات وارث ہو اگر وقت اقرار وارث نہو مثلاً ایک اجنبی عورت کے لئے اقرار کیا بعد اسکے ساتہہ نکاح کرکے مرگیا تو وہ اقرار کامل جاری ہوگا اگرچہ وقت وفات وارث ہے اور وقت اقرار وارث نہ تھے یا وقت اقرار کسی سبب سے وارثت سے محروم تہا اور جب سبب زائل ہوگیا تو وقت وفات وراثت ثابت ہوگئی مثلاً مقر کے فرزند ہے کہ اسکے مقر کے بہائی محروم اب قضا را فرزند مرگیا تو وہ اقرار کہ بہائی بہرحال وراثت کی قوت رکھتا ہے دیکھو مادہ (۲۴۲)

مادہ-۱۶۰۰-جس کام کو مرض موت مین ظاہر کرے کہ مین یہہ کام حالت صحت مین کرچکا ہون مثلاً مرض موت مین اقرار کرے کہ مین اپنے بیٹے سے اتنا قرض حالت صحت مین لے چکا ہون تو یہہ اقرار حالت مرض کا متصور ہوگا یعنے بے اجازت اور وارثون کے یہہ اقرار مقبول نہوگا اور ایسے ہی مقر نے مرض مین کہا کہ مین اپنا فلان مال فلان وارث کو صحت مین ہبہ کرچکا تہا تو جب تک کہ گواہون سے ثابت نہویا اور وارث قبول نکرین یہہ اقرار جاری نہوگا۔

مادہ-۱۶۰۱-مرض موت مین اجنبی کے لئے اقرار کرنا صحیح ہے گو تمام مال کا اوسکے لئے اقرار کردے یا عین کا اقرار کرے یا دین کا بہر حال صحیح ہے اگر اوسکا اقرار اسطرح جہوٹ نکلا کہ وقت اقرار کے یہہ مال مقرلہ مقر کو ورا ثتاً ملا تہا یا اوس نے خرید ا تہا یا کسی نے اسکو ہبہ کیا تہا تو لحاظ کیا جائے کہ وقت اقرار کے وصیت کا ذکر تہا یا نہ تہا اگر نہ تہا تو یہہ اقرار ہبہ ہے اور قبضہ شرط ہے اور اگر تہا تو وصیت متصور ہوگی اور ان دونون صورتون مین یہہ اقرار ثلث مال مین جاری ہوگا۔

مادہ-۱۶۰۲-دین صحت یعنے وہ قرض کہ حالت صحت مین یا حالت مرض مین بسبب تصرفات بیع و شراوغیرہ کے لازم ہووے اوس قرض پر مقدم ہے کہ حالت مرض صرف اقرار سے لازم ہوا ہے پہلے دین صحت ادا ہوگا پہر اوسکا ترکہ کچہہ بچیگا تو یہہ دین مرض کہ اقراری ہے ادا ہوگا۔ اسیطرح اگر مرض موت مین کسی کیلئے ایک مال متعین کا اقرار کیا تو اوسکا بہی یہی حکم ہے کہ پہلے اوس سے دین صحت ادا ہوگا اگر کچہہ بچیگا تو دین مذکور ادا ہوگا۔

مادہ-۱۶۰۳-مرض موت مین یہہ اقرار کیا کہ مین اپنا قرض جو فلان اجنبی پر تہا وصول کرچکا ہون اگر یہہ قرض حالت مرض مین ذمہ پر اجنبی کے لازم ہوا تہا یہہ اقرار صحیح ہے پر حالت صحت کے قرضخواہ مقدم ہونگے اور اگر حالت صحت مین قرض لازم آیا ہے تو بہر حال صحیح ہے اسقدر کہ کسی حالت صحت کا قرض ہو یا نہو مثلاً مریض نے مرض مین کہا کہ مین نے جو مال فلان اجنبی کے ہاتہہ مرض مین بیچا تہا اوسکی قیمت تمام لے چکا ہون تو یہہ اقرار صحیح ہے اوسکے قرضخواہ اس اقرار پر مواخذہ نکرسکینگے اور اگر یہہ اقرار کیا کہ حالت صحت مین بیچا اور مرض مین قیمت لی تو بہی صحیح ہے اور حالت کے قرضخواہ اس اقرار پر مواخذہ نکرینگے۔

مادہ-۱۶۰۴- مریض کو مجاز نہین ہے کہ ایک کا قرض ادا کرے اور باقی قرضخواہ نہ دے اور اگر مرض مین کچھہ خریدا ہے قرض لیا ہے وہ دیسکتا ہے۔

مادہ-۱۶۰۵- کسی کے قرض کا مرض مین کفیل ہونا بمنزلہ کے ہے اسلئے اگر مرض مین ایک وارث کے قرض کا کفیل ہوا تو یہہ کفالت جاری نہوگی اور اجنبی کا کفیل تو ثلث مال مین جائز ہوگا۔ اور اگر مرض موت مین یہہ اقرار کیا کہ مین کفیل ہوا تہا تو بہر حال معتبر ہے پر قرض صحت قرض مریض پر مقدم ہوگا۔

باب چہارم بذریعہ خط وکتابت کی اقرار کا بیان

مادہ-۱۶۰۶- بذریعہ خط وکتابت کے اقرار ایسا ہی صحیح ہے جیسا زبانی ہو دیکھو مادہ (۶۹)

مادہ-۱۶۰۷- ایک شخص نے دوسرے کو حکم کیا کہ میرے اقرار سے دستاویز لکھدے کہ فلان آدمی کے اتنے روپیہ مجہپر قرض ہین اور اوسپر اپنی مہر بہی کردے تو یہہ ایسا اقرار ہے کہ جیسا اپنے ہاتہہ سے لکھدیا ہے۔

مادہ-۱۶۰۸- سوداگر وںکے دفتر (بہی کہاتہ) مین یہہ لکھا جاتا کہ فلان آدمی کا ہمپر اتنا قرض ہے بجائے اقرار بالمشافہ ہے

مادہ-۱۶۰۹- خود لکہا یا کسی سے لکھوایا اور اپنی مہر کردی اور موافق رسم وعادت کے دستاویز کا عنوان وغیرہ لکہا گیا ہو تو یہہ اقرار بالمشافہ ہے اور ایسی ہی جو رسیدین اور قبض الوصول لکھے جاتے ہین بجائے اقرار کے ہین۔

مادہ-۱۶۱۰- باوجودیکہ یہہ دستاویز لکھدے اور مہر بہی کردے پہر بہی انکار کریگا تو معتبر نہوگا اور دین جو دستاویز مین ہے لازم ہوگا اور اگر دستاویز کا انکار کرتا ہے تو اگر اوسکا خط ہے اور اسکی مہر ہے کہ اوسکے خط اور مہر کو جانتے ہین تو یہ انکار معتبر نہوگا۔ اور اگر خط اوسکا معروف نہو تو اوس کچھہ عبارت لکھوائینگے اور دونون خط اس فن کے ماہرونکو دکہلا دینگے اونہون نے یہہ کہا کہ یہہ دونون ایک ہی شخص کے ہاتہہ کے ہین تو انکار معتبر نہوگا اور قرض لازم ہوگا بہرحال جس دستاویز مین شبہہ جہوٹ اور جعل کا نہو اوسپر عمل کیا جاویگا اور اگر دستاویز مین شبہ جعل ہے اور وہ بہی دستاویز لکھنے سے اور قرض سے انکار کرتا ہے اور مدعی طالب سے تو اوسکو حلف لیجاویگی کہ نہ یہہ میری سند ہے اور نہ مین مقروض ہون۔

مادہ-۱۶۱۱- جب دستاویز موافق قاعدہ عنوان وغیرہ کے ساتھہ درست سے اور
دستاویز والا مر گیا اور اوسکے وارث بھی اسکے مقر ہون تو وارث اوا دین کرینگے
اور اگر منکر ہین جب تک کہ خط و مہر متوفی کی دستاویز کے معلوم معروف ہون اوپر عمل نہوگا
مادہ-۱۶۱۲- متوفی کے ترکہ مین ایک تھیلی نکلی کہ اوسمین کچھہ نقد بھرا ہوا اور اوپر
اسکے خط سے یہہ لکھا ہوا ہے کہ فلان کا یہہ مال میرے پاس امانت سے تو مال مال القی
اور کچھہ ضرورت کسی طرح کی اثبات کی نہوگی۔

کتاب چہاردہم دعوی کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین

(مقدمہ)

وہ اصطلاحات فقیہ جو دعوے سے متعلق ہین

مادہ-۱۶۱۳- حاکم کے روبرو حق طلب کرنا دعوے ہے حق طلب کرنیوالا مدعی ہے
اور جس سے طلب کرتا ہے وہ مدعا علیہ ہے۔
مادہ-۱۶۱۴- مدعا جو چیز کہ طلب کرتے ہین اور اوسکو مدعا بہ بھی کہتے ہین۔
مادہ-۱۶۱۵- مدعی سے پہلے ایسا کلام صادر ہو تا کہ اوس دعوے کے خلاف
ہو اوسکو تناقض کہتے ہین۔

باب اول

دعوی کے شرطونکا اور اوسکے احکام کا اور اوسکے دفع کرنیکا بیان اسمین چار فصل ہین فصل اول دعوی کی صحت کی شرطونکا بیان

مادہ-۱۶۱۶- مدعی اور مدعا علیہ کا عاقل ہونا شرط ہے اسلئے مجنون اور بے تمیز
لڑکا مدعی نہین ہوسکتا ہے مگر اونکے ولی اور وصی مدعی اور مدعا علیہ ہوسکتے ہین۔
مادہ-۱۶۱۷- مدعا علیہ متعین و معلوم ہونا شرط ہے اگر مدعی یہہ کہے کہ اس گاؤن
ایک شخص پر میرا اتنا قرض ہے صحیح نہین ہے اوسکو تعین کرنا مدعا علیہ کا ضرور ہے۔
مادہ-۱۶۱۸- مدعا علیہ کا عدالت مین حاضر ہونا شرط ہے اگر خود نہ آوے اور
وکیل بھی نہ بھیجے تو اوسپر جو حکم ہے کتاب القضا مین مذکور ہوگا۔
مادہ-۱۶۱۹- مدعا علیہ کا معلوم و متعین ہونا شرط ہے اگر دعوے مجہول ہوگا تو صحیح نہوگا
مادہ-۱۶۲۰- مدعا بہ کا معلوم ہونا دو طرح ہوتا ہے یا باشارہ یا اوسکا سب حال بیان

مثلاً شئے منقول اگر عدالت مین موجود ہے تو اشارہ کافی ہے اور اگر عدالت مین موجود نہین ہے تو اوسکا سب حال بیان کرنا قیمت بتلانا ضرور ہے جسکو وصف و تعریف کہتے ہین اور اگر زمین اور مکان لے تو حدود اربعہ کا بیان کرنا ضرور ہے اور اگر کسیکے ذمہ قرض ہے تو اوسکی مقدار جنس اور نوع کا بیان کرنا ضرور ہے کہ اگلے مادون مین اوسکا ذکر ہوگا۔

مادہ-۱۶۲۱- عدالت مین جب مال منقول موجود ہو تو مدعی کا اوس مال کو اشارہ کرکے یہہ کہنا کہ یہہ مال میرا ہے اور اوس شخص کا قبضہ ناحق ہے مین اوسکا طالب ہون کافی ہے اور اگر موجود نہوا اور وہ بے صرف اوسکو عدالت مین حاضر کرسکتے ہین تو ضرور ہے کہ عدالت مین حاضر کرین تا دعوی اور حلف اور گواہی کے وقت اوسپر اشارہ کیا جاوے اور اگر بے صرف زر عدالت مین آنا ممکن نہین ہے تو مدعی صرف اوسکا حال اور قیمت بیان کرے مگر دعوے غصب اور رہن مین بیان قیمت ضرور نہین ہے مثلاً یہہ کہنا کہ میری انگوٹھی زمرد کی غصب ہوئی ہے صحیح ہے۔

مادہ-۱۶۲۲- اگر چند چیزونکا دعوی کیا جو سب مختلف ہین تو ہر ایک کی قیمت کہنا ضرور نہین ہے سب مجموع کی قیمت کہنا کافی ہے۔

مادہ-۱۶۲۳- اگر دعوے زمین اور مکان کا ہے تو ضرور ہے کہ جس جگہہ واقع ہے اوس شہر اور گانون اور محلہ اور کوچہ کا بیان ہو اور اوسکے تین یا چار حد بہی ذکر ہون اور اون حدود کے مالکونکا اور اونکے باپ دادا کا نام بہی مذکور ہو۔ اور شخص نامور کا نام لینا کافی ہے اوسکے باپ دادا کا نام لینا ضرور نہین ہے ایسی ہی نامور حویلی اور مکان کے حدود کا ذکر ضرور نہین ہے۔ دعوے مین نہ شہادت مین اور ایسی ہی کہنا کافی ہے کہ مین اوس جائے کا مدعی ہون کہ جسکی حدود قبالہ مین درج ہین۔

مادہ-۱۶۲۴- اگر حدود زمین سب بیان کی اور مقدار پیمایش مین خطا ہوئی تو دعوے صحیح ہے۔

مادہ-۱۶۲۵- ضرور ہے کہ دعوے نقد مین جنس یعنے سونا چاندی اور نوع مثلاً سکہ ال عثمان یا سکہ انگریزی اور آصف مثلاً سکہ خالص ہو یا کہوٹا- اور مقدار مثلاً ایک ہزار ریال ذکر کرنا ضرور ہے اور ایسی ہی اگر ایک ہزار قرش کا دعوے کیا

باعتبار رواج بلدہ کے دعوے صحیح ہے اور اگر دو قسم کے قرش جاری ہین مگر ایک کا رواج زیادہ ہے جسکی قیمت کم ہو اوسپر دعوے مسموع ہوگا۔

مادہ ۔ ۱۶۲۷ ۔ اگر دعوے کسی شئے معین کا ہے تو یہہ کہنا کافی ہے کہ یہہ میرا مال ہے اور سبب ملک کہنا ضرور نہین ہے اور اگر دعوے دین کا ہے تو ضرور ہے کہ سبب بیان ہو کہ آیا کسی مال کی قیمت ہے یا زر اجرت ہے یا دین ہر نوع سے بچے ہے

مادہ ۔ ۱۶۲۸ ۔ اقرار سے شئے مقربہ نئی پیدا نہین ہوئی ہے جو حق کہ پہلے سے ثابت ہوا اقرار اوسکے ظاہر کرنیکے لئے ہوتا ہے یہ نہین ہے کہ اقرار سے ایک حق نیا پیدا ہوتا ہے اسی لئے اقرار باعث ملک کا نہین ہوتا ہے یعنے ایک شخص دعوی کرے کہ چونکہ مدعا علیہ نے اقرار کیا تہا کہ یہہ شئے میری ہے اسلئے مین اوسکا مدعی ہون تو یہہ دعوے صحیح نہین ہے اور اگر دعوے کرے کہ یہہ مال میرا ہے اور مدعا علیہ اقرار بہی کر چکا ہے تو دعوے مسموع ہوگا ۔ اسیطرح یہہ کہا جائے کہ فلان پر میرا قرض ہے اور وہ اقرار کر چکا ہے تو دعوے صحیح ہے اور اگر یہہ دعوے کیا کہ یہہ میرا قرض اوس پر ہے کیونکہ اوس نے اقرار کیا تہا تو دعوے صحیح نہوگا۔

مادہ ۔ ۱۶۲۹ ۔ وہ دعوے مسموع ہوگا جو قابل ثبوت بہی ہو ورنہ محال کا دعوے مسموع نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص اپنے سے کم عمر پر دعوے کرے کہ یہہ میرا بیٹا ہے تو صحیح ہے اور اپنے سے بڑی عمر والے پر یا اوس شخص پر جو کسی اور کا بیٹا معروف و مشہور ہے یہہ دعوے کرے کہ یہہ میرا بیٹا ہے صحیح نہوگا۔

مادہ ۔ ۱۶۳۰ ۔ یہہ بہی ضرور ہے کہ دعوے ایسا ہو کہ مدعا علیہ پر اوسکا حکم وارد ہو سکے مثلاً ایک شخص کو اختیار ہے کہ اپنا مال جہان مناسب جانے عاریت دیوے یا جسکو چاہے اپنا وکیل کرے اوسپر اگر ایک شخص یہ دعوے کرے کہ یہہ مال مجکو بہی عاریت دے کہ اوسکے قابل ہون یا اوسکا ہمسایہ یہ دعوے کرے کہ مجکو اپنا وکیل کرے تو یہہ دعوے صحیح نہین ہے کیونکہ اسصورت مین ایسا حکم نہین ہو سکتا ہے کہ خواہ مخواہ مدعا علیہ اوسکا ماخوذ ہو سکے۔

فصل دوم دفع دعوے یعنے جواب دہی کا بیان

مادہ ۔ ۱۶۳۱ ۔ دفع دعوے یعنے مدعا علیہ مدعی کے جواب دعوے مین ایسا

بیان کرے کہ اوسکا دعوے دفع ہو جائے مثلاً مدعی نے دعوے کیا کہ اسقدر قرض فلانے سبب سے قرض ہین اور اوسنے کہا کہ مین تو ادا کر چکا ہون یا تو نے مجکو بری کیا تہا یا ہم دونو آپسمین صلح کر چکے ہین یا یہ قرض نہین بلکہ مین نے جو تیرے ہاتہ اپنا مال بیچا تہا اوسکی قیمت تجپر لازم ہے یا مین نے اپنے مطالبہ کا تمہ سے فلان پر حوالہ لیا تہا تو نے زر مطالبہ ادا بہی کر دیا ہے تو یہ جواب وہی اوسکے دعوے کی ہو گئی یا مدعی نے دعوے کیا کہ میرا قرضہ جو فلان پر ہے اوسکا تو کفیل ہوا تہا اس نے یہ کہا کہ اصل مدیون تیرا قرض دیچکا ہے تو یہ بہی دفع دعوے ہے اور ایسے ہی مدعی نے کہا یہ مال تیرے پاس سے میرا ہے اوس نے کہا کہ اوس سے مال کا دعوی جو مین نے فلانے کیا تہا تو تو نے گواہی دی تہی کہ یہ مال میرا ہے تو یہ بہی دفع دعوے ہے یا ایک شخص نے متوفی پر قرض کا دعوے کیا اور وارث نے انکار کیا پہر مدعا علیہ وارث نے کہا کہ مدعا علیہ یہ قرض دیچکا تہا تو یہ دفع دعوے ہوگا۔

مادہ ۱۶۳۲ ۔ مدعا علیہ نے دفع دعوے (یعنے اپنا جواب) ثابت کر دیا تو مدعی کا دعوے دفع ہوگیا اور اگر مدعا علیہ اپنا دفع ثابت نکر سکے اور مدعی سے حلف کا طالب ہو تو مدعی حلف کریگا۔ اگر مدعی نے حلف کر لی تو اوسکا دعوے قایم رہیگا اور اگر نکول کیا تو دعوے مدعی دفع ہوگیا۔

مادہ ۱۶۳۳ ۔ مدعی نے ایک شخص پر قرض کا دعوے کیا مدعا علیہ نے کہا کہ مین فلان پر تیرا قرض حوالہ کر دیا تہا کہ تم دونون قبول بہی کر چکے ہتے اور محال علیہ بہی موجود ہے تو دفع دعوے ہو گیا اور اگر موجود نہین ہے تو اوسکے موجود ہونے تک دفع موقوف رہیگا۔

فصل سوم کون کون مدعا علیہ ہو سکتا ہے اور کون نہین

مادہ ۱۶۳۴ ۔ مدعی کا دعوے اگر ایسا ہے کہ مدعا علیہ اقرار کرے تو اوسپر حکم ہو سکتا ہے تو ایسے دعوے کے انکار پر مدعا علیہ مدعا علیہ ہو سکتا ہے ۔ اور اگر دعوے ایسا ہے کہ مدعا علیہ اقرار کرے تو بہی اوسپر حکم نہین ہو سکتا ہے تو اوسکے انکار پر مدعا علیہ نہین ہو سکتا ہے مثلاً مدعی نے دعوے کیا کہ تیرا فلان رسول (آدمی) مال لے گیا ہے اوسکی قیمت دیدو اگر وہ اقرار کرنا ضرور اوسی بحکم ادا سے ممکن ہوتا۔

کیونکہ رسول صرف واسطہ ہے اوسکو معاملہ سے کچھہ علاقہ نہین ہے معاملہ طرفین پر وارد ہوتا ہے
اسصورت مین مدعاعلیہ کے انکار پر دعوی مسموع ہوگا۔ اور اگر یہ دعوے کرے کہ تیرا
فلان وکیل مال مول لے گیا ہے اوسکی قیمت دیدو اور اگروہ اقرار بہی کرتا تو اوسپر
حکم وارد نہین ہوسکتا ہے۔ کیونکہ مدعاعلیہ اس معاملہ کا وکیل ہے) اور ولی اور وصی
اور متولی اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہین کیونکہ یتیم کا ولی اور وصی اور وقف کا متولی یتیم
اور مال وقف پر اقرار نہین کرسکتے ہین اور اونکا انکار کرنا صحیح ہے کہ اوسپر مدعی کا دعوے
مسموع ہوگا اور گواہ سنے جاینگے جو معاملہ کہ انہون نے خود کیا ہے اوسمین اونکا اقرار
معتبر ہوتا ہے مثلاً ولی نے بضرورت شرعی یتیم کا کچھہ مال بیچا بالغرور اوسکا اقرار کریگا

مادہ ۔ ۱۶۳۵ - مدعاعلیہ وہ شخص ہے کہ جسکے پاس مدعابہ ہو مثلاً ایک شخص نے
کسیکا گھوڑا غصب کرکے کسی اور کے ہاتہہ بیچڈالا تو گھوڑا والا مشتری پر دعوی کریگا اگر
وسکے پاس ہے۔ اور مشتری غاصب سے اپنی قیمت لیگا۔

مادہ ۔ ۱۶۳۶ - جو مال کہ کسی ہاتہہ بیچا گیا ہو اگر مشتری کے قبضہ مین ہے تو اصل
حقدار اوسی پر نالش کریگا اور اگر بایع کے قبضہ مین ہے تو مشتری پر باعتبار ملک اور
بایع پر اعتبار قبضہ کے دعوی کیاجائے گا یعنے دونون مدعاعلیہ ہونگے۔

مادہ ۔ ۱۶۳۷ - ودیعت اور عاریت اور اجارہ اور رہن کے دعوے مین ضروری ہے
کہ ودیعت لینے والا اور ودیعت رکھنے والا اور عاریت لینے والا اور عاریت دینے والا
اور اجارہ دینے والا اور لینے والا اور رہن کرنیوالا اور رکھنے سب عدالت مین حاضر ہون
اور اگر ودیعت اور عاریت اور رہن اور شئے ماجور کسی نے غصب کیا تو مستودع اور مستعیر
اور مرتہن اور موجر غاصب پر دعوے کرینگے۔ پر اسوقت اصل مالک کا آنا اور دعوی
کرنا ضرور نہین ہے یعنے اصل مالک تنہا اگر دعوے نہین کرسکتا ہے جبتک کہ یہ
لوگ بہی عدالت مین نہ آئین۔

مادہ ۔ ۱۶۳۸ - ایک شخص دعوی کرتا ہے کہ یہہ حویلی مین نے فلان سے خریدی
ہے اور قابض کہتا ہے کہ اوسے فلان نے یہہ حویلی میرے پاس امانت رکھی ہے
تو اوسکا دعوے مسموع نہوگا۔ اور کچھہ ضرورت اسباتکی نہین ہے کہ ودیعت ثابت
کیجائے اور اوسکے جواب مین اگر مدعی نے کہا کہ ہان سچ ہے تیرے پاس امانت

مگر مالک نے میرے ہاتھہ بیچکر مجکو وکیل کرکے بہیجا ہے کہ تجہہ سے مین یہہ حویلی لینے قبضہ مین لیلون اور یہہ دعوے ثابت بہی کیا تو حویلی اوس سے لے سکیگا۔

مادہ ۱۶۳۹۔ ایک شخص کے پاس کسی کا مال امانت ہے اوسکا قرضخواہ امانت دار پر اپنے قرض کا دعوے کرے کہ اوس کے مال امانت سے ادا کرے مسموع نہوگا۔ پر مالک پر اگر کسی کا نفقہ واجب ہے تو اسکے زر امانت سے ادا ہوگا دیکھو مادہ (۷۹)

مادہ ۱۶۴۰۔ مدیون کے مدیون پر قرض کا دعوے نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص جسکا قرضدار ہے وہ اوسکا قرضدار اگر مرگیا تو اسکا قرضخواہ اوسکے قرضدار سے دعوے نکر سکیگا

مادہ ۱۶۴۱۔ ایک شخص نے اپنا مال کسی کے ہاتھہ بیچا اور اوس نے کسی اور کے ہاتھہ بیچا اب اصل مالک یہہ دعوے کرتا ہے کہ مشتری اول نے میری قیمت نہین دی تو یہہ مال مجکو دیدے جب تک کہ قیمت مشتری اول سے لے لون مال اپنے قبضہ مین رکہونگا تو یہہ دعوے مسموع نہوگا۔

مادہ ۱۶۴۲۔ مدعی یا مدعا علیہ مرجائے تو اوسکا کوئی بہی وارث اوسکے قایم مقام ہو سکتا ہے اور وہی وارث مدعی علیہ ہو سکیگا جسکے قبضہ مین مال مدعا بہ ہو ورنہ جسکے قبضہ مین مال مدعی نہین ہے وہ مدعا علیہ نہین ہو سکتا ہے اور ایسے ہی ایک وارث اپنے مورث کے قرضکا دعوے کر سکتا ہے اور حاکم کل قرضہ کا فیصلہ سب اور وارثونکے حق مین دیسکتا ہے اور یہہ جو مدعی ہوا ہے اپنا حصہ لیگا نہ اور ونکا۔ ایسے ہی کسی کے ترکہ پر کچہہ کا دعوے ہو تو کسی ایک وارث پر دعوے کر سکتا ہے اوسکے قبضہ مین متروکہ ہو یا نہو اور اگر ہی ایک وارث اقرار بہی کرے تو اپنے حصہ کے موافق زر قرضہ دیگا پر اوسکا اقرار اونپر موثر نہوگا اور اگر اوس نے انکار کیا پر مدعی نے قرضہ بگواہی ثابت کیا تو سب وارث دین ادا کرینگے اور یہہ نہ کہہ سکینگے کہ ہمپر دعوے جداگانہ دائر کرکے اپنا دعوے ثابت کرے بلکہ اونکو یہہ اختیار ہے کہ جوابدہی یعنے دفع دعوے کرسکتے ہین۔ اور یہہ دعوے کہ یہہ گہوڑا جو ایک ہی وارث کے پاس ہے مین نے متوفی کے پاس امانت رکہا تہا صرف ایسے ایک وارث پر مسموع ہوگا کہ وہ ذو الید یعنے قبضہ والا ہے نہ اور ونپر اور یہہ ذو الید اقرار کریگا تو اسی پر موافق اوسکے حصہ کے فیصلہ دیا جائیگا نہ اور ونپر اور اگر اوس نے انکار کیا اور مدعی نے اپنا دعوے ثابت کیا تو حکم سب وارثون پر صادر ہوگا دیکھو مادہ (۷۸)

مادہ ۱۶۴۳- سواے وراثت کے اگر کوئی اور امر باعث شرکت ہوا ہے تو یہہ نہین ہوسکتا ہے کہ ایک شریک سبکے طرف سے مدعا علیہ ہوجاوے بلکہ ایک شریک مدعا علیہ ہوگا اور اوسکے مقابلہ مین دعوے ثابت ہوجاوے تو اسی پر موافق اسکے حصہ کے فیصلہ صادر ہوگا نہ اون شریکون پر۔ مثلاً چند آدمیون نے ایک حویلی خریدی اور ایک پر دعوے دائر ہوا کہ حویلی مدعی کی ہے اور اوسکے مقابلہ مین فیصلہ ہوگیا تو یہہ فیصلہ اور شریکون پر جاری نہوگا اوسی پر ہوگا۔

مادہ ۱۶۴۴- جس چیز کا نفع عام ہے مثلاً راہ عام وغیرہ اور کسی نے اسمین کوئی امر ضرر رسان اور مانع نفع عام قایم کیا تو ہر شخص دعوے کرسکتا ہے خصوصیت کسی کی نہین ہے

مادہ ۱۶۴۵- دو گانون مین راستہ اور نہر مشترک ہے اگر اونکے ساکنین بہت ہین شمار اور حصہ نہین ہوسکتے ہین تو جو کوئی دعوے کریگا مسموع ہوگا اور اگر چند اشخاص معلوم و معین ہین تو اون سب کا یا اونکے وکیل کا محکمہ مین آنا ضرور ہے۔

مادہ ۱۶۴۶- ایک سو سے زیادہ اگر گانون مین لوگ ہون تو وہ غیر محصور شمار ہوتے ہین

فصل چہارم تناقض کے بیان مین

مادہ ۱۶۴۷- ایک شخص سے مال خریدنا چاہا او خریدنے سے پہلے دعوے کیا کہ یہہ میرا مال ہے تو یہہ دعوے مسموع نہوگا اور ایسا ہی اگر کہا کہ فلان پر میرا کچہہ حق نہین ہے اور پہر کچہہ دعوے کیا تو یہہ دعوے نہ سنا جائیگا اور ایسی ہی مدعی نے دعوے کیا کہ مین نے اسقدر روپیہ تجکو دیا تہا کہ فلان کو پہنچا دے تو نے نہین پہنچایا مجکو واپس دے۔ اور گواہ قایم کئے اور دعوے ثبوت کیا بعد اوسکے مدعا علیہ نے کہا کہ مین تو روپیہ اوسکو پہنچا چکا ہون تو یہہ دفع اور جواب مسموع نہوگا۔ اور ایسے ہی مدعی نے دعوے کیا یہہ دوکان میری ہے مدعا علیہ نے کہا کہ ہان تیری ہے پہر تو میرے ہاتہہ بیچ چکا ہے مدعی نے انکار کیا اور مدعا علیہ نے ثابت کیا اب مدعی کہتا ہے کہ مین نے بیچی تو تہی مگر بیع فاسد یا بیع بالوفا تہی اسلئے بیع نہین ہوئی تہی تو اب یہہ قول مدعی کا معتبر نہوگا۔

مادہ ۱۶۴۸- جیسا یہہ صحیح نہین ہے کہ پہلے تو اقرار کرے کہ یہہ مال فلان کا ہے اور پہر یہہ دعوے کرے کہ یہہ مال میرا ہے ویسا ہی اور کسی کا وکیل یا وصی ہوکر دعوی نہین کرسکتا ہے کہ یہہ مال اوسکا ہے۔

مادہ-۱۶۴۹- اگر کسی کو ابراء عام کیا کہ اوسپر میرا کچھہ حق اور دعوے نہین ہے تو اپنے لئے کسی قسمکا دعوے نہ کرسکے گا مگر کسی اور کا وکیل یا وصی ہو کر دعوے کرسکے گا۔

مادہ-۱۶۵۰- پہلے ایک مال کا دعوے کسی اور کے لئے کیا پھر اوسی کا دعوے اپنے لئے کیا صحیح نہین ہے لیکن پہلے تو اپنے لئے دعوے کیا پھر کسی اور کے لئے دعوے کرسکتا ہے کیونکہ وکیل کبھی معاملہ کو خاص اپنے طرف لگاتا ہے مگر اپنی ملک کو دوسرے کیطرف نہین لگا سکتا ہے۔

مادہ-۱۶۵۱- جیسا ایک حق دو شخصون سے جدا جدا اتمام و کامل وصول نہین ہوسکتا ہے ویسا ہی ایک حق دعوے جو ایک ہی سبب سے پیدا ہوا ہے دو شخصو نپر جدا جدا نہین ہوسکتا ہے

مادہ-۱۶۵۲- وہ دو شخص کہ بمنزلہ ایک کے ہین مثلاً وکیل و موکل اور وارث و مورث جب ایک سے پہلے ایک کلام صادر ہوا اوسی مقدمہ مین دوسرے سے اوسکی منافی کلام قبول نہین ہوسکتا ہے

مادہ-۱۶۵۳- مدعا علیہ اگر تناقض قبول کرے تو صحیح ہے مثلاً مدعی نے ایکہزار روپیہ قرض کا دعوے کیا اور پھر بابت کفالت دعوے کیا مگر مدعا علیہ نے قبول کرلیا تو دعوے مسموع ہوگا اور تناقض مرفوع۔

مادہ-۱۶۵۴- جب عدالتمن ایک امر ثابت ہو جاوے تو گویا تناقض عدالت سے باطل ہو جاویگا مثلاً مدعی نے دعوے کیا کہ یہہ مال میرا ہے مدعا علیہ نے انکار کیا اور کہا کہ یہہ مال فلان شخص کا ہے مین نے اوس سے خریدا ہے مدعی نے عدالتمن اپنا دعوے ثابت کر دیا اور حاکم نے مدعی کے حق مین فیصلہ دیا تو مدعی علیہ کا یہہ دعوے کہ فلان کا مال ہے اور مین نے اوس سے خریدا ہے بحکم حاکم زائل ہو چکا ہے اس لئے مدعا علیہ بائع سے اپنا زرثمن لے سکیگا۔

مادہ-۱۶۵۵- جس تناقض کا مدعی کو علم نہو معذور اور معاف ہوگا مثلاً مدعی کو یہہ خبر نہین تھی کہ اوسکے باپ نے یہہ گھر خریدا تھا کیونکہ جب وہ سفر مین تھا اس گھر سے اکر کرایہ لیا اب اوسکو قبالہ دستیاب ہوا تو اوس نے دعوے کیا تو یہہ تناقض مقبول ہے

مادہ-۱۶۵۶- ایک چیز کی تقسیم کیلئے کوشش کرنا اسپر دلیل ہے کہ وہ چیز مشترک ہے اسی لئے تقسیم بعد اگر دعوے کرے کہ یہہ شئے میری ملک ہے قبول نہوگا مثلاً پہلے تو مکان تقسیم کرلیا اب دعوے کرتا ہے کہ مین خرید چکا تھا یا مجھکو ہبہ ہوا تھا قبول نہوگا اور اگر یہہ دعوے کرے کہ مین وقت ہبہ صغیر سن تھا وقت تقسیم مجھکو ہبہ کا علم نتھا اب مجھکو علم ہوا ہے تو یہہ تناقض مقبول ہوگا۔

مادہ-۱۶۵۷- اگر کلام متناقض کسیطرح موافق ہو جاوے اور مدعی اوسکی موافقت بیان کردے تو

جائز ہے مثلاً ایک گھر کرایہ کو لیا اور پہر کہا کہ یہہ گہر میرا ہے کیونکہ خرید چکا ہون تو یہہ دعوے مسموع ہوگا اور
ایسے ہی مدعی نے دعوے کیا کہ اتنے ہزار روپیہ قرض ہے مدعا علیہ نے انکار کیا اور کہا کہ مین نے تجہہ سے
کبہی قرض نہ لیا تہا مین تجکو جانتا ہی نہین۔ پر جب مدعی نے ثابت کر دیا تو کہا کہ مین ادا کرچکا ہون تو یہہ
دفع یعنے یہہ جوابدہی بہ سبب تناقض کے قابل سماعت نہین۔ اور اگر یہہ جوابدیا کہ مین تیرا مدیان
نہین ہون اور مدعی نے ثابت کیا پہر اوس نے کہا کہ مین ادا کرچکا ہون یا تو مجکو بری کرچکا ہے تو
یہہ تناقض نہین ہے اور ایسے ہی مدعی نے ودیعت کا دعوے کیا مدعا علیہ نے کہا کہ تو نے میرے
پاس کبہی کچہہ ودیعت نہین رکہا تہا پہر جب مدعی نے ثابت کیا تو مدعا علیہ کہتا ہے کہ مین دیچکا ہون یہہ
دفع قبول نہوگا اگر ودیعت موجود ہے تو مدعی لے لیگا اور نہ اوسکی قیمت لیگا اور ایسے ہی مدعی
نے ودیعت کا دعوے کیا اور مدعا علیہ نے کہا میرے پاس تو تیری کوئی ودیعت نہین ہے
مدعی نے ثابت کیا جب کہا کہ مین دیچکا ہون تو یہہ دفع سنا جائے گا۔

مادہ ۱۶۵۸ - پہلے تو کہا کہ یہہ عقد بیع بات ہوئی ہے اور قبالہ بہی نکالا پہر کہا عقد اقالہ
تہی یا بیع بالوفا تہی یہہ قول قبول نہوگا دیکہو مادہ (۱۰۰)

مادہ ۱۶۵۹ - ایک شخص نے ایک مال کسی کے ہاتہہ بیچا اور اوس مجلس مین ایک اور شخص
موجود تہا کہ جسکے سامنے بیع واقع ہوئی اب یہہ شخص دعوے کرتا ہے کہ یہہ میرا مال ہے۔ یہہ شخص
اگر بایع کا رشتہ دار ہے یا بائعہ کا زوج ہے یا بایع کی زوجہ ہے تو دعوے مسموع نہوگا۔ اور
اگر اجنبی ہے تو دعوے مسموع ہوگا۔ اور اگر بعد اس خرید و فروخت کے جو اوسکے سامنے واقع
ہوئی مشتری نے تصرف مالکانہ اور یہہ دیکہتا رہا منع نکیا پہر دعوے کیا کہ یہہ میری ملک ہو
تو دعوے مسموع نہوگا۔

باب دوم - مرور زمانہ کا بیان

یعنے کون دعوے کتنی مدت کے اندر سماعت ہوسکتا ہے اور اوسکے بعد سماعت نہین ہوسکتے ہے و چونکہ
یہاں یہہ بحث مفصل اس کتاب مین ضبط کیا گیا ہے اور اسمین میعاد سماعت دعاوی مقرر کیگئی
ہے۔ اسلئے بالضرورت ترجمہ کیا گیا ہے ورنہ اصل مذہب تمام اہل السنت والجماعت کا یہہ ہے
کہ حقوق بتمادی ایام و تقادم الزمان ساقط نہین ہوتے ہین۔ اور یہہ حد جو مقرر کیگئی ہے شرعی
نہین ہے بلکہ ہر سلطان نے اپنے عہد مین انتظام اور اہتمام کے لئے میعاد سماعت مختلف مقرر کی
کہین پندرہ سال کہین تیس سال اور کہین چہتیس سال اور کہین کچہہ۔ اسلئے حقوق کے دعاوی کے

لئے میعاد مقرر ہونا مفتی بہ نہین بلکہ خلاف الوصول اور خلاف المنقول ہے چنانچہ اسکی تفصیل علی بزودی نے اپنے کشف مین خوب ارقام فرمائی ہے۔ رحمتہ اللہ علیہ۔ مگر حقوق اللہ تعالی یعنے حدود مین بیشک تقادم الزمان مانع سماعت ہے اوسکی تفصیل باعث ذیل بیفائدہ ہے چنانچہ (مادہ۔۴۷۱) قابل ملاحظہ ہے۔

مادہ۔۱۶۶۰۔ دعاوی مفصلہ ذیل پندرہ برس کے بعد سماعت نہونگے۔ دین و ودیعت ملک میراث اور وہ دعوے کہ اوسمین حق انتفاع عام خلق اللہ کو نہو دیکھو مادہ (۱۶۷۵) اور وہ دعوے کہ جو وقف سے متعلق نہ ہو یعنے زمین وقفی یا وہ دعوے کہ اجارہ کے دونون قسم سے متعلق ہون دیکھو (مادہ ۲۱۴) اور وہ دعوے کہ تولیت مشروط الخدمت سے متعلق ہون اور وہ دعوے کہ وقف کے پیداوار اور آمدنی سے متعلق ہون کہ انکا بیان اس مادہ مین یعنے (۱۶۶۱)

مادہ۔۱۶۶۱۔ وقف کے متولی کا دعوے اور اون لوگونکا دعوے جنکو وقف مین سے رزق ملتا ہے ۳۶ برس سنا جائیگا نہ بعد اوسکے مثلاً ایک شخص ۳۶ برس تک ایک ملک کی آمدنی کہاتا رہا اب یہ متولی مدعی ہے کہ یہ آمدنی میری وقف کی ہے۔

مادہ۔۱۶۶۲۔ پندرہ برس کے بعد طریق خاص اور مسیل اور اپنی زمین سکنے مین پانی لینے کے حق کا دعوے مسموع نہوگا اور زمین وقف مین پانی کا دعوے چھتیس برس کے بعد مسموع ہوگا۔ اور زمین یہ زمین مین طریق خاص اور حق مسیل اور حق الشرب کا دعوے دس برس کے بعد مسموع نہوگا

مادہ۔۱۶۶۳۔ اس باب مین انقضاے میعاد سماعت عذر سے متعلق ہے یعنے اگر بلا عذر اس مدت تک دعوے نکیا تو پہر مسموع نہوگا ورنہ اگر بعد شرع دعوے نکیا مثلاً صغیر سن تہا یا مجنون تہا یا مغلوب الحواس تہا اور ولی نتہا یا سفر مین تہا یا مدعا علیہ ایک شخص زبردست اور صاحب حکومت تہا۔ تو بعد اس مدت کے دعوے ہوسکتا ہے۔ اور یہہ مدت روز بلوغ یا روز زوال تغلب اور حکومت سے شمار ہوگی۔

مادہ۔۱۶۶۴۔ سفر کم سے کم تین دنکا ہے اور دن اٹھارہ گہنٹہ کا مقرر ہے جسمین چلنا معتدل یعنے درمیانہ ہو نہ بہت جلد اور نہ بہت آہستہ۔

مادہ۔۱۶۶۵۔ دو شہر کے رہنے والے ہر سال ایک شہر مین کہ جہان عدالت ہے آتے ہین تو بعد مرور ایام سماعت دعوے مسموع نہوگا۔

مادہ۔۱۶۶۶۔ عدالت مین ایک مقدمہ خاص ہر بار دائر کرتا رہا یہانتک کے پندرہ سال گذر گئے

تو یہہ انقضاء مدت مانع سماعت نہو گی۔ اور اگر عدالتین تو دعوے دائر نہوا ہو بلکہ ہر جگہ جھگڑتے رہے ہون اور مدت مذکور گذر جاسے تو دعوے سماعت نہو گا۔

مادہ ۱۶۶۷ - جس وقت سے کہ لیاقت اور قابلیت دعوے کی پیدا ہوئی مدت مذکورہ شمار ہو گی مثلاً دعوے دین کیلئے مدت سماعت اوس دن سے شمار ہو گی کہ مدت مہلت تمام ہو جاوے کیونکہ مہلت سے پہلے مدعی کو حق طلب نہین ہے مثلاً جو مال لیا تہا اوسکی قیمت کی ادائی کے لئے تین برس کا وعدہ ہوا تہا اور جب تین برس گذر گئے اوسکے بارہ برس کے اندر دعوے کیا تو مسموع ہو گا اور ایسے ہی دعوے وقف مشروط الخدمت مدت سماعت کے اندر صرف بطن اول کے لئے سماعت ہو گا یعنے یہہ نہو گا کہ بطناً بعد بطن اوسکا دعوے ہو سکیگا۔ کیونکہ با وجود بطن اول بطن ثانی کو حق ہی نہین ہے پس بطن ثانی کو جب سے حق پیدا ہو گا کہ بطن اول تمام ہو چکے۔ اور ایسے ہی دعوے مہر موجل کیلئے روز طلاق اور روز وفات احد الزوجین سے مدت شمار ہو گی اور مہر موجل بہی بعد طلاق و وفات کہ معجل ہو جاتا ہے۔

مادہ ۱۶۶۸ - جو شخص کہ پندرہ برس تک برابر مفلس رہا اب اوسپر مدعی دعوے کرتا ہے کہ اس سے پہلے مینے مجکو اسقدر قرض دیا تہا اور اتنی مدت تک تو مفلس رہا لہذا میں دعوے نکر سکا اب مجکو قدرت ادا دین کی ہے تو یہہ دعوے مسموع ہو گا۔

مادہ ۱۶۶۹ - جس شخص کا دعوے بسبب انقضاء مدت کے اسکی زندگی مین مسموع نہو گا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وارث کا بہی دعوے مسموع نہو گا۔

مادہ ۱۶۷۰ - کچہہ مدت تک مورث نے دعوے نہ کیا اور اوسکے بعد اوسکے وارث نے نہ کیا یہانتک کہ کل پندرہ برس گذر گئے تو یہہ دعوے مسموع نہو گا۔

مادہ ۱۶۷۱ - بایع اور مشتری اور واہب اور موہوب لہ بمنزلہ مورث اور وارث کے مثلاً ایک قطعہ زمین پر ایک شخص پندرہ برس سے متصرف ہے اور اوسکے پاس جو حویلی واقع ہے وہ اوسپر متعرض نہوا اب یہہ حویلی بکی تو مشتری مدعی ہے کہ اوس قطعہ زمین مین مجکو حق مرور ہے تو یہہ دعوے مسموع نہو گا اور ایسے ہی کچہہ مدت بایع اور کچہہ مدت مشتری جملہ پندرہ برس تک متعرض نہوے تو پہر دعوے مشتری کا سماعت نہو گا۔

مادہ ۱۶۷۲ - چند وارثون کے لئے تو مدت سماعت عارض ہوئی مگر ایک کے لئے

صغر وغیرہ کسی عذر سے مدت سماعت عارض نہین تو یہہ شخص دعوے کر سکتا ہے اور اپنا حصہ پا سکتا اور یہہ فیصلہ اورون کے لئے مفید نہوگا۔

مادہ۔۱۶۷۳۔ جو شخص کہ ایک زمین کا کرایہ دار ہے اور اسکا اوسکو ہمیشہ اقرار ہے تو پندرہ برس ہونے کے بعد دعوے ملک نہین کر سکتا اور اگر یہہ شخص کرایہ لینے کا منکر ہے اور اصل مالک یہہ کہتا ہے کہ مین نے اپنی زمین مملوکہ بہت برس سے تمکو کرایہ دیا تھا اور مین زر کرایہ لیتا رہا ہون اور لوگ بہی اسکے کرایہ داری سے واقف ہین تو اس مدت کے بعد دعوے سماعت ہوگا کرایہ داری اوسکی مشہور ہے ورنہ اس مدت کے بعد مالک کا دعوے مسموع نہوگا۔

مادہ۔۱۶۷۴۔ بسبب انقضائے زمانہ دراز کے ساقط نہین ہوتا ہے ایسے ہی اگر مدعا علیہ نے عدالت مین مدعی کے دعوے کا اقرار صراحتاً کیا تو مدعی کو فیصلہ دیا اور اس مدت کے گذرنے کا کچھ اعتبار نہوگا۔ اور اگر اقرار حاکم کے یہان تو نہو بلکہ اور کسی جگہہ ہو تو جیسا بعد مدت مقررہ کے حالت انکار مین دعوے مسموع نہوگا ویسا ہی اب بہی نہوگا لیکن اقرار تحریری بخط و مہر مدعی علیہ مسموع نہوگا جبکہ روز تحریر سے مدت نہ گذری ہو۔

مادہ۔۱۶۷۵۔ جس اشیا کا نفع عام ہے یعنے نہر عام اور راہ عام اور چراگاہ عام کا دعوے بلا مدت سماعت ہوگا مثلاً ایک شخص نے نہر عام وغیرہ پچاس برس بند رکہی تو بہر حال دعوے ہو سکیگا

کتاب پانزدہم گواہون کا اور حلف دینے کا بیان

(اسمین ایک مقدمہ اور چار باب ہین)

مقدمہ وہ اصطلاحین کہ اس کتاب سے متعلق ہین

مادہ۔۱۶۷۶۔ بینہ یعنے گواہ حجت قوی ہے۔

مادہ۔۱۶۷۷۔ تواتر ایک گروہ ایک امر کی خبر دی اور اونکا جہوٹ بات پر متفق ہو جانا عقل باور نکرے

مادہ۔۱۶۷۸۔ ملک مطلق وہ ہے کہ جسمین کہ ملک کا کوئی سبب ذکر نہو اور جسمین ہے مثلاً یہہ کہے کہ بسبب وراثت کے یا خریدنے کے مالک ہون وہ ملک بسبب ہے۔

مادہ۔۱۶۷۹۔ ذوالید وہ شخص ہے کہ مال اوسکے قبضہ مین ہو یا مالکانہ تصرف کرے

مادہ۔۱۶۸۰۔ خارج وہ وہ شخص کہ اوسکا قبضہ نہو اور نہ مالکانہ تصرف کرے۔

مادہ۔۱۶۸۱۔ تحلیف دونو متخاصمین مین سے ایک کو حلف دینا۔

مادہ۔۱۶۸۲۔ تحالف۔ دونون متخاصمین کو حلف دینا۔

مادہ ۱۶۸۳ - حال ظاہر کا یعنے جواب حیثیت موجودہ ہو اوسکو حکم گرداننا یعنے وسیلہ لحاظ کرکے حکم دینا استصحاب ہے اور ایک ایسے امر کی باقی رہنے کا حکم کیا جاوے جسکا پہلے سے موجود ہونا اور اوسکے نہونے کا گمان بھی نہو یعنے یہہ حکم کرنا کہ جو چیز جیسے پہلے سے تھی ویسے ہی اب بھی باقی ہے یہہ استصحاب ہے۔

باب اول گواہی کا بیان - اسمین ایک فصل ہین فصل اول شہادت کی تعریف اور اوسکی نصاب کے بیان

یعنے کم سے کم کسقدر گواہ ہون جو ثبوت کے لئے دلیل کافی ہو

مادہ ۱۶۸۴ - بلفظ شہادت یعنی بلفظ اشہد (یعنے بلفظ گواہی دیتا ہون) عدالت مین متخاصمین کے روبرو خبر دینا کہ فلان کا حق فلان کے ذمہ پر ہے اوسکو شہادت کہتے ہین خبر دینے والا شاہد ہے اور جسکی حق کی خبر دیتے ہین مشہود لہ ہے اور جسکے مقابلہ مین خبر دیتے ہین وہ مشہود علیہ ہے اور جس امر کی گواہی دیتے ہین مشہود بہ ہے۔

مادہ ۱۶۸۵ - حقوق ثابت کرنے کیلئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت نصاب ہے اور جن امور مین کہ مردونکو اطلاع نہین ہو سکتی ہے صرف عورتونکی گواہی قبول ہوگی

مادہ ۱۶۸۶ - گونگہ اور اندہے کی گواہی قبول نہین ہے

فصل دوم - گواہی کیونکر دیجاوے

مادہ ۱۶۸۷ - عدالت کے باہر گواہی قبول نہین ہے۔

مادہ ۱۶۸۸ - لازم ہے کہ مشہود بہ گواہون نے معائنہ کی ہو اور اگر گواہ یہہ کہین کہ مین گواہی سماعی دیتا ہون یعنے مین نے لوگون سے سنا ہے تو قبول نہین ہے لیکن وقف کے بابت کسی مرنے کی گواہی سماعی دیوین یعنے یہہ کہے کہ مین نے معتبر کسی سے سنا ہے تو جائز ہے۔ اور ولایت کی یعنے یہہ کہ فلان وقت شہر کا حاکم فلان تہا اور موت کی یعنے یہہ کہ فلان روز شخص مرگیا اور نسب کی یعنے فلان شخص فلان کا بیٹا ہے اسطور گواہی دی کہ اوسمین لفظ سماع نہو یعنے نہو کہ مین نے سنا ہے۔ بلکہ قطعی طور پر گواہی دی گو حقیقت مین اوسکو سننے سے علم ہوا ہو اور معائنہ سے ہوا ہو اگر گواہ کی عمر بہی اتنی نہو کہ معائنہ کر سکے تو گواہی قبول ہوگی اور اگر یہہ تو نہ کہا کہ مین نے سنا ہے بلکہ مین نے معائنہ نہین کیا ہے اور مین خوب جانتا ہون اور یہہ امر خوب معروف اور مشہور ہے تو بہی گواہی جائز ہے

مادہ-۱۶۸۹ اگر گواہ یہہ نہ کہا کہ مین گواہ ہون اور گواہی دیتا ہون بلکہ یہہ کہا کہ مین یہہ مقدمہ جانتا ہون اور اوسکی خبر دیتا ہون تو شہادت ہوگی اور حاکم نے یہہ پوچھا کہ تو اس مقدمہ کی گواہی دیتا ہے اوسنے کہا کہ ہان تو ادا ہوجائیگی - اور اگر کسی امر کے باہر رو واقف کار سے اوسکی کیفیت دریافت کیگئی اور انہون نے بے لفظ گواہی اوسکا حال ظاہر کیا تو یہہ گواہی نہین ہے یہہ ایک حال کی خبر دیتا ہے -

مادہ-۱۶۹۰ جب عدالت مین موکلہ اور مشہود علیہ اور مشہود بہ موجود ہون صرف اشارہ کرنا کافی ہوگا اور اونکا اور اونکے باپ دادا کا نام لینا ضرور نہین ہے اور موکل اور متوفی کے باپ دادا کا نام بیان کرنا ضرور ہوگا - اور اگر مدعی یا مدعا علیہ دونون معروف و مشہور ہین تو انکا ہی نام بیان کرنا کافی ہوگا اوس سے ہی تمیز حاصل ہوتی ہے اور کچھ حاجت باپ دادا کے نام کی نہین ہے

مادہ-۱۶۹۱ گواہ پر لازم ہے کہ زمین اور مکان کے حدود بیان ہون اگر یہہ کہے مین حدود نہین جانتا ہون مگر جائے پر جاکر حدود وغیرہ بتلا سکتا ہون تو حاکم اوسکے ساتھہ دیکھنے

مادہ-۱۶۹۲ مدعی نے دعوے کیا کہ اس قبالہ مین حدود مندرج ہین وہ زمین میری ہے اور گواہون نے بہی یہی کہا کہ اس قبالہ مین حدود درج ہین وہ زمین مدعی کی ہے صحیح ہے دیکھو مادہ (۱۶۲۳)

مادہ-۱۶۹۳ مدعی نے دعوے کیا کہ فلان پر میرے مورث کے اتنے روپے لینے ہین اور گواہون نے بہی کہا کہ متوفی کے اتنے روپے جو یہہ مدعی کہتا ہے اوسپر ہین کافی ہین ضرور نہین ہے کہ یہہ بہی کہین کہ اوس متوفی کا یہہ مدعی وارث ہے یا متوفی کے دین کا یہہ وارث ہے - اور ایسے ہی اگر مال کا دعوے کرے کہ یہہ میرے مورث کا ہے جو فلان کے قبضہ مین ہے اور گواہ بہی یہہ کہین کہ وہ مال جو مدعی دعوے کرتا ہے متوفی کا ہے اور فلان کے قبضہ مین ہے کافی ہے -

مادہ-۱۶۹۴ مدعی نے دعوے کیا کہ متوفی کے ترکہ مین میرا اتنا لینا ہے اور گواہ نے بہی کہا کہ مدعی کا متوفی پر اتنا کہ وہ کہتا ہے کافی ہے یہہ کہنا ضرور نہین ہے کہ متوفی پر اوسکے مرنے تک اتنا باقی تہا - اور ایسی ہی اگر کسی کا دعوے بابت مال متعین کے ہے تو بہی یہی حال ہے -

مادہ-۱۶۹۵- مدعی نے کسی پر قرض کا دعوے کیا اور گواہون سے بھی کہا مدعا علیہ مدعی کا مدیون ہے کافی ہے۔ اگر مدعا علیہ نے گواہون سے پوچھا کہ یہہ بھی جانتے ہو کہ وقت دعوے تک مجھپر قرض ہے گواہون نے کہا ہم نہین جانتے ہین گواہی طلب ہو گی۔

فصل سوم شہادت کے شرطونکا بیان

مادہ-۱۶۹۶- حقوق مین شہادت دینے کی یہہ شرط ہے کہ مقدمہ پہلے واقع ہو چکا ہو۔

مادہ-۱۶۹۷- جو امر کہ محسوس ہو اوسکے خلاف گواہی قبول نہین ہوسکتی ایک شخص کہ زندہ ہے اوسکے مرنے پر گواہی دیجاے یا ایک گہر کہ آباد ہے اوسکے ویران ہونے پر گواہی دیجاوے قبول نہو گی۔

مادہ-۱۶۹۸- امر متواتر کے خلاف سے گواہی قبول نہین ہو سکتی ہے۔

مادہ-۱۶۹۹- شریعت مین گواہی اسلئے مقرر کیگئی ہے کہ حق ظاہر اور ثابت کرین اسلئے نفی محض گواہی نہین ہو سکتی ہے مثلاً گواہ یہہ کہے کہ فلان نے یہہ کام نہین کیا اور اور فلان چیز فلان کی نہین ہے اور فلان پر فلان شخص کا نہین ہے مگر نفی متواتر قبول ہے مثلاً مدعی کہے کہ مین نے اسقدر روپیہ فلان کو فلان محلہ مین فلان وقت پہونچایا۔ اور مدعا علیہ گواہ لایا کہ اسوقت اوس محلہ مین نتہا بلکہ دوسرے محلہ مین تہا تو یہہ گواہی متواتر قبول ہوگی اور دعوے مدعی کا مسموع نہو گا۔

مادہ-۱۷۰۰- جو گواہی کہ ایسی ہو کہ اوسمین احتمال ہو کہ گواہ اپنی گواہی کے سبب سے مضرت سے محفوظ رہیگا یا یہہ احتمال ہو کہ اپنے گواہی کے سبب سے منفعت حاصل کریگا تو وہ گواہی قبول نہین ہے۔ اس لئے گواہی باپ دادا کی اولاد کے لئے اور اولاد کی اوسکے لئے اور اسی سبب سے گواہی نانا اور نانی کی اولاد کے لئے اور اولاد کی اونکے لئے مقبول نہین ہے اور ایسی ہی زوجہ کی زوج کے لئے اور زوجہ زوج کیلئے گواہی نہین ہو سکتی ہے۔ مگر اور قرابتدار ونکی آپس ایک ایک دوسرے کے لئے گواہی قبول ہے کہ اوسمین امید وراثت و منفعت نہین ہے اور ایسی ہی اوس خادم کی کہ اوسکی معاش آقا سے ہے اور گواہی اجیر خاص کی مستاجر کے لئے جائز نہین اور ایسے شریک کی گواہی شریک کے لئے مقدمہ شرکت مین۔ اور کفیل کی گواہی مکفولہ کے لئے کہ مکفول بہ ادا کر چکا ہے جائز نہین ہے مگر اوسکے سوا اور سب مقدمات مین اونکی گواہی ہو گی۔

مادہ ۱۷۰۱- دوست کی گواہی دوست کے لئے مقبول ہے اگر دوستی ایسے شدت تو پہنچے کہ ایک دوسرے کے مال مین تصرف مالکانہ کرتا ہے تو گواہی ایک کی دوسرے کی مقبول نہوگی-

مادہ ۱۷۰۲- شرط یہہ ہے کہ شاہد اور مشہود علیہ مین دینوی عداوت نہو- اور دنیوی عداوت معروف اور مشہور ہے-

مادہ ۱۷۰۳- جو شخص کہ مدعی ہوسکتا ہے وہ شاہد نہین ہوسکتا مثلاً یتیم کا وصی اور وکیل اپنے یتیم اور اپنے موکل کے گواہ نہین ہوسکتے کیونکہ یہہ اوسی مقدمہ مین مدعی بھی ہوسکتے ہیں

مادہ ۱۷۰۴- شہادت کسی شخص کی اپنے کام کی مقبول نہین ہے اسلئے وکیل اور دلال یہہ گواہی نہین دیسکتے ہین کہ ہم نے یہہ مال بیچا تہا اور حاکم جو اپنے حکومت سے معزول ہوگیا وہ یہہ گواہی نہین دیسکتا ہے کہ مین نے اپنے موقوفی کے پہلے یہہ فیصلہ کیا تہا اور یہہ گواہی دیسکتا ہے کہ فلان شخص نے میرے روبرو میری موقوفی سے پہلے فلان امر کا اقرار کیا

مادہ ۱۷۰۵- شرط یہہ ہے کہ گواہ عادل ہو اوسکے حسنات بہ نسبت افعال بد کے بہت ہون اسلئے جو شخص کہ ایسے حرکات کا عادی ہو کہ جس سے آبرو اور حیا زائل ہوجاتی ہے مثلاً ناچنا اور مسخرہ پن ایسے شخص کی گواہی مقبول نہین ہے-

فصل چہارم شہادت کا دعوے کے ساتھہ موافق ہونا

مادہ ۱۷۰۶- شہادت دعوے کی سے موافق ہے تو مقبول ہے ورنہ نہین اور صرف لفظی مطابقت ضرور نہین ہے بلکہ دعوے اور گواہی دونون ایک معنی ہونا ضرور ہے مثلاً مدعی نے دعوے کیا کہ فلان کے پاس میری ودیعت ہے یا میرا مال اوس نے غصب کیا ہے اور گواہ نے گواہی دی کہ مدعا علیہ نے ودیعت کا یا غصب کا اقرار کیا تہا تو یہہ گواہی مقبول ہے اور ایسی ہی قرضدار مدعی ہے کہ مین قرض ادا کرچکا ہون اور گواہون نے گواہی دی کہ قرضخواہ اوسکو معاف کرچکا ہے تو گواہی مقبول ہے-

مادہ ۱۷۰۷- موافق ہونا گواہی کا دعوے کے لئے دو طرح ہے یا مقدار دونون برابر ہو یا گواہی مین بہ نسبت دعوے کے کم ہو مثلاً مدعی کہے کہ مین دو برس سے اسکا مال کا مالک ہون اور گواہ دو برس کی گواہی دین تو صحیح ہے اور ایسے مدعی ایکہزار روپیہ کا دعوے کرے اور گواہ پانچ سو روپیہ کی گواہی دے تو گواہی پانچ سو روپیہ پر مقبول ہوگی

ماده ۱۷۰۸ - مقدار دعوے کم ہو اور مقدار گواہی زیادہ ہو تو اسصورت مین گواہی
مقبول نہوگی کیونکہ دونون مین اختلاف ہے مگر جب اختلاف کسی طرح سے رفع ہوجاوے
تو قبول ہے مثلاً مدعی نے کہا کہ یہ مال دو برس سے میری ملک ہے اور گواہ کہین
کہ تین برس سے ہے تو یہ گواہی قبول نہوگی اور ایسے ہی مدعی نے پانچ سو روپیہ کا
دعوے کیا اور گواہون نے ایکہزار روپیہ بیان کئے تو گواہی مقبول نہین ہے مگر
مدعی نے یہ کہا کہ بیشک ایکہزار روپیہ قرض تہے اور مدعا علیہ پانچ سو روپیہ ادا کرچکا
ہے کہ گواہون کو اسکی خبر نہین ہے تو یہ گواہی قبول ہوگی ۔

ماده ۱۷۰۹ - مدعی نے مطلق ملک کا دعوے کیا کہ یہ میرا باغ ہے اور گواہون نے
ملک مقید بیان کیا کہ یہ باغ مدعی نے خریدا ہے حاکم نے مدعی سے پوچھا کہ تو بسبب خریداری
کے مدعی ہے اوس نے کہا ہان تو قبول ہے کیونکہ دونون مین مطابقت پیدا ہوگئی اور
اگر مدعی نے کہا کہ اور سبب سے جس سے مین مدعی ہوا ہون یا یہ کہا کہ مین بسبب خریداری
کے مدعی نہین ہون تو گواہی بسبب اختلاف کے مقبول نہوگی ۔

ماده ۱۷۱۰ - مدعی نے ملک مقید کا دعوے کیا کہ یہ باغ میری ملک ہے کیونکہ
مین نے خریدا ہے اور بایع کا نام نہ لیا یا کہا کہ مینے کسی سے خریدا ہے اور گواہون نے مطلق
بیان کئے کہ یہ باغ مدعی کا ہے تو گواہی قبول ہے کیونکہ دعوے مذکور جو بایع کا ذکر
نہین ہے بمنزلہ مالک مطلق کے ہے اور اگر مدعی نے نام لیا اور کہا کہ یہ باغ مین نے فلان
سے خریدا ہے اور گواہ ملک مطلق بیان کرتے ہین تو گواہی قبول نہوگی کیونکہ گواہی مین
تو فقط باغ کا ذکر ہے تو ضرور ہے کہ مدعی اوس پیداوار کا بہی مالک ہوگا جو پہلے حاصل
ہوئی تہی اور ملک مقید مین تاریخ خریداری سے باغ کا مالک ہونا ثابت ہوتا ہے تو
اسصورت مین گواہی ملک مطلق بنسبت دعوے ملک مقید کے زیادہ ہے اسلئے گواہی قبول نہین

ماده ۱۷۱۱ - گواہی جو دعوے سے مخالف ہے مقبول نہین ہے مثلاً مدعی مال
کی قیمت کے ہزار روپیہ مالک ہے اور گواہ کہتا ہے کہ قرض ہے اور ایسے ہی مدعی کہتا
کہ یہ مال میرے باپ کا ترکہ ہے مین وارث ہون اور گواہ کہتا ہے کہ ماں کا ترکہ ہے
تو اس اختلاف کے سبب سے گواہی قبول نہوگی ۔

فصل پنجم خود گواہون مین اختلاف کا بیان

مادہ-۱۷۱۲ - جب گواہ آپس مین مختلف ہون ایک کہے کہ ہزار قرش سونے کی اور دوسرا کہے چاندی کی تو یہہ گواہی قبول نہین ہے ۔

مادہ-۱۷۱۳ - قاعدہ یہہ ہے کہ محل ایک ہی جائے اور ایک ہی وقت واقع ہوتا ہے یہہ نہین ہوسکتا ہے کہ ایک کام دو جائے یا دو وقت واقع ہووے تو ایک جگہ ایک وقت ایک کام ہوگا اور دوسری جگہ اور دوسرے وقت دوسرا کام ہوگا - اور جو گواہی ایسے امر مین مختلف ہے کہ اوس سے اصل فعل مین اختلاف ہوتا ہے قبول نہوگی مثلاً غصب اور ادا دین ایک گواہ کہتا ہے کہ یہہ مال فلان وقت اور فلان جا چہینا تہا اور دوسرا گواہ اور وقت اور اور جگہ بتلاتا ہے گواہی قبول نہوگی کیونکہ ایک مال کا چہین لینا دو جگہ نہین ہوسکتا ہے بلکہ وہ غصب اور ہے اور یہہ غصب اور ہے اور ایسی ہی ادا دین ورنہ گواہی تو ایسے امور مین مختلف مگر شہود ایسے گواہونکی اختلاف سے اوس مین فرق نہین ہوتا ہے کیونکہ وہ فعل نہین ہین مگر قول محض ہین یعنے اور قاعدہ ہے کہ قول دو چار جگہ صادر ہوسکتا ہے مثلاً ایک گواہی کہ اس شخص نے فلان جگہ فلان وقت وصیت کیا تہا اور دوسرا دوسری جگہ بتلاتا ہے تو یہہ گواہی مقبول ہے کیونکہ ممکن ہے کہ دونون جائے ذکر وصیت آیا ہو مثلاً بیع اور شراء اور اجارہ اور کفالہ اور حوالہ اور ہبہ اور رہن اور دین اور قرض اور قرض سے بری کرنا اور وصیت قولی ہین کیونکہ قول جا بجا مکرر ہوسکتا ہے ۔

مادہ-۱۷۱۴ - رنگ یا سن اور مادہ مین اختلاف ہو تو گواہی قبول نہوگی یعنے ایک گواہ کہے کہ سفید رنگ کی گائی تہی اور دوسرا سرخ رنگ کی کہتا ہے یا ایک گواہ کہتا ہے کہ بیل تہا دوسرا کہتا ہے کہ گائی تہی تو یہہ گواہی قبول نہوگی ۔

مادہ-۱۷۱۵ - جب قیمت اختلاف ہو کہ ایک گواہ کہے کہ پانچ سو روپیہ کو مال بکا تہا اور دوسرا کہتا ہے کہ تین سو روپیہ کو بکا تہا تو گواہی قبول نہوگی ۔

فصل ششم گواہونکی تزکیہ کا بیان

(یعنے یہہ دریافت کرنا کہ گواہ ثقہ اور متقی ہین یا فاسق و فاجر ہین)

مادہ ۱۷۱۶ - جب گواہ گواہی دیچکین تو حاکم مدعا علیہ سے پوچہے اس گواہی کے بابت کیا کہتا ہے یہہ دونون سچ ہین یا نہین اگر اس نے کہا کہ یہہ سچے ہین اور یہ[illegible]

ہو یا اقرار کیا ہو اوسکے اقرار پر فیصلہ کیا جائیگا اور اگر اوس نے کہا کہ یہہ جہوٹے ہین یا
یا عادل ہین مگر اپنی گواہی مین خطا کی یا مقدمہ بہول گئے یا عادل ہین مگر یہ بات دیکہو
نہین لیجاتے ہین تو حاکم فیصلہ نکریگا بلکہ گواہونکا عادل ہونا یا سرًا حقیقۃً اور علانیۃً دریافت کریگا۔
مادہ ۱۷۱۷۔ گواہ جس گروہ کا ہے اوسی گروہ مین دریافت کیا جاوے مثلاً طالب
علم کا حال مدرسہ کے مدرس اور معتمد سے دریافت کیا جاوے اور اگر سپاہی ہے تو
فوج مین اوسکا حال پوچہا جاوے اور اگر منشی ہے تو اہل دفتر سے دریافت ہووے
اور اگر سوداگر کا حال سوداگرون سے اور ہر شخص کا حال اوسکے خاندان سے اور
عوام کا حال محلہ اور گاؤن والون سے پوچہا جائے۔
مادہ ۱۷۱۸۔ تزکیہ سر یہ ہے کہ حاکم ایک ورق پر کہ اوسکو مستورہ کہتے ہین مدعی
اور مدعا علیہ کا اور دعوے اور گواہونکا نام اور اونکا حرفہ اور اونکا حلیہ اور اونکی جائے
سکونت اور انکے باپ دادا کا نام اور اونکے پیشہ وغیرہ جس سے وہ مشہور ہون سب
لکہے اور اوسپر اپنی مہر لگادے اور بند کرکے اون مزکی کے پاس جو مقرر ہوئے ہون
بہیجدے اور وہ اوسکو کہول کر پڑہینگے اور ہر گواہ کے نام کے نیچے عدل ہے و
مقبول الشہادۃ ہین تو عدل نہین عدل لکہدین اور کسیکو بلکہ لانیوالے کو اوسپر
اطلاع نہ دیوین اور بند لفافہ پر اپنی مہر لگاکر حاکم کے پاس واپس بہیجدین۔
مادہ ۱۷۱۹۔ اگر اوس مستورہ مین عادل و مقبول الشہادۃ ہونا گواہونکا نہین لکہا گیا
ہے بلکہ ایسا کلام لکہا ہے جو صراحۃً یا دلالۃً جرح ہے مثلاً یہہ لوگ عادل نہین ہین
یا ہم اونکا حال نہین جانتے ہین یا مجہول الاحوال ہین یا اللہ اعلم یا کچہہ بہی نہ لکہا
تو اونکی گواہی مقبول نہین ہے اور اگر یہہ لکہا گیا ہے کہ یہہ گواہ عادل و مقبول الشہادۃ
ہین تو حاکم اونکا حال فوراً بطور علانیہ دریافت کریگا۔
مادہ ۱۷۲۰۔ علانیہ تزکیہ یہہ ہے کہ مزکی عدالت مین بلائے جائین اور اہل مقدمہ کے
روبرو اونکے گواہونکا تزکیہ کیا جائے یا نائب کو مع اہل مقدمہ اور گواہونکے مزکی کے
پاس بہیجدیا جاوے کہ وہ علانیۃً اونکا تزکیہ کردیں۔
مادہ ۱۷۲۱۔ احتیاطًا دو مزکی ہون مگر ایک مزکی کافی تو ایک ہی ہے
مادہ ۱۷۲۲۔ تزکیہ علانیہ مین نصاب اور سب شرائط شہادت کی ضرورت ہین فرق

بتانے کیونکہ شہادت مخزون نہیں ہے۔

مادہ ۱۷۲۳۔ جب ایکدفعہ مین گواہونکا تزکیہ حاکم کے نزدیک ہو گیا تو ضرور نہیں کہ ہر بار ہر ہر مقدمہ مین تزکیہ کرتا رہے بلکہ چھ مہینے تک ضرورت تزکیہ کی نہیں ہے اور چھ مہینے کے بعد تزکیہ کیا جاوے۔

مادہ ۱۷۲۴۔ تزکیہ سے پہلے یا بعد مدعا علیہ یہ جرح کرے کہ اون گواہونکی گواہی مین یا تو فائدہ حاصل ہوتا ہے اور یا ان پر سے کچھ ضرر زائل ہوتا ہے تو حاکم اوس سے ثبوت طلب کریگا اگر ثابت کر دیگا تو گواہی مقبول نہو گی اور اگر نکریگا اور تزکیہ کیا ہوا ہے تو فیصلہ دیگا ورنہ تزکیہ کرکے فیصلہ کریگا۔

مادہ ۱۷۲۵۔ اگر کسی مزکی نے گواہونکا تزکیہ کیا اور کسی نے اونپر جرح کیا تو جرح پر عمل ہوگا۔ یعنے انکی گواہی پر فیصلہ نہ ہوگا۔

مادہ ۱۷۲۶۔ گواہ گواہی دیکر مر گئے اور یا کہین چلے گئے تو حاکم تزکیہ کرکے مقدمہ فیصلہ کرے گا۔

تذنیت گواہون کو حلف دینیکا بیان

مادہ ۱۷۲۷۔ اگر مدعا علیہ یہ اصرار کرے کہ گواہون کو حلف دیجاوے کہ وہ اپنی گواہی مین کاذب نہین ہے اور اوسلے اونکی گواہی کو تقویت ہوتی ہے تو حاکم اونکو حلف دیگا۔ اور یہ کہیگا کہ اگر حلف کرتے ہو تو گواہی مقبول ہوگی ورنہ نہین (یہ امر شاید انگلستان کی عدالت مین جاری ہوگا ورنہ کسی سلف مین منقول نہین بلکہ فقہ کی کتابون مین صاف لکھا ہے تحلیف الشہود ظلم یعنے گواہ کو حلف دینا ظلم ہے)

فصل هفتم شاہد جو اپنی شہادت سے پھر جاے

مادہ ۱۷۲۸۔ گواہ گواہی دیکر فیصلہ سے پہلے حاکم کے روبرو اپنی گواہی سے پھر گئین تو گواہ گواہی دی ہی نہین گئی اور اونکو تعزیر ہوگی۔

مادہ ۱۷۲۹۔ اور اگر فیصلہ کے بعد شہادت سے رجوع کی تو حکم حاکم بدستور جاری ہوگا۔ اور گواہون پر ضمان اوسکا دینا لازم ہوگا دیکھو مادہ (۸۰)

مادہ ۱۷۳۰۔ اگر ایک دو گواہ پھر گئے اور نصاب شہادت ابھی باقی ہے تو مقدمہ میں ہرج نہین ہے مگر اون گواہون پر تعزیر ہوگی۔ اور اگر نصاب باقی نہین ہے تو اگر ایک

ہو گیا ہے تو نصف فیصلہ کا ضمان دیگا اگر دو سے زیادہ ہوے ہیں تو نصف فیصلہ سب ملکر ادا کرینگے۔

مادہ۔ ۱۷۳۱۔ شرط یہ ہے کہ حاکم کے روبرو گواہی سے رجوع کریں ورنہ کسی اور جگہ رجوع کرینگے تو اعتبار نہوگا اسی لئے اگر مدعاعلیہ یہ کہے کہ یہ فلان جگہ اپنی گواہی سے رجوع کر گئے تو مسموع نہوگا اور اگر ایک حاکم کے روبرو سے گواہی دے اور دوسرے حاکم کے روبرو دوسرے گواہی سے پھر گئے تو معتبر ہوگا۔

فصل ہشتم تواتر کا بیان

مادہ۔ ۱۷۳۲۔ گواہوں کا بہت ہونا کچھہ معتبر و مفید نہین ہے یعنے اگر ایک جانب کے گواہ زیادہ ہوں تو اوسکو ترجیح نہوگی جبتک کہ درجہ تواتر نہووے۔

مادہ۔ ۱۷۳۳۔ تواتر سے علم یقین ہوتا ہے اسی لئے تواتر کے خلاف گواہ نہین سنے جاتے۔

مادہ۔ ۱۷۳۴۔ جیسا تواتر مین لفظ شہادت شرط نہین ہے ایسی ہی اونکا عادل ہونا بھی دریافت نہین اس مخبرین کا تزکیہ نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ۔ ۱۷۳۵۔ تواتر مین کچھہ مقدار معین ہے لیکن اسقدر گروہ ہو کہ عقلاً اونکا جھوٹ پر اتفاق ہونا متصور نہووے۔

باب دویم حجت تحریری یعنے دستاویز وغیرہ اور قرینہ قطعی کا بیان اس مین دو فصل ہین فصل اول حجت تحریر کا بیان۔

مادہ۔ ۱۷۳۶۔ اکیلے خط اور مہر پر عمل نہین ہوسکتا ہے مگر جب تحریر مین جعل و فریب نہو تو اوسی پر فیصلہ ہوسکتا ہے کچھہ حاجت دوسرے ثبوت کی نہین ہے۔

مادہ ۱۷۳۷۔ برات اور احکام دفتر شاہی جعلسازی سے محفوظ ہوتے ہین اسلئے اونپر عمل ہوسکتا ہے۔

مادہ۔ ۱۷۳۸۔ فرمان بادشاہی جو دفتر میں محفوظ ہوتے ہین اونپر عمل ہوتا ہے اور اونکا بیان کتاب قضا مین آویگا۔

مادہ ۱۷۳۹۔ حاکم صرف اپنی واقفیت سے کسی تحریر پر عمل نکر سکیگا مگر جب کسی محکمہ کے دفتر مین محفوظ ہو تو اوسپر عمل ہو سکیگا۔

فصل دویم قرینہ قاطعہ کا بیان

مادہ ۱۷۴۰ - حکم کا ایک سبب قرینہ قاطعہ بھی ہے

مادہ ۱۷۴۱ - جو علامت کہ اوس سے یقین حاصل ہو جاوے وہ قرینہ قاطعہ ہے مثلاً ایک شخص گھر سے چھری لہو کی بھری ہوئی لیکر بدحواس نکلا اور اوس گھر میں سوا ایک شخص کے کہ ذبح ہوا پڑا ہے اور کوئی نہیں ہے تو یہہ بھی قرینہ ہے کہ سوا اسکے اور کوئی قاتل نہیں ہے اور احتمالات کیطرف رجوع نکرینگے اوس نے خود ہی اپنا گلا کاٹ لیا ہوگا دیکھو مادہ (۷۴)

باب سویم حلف دینے کا بیان

مادہ ۱۷۴۲ - حکم کا ایک سبب حلف کرنا بھی ہے اور اوس سے نکول کرنا بھی یعنے جب مدعی اپنا دعوے ثابت کرنے سے عاجز ہووے اور مدعا علیہ سے قسم طلب کرے تو مدعا علیہ سے قسم لیجائیگی - اور اگر ایک شخص نے دعوے کیا کہ تو فلان کا وکیل ہے اور اوس نے انکار کیا تو اسکے امر پر حلف نہ لیجائیگی اور دو شخص مدعی ہین کہ ہر شخص یہہ کہتا ہے کہ مینے یہہ مال فلان سے خریدا ہے اور مال ابھی اوسکے پاس ہے اور مدعا علیہ یعنے مال والا ایک کے ہاتھ بیچنے کا اقرار کرتا ہے اور دوسرے کے ہاتھ بیچنے کا انکار کرتا ہے تو بایع پر دوسرے کے انکار کے بابت حلف وارد ہوگی اور کرایہ لینا اور رہن لینا اور ہبہ لینا بھی ایسا ہی ہے -

مادہ ۱۷۴۳ - قسم بنام خدائے تعالے ہوتی ہے مثلاً قسم خدا کی یا قسم اللہ تعالے کی اور وہ بھی ایک بار -

مادہ ۱۷۴۴ - قسم اور نکول دونون حاکم کے روبرو ہونا لازم ہے نہ اور جگہ -

مادہ ۱۷۴۵ - حلف سوا اوسی شخص کے کہ اوسپر حلف وارد ہوئی ہے اور کوئی نکر سکیگا مثلاً اوسکا وکیل نکر سکیگا مگر وکیل حلف لینے کا مجاز ہے -

مادہ ۱۷۴۶ - حلف بے طلب مدعی کے نہین لیجا سکتی ہے اور حاکم بے طلب مدعی کے چار مقدمہ مین خود حلف طلب کر سکتا ہے اول جو شخص کہ متوفی کے ترکہ پر کسی حق کا مدعی ہو اوسکو حاکم یہہ حلف دیگا کہ تو نے یہہ حق اوسکے مال میں سے نہین لیا نہ خود اور نہ کسی اور کے ذریعے سے ادا اوسکو معاف کیا اور نہ کسی پر حوالہ کیا اور نہ متوفی کا کوئی مال اوسکے بدلے تیرے پاس گروی ہے اوسکو یمین الاستظہار کہتے ہین مدعی یعنے حلف

عزیم البیت ہو دویم کسی مال کا کوئی حصہ لیکر جدا ہوا اور اسکو یہہ حلف دیگا کہ یہہ مال تونے بیچا ہے اور نہ ہبہ کیا ہے اور نہ تجہسے کسیطرح یہہ مال نکلا ہے۔ سوم مشتری جو بیع واپس کرتا ہے تو اوسکو یہہ حلف دیگا تو اوس بیع سے نہ صراحۃً اور نہ دلالۃً راضی اور نہ اوسمین بالمالکانہ تصرف کیا دیکھو (مادہ ۳۴۴) چہارم جب شفعہ کا فیصلہ شفیع کے حق مین حاکم دینے لگے تب شفیع کو یہہ حلف دیگا کہ تونے کسیطرح اپنا حق شفعہ باطل نہین کیا۔

مادہ ۱۷۴۷ - اگر بطلب مدعی مدعی علیہ حلف کریگا مگر حاکم کے روبرو نہ کیا تو حاکم دوبارہ اپنے روبرو حلف دیگا۔

مادہ ۱۷۴۸ - اپنے فعل پر قطعاً حلف کریگا یعنے یہہ کہیگا کہ یہہ شئے ایسی ہے یا یہہ کام ایسا نہین ہے اور دوسرے کے فعل پر قسم بعدم علم کرے گا یعنے یہہ کہے گا کہ مجکو علم نہین ہے کہ فلان نے یہہ کیا تھا۔

مادہ ۱۷۴۹ - حلف دو قسم ہے ایک حلف بسبب پر مثلاً حلف کرے کہ بیع ہوئی یا شراء ہوئی دویم حاصل پر مثلاً حلف کرے کہ بیع قایم اور باقی ہے یا نہین۔

مادہ ۱۷۵۰ - جب ایک شخص کے کئی دعوے ہین تو سب مین ایک ہی حلف کافی ہے

مادہ ۱۷۵۱ - جب مدعی علیہ نے حلف سے صراحۃً انکار کیا کہ مین حلف نہین کرتا ہون یا دلالۃً مثلاً بے عذر چپ ہو رہا تو حاکم حکم دیگا کہ اوس نے نکول کیا۔ اور بعد اوسکے پہر حلف کرنا چاہے گا تو قبول و معتبر نہوگا۔

مادہ ۱۷۵۲ - گونگے کی قسم باشارہ ہوگی اور ایسے ہی اوسکا نکول بہی اشارہ سے ہوتا ہے

مادہ ۱۷۵۳ - جب مدعی نے کہا کہ میرے پاس کوئی گواہ نہین ہین اور پہر کہا کہ میرے پاس گواہ ہین مین حاضر کرتا ہون یا کہا کہ فلان فلا نگر سوا اور کوئی گواہ نہین ہے اور پہر کہا کہ میرے پاس گواہ اور بہی ہین تو یہہ قول اوسکا مقبول نہوگا۔

باب چہارم تنازع ایدیکا بیان یعنے کسی ادمی جو ایک شئے پر مدعی ہوا اور اوسمین چار فصل ہین

فصل اول ذوالید یعنے صاحب قبضہ ہونے کا بیان

مادہ ۱۷۵۴ - لازم ہے کہ زمین متنازعہ پر کہ اوسکے قبضہ ثابت ہو دوسرے منکر کی تصدیق پر سلیئے یہہ نہین ہو سکتا ہے کہ مدعی کے دعوے پر دوسرے مدعی علیہ کے قبضہ کا اقرار

کرے اور اس اقرار سے اسکو ذوالید ہونے کا حکم کیا جاوے کیونکہ طرفین آپسین ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے مگر مدعی مدعا علیہ کے اسطرح تصدیق کرے کہ مین نے تجھسے یہہ زمین خریدی تھی یا تونے میری زمین غضب کرلی تھی تو اب طرفین کی تصدیق ہوگئی کچھہ حاجت گواہون سے اثبات کی نہین ہے اور اسی سے منقول پر ذوالید ہونا تصدیق طرفین سے ثابت ہوسکتا ہے۔

مادہ ۱۷۵۵- دو شخص مدعی ہین کہ ہر ایک اپنے اپنے قبضہ کا دعوے کرتا ہے اور دونون اپنے اپنے گواہ لاے تو دونون کا قبضہ مشترک ہونا ثابت ہوگا اور اگر ایک عاجز ہوا اور دوسرے نے گواہون سے ثابت کردیا تو یہہ شخص ذوالید اور دوسرا خارج کہلائیگا۔ اور اگر دونون اپنا قبضہ ثابت نہ کرسکین تو ہر ایک ایک دوسرے کے دعوے پر قسم کھائیگا اگر دونون قسم سے نکول کرین تو دونون کا مشترک قبضہ ثابت ہوگا اور ایک نے نکول کیا اور دوسرا حلف کرگیا تو حلف والا صاحب قبضہ متصور ہوگا۔ اور نکول والا خارج اور اگر دونون قسم کھاگئے تو زمین پر جب تک کہ اصل حال منکشف نہووے کوئی صاحب قبضہ متصور نہوگا

فصل دویم کون سے گواہ معتبر ہوتے ہین اور کون سے نامعتبر

مادہ ۱۷۵۶- دو شخص ایک مال مین متصرف ہین اور ایک مدعی ہے کہ مین مالک مستقل ہون اور دوسرا مدعی ہے کہ مین اور وہ دونون مشترک ہین۔ اور دونون گواہ لائے تو مدعی باستقلال کے گواہون کا اعتبار ہوگا اور اگر دونون مالک مستقل ہونیکے مدعی ہین اور دونون گواہ لائے تو دونون مشترک مالک ہونگے اور اگر ایک نے ثابت کردیا اور دوسرا عاجز ہوگیا تو وہی مالک مستقل ہوگا نہ یہہ عاجز۔

مادہ ۱۷۵۷- دعوے ملک مطلق ہین کہ تاریخ اوسکی معلوم نہو خارج کے گواہ مقبول ہوتے ہین مثلاً ایک مدعی ہے یہہ گھر میرا ہے اور مدعا علیہ ناحق اوسپر قابض ہے اور مدعا علیہ کہتا ہے کہ میرا ہے کیونکہ میرا قبضہ ہے تو خارج کے گواہ مقبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۵۸- جس ملک مقید مین کہ تاریخ یاد نہو اور سبب ملک ایسا ہو کہ بار بار پیدا ہوسکتا ہے مثلاً شراء وہ بمنزلہ ملک مطلق کے ہے اوسمین بھی خارج کے گواہ معتبر ہوتے ہین۔ پر جب ہر ایک مدعی ہے کہ مین نے فلان شخص سے یہہ گھر خریدا ہے تو قبضہ

والے کے گواہ مقبول ہونگے مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ یہ دوکان مین نے زید سے خریدی ہے اور اوس مدعا علیہ نے ناحق قبضہ کر لیا اور مدعا علیہ ذوالید کہتا ہے کہ مین نے بکر سے خریدی یا میری موروثی ہے اس لئے مین قابض ہون اس صورت مین گواہ خارج کے مقبول ہونگے اور اگر ذوالید یہ کہے کہ مین نے بھی یہ دوکان زید سے خریدی اس لئے میرا قبضہ ہے تو اسصورت مین گواہ قبضہ والے کے مقبول و معتبر ہونگے نہ خارج کے

مادہ - ۱۷۵۹ - ملک مقید بن جسمین ایسا سبب ہو کہ بار بار پیدا نہین ہو سکتا ہے مثلاً نتاج (یعنے حیوانات کا بچہ جننا) مدعی کہتا ہے کہ یہ بچھیرا میرا ہے اور میرے گھوڑے سے پیدا ہوا اور صاحب قبضہ بھی یہی دعوے کرتا ہے تو قبضہ والے کے گواہ قبول ہونگے

مادہ - ۱۷۶۰ - جس ملک کی تاریخ معلوم ہے اوسین گواہ اوسکے مقبول ہونگے کہ جسکی مقدم ہو - مثلاً مدعی کہتا ہے کہ یہ حویلی ایکسال ہوا مین نے خریدی ہے اور ذوالید کہتا ہے کہ یہ حویلی میرے باپ کی ہے جو پانچ برس ہوئے کہ مرگیا ہے اس لئے مین اوسکا وارث اور قابض ہون تو گواہ ذوالید کے مقبول ہین - اور اگر ذوالید یہ کہے کہ چھ مہینے ہوے کہ میرا باپ مرگیا اور مین اوسکا وارث ہوا ہون اسصورت مین گواہ خارج کے مقبول ہونگے اور جو شخص مدعی ہے کہ مین نے ایک شخص سے خریدی ہے اور دوسرا مدعی ہے کہ مین نے ایک اور شخص سے خریدی ہے اور اپنے اپنے بایع کے مالک ہونے کی تاریخ جدا جدا بیان کرتے ہین تو جسکی تاریخ مقدم ہوگی اوسکے گواہ قبول ہونگے

مادہ - ۱۷۶۱ - دعوے نتاج مین تاریخ معتبر نہین ہے اور ذوالید کے گواہ مقبول ہونگے - اگر تاریخ ذوالید کی مدعا بہ کی عمر کے موافق نہین ہے بلکہ خارج کی تاریخ اوسکے مطابق ہے تو خارج کے گواہ قبول ہونگے اور اگر دونونکی تاریخ اوسکے عمر کے مطابق نہین ہے یا تاریخ معلوم نہین ہے تو دونون کے گواہ ساقط ہونگے اور ذوالید ہی کے قبضہ مین چھوڑ دیا جائیگا

مادہ - ۱۷۶۲ - جو شخص کہ زیادہ کا مدعی ہے اوسکے گواہ مقبول ہونگے مثلاً بایع زیادہ کہتا ہے اور مشتری کم - یا مشتری مبیع زیادہ کہتا ہے اور بایع کم جسکے گواہ زیادہ مظہر ہونگے وہ قبول ہونگے -

مادہ ۱۷۶۳ - ملک کے گواہ مقدم ہین عاریت کے گواہون پر یعنے ایک شخص کے پاس ایک مال ہے وہ کہتا ہے کہ فلان سے مین خریدا ہے یا اوس نے ہبہ کیا ہے

اور وہ کہتا ہے کہ مین نے تجکو عاریت دیا تہا تو میرا مال واپس کر دے تو خریدی کے
یا ہبہ کے گواہ قبول ہونگے نہ عاریت کے۔

مادہ ۱۷۶۴۔ بیع کے گواہ ہبہ اور رہن اور اجارہ کے گواہون پر مقدم ہین اور
اجارہ کے رہن پر مقدم ہین مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ مین نے جو یہہ مال تیرے پاس بیچا
تہا اوسکی قیمت ادا کر دے اور وہ کہتا ہے کہ تو نے مجکو ہبہ کیا تہا تو گواہ بیع کے مقدم ہونگے

مادہ ۱۷۶۵۔ عاریت مین گواہ مطلق مقبول ہونگے نہ مقید مدعی کہتا ہے کہ مین نے
چار دن کے واسطے اپنا گہوڑا تجکو عاریت دیا تہا تو نے چار دنون مین واپس ندیا اور پانچوین
دن تیری سواری سے مر گیا اور اوسپر گواہ گذارے مدعا علیہ کہتا ہے کہ تو نے مطلق دیا تہا کچہ دنون
کی قید نہ لگائی تہی اور اوسپر گواہ گذارے تو یہہ گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۶۔ ایک وارث مدعی ہے کہ مورث نے اپنی صحت مین یہہ مال مجکو ہبہ کیا تہا
اور اور وارث کہتے ہین کہ مرض موت مین ہبہ کیا تو اوس وارث کے گواہ قبول
ہونگے نہ مرض موت کے گواہ۔

مادہ ۱۷۶۷۔ عاقل ہونے کے گواہ مقدم ہین جنون اور مغلوب الحواس ہونیکی گواہی پر

مادہ ۱۷۶۸۔ ایک گواہ ایک امر کے نو حادث ہونے کے ہین اور دوسرے کے
گواہ اوس امر کے قدیم ہونے کے ہین تو نو حادث ہونے کے گواہ مقدم ہونگے مثلاً
ایک شخص مدعی ہے کہ پکہ بدرو جو میری ملک سے قدیم ہے اور جسکے گہر مین سے ہوکر بہتی
ہے وہ مدعی ہے کہ جدید اور نو حادث ہے اور دونون گواہ لائے تو اوسکے گواہ قبول
ہونگے جو جدید ہونیکا مدعی ہے۔

مادہ ۱۷۶۹۔ جو طرف راجح ہے اوسکے پاس ثبوت نہین ہے تو طرف مرجوع
سے ثبوت طلب ہوگا اسکے پاس بہی نہوگا تو اس سے حلف لین گے۔

مادہ ۱۷۷۰۔ جب مرجوع گواہ قائم کریگا تو راجح اب گواہ حاضر لایا قابل التفات نہونگے

فصل سوم کسیکا قول مقبول ہے اور ظاہر حال کسیکے لئے حکم کرتا ہے

مادہ ۱۷۷۱۔ زوج اور زوجہ دونون ایک ہی گہر مین رہتے ہین ایک اسباب کے
مدعی ہوئے زوج کہتا ہے کہ میرا ہے اور زوجہ کہتی ہے کہ میرا ہے۔ اب زوجہ اپنے
گواہ لائی اور زوج اپنے گواہ لایا۔ مگر اسباب ایسا ہے کہ خالص زوجہ کے لائق ہے

مثلاً تلوار و بندوق وغیرہ یا دونو کے قابل ہے مثلاً برتن فرش وغیرہ تو اوسمین
زوجہ کے گواہ مقبول ہونگے اور اگر دونون کے پاس گواہ نہین ہین تو زوج سے
قسم لیجائیگی اور اوسکی قسم قبول ہوگی۔ اور اگر اسباب ایسا ہے کہ صرف زوجہ کے
لاین ہے مثلاً زیور تو گواہ زوج کے مقبول ہونگے اگر دونو کے پاس گواہ نہین ہین
تو قسم زوجہ کی قبول ہوگی مگر جب کوئی یہہ دعوے کرے کہ مین نے بنوایا یا مین نے
بیچا تو اوسیکا قول معہ قسم کے قبول ہوگا مثلاً زوج کہے کہ بالیان مین نے بنوائی ہین
تو اوسکی قسم قبول کرین دیا گر زوجہ کہے کہ یہہ ڈہال مین نے مول لی ہے تو اوسی کا قول
معہ قسم معتبر ہوگا۔

مادہ ۱۷۲۔ جب ان دونون مین سے کوئی مرجائے تو اوسکا وارث اوسکے
قایم مقام ہوگا۔ ان مین سے جو کوئی زندہ ہو اور دعوے لیے اسباب کا ہو کہ دونون
کے لئے لایق ہے اور ثبوت کسی کے پاس نہین ہے تو قول اوس زندہ کا مع قسم
کے قبول ہوگا۔ اور اگر دونون مرگئے اور اسباب ایسا ہے کہ دونون کے لئے سزاوار
ہے تو زوج کے وارثون کا قول معہ قسم کے قبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۳۔ واہب چاہتا ہے کہ ہبہ واپس لیلے اور موہوب لہ کہتا ہے
کہ موہوب تلف ہوگئے تو اسکا قول قبول ہے صاحب قسم کے نہین ہے۔

مادہ ۱۷۴۔ امین یعنے وہ لوگ شرعاً امانت دار ہین اونکا قول اپنی برات
کے لئے معہ قسم کے قبول ہے مثلاً ودیعت کا مالک ودیعت کا دعوے اور ودیعت
رکھنے والا کہے کہ مین پہونچا چکا ہون معہ قسم کے قبول ہوگا۔ اور اگر قسم کے بچنے کے لئے
گواہ حاضر کرسکتا ہے تو گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۵۔ ایک مدیون نے اپنے داین کو کچھہ دیا تو پہر اوسکا یہہ کہنا کہ مین نے
قرض مین محسوب کیا ہے قبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۶۔ ایک شخص نے چکی کرایہ لی اور مدت کے اندر پانی بند ہوگیا اور
اب ہی گذر گئے اور مستاجر چاہتا ہے کہ کرایہ اتنے دنون کا کہ پانی بند ہوگیا تہا قطع
کرے اور دونون مین خلاف پڑا اور کسیکے پاس گواہ ہی نہین ہین۔ تو دیکھنا چاہئے
کہ اختلاف کس بات کا ہے مثلاً کرایہ دینے والا پانچ دن کہتا ہے اور مستاجر دس دن

بتلاتا ہے تو مستاجر کا قول معہ قسم قبول ہوگا۔ اور اگر پانی کے بابت اختلاف ہے کہ مالک انقطاع پانی کا بالکل انکار کرتا ہے اور وقت دعوے کے پانی بند ہے تو قول مستاجر مع قسم کے قبول ہی ہوگا۔ اور اگر جاری ہے تو قول موجر مع الیمین مقبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۷۷۔ پانی کی نالی مین اختلاف ہوا کہ پانی والا نالی کا قدیم ہونا بیان کرتا ہے اور جسکے گھر مین سے نالی بہتی ہے وہ کہتا ہے کہ حادث ہے اور دونون کے پاس گواہ نہین ہین اب وقت دعوے کے دیکھا جاوے کہ پانی بہتا ہے یا معلوم ہے کہ پانی پہلے بہتا تو پانی والے سے قسم لینگے کہ میل جدید نہین ہے اور اگر پانی نہین بہتا ہے یا پانی کا بہنے سے معلوم نہین ہے تو گھر والے سے قسم لینگے کہ میل قدیم نہین ہے۔

فصل چہارم تحالف کے بیان مین یعنی وہ مقدمات کہ جسمین طرفین پر حلف وارد ہوتی ہی

مادہ ۱۷۷۸۔ بایع اور مشتری مین ثمن اور مبیع اور اونکے وصف اور جنس کے اختلاف ہوا تو جو شخص گواہون سے اپنا دعوے ثابت کرے گا اوسکو فیصلہ ملے گا اور اگر دونون کے پاس وجہ ثبوت نہین ہے تو دونون کو یہ کہین گے کہ ایک دوسرے کے قول پر راضی ہو جائین یا بیع فسخ کرین اور اگر ایک دوسرے کے قول پر راضی نہوین تو دونون کو حلف دینگے مگر مشتری پہلے قسم دیا جائیگا اور جو کوئی قسم سے نکول کرے گا بالضرور دوسرے کا دعوے ثابت ہوگا اور جو دونون قسم کھا گئے تو حاکم بیع فسخ کرے گا۔

مادہ ۱۷۷۹۔ مستاجر اور موجر مین بابت اجرت کے اختلاف ہوا مستاجر دس روپیہ کہتا ہے اور موجر بیس روپیہ تو گواہون سے ثابت کرے گا اوسکے حق مین فیصلہ ہوگا۔ اور اگر دونون گواہ لاے تو موجر کے گواہ قبول ہونگے اور دونون اگر عاجز ہوے تو دونون قسم کھا بینگے مگر پہلے مستاجر کو قسم دیجائیگی اور جو نکول کرے گا اوسپر حکم نکول وارد ہوگا۔ اور اگر دونون قسم کھا گئے تو حاکم اجارہ فسخ کردیگا۔ اور اگر مدت اجارہ مین یا مسافت مین اختلاف ہوا تو یہی عمل کیا جاے گا۔ کہ جب دونون گواہ لائے تو مستاجر کے گواہ قبول ہونگے اور اگر دونون پر حلف آئیگی تو موجر پر وارد ہوگی۔

مادہ ۱۷۸۰۔ جب موجر اور مستاجرین بعد انقضاء مدت اختلاف ہوا جیسا ابھی مذکور ہوا تو مستاجر کا قول مع حلف معتبر ہوگا۔ اور اس صورت مین تحالف نہین ہے۔

مادہ ۱۷۸۱۔ اگر اثناء مدت اجارہ مین بابت اجرت کے اختلاف ہوا تو تحالف جاری ہوگا اور اجارہ بابت مدت باقی کے فسخ ہوگا اور بابت اجرت ماضیہ کے مستاجر کا قول معتبر ہوگا۔

مادہ ۱۷۸۲۔ اگر مبیع مشتری کے پاس تلف ہو گئی یا اوسمین ایسا عیب پیدا ہوا کہ واپس نہین ہو سکتی ہے اور اب اختلاف ہوا تو تحالف نہوگا صرف مشتری حلف کریگا۔

مادہ ۱۷۸۳۔ بابت ادائے ثمن کے موجل ہو یا معجل اور بابت شرط خیار کے اور بابت قبضہ کل قیمت کے یا بعض کے تحالف نہین ہے بلکہ سب صورتون مین منکر قسم کھایگا۔

کتاب شانزدھم۔ قضا کا بیان یعنی قاضی ہونے اور قاضی کرنیکا بیان

اسمین ایک مقدمہ ہے اور چار باب ہین۔

مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو قضا سے متعلق ہین۔

مادہ ۱۷۸۴۔ قضا حکم کرنے کو اور حاکم ہونے کو کہتے ہین۔

مادہ ۱۷۸۵۔ حاکم وہ ہے کہ جسکو سلطان اس لئے مقرر کرے کہ لوگون کے دعوون اور خصومتون کا موافق شریعت کے فیصلہ کیا کرے۔

مادہ ۱۷۸۶۔ مقدمہ مین جو قطعی فیصلہ حاکم کر دیوے وہ حکم ہے اور اوسکے دو قسم ہین ایک یہہ کہ حاکم ایسا کلام کرے کہ جس سے محکوم بہ محکوم علیہ پر لازم ہو جاوے مثلاً یہہ کہے مین نے حکم کیا جس چیز کا تجہپر دعوے ہوا ہے وہ تو پہنچا دے۔ اوسکو قضاء الالزام اور قضاء الاستحقاق کہتے ہین دویم یہہ ہے کہ حاکم مدعی کو جہگڑانے سے منع کر دے مثلاً یہہ کہدے کہ تیرا کچہہ حق نہین ہے یا تجکو نزاع کی ممانعت ہے اسکو قضاء الترک کہتے ہین۔

مادہ ۱۷۸۷۔ محکوم بہ جو محکوم علیہ پر لازم ہووے اور وہ قضاء الالزام مین تو حق مدعی کا ادا کرنا محکوم علیہ پر لازم ہوگا۔ اور قضاء الترک مین نزاع سے باز رہے گا۔

مادہ ۱۷۸۸۔ محکوم علیہ جسپر حکم کیا گیا۔

مادہ ۱۷۸۹۔ محکوم لہ جسکے لئے حکم دیا گیا۔

مادہ ۱۷۹۰۔ مدعی اور مدعی علیہ جو کسی کو اپنا مقدمہ فیصلہ کرنیکے لئے مقرر اوسکو

تحکیم کہتے اور اوس شخص کو محکم کہتے ہین جا اور کاف دونون مفتوح ہین اور محکم بہی کہتے ہین بضم میم اور فتح حا اور فتح کاف مشددہ۔

مادہ ۱۷۹۱۔ جو مدعی علیہ کہ عدالت مین نہ آسکے اور سکے لئے عدالت کوئی وکیل مقرر کردے اوسکو وکیل مسخر کہتے ہین۔

باب اول حاکمون کا بیان اسمین چار فصل ہین

فصل اول۔ حاکم کے اوصاف یعنے حاکم کیسا ہونا چاہیئے۔

مادہ ۱۷۹۲۔ لازم ہے کہ حاکم حکمت والا سمجہہ دار مستقیم امانت دار خوشتن دار متانت والا ہو۔

مادہ ۱۷۹۳۔ لازم ہے کہ حاکم کو مسائل فقہیہ کا اور اصول عدالت کا علم ہو اور دعوے کے فیصلہ کرنے پر موافق مسائل شرعیہ کی قدرات رکھتا ہو۔

مادہ ۱۷۹۴۔ حاکم مردم شناسی بہی ضرور ہے۔ اسی لئے بے تمیز لڑکا اور مغلوب الحواس اور اندہا اور بہیرا کہ پکارسے بہی نہ سن سکے حاکم نہین ہوسکتا ہے۔

فصل دویم۔ حاکم کے آداب کا بیان یعنی حاکم پر کیا کیا کرنا لازم ہے

مادہ ۱۷۹۵۔ حاکم کو لازم ہے کہ عدالت مین ایسا کام نکرے جس سے ہیبت اور رعب زائل ہو وے مثلاً عدالت مین لوگون سے بیع و شرا اور اونکے ساتہہ نرم کلامی نکرے۔

مادہ ۱۷۹۶۔ اہل مقدمات سے سوغات اور ہدیہ نلیا کرے۔

مادہ ۱۷۹۷۔ کسی مقدمہ والے کے یہان ضیافت کو نہ جائے۔

مادہ ۱۷۹۸۔ ایسی کوئی حرکت نکرے جس تہمت اور بدگمانی پیدا ہووے یعنے کسیکو اپنے گہر مین نہ آنے دے اور عدالت مین کسی سے خلوت نہ کرے اور نہ ہاتہہ سے اور نہ سر اور نہ آنکہہ سے کسیکو اشارہ کرے یا کسی سے کلام خفیہ (یا رمز) کرے یا ایسی زبان سے کلام کرے کہ دوسرا نہ سمجہے۔

مادہ ۱۷۹۹۔ حاکم کو لازم ہے کہ دونون مقدمہ والون مین عدل کرے یعنے دونون کو برابر بٹہلائے اور دونون کے طرف برابر دیکہے اور دونون سے برابر گفتگو کرے یعنے یہہ نہو کہ ایک سے ادب اور تعظیم سے کلام کرے اور دوسرے سے سختی اور خفت سے بولے اگرچہ ایک اشراف ہو اور دوسرا کمینہ ہو۔

فصل سوم حاکم کی کارگذاری کا بیان

مادہ ۱۸۰۰- حاکم عدالت امر حکم جاری کرنے کے لئے بادشاہ کا وکیل اور نائب ہی
مادہ ۱۸۰۱- حاکم عہد امر مین بقید اور مخصوص ہے مثلاً ایک شخص کو ایک سال کے لئے مقرر کیا تو وہ ایک سال تک کام کرے گا نہ بعد اوس کے اور نہ پہلے اوس سے اور اگر ضلع کا حاکم مقرر ہوا اسی ضلع مین حکمران رہے گا نہ اوسکے سوا اور طرف کے بھی مقدمہ کرنے لگیگا اور جس جگہ مین اوسکی کچہری مقرر کر دی گئی ہے وہین اجلاس کرے گا نہ اور جگہ مثلاً سلطان نے حکم دیا کہ فلان قسم کے مقدمات سماعت نکرنا کہ مصلحت عامہ کے لئے ممانعت کی گئی تو حاکم اوس قسم کے مقدمات سماعت نکر سکے گا۔ یا حکم دیا کہ فلان قسم کے مقدمات سماعت کرے تو وہی مقدمات سماعت کرے گا اور اور قسم کے مقدمات سماعت نکرے گا۔ اور جب یہہ حکم دیا گیا کہ فلان مجتہد کے مذہب پر عمل کرے تو اوسی مذہب پر کرے گا۔ نہ دوسرے مجتہد کے مذہب پر اگر اوسکے خلاف کرے گا تو اوسکے فیصلہ جاری نہوگا۔

مادہ ۱۸۰۲- جب کئے حاکم ایک مقدمہ کے فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہوے تو یہہ جائز نہین ہے کہ ایک ہی شخص فیصلہ کر دے دیکھو مادہ (۱۴۶۵)

مادہ ۱۸۰۳- اگر بلدہ مین کئی حاکم ہین مدعی یہہ چاہتا ہے کہ ایک کے پاس نالش کرے اور مدعے علیہ دوسرے کے پاس نالش کرے مدعی علیہ جس حاکم کے پاس رجوع کرے وہین مقدمہ سماعت ہوگا۔

مادہ ۱۸۰۴- حاکم جب معزول ہوگیا اور جب تک کہ اوسکو خبر نہین ہوئی جو فیصلہ کرے گا صحیح ہونگے اور اطلاع کے بعد فیصلہ اگر کرے گا تو صحیح نہ ہوگا۔

مادہ ۱۸۰۵- اگر حاکم کو اختیار دیا گیا کہ اپنا نائب مقرر کرے تو مقرر کر سکے گا ورنہ نہین اور اوس حاکم کے مرنے سے یا موقوف ہونے سے نائب موقوف نہ ہوگا دیکھو مادہ (۱۴۶۶) اسی لئے اگر حاکم مرجاے تو جب تک دوسرا حاکم آئے یہہ نائب مقدمات فیصلہ کرتا رہے گا۔

مادہ ۱۸۰۶- حاکم نے جو کسی مقدمہ مین گواہ سنے اور اپنے نائب کو اطلاع کر دے تو نائب اوسپر حکم کر سکتا ہے کچھہ حاجت دوبارہ گواہ ہونگے اظہار کی نہیں

مگر بشرطیکہ نائب بھی فیصلہ کرنے کا مجاز ہو۔ اور ایسے ہی اگر نائب نے گواہ سنے اور حاکم سے بیان کر دیا تو حاکم فیصلہ کر سکتا ہے کچھ ضرورت دوبارہ اون کے اظہار کی نہین ہے اور اگر نائب کو فیصلہ کا نہین ہے تو جو امر کہ حاکم نے اوس سے دریافت کروایا وہ اوسی کی کیفیت دے سکیگا اور حاکم اوسکے بیان اور اطلاع پر فیصلہ نکرے گا بلکہ گواہون سے اظہار خود لے گا۔

مادہ ۱۸۰۷۔ ایک ضلع کا حاکم دوسرے ضلع کی زمین کا مقدمہ سوافق اوس قاعدہ کے جو کتاب الدعوے مین بیان ہوا سن سکتا ہے (اسکی وجہ بیان نہین کی گئی ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ پر اگر کوئی حاکم نہو تو یہہ حاکم سن سکیگا اللہ تعالے اعلم)

مادہ ۱۸۰۸۔ حاکم نہ اپنے اصول یعنے باپ دادا کا دعوے اور نہ اپنے فروع یعنے اولاد کا دعوے اور اپنی زوجہ کا دعوے اور نہ اپنے شریک کا دعوے اور نہ اپنے اجیر خاص کا دعوے اور نہ اس شخص کا دعوے کہ اسکے یہان نفقہ پاتا ہے (خواہ قرابتی ہو یا دوست ہو) سکتا ہے اور نہ اوسکے حق مین فیصلہ دے سکتا ہے۔

مادہ ۱۸۰۹۔ اگر کوئی شخص حاکم پر یا اوسکے کسی علاقہ دار پر کہ جنکا اوپر ذکر ہوا دعوے دار ہو اور وہان اسکے سوا اور بھی کوئی حاکم ہو تو وہان رجوع کرے یا مدعی اور مدعی علیہ راضی ہو کر کسیکو اپنا حکم کرین یا اوسی حاکم کے نائب کے پاس نالش کرے اگر نائب مقرر ہو۔ یا دوسری جگہ کے حاکم کے پاس راضی ہو کر مقدمہ دائر کرین اگر اوسپر راضی نہون تو سلطان سے ایک نیا حاکم مقرر کرائین۔

مادہ ۱۸۱۰۔ باعتبار دوران مقدمہ کے انفصال کیا جاوے جو پہلے دائر ہو وہ پہلے جو بعد دائر ہو وہ بعد۔ مگر حسب ضرورت کبھی موخر مقدم ہو گا یا اتفاقا اگر موخر جلد مرتب ہو چکا ہے تو وہ پہلے فیصل کیا جاوے۔

مادہ - ۱۸۱۱ - بر وقت حاجت حاکم مفتی سے فتوے لیگا۔
مادہ - ۱۸۱۲ - جس وقت حاکم کا ذہن کسی سبب سے پریشان ہو مثلاً اوسپر غم یا غصہ یا بھوک یا نیند غالب ہو تو فیصلہ نکرے۔
مادہ - ۱۸۱۳ - لازم ہے کہ مقدمات مین حاکم خوب غور اور باریک بینی کرے مگر بے وجہ تاخیر نکرے۔
مادہ - ۱۸۱۴ - حاکم پر لازم ہے کہ تمام احکام اور فیصلہ جات کا ایک دفتر بناوے کہ جس مین اسناد دستاویزات اور فیصلہ جات محفوظ ہون اور بہت کوشش سے اوسکی حفاظت کرے۔ اور جب موقوف ہو جاوے تو خود یا اپنے نائب امین کے ذریعہ سے یہہ دفتر دوسرے حاکم کو سونپ دے جو اوسکی جگہہ مقرر ہوا ہے۔

فصل چہارم عدالت اور اجلاس سے جو امور متعلق ہین

مادہ - ۱۸۱۵ - حاکم علی الاعلان اجلاس اور فیصلہ سے پہلے کوئی ایسی رائے ظاہر نکرے کہ بناء فیصلہ ہو وے۔
مادہ - ۱۸۱۶ - جب طرفین عدالت مین آئین تو مدعی کو حکم ہو کہ اپنا دعوے بیان کرے اور اگر عرضی دعوے تحریری ہے تو بھی مدعی سے زبانی اوسکی تصدیق کیجاوے پھر مدعے علیہ سے جواب لیا جاوے کہ مدعی کی اس دعوے مین تو کیا کہتا ہے۔
مادہ - ۱۸۱۷ - مدعی علیہ اقرار کرے تو اوسپر فیصلہ کر دے ورنہ مدعی سے وجہ ثبوت طلب کرے۔
مادہ - ۱۸۱۸ - مدعی اگر ثابت کر دے تو حاکم فیصلہ کر دے گا ورنہ اوسکی درخواست پر مدعے علیہ سے حلف لے گا۔
مادہ - ۱۸۱۹ - مدعے علیہ حلف کر گیا یا مدعی نے حلف نہ لی تو حاکم مدعی کو منع کر دے گا کہ مدعے علیہ سے متعرض نہو وے۔
مادہ - ۱۸۲۰ - مدعے علیہ اگر نکول کر گیا تو نکول کے موافق فیصلہ کرے گا اور نکول کے بعد اگر حلف کرنا چاہے تو مسموع نہوگا۔

مادہ ۔ ۱۸۲۱ ۔ حاکم نے جو حکم اور فیصلہ دیا اوس کے موافق عمل ہوگا کچھ ضرورت اوسکی نہین ہے کہ اوسپر ثبوت لیا جاوے کہ یہی فیصلہ ہے جو فلان حاکم نے دیا تھا ۔ بشرطیکہ شبہہ جعل وغیرہ نہووے ۔

مادہ ۔ ۱۸۲۲ ۔ اگر مدعے علیہ خاموش رہے اور باوجود استفسار کے کچھہ نہ بولے کہ ہان کہے نہ نہین تو یہہ انکار متصور ہوگا ۔ اور یا کہا کہ نہ مین اقرار کرتا ہون اور نہ انکار تو یہہ بھی انکار ہے مدعی سے بہرحال ثبوت طلب کرینگے ۔

مادہ ۱۸۲۳ ۔ مدعے علیہ اگر دفع دعوے کرے تو جیسا کتاب دعوی اور کتاب بینات مین بیان ہوا اوس کے موافق عمل ہوگا ۔

مادہ ۔ ۱۸۲۴ ۔ چاہیے کہ ایک تقریر کے بعد دوسرا تقریر کرے یہہ نہو کہ ایک کا کلام تمام نہوا کہ دوسرا کلام کرنے لگے اوس صورت مین حاکم منع کریگا ۔

مادہ ۔ ۱۸۲۵ ۔ اگر مدعی یا مدعے علیہ کی زبان حاکم نہ سمجھے تو ایک مترجم معتبر کیا جاوے

مادہ ۔ ۱۸۲۶ ۔ حاکم پہلے طرفین کو صلح پر متوجہ کرے اگر کرین بہتر ورنہ فیصلہ کرے ۔

مادہ ۔ ۱۸۲۷ ۔ حاکم جب مقدمہ مرتب کرچکا تو ایک فیصلہ کہ جسمین حاکم اجزا اور اوس کے وجوہ درج ہون مرتب کرے ایک نقل مدعی کو اور دوسری نقل مدعے علیہ کو دیوے ۔

مادہ ۔ ۱۸۲۸ ۔ جب مقدمہ اچھی طرح مرتب ہوچکا تب فیصلہ کرنے مین تاخیر نکرے ۔

باب دوم فیصلہ اور حکم کرنیکا بیان اس مین دو فصل ہین

فصل اول حکم کے شرطونکا بیان

مادہ ۔ ۱۸۲۹ ۔ شرط ہے کہ حکم کرنے سے پہلے دعوے دائر ہوگیا یعنے جب کوئی خاص دعوے بابت حقیقت کے دائر ہووے اوس کے بعد فیصلہ

صادر ہونا چاہیے نہ اوس کے پہلے۔

مادہ ۔ ۱۸۳۰ ۔ شرط یہ ہے کہ حکم اخیر سر اجلاس عدالت مین اہل عقد مدعی کے روبرو صادر کیا جاوے لیکن اگر مدعی علیہ اقرار کر کے غائب ہوگیا تو وقت حکم مدعی علیہ کا حاضر ہونا کچھ ضرور نہین ہے اور پہلے ہی اگر مدعی علیہ نے انکار کیا اور مدعی گواہ لایا مدعی علیہ قبل اوسکے کہ گواہون کا تزکیہ ہووے غائب ہوگیا تو حاکم تزکیہ کر کے فیصلہ دے سکتا ہے

مادہ ۔ ۱۸۳۱ ۔ حاکم نے مدعی علیہ کے وکیل کے روبرو مدعی کے گواہ سنے تو خود مدعی علیہ کے روبرو فیصلہ دے سکتا ہے اگر آجاوے۔ اور اگر مدعی علیہ کے روبرو گواہ سنے تو اوسکے وکیل پر فیصلہ کر سکتا ہے اگر وکیل حاضر ہو۔

مادہ ۔ ۱۸۳۲ ۔ ایک شخص نے سب وارثون پر دعوے کیا ایک کے روبرو گواہ گذرانے اور پھر یہہ وارث غائب ہوگیا تو جو شخص حاضر ہوتا جاے گا اوسپر فیصلہ دیا جائے گا ہر بار گواہون کے سننے کی کچھہ حاجت نہوگی۔

فصل دوم مدعی علیہ کے حاضر ہونے کا بیان

مادہ ۔ ۱۸۳۳ ۔ مدعی علیہ اگر بے عذر حاضر نہوا اور نہ وکیل بھیجے تو حاکم بجبر اوسکو حاضر کرے گا۔

مادہ ۔ ۱۸۳۴ ۔ جب مدعی علیہ نہ آوے اور وکیل بھی نہ بھیجے اور کسی سبب سے اوسکا حاضر ہونا عدالت مین ممکن نہ ہو تو تین بار حکم نامہ اوسپر جاری کیا جاوے پھر بھی نہ آوے تو حاکم اوسکو فہمایش نامہ دیوے کہ اگر تو نہ آوے گا تو ہم تیری طرف سے وکیل کھڑا کرینگے اور اوسکے مقابلہ دعوے سماعت کرینگے۔ اسپر بھی نہ آوے اور نہ وکیل بھیجے تو اب حاکم کسیکو اوسکا وکیل کرے کہ وہ اوسکے حقوق کا محافظ ہووے اور اوسکے مقابلہ مین گواہ مدعی کے سنے جب یہہ ظاہر ہو جاوے کہ دعوے صحیح ہے اور گواہ ثبت دعوے ہو تو موافق اسکے روئداد اوسکے وکیل مقابلہ مین فیصلہ دیا جاویگا

مادہ ۱۸۳۵- جو فیصلہ کہ اس صورت مین ہوا ہے وہ مدعی علیہ کے
پاس پہونچا دے۔
مادہ ۱۸۳۶- بعد اس فیصلہ کے اگر مدعے علیہ حاضر ہوا اور ایسی حجت پیش
کی کہ جس سے دعوے دفع ہو سکتا ہے تو دعوے پر التفات ہوگا اور اوسپر لحاظ
ہو کر فیصلہ کیا جائیگا اور اگر کوئی جوابدہی ایسی نہین ہے کہ دفع ہو سکے تو
وہی فیصلہ میں منظور رہکر تعمیل ہوگا۔

باب سوم۔ حکم کے بعد پھر دعوے کو دیکھنا یعنے مرافعہ سننا

مادہ ۱۸۳۷- جو دعوے کہ موافق قاعدہ شرعیہ کے ہوا اور اوسکے
موافق فیصلہ صادر ہوا ہو دوبارہ اوسکا سماعت کرنا جائز نہین ہے
یعنے مرافعہ سننا جائز نہین ہے۔
مادہ ۱۸۳۸- اگر مدعے علیہ یہ دعوے کرے کہ فیصلہ جو صادر ہوا ہے
موافق قاعدہ شرعیہ کے نہین ہے تو دعوے اور فیصلہ دوبارہ دیکھا
جاوے اگر قاعدہ کے موافق ہے تو وہی تعمیل ہووے ورنہ دوبارہ دریافت
اور فیصلہ کیا جاوے۔
مادہ ۱۸۳۹- اگر مدعے علیہ کو فیصلہ پر قناعت نہووے تو فیصلہ کو
پھر غور کیا جاوے اگر مطابق قواعد کے ہے تعمیل ہو ورنہ فیصلہ منسوخ کیا جاوے۔
مادہ ۱۸۴۰- فیصلہ کے پہلے اور بعد دفع دعوے سننا جائز ہے۔
اسلئے اگر محکوم علیہ نے کوئی وجہ دفع دعوے کے لئے درست بیان کی
اور دوبارہ دریافت اور تحقیقات کی درخواست دی تو مدعی کے روبرو
پھر مقدمہ عدالت مین دریافت ہوگا مثلاً مدعی نے دعوے کیا کہ یہ
حویلی جو مدعے علیہ کے قبضہ مین ہے میرے باپ سے میراث ملی ہے اور
گواہون سے یہ ثابت ہوکر فیصلہ ہو گیا۔ پھر مدعے علیہ نے کہا کہ مدعی کے
باپ نے میرے باپ کے ہاتھ بیچدی تھی اور قبالہ حاضر کیا اسکی دریافت
موافق قاعدہ کے ہوگی اگر ثابت ہو جاویگا تو فیصلہ اولے منسوخ ہوگا
اور دعوے مدعی خارج۔

باب چہارم تحکیم یعنے پنچایت کا بیان

مادہ ۱۸۴۱ - تحکیم دعوے مال اور دعوے حقوق مین جائز ہے۔

مادہ ۱۸۴۲ - جن دو شخصون نے جس مقدمہ مین کسی کو پنچ کیا اوسکا فیصلہ انہین پر اور انہی مقدمہ مین جائز ہوگا نہ اوسکے سوا اور نہ اورون پر بہی۔ مثلاً دو وارثون نے جو کسیکو پنچ کیا تو اون کا دعوے اور اوسکے حق لئے سماعت اور فیصلہ ہوگا۔ نہ اور وارثون کے لئے۔

مادہ ۱۸۴۳ - پنچ دو تین اور زیادہ بہی ہوسکتے ہین اور ایک شخص مدعی کے طرف سے اور ایک مدعے علیہ کے طرف سے پنچ ہوسکتا ہے۔

مادہ ۱۸۴۴ - سب پنچ بالاتفاق فیصلہ کرین اور یہ نہین ہوسکتا ہے کہ ایک پنچ تنہا فیصلہ کردے۔

مادہ ۱۸۴۵ - ان پنچون کو اگر اجازت ہے تو اور بہی پنچ کہڑا کرسکتے ہین ورنہ نہین۔

مادہ ۱۸۴۶ - جس مدت کے لئے اختیار فیصلہ کا پنچون کو دیا گیا ہے اوسی مدت مین فیصلہ کرینگے نہ اوسکے بعد اور نہ اوس سے پہلے کر سکتے

مادہ ۱۸۴۷ - اہل مقدمہ فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے پنچ کو موقوف کرسکتے ہین اگر حاکم نے کسی کو پنچ کیا تو وہ پنچ موقوف ہوسکے گا بشرطیکہ حاکم کو اجازت ہو کہ پنچ اور نائب مقرر کرسکے۔

مادہ ۱۸۴۸ - جیسا کہ حاکم مستقل کا فیصلہ واجب التعمیل ہوتا ہے ویسا ہی ان پنچون کا فیصلہ صرف اپنے اہل مقدمہ کے لئے اور صرف اوسی مقدمہ مین جو اونکے پاس پیش ہوا اور فیصلہ ہوا واجب التعمیل ہوگا بشرطیکہ قواعد شریعت کے موافق ہو۔ کوئی اہل مقدمہ اوس سے انحراف نکریگا۔

مادہ ۱۸۴۹ - پنچون کا فیصلہ جب حاکم مستقل کے حضور پیش ہوا اور موافق شریعت کے ہووے اوسکی تعمیل کردے گا۔

مادہ ۱۸۵۰ - اگر اہل مقدمہ نے اپنے پنچون کو صلح کی اجازت دی مثلاً ہر شخص نے اپنے اپنے پنچ کو صلح کرنے کا اپنا وکیل کیا اور انہون نے

موافق شریعت کے صلح کر دے تو جائز ہوگی اور کوئی اس صلح سے پیدا

مادہ-۱۸۵۱-ایک شخص نے پنج مقرر ہوے کوئی مقدمہ فیصلہ کردیا

اگر اہل مقدمہ راضی ہوگئے تو واجب التعمیل ہوگا ورنہ نہین دیکھو مادہ (۱۸۵۲)

تمام شد

اطلاع

اس کتاب کا حق ترجمہ بصرف زر کثیر راقم نے حاصل
کیا ہے اسلیئے آئندہ سے کوئی صاحب اسکے طبع کا قصد
نفرمائین اور جسقدر نسخہ مطلوب ہون بارسال قیمت
سنٹرل بک ڈپو دکن متعلق مطبع مفید دکن چارکمان حیدرآباد سے
طلب فرمائین قیمت فی جلد عہ/۸

ف ۲ ہر قسم کے کتب اس بک ڈپو مین فروخت ہوتے ہین
ف ۳ واضح ہو کہ کتاب ہذا کا ٹائٹل